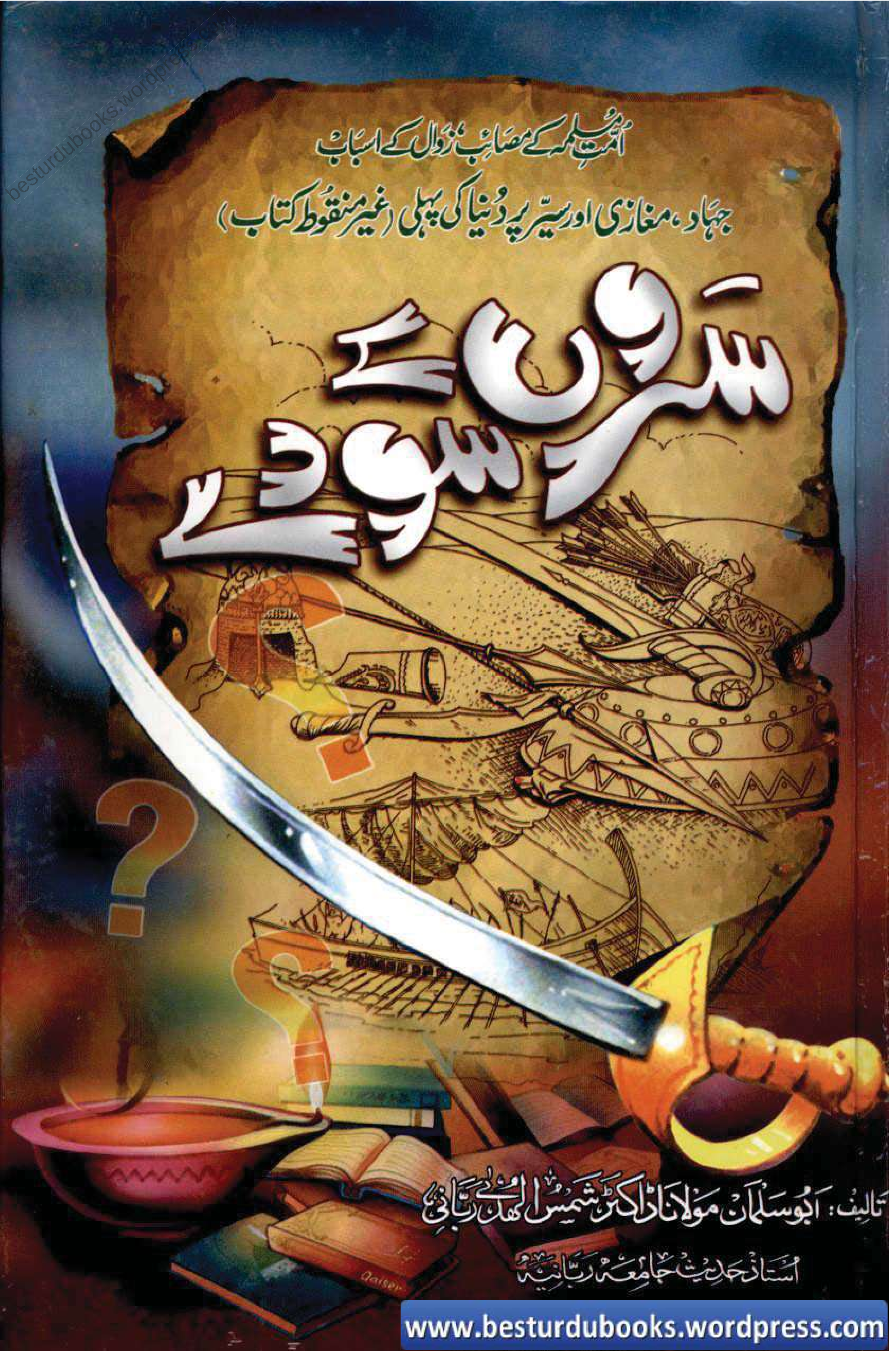

اُمّتِ مُسلمہ کے مصائب، زوال کے اسباب

جہاد، مغازی اور سیر پر دُنیا کی پہلی (غیر منقوط کتاب)

سروں کے سودے

تالیف: ابوسلمان مولانا ڈاکٹر شمس الہدیٰ ربانی

اُستاذ حدیث جامعہ ربانیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سروں کے سودے

اسلامی معرکہ کے احکام ومسائل سے معمور، رسول اکرمؐ کے
معرکوں کے احوال سے محلّٰی اک اہم اور اعلیٰ رسالہ

لکھاری

ڈاکٹر مولوی والد سلماں رعاہ اللہ

الہلال ٹرسٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ------- سروں کے سودے
مصنف ------- ڈاکٹر مولانا شمس الہدیٰ
کمپوزنگ ------- بحر الدین بدخشانی
طباعت بار اول ------- جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ / ۲۰۰۸ء
قیمت -------
ناشر ------- الہلال ٹرسٹ
طباعت ------- الجبیب پرنٹنگ سروسز ناظم آباد ۲ ۔ فون: ۶۶۲۱۰۳۸

ملنے کے پتے

مصطفیٰ مسجد ہارون آباد نزد بابر کانٹا شیر شاہ روڈ کراچی ۔۔ فون: 021-2574455
قاری محمود الحق ربانی جامعہ ربانیہ چھوٹا میدان ناظم آباد ۳ کراچی ۱۸ ۔۔
رابطہ فون: 03332317883/03332338992
جامعہ ربانیہ قصبہ کالونی منگھوپیر روڈ کراچی 41 ۔۔ فون: 03332296651

بسم الله الرحمن الرحيم

وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

عکس دروں

عدد	لعل وگوہر	حوالہ
۱	انتساب	۲۳
۲	اظہار تشکر	۲۴
۳	ہدایات	۲۵
۴	عرض حال	۲۵
۵	آہ دل	۲۷
۶	معرکہ آرائی	۳۶
۷	کلام رسول سے معرکہ آرائی کا حکم	۳۹
۸	اور کلام رسول دل سے مسموع ہو	۴۱
۹	اسلامی لڑائی اور اعمال سے اولی ہے	۴۲
۱۰	اک وسوسہ	۴۴
۱۱	اسلام کے لئے لڑائی اسوہ رسول ہے	۴۵
۱۲	لڑائی کے اسرار و حکم	۴۵
۱۳	لڑائی سے روگرداں کے لئے دھمکی	۴۷
۱۴	لڑائی اور مسئلہ اکراہ	۴۸
۱۵	اسلام اور اصرار	۴۹
۱۶	اک عالم کا لکھا ہے	۵۴
۱۷	لڑائی کے دوراں ہار اور اہل اسلام کا روحی و مالی گھاٹا	۵۴
۱۸	لڑائی کے لئے سردار اور امام کا حکم	۵۵

۱۹	اک اور وسوسہ اور اسکا حل	۵۶
۲۰	لڑائی کے کئی مراحل	۵۷
۲۱	لڑائی کئی طرح کی	۶۱
۲۲	مال سے لڑائی	۶۱
۲۳	دل سے لڑائی	۶۲
۲۴	کلام سے لڑائی	۶۲
۲۵	اہل عدواں حکام کے آگے کلمہ اسلام	۶۳
۲۶	اسلامی معرکہ اور عام لڑائی کی علی حدگی	۶۳
۲۷	وہم کا حل	۶۴
۲۸	صداء اسلام اور اہل علم کی آراء	۶۵
۲۹	سوئے اسلام کس طرح مدعو کرے؟	۶۶
۳۰	داعی کے لئے لائحہ عمل	۶۸
۳۱	صمصام الٰہی کا اہل کسریٰ کو مراسلہ	۶۸
۳۲	عہد عمری کے دوراں امراء کے لئے لائحہ عمل	۶۸
۳۳	لڑائی سے دوری آلام کا عامل اور محرک ہے	۶۹
۳۴	اسلامی لڑائی کے محرک اور عوامل	۶۹
۳۵	اللہ کی راہ سے مراد	۷۱
۳۶	اللہ کے لئے سرحد اسلام کی رکھوالی	۷۳
۳۷	معرکہ کے ساماں اور طرح طرح کے آلے	۷۵
۳۸	سہام کی مار	۷۵
۳۹	سہام کی مار سے دوری	۷۵

۴۰	رمی سرور کا محرک ہے	۷۶
۴۱	گھوڑا مسعود ہے	۷۶
۴۲	گھوڑے اور عمدگی	۷۷
۴۳	گھوڑے کا اکل وطعام	۷۷
۴۴	گھوڑے کے موئے سر، گدی اور دم	۷۷
۴۵	سٹہ کس طرح مٹے گا؟	۷۸
۴۶	گھوڑے سہ طرح کے	۷۸
۴۷	گھوڑوں کی دعاء	۷۹
۴۸	گھوڑے کا اکرام	۷۹
۴۹	کالا گھوڑا	۸۰
۵۰	لال گھوڑا	۸۰
۵۱	آگ سے ڈھال	۸۰
۵۲	معرکہ کے مارے گئے کا صلہ	۸۱
۵۳	اللہ کو ادھار	۸۱
۵۴	اک گھر کئی گھوڑے	۸۱
۵۵	حکم مؤکد	۸۲
۵۶	گھڑ دوڑ اور ملائکہ کی آمد	۸۲
۵۷	معرکہ آرائی سے آسودہ حالی	۸۲
۵۸	اک سہم سے سہ آدمی دار السلام کو وارد ہوں گے	۸۳
۵۹	اللہ کی راہ کے دوراں رمی سہام کے اور طول دوراں عمر	۸۳
۶۰	رمی حکم الٰہی ہے	۸۴

۶۱	رمی سہام روگ کا مداوا	۸۵
۶۲	رمی سہام اور ملائکہ کا ورود	۸۵
۶۳	دارالسلام کا گل کدہ	۸۶
۶۴	عمل صالح ہر گام سے	۸۶
۶۵	عدو کو لگا ہوا سہم	۸۶
۶۶	معمر آدمی اور معرکہ	۸۷
۶۷	مارا ہوا سہم ہر حال کمائی کے عمل سے ہے	۸۸
۶۸	رمی سہم سے دارالسلام مؤکد	۸۹
۶۹	معاد کی دمک	۸۹
۷۰	کلام الٰہی کے ہمراہ رمی کے علم کا حصول	۸۹
۷۱	ہمدموں کا معمول	۹۰
۷۲	رمی صلاۃ کی طرح ہے	۹۰
۷۳	رمی سے روگرداں کے لئے دھمکی	۹۱
۷۴	رسول اللہ کی ورع	۹۲
۷۵	کالی لواء	۹۳
۷۶	دھاری دار علم	۹۳
۷۷	گورا علم	۹۳
۷۸	لڑائی کی راہ روی ارسال عساکر کی مسعود گھڑی	۹۴
۷۹	کارواں کے ہمراہ سالاری رہروی	۹۴
۸۰	سردار وہ ہے کہ دوسروں کے کام آئے	۹۵
۸۱	لوگوں کی رکھوالی	۹۶

۸۲	لڑائی کے لئے راروی سے معمولی سی کاہلی	۹۶
۸۳	اعداء سے ٹکراؤ کی طمع	۹۷
۸۴	لڑائی کے دوران سہم سہم کر گام اٹھائے	۹۸
۸۵	اہل الحاد کو صمصام الٰہی کا مراسلہ	۹۸
۸۶	کسر عہد	۱۰۰
۸۷	معاہدہ کی رکھوالی	۱۰۰
۸۸	اطلاع رساں ہرکارہ	۱۰۱
۸۹	صلح	۱۰۲
۹۰	رسول اللہ ﷺ کا اہل مکہ سے معاہدہ صلح	۱۰۲
۹۱	معاہدہ صلح کے عائد کردہ امور	۱۰۷
۹۲	اہل اسلام کی گمراہوں کو حوالگی	۱۰۷
۹۳	معاہدہ کہ لڑائی کی آگ سرد رہے گی	۱۰۸
۹۴	محصول	۱۰۹
۹۵	محصول دو طرح کا ہے	۱۰۹
۹۶	آگ والوں سے وصولیِ محصول	۱۱۰
۹۷	اک ملک دو دھرم	۱۱۲
۹۸	محصول کی صلح	۱۱۳
۹۹	دسواں	۱۱۳
۱۰۰	درحال اکراہ کسی کا مال روا ہے؟	۱۱۴
۱۰۱	محاکمہ عمر	۱۱۵
۱۰۲	اساری کا حکم	۱۱۶

١٠٣	المحرک عطائے کرم	١١٧
١٠٤	ٹوہ کے لئے آمدہ آدمی کا حکم	١١٧
١٠٥	صلہ کی طمع سے ہٹ کر اساری کی رہائی	١١٨
١٠٦	اساری کی مرگ	١٢٠
١٠٧	اولاد کی مرگ	١٢٠
١٠٨	لڑائی کے دوراں گول مول کلام	١٢١
١٠٩	لڑائی کے دوراں عروسوں کے کام	١٢٢
١١٠	گھائلوں کی مرہم اور دوادارو	١٢٣
١١١	لڑکوں اور عروسوں کی مرگ کا حکم	١٢٣
١١٢	عروسوں اور لڑکوں کا معاملہ	١٢٤
١١٣	کم عمر لڑکوں کی مار سے روک ٹوک	١٢٥
١١٤	مادام اور اہل کار کی مرگ سے روک ٹوک	١٢٥
١١٥	اعداء کی لاعلمی کے دوراں حملہ	١٢٦
١١٦	سری کلمہ [کوڈ]	١٢٧
١١٧	مہمل صداکاری	١٢٧
١١٨	سحر سحر حملہ	١٢٨
١١٩	اہم اوامر	١٢٨
١٢٠	وہ آدمی کہ کسی اہم اوامر ملحد کو مار ڈالے	١٢٩
١٢١	عمدہ کمائی	١٢٩
١٢٢	معرکہ آراء کے آل و اہل کی رکھوالی	١٣٠
١٢٣	معرکہ آراء کی گھر والی کا اکرام	١٣١

۱۲۴	اک سواری	۱۳۱
۱۲۵	لڑائی سے محروم رکھوالا	۱۳۲
۱۲۶	مرگ معرکہ کا سوال	۱۳۲
۱۲۷	مرگ معرکہ کا اعلیٰ صلہ	۱۳۳
۱۲۸	والد اور والدہ کے لئے کارآمد سہارا	۱۳۳
۱۲۹	مددِ الٰہی سے مالا مال ٹولہ	۱۳۴
۱۳۰	الم دہ صلہ	۱۳۵
۱۳۱	دارالسلام کے حصول کی اطلاع	۱۳۶
۱۳۲	اللہ کی راہ کے دوراں رکھوالی	۱۳۷
۱۳۳	اللہ کی راہ کی گرد اور دھول	۱۳۸
۱۳۴	اللہ کی راہ کی لڑائی	۱۳۸
۱۳۵	اللہ کی راہ کی مرگ	۱۳۹
۱۳۶	لڑائی سے لوٹ کر آمد	۱۳۹
۱۳۷	معمولی لمحہ کی لڑائی	۱۴۰
۱۳۸	کرائے کا اہل کار	۱۴۱
۱۳۹	دکھلاوے اور مال کے لئے معرکہ آرائی	۱۴۲
۱۴۰	لڑائی دو طرح کی	۱۴۲
۱۴۱	حصول عالم کے لئے لڑائی	۱۴۳
۱۴۲	وہ عمل کہ دارالسلام کے سو مراحل دلائے	۱۴۳
۱۴۳	سہ طرح کے مسلم	۱۴۴
۱۴۴	اس عالم کو عود کا ارماں	۱۴۴

۱۴۵	دار السلام کا اہل	۱۴۵
۱۴۶	معرکہ آراؤں کو مال کی عطا کا صلہ	۱۴۵
۱۴۷	مال معرکہ	۱۴۶
۱۴۸	مال معرکہ ہمارے لئے حلال ہے	۱۴۶
۱۴۹	مرے ہوئے کا مال	۱۴۷
۱۵۰	سوار کا حصہ	۱۴۹
۱۵۱	مملوک اور مال معرکہ	۱۴۹
۱۵۲	کسی کو حصہ سے سوا ملے	۱۵۰
۱۵۳	اہل اسلام کا مال گمراہوں کو ملے	۱۵۰
۱۵۴	ٹھگی کا صلہ آگ	۱۵۱
۱۵۵	مال معرکہ اللہ کا اکرام ہے	۱۵۲
۱۵۶	مرے ہوئے ملحد کا مال و اسلحہ	۱۵۲
۱۵۷	ملحدوں کے سردار کی صمصام	۱۵۳
۱۵۸	مال معرکہ سے ٹھگی کا صلہ	۱۵۳
۱۵۹	مال معرکہ کے ٹھگ کے لئے آگ	۱۵۴
۱۶۰	ٹھگ کی ٹھگی کو کوئی ڈھک دے	۱۵۵
۱۶۱	مال معرکہ کی سوداگری	۱۵۵
۱۶۲	معمولی سی ٹھگی کا صلہ	۱۵۶
۱۶۳	کوئی مال معرکہ دھڑ لے سے لے	۱۵۶
۱۶۴	صلح	۱۵۷
۱۶۵	رسول اللہ کا دائرہ کار	۱۵۸

۱۶۶	دولہے کو دوہرا ملے گا	۱۵۹
۱۶۷	مال صلح اول کس کو ملے گا	۱۵۹
۱۶۸	مال صلح کے اہل	۱۶۰
۱۶۹	لڑائی اور داعی کی صدا	۱۶۰
۱۷۰	اک وسوسہ کہ لڑائی عدواں ہے	۱۶۰
۱۷۱	معرکہ آرائی کے مرام	۱۶۲
۱۷۲	اک لڑاکو کا مآل	۱۶۳
۱۷۳	گروہی مسلک والوں کا اک دھوکہ	۱۶۵
۱۷۴	مکارم معرکہ	۱۶۶
۱۷۵	اہل الحاد کا گروہ اسلام کا ڈاکو	۱۶۸
۱۷۶	اسلام اور مسئلہ مملوکی	۱۶۸
۱۷۷	اک وسوسہ کہ آدمی مولودی حر ہے	۱۷۴
۱۷۸	سالار عسکر اور معرکہ آراؤں کے لئے درکار مدائح	۱۷۶
۱۷۹	دائمی عمر کے حصول کا گر	۱۷۸
۱۸۰	صمصام	۱۷۹
۱۸۱	رسول اللہ کا ارسال صمصام کے ہمراہ	۱۷۹
۱۸۲	اسلحہ طعام رسول کا وسیلہ	۱۸۰
۱۸۳	آگ سے ڈھال	۱۸۱
۱۸۴	صمصام لٹکاؤ دار السلام حاصل کرو	۱۸۱
۱۸۵	اللہ کا سرور	۱۸۱
۱۸۶	صمصام والی صلاہ	۱۸۱

bestudubooks.wordpress.com

۱۸۷	رسول الملاحم سرور دو عالم کے اسلحے اور مردری	۱۸۲
۱۸۸	رسول اکرم کے صمصام	۱۸۲
۱۸۹	رسول اکرم کی کماں	۱۸۳
۱۹۰	رسول الملاحم کی دروع	۱۸۳
۱۹۱	سہم داں	۱۸۴
۱۹۲	رماح رسول اکرم	۱۸۴
۱۹۳	لوہے کی کلاہ	۱۸۴
۱۹۴	رسول اکرم کے ڈھال	۲۸۴
۱۹۵	رسول اللہ کے عسکری علم	۱۸۵
۱۹۶	دلاوری کی مدح اور کم حوصلگی کا مداوا	۱۸۸
۱۹۷	دلاوری سہ طرح کی	۱۹۳
۱۹۸	رسول اکرم سرور دو عالم کی دلاوری	۱۹۴
۱۹۹	رسول اکرم کی کم حوصلگی سے دعائے اماں	۱۹۷
۲۰۰	ہلکے دل اور کم حوسلگی کا مداوا	۱۹۸
۲۰۱	کم حوصلہ معرکہ آراء کا صلہ	۱۹۹
۲۰۲	معرکہ کے دوراں؟ ڈر اور ڈراوے کا صلہ	۱۹۹
۲۰۳	مولوی سعد ملوک کا کلام	۲۰۰
۲۰۴	معرکہ آرائی کے لئے درکار امور	۲۰۵
۲۰۵	اک رائے کی اصلاح	۲۰۶
۲۰۶	علامہ لاہوری کا کلام	۲۰۶
۲۰۷	معرکہ کے لئے اکراہٹ	۲۰۷

۲۰۸	داعی کس طرح کام کرے؟	۲۰۹
۲۰۹	معرکہ کے لئے عمر کی حد	۲۱۱
۲۱۰	معرکہ آراء کو الوداع کرے	۲۱۳
۲۱۱	داعی معرکہ کا اکرام	۲۱۶
۲۱۲	ہدہد کا معرکہ آرائی سے لگاؤ	۲۱۷
۲۱۳	معرکہ آراء عالم اور عامل ہو	۲۱۷
۲۱۴	”رعد“ سے معرکہ آرائی مراد ہے	۲۱۸
۲۱۵	ساگر کا معرکہ	۱۲۹
۲۱۶	معرکہ ساگر اور اک ہمدمہ مکرمہ کا ولولہ	۲۱۹
۲۱۷	معرکہ ساگر کا صلہ معرکہ رسول کے مساوی	۲۲۲
۲۱۸	ساگر کا معرکہ آگ معاد سے ڈھال	۲۲۳
۲۱۹	ساگر اور مٹی کے معرکہ آراء	۲۲۳
۲۲۰	ساگر کے معرکہ آراء اداسی اور ڈر سے دور	۲۲۴
۲۲۱	ساگر کی لہر	۲۲۴
۲۲۲	ساگر کا معرکہ آراء حاکم کی طرح	۲۲۵
۲۲۳	اللہ کی مسکراہٹ	۲۲۵
۲۲۴	ساگر کے معرکہ آرائی کی مرگ	۲۲۶
۲۲۵	ساگر کا معرکہ مالی معرکہ سے اولیٰ ہے	۲۲۶
۲۲۶	اللہ کا رحم و کرم	۲۲۶
۲۲۷	اسلام ٹھوس کس طرح ہو؟	۲۲۷
۲۲۸	معرکہ ساگر کس لئے اولیٰ ہے؟	۲۲۷

۲۲۹	ساگر کی ہر دھار کے صلے کمائی	۲۲۷
۲۳۰	معرکہ آرائی کی رکاوٹ والے آٹھ گروہ	۲۳۰
۲۳۱	معرکے کے دوراں امور مہمہ	۲۳۴
۲۳۲	صدائے علو	۲۳۶
۲۳۳	اک روئداد	۲۳۷
۲۳۴	معرکہ آرائی کے معمہ مسائل	۲۳۷
۲۳۵	حل	۲۳۸
۲۳۶	رسول اللہ کے معرکے	۲۴۰
۲۳۷	عدد معرکہ ہائے رسول	۲۴۰
۲۳۸	مہموں کی عدد	۲۴۰
۲۳۹	مہم عم رسول	۲۴۱
۲۴۰	دوسری مہم	۲۴۱
۲۴۱	مہم سعد	۲۴۲
۲۴۲	معرکہ وداں	۲۴۲
۲۴۳	دوسرا معرکہ	۲۴۳
۲۴۴	معرکہ سوم	۲۴۴
۲۴۵	اک معمولی معرکہ	۲۴۴
۲۴۶	لڑائی والی اول مہم	۲۴۴
۲۴۷	اعلیٰ معرکہ اسلام	۲۴۷
۲۴۸	روئداد معرکہ	۲۴۷
۲۴۹	رہروی	۲۴۸

۲۵۰	ولد اسود کا عہد	۲۵۰
۲۵۱	اگلی سحر	۲۵۳
۲۵۲	سردار کا کلام	۲۵۴
۲۵۳	لڑائی کا مرحلہ اولیٰ	۲۵۵
۲۵۴	اہل اسلام کے امداد کے لئے آسماں سے ملائکہ کا ورود	۲۵۷
۲۵۵	والد عکرمہ کی دعا	۲۵۸
۲۵۶	اک اور سردار ہلاک	۲۵۰
۲۵۷	عدو اللہ والد عکرمہ مردار	۲۶۰
۲۵۸	مردہ دھڑ کی ٹوہ	۲۶۰
۲۵۹	اسارائے معرکہ	۲۶۱
۲۶۰	ماء الکدر کا معرکہ	۲۶۳
۲۶۱	سوداگر اور کاری گر اسرائلی گروہ سے معرکہ	۲۶۳
۲۶۲	کدر کا اک اور معرکہ	۲۶۴
۲۶۳	امروالا معرکہ	۲۶۴
۲۶۴	اک مکی گروہ سے معرکہ	۲۶۶
۲۶۵	سو ہمدموں کی مہم	۲۶۶
۲۶۶	معرکہ احد	۲۶۷
۲۶۷	لڑائی کے دوراں عروسوں کا کردار	۲۶۷
۲۶۸	عسکر اسلام کی رہبری	۲۷۰
۲۶۹	لڑائی گرم ہو گئی	۲۷۱
۲۷۰	طرح طرح کے کئی کردار	۲۷۵

۲۷۱	لڑائی کا حاصل	۲۷۷
۲۷۲	معرکہ حمراء الاسد	۲۷۸
۲۷۳	والد سلمہ کی مہم	۲۷۹
۲۷۴	محرم کی اک اور مہم	۲۷۹
۲۷۵	گمراہوں کا دھوکہ	۲۷۹
۲۷۶	دوسرا دھوکہ	۲۸۱
۲۷۷	اسرائلی سردار ”حی“ کے گروہ سے معرکہ	۲۸۲
۲۷۸	آٹھ سو ہمدموں کا معرکہ	۲۸۳
۲۷۹	اللہ!	۲۸۳
۲۸۰	معرکہ موعد	۲۸۵
۲۸۱	معرکہ دومہ	۲۸۵
۲۸۲	معرکہ اولاد ولد سعد	۲۸۶
۲۸۳	معرکہ کوہ سلع	۲۸۷
۲۸۴	اسرائلی سردار ولد اسد کے گروہ سے معرکہ	۲۹۲
۲۸۵	محمد ولد مسلمہ کی مہم	۲۹۵
۲۸۶	معرکہ کراع	۲۹۵
۲۸۷	گھاٹ والا معرکہ	۲۹۶
۲۸۸	اسدی ہمدم کی مہم	۲۹۷
۲۸۹	محمد ولد مسلمہ کی مہم	۲۹۷
۲۹۰	اولاد عوال کی مہم	۲۹۸
۲۹۱	مملوک رسول کی مہم	۲۹۸

۲۹۲	مملوک رسول کی اک اور مہم	۲۹۸
۲۹۳	والداسامہ کی اک اور مہم	۲۹۹
۲۹۴	حسمی کی مہم	۲۹۹
۲۹۵	وادی کی مہم	۳۰۰
۲۹۶	دومہ کی مہم	۳۰۰
۲۹۷	علی کرمہ اللہ کی مہم	۳۰۱
۲۹۸	والداسامہ ہی کی اک اور مہم	۳۰۲
۲۹۹	والدرواحہ کی مہم	۳۰۲
۳۰۰	عکل کی مہم	۳۰۳
۳۰۱	ارسال عمرو	۳۰۴
۳۰۲	معرکہ صلح	۳۰۵
۳۰۳	معرکہ اسرائلی گڑھی	۳۱۰
۳۰۴	سلالم کی لڑائی	۳۱۲
۳۰۵	معرکہ اسرائلی وادی	۳۱۳
۳۰۶	والداسماء کی مہم	۳۱۴
۳۰۷	عمر کی مہم	۳۱۴
۳۰۸	ولدسعد کی مہم	۳۱۴
۳۰۹	اولاد ملوح کی مہم	۳۱۴
۳۱۰	ولدسعد کی اور مہم	۳۱۵
۳۱۱	والدحدردوالاسلمی کی مہم	۳۱۶
۳۱۲	محلم کی مہم	۳۱۷

۳۱۳	سبھی ہمدم کی مہم	۳۱۷
۳۱۴	معرکہ عسکر الامراء	۳۱۸
۳۱۵	عمرو ولد العاص کی مہم	۳۲۱
۳۱۶	ساحل کی مہم	۳۲۲
۳۱۷	معرکہ کامگاری مکہ	۳۲۳
۳۱۸	معرکہ کے عوامل	۳۲۳
۳۱۹	اہل مکہ کا کسر عہد	۳۲۳
۳۲۰	اک ہمدم کی ٹھوکر	۳۲۵
۳۲۱	عم رسول کی اہل مکہ کے لئے ہمدردی	۳۲۷
۳۲۲	سردار مکہ کا اسلام	۳۲۸
۳۲۳	ماہ صوم کے دوراں لائحہ عمل	۳۳۱
۳۲۴	معرکہ کے علم	۳۳۱
۳۲۵	آگ سلگائی	۳۳۱
۳۲۶	حکم مرگ	۳۳۴
۳۲۷	معرکہ مالک	۳۳۴
۳۲۸	عساکر محمدیؐ کے احوال	۳۳۶
۳۲۹	اہل سلام کے علم	۳۳۷
۳۳۰	ٹوہ کے لئے آئے اعداء کے آدمی	۳۳۸
۳۳۱	ٹوہ کے لئے گئے مسلم	۳۳۸
۳۳۲	لڑائی کا ڈول	۳۳۹
۳۳۳	رسول اکرم کا حال	۳۳۹

۳۳۴	مآل کارکامگاری	۳۴۰
۳۳۵	مال معرکہ	۳۴۱
۳۳۶	مال معرکہ کے حصے	۳۴۱
۳۳۷	اسارائے معرکہ	۳۴۲
۳۳۸	گروہ مدگاراں اور اموال معرکہ	۳۴۲
۳۳۹	رسول اکرم حرم کو لوٹ گئے	۳۴۳
۳۴۰	اوطاس کی مہم	۳۴۳
۳۴۱	مالک سے اک اور معرکہ	۳۴۴
۳۴۲	صدا کی مہم	۳۴۵
۳۴۳	ماہ محرم کی اک مہم	۳۴۶
۳۴۴	ولد عامر کی مہم	۳۴۶
۳۴۵	ولد سلمہ کی مہم	۳۴۷
۳۴۶	کالوں سے اک مہم	۳۴۸
۳۴۷	علی کی مہم	۳۴۸
۳۴۸	روم والوں سے اہم معرکہ: معرکہ عسرہ	۳۴۹
۳۴۹	ہمدموں کا ولولہ	۳۴۹
۳۵۰	دورو لوگوں کا سلوک	۳۵۱
۳۵۱	معرکہ سے کاہلی کئے ہوئے مسلم	۳۵۲
۳۵۲	دومہ کی مہم	۳۵۴
۳۵۳	صمصام الٰہی کی اک اور مہم	۳۵۵
۳۵۴	داعی لوگوں کو سوئے اسلام کسطرح مدعو کرے؟	۳۵۵

۳۵۵	داماد رسول علی کی مہم	۳۵۷
۳۵۶	اسامہ کی مہم	۳۵۸
۳۵۷	رسول اکرم کا وصال	۳۵۸
۳۵۸	اسامہ کی رہروی	۳۵۹

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اپنی مادر علمی اور عالم اسلام کی ممتاز دینی درسگاہ، مرکز علم و عمل، منبع رشد و ہدایت

جامعہ ربانیہ کراچی

﴿حرسہا اللہ﴾

والدین مکرمین

﴿حفظہما اللہ﴾

برادر صغیر مولانا حافظ ابو معاویہ **اظہار الحق** شہید ﴿رحمہ اللہ﴾

المولود: یکم محرم ۱۳۹۹ھ / ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸م المتوفیٰ: ۸ صفر ۱۴۲۹ھ / ۱۶ فروری ۲۰۰۸م

اور

مجاہدین اسلام

﴿نصرہم اللہ﴾

کی طرف منسوب کرتا ہوں اس امید کے ساتھ کہ رواں صدی علوم اسلامیہ کی اشاعت اور اسلامی فتوحات کی صدی ہوگی۔ ان شاء اللہ

اظہار تشکر

سب سے پہلے خالق کائنات کا سرتاپا شکر گذار ہوں کہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے اتنی مشکل شاہراہ سے بحسن وخوبی گذرا اگر توفیق ایزدی نہ ہوتی تو اس وادی کا عبور محال ہوتا۔

بعد ازاں والدین کریمین اور اساتذہ عظام کا، جن کی دعائیں میرے لئے پشتیبان بن کر سہارا دیتی رہیں۔

اسکے بعد میں اپنے ہونہار شاگرد اور جامعہ ربانیہ کے فرزند روحانی برادرم بحرالدین (باعث) ابن مولانا نظام الدین بدخشانی کا، جنہوں نے اپنے قیمتی لمحات اس کتاب کی کمپوزنگ اور تصحیح میں صرف کئے۔

زاده الله علماً وعملاً وعزاً وشرفاً وجعله بحراً للعلوم وحبراً للفنون وينبوعاً تتفجر منه العيون .

(ابوسلمان)

ڈاکٹر شمس الہدیٰ ربانی

(استاذ حدیث)

جامعہ ربانیہ

قصبہ کالونی کراچی

۸۔ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ / ۷۔ اپریل ۲۰۰۶ء جمعۃ المبارک بوقت 4:45 عصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہدایات

(۱) اس کتاب میں جن آیات واحادیث کے تراجم دیئے گئے ہیں، وہ تحت اللفظ تراجم ومعانی نہیں ہیں۔ بلکہ قریب ترین مفاہیم ومطالب ہیں۔ اسلئے کہ تحت اللفظ ترجمہ کا التزام ناممکن تھا۔

(۲) مشکل یا نادر الفاظ کی وضاحت حاشیہ میں دے دی گئی ہے، تاکہ قاری کے مطالعہ کے تسلسل میں خلل واقع نہ ہو۔

(۳) حوالہ جات کا حتی الوسع خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔

(۴) حواشی کے ارقام عمومی رواج (کہ ہر صفحہ کے حواشی نمبر الگ الگ ہوں) کے برعکس شروع سے کتاب کے آخر تک تسلسل کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔

(۵) اگر کسی جگہ نئی اصطلاح کی وضع کی ضرورت پڑی ہے سو اسکی توضیح حاشیہ میں کردی گئی ہے۔

(۶) کتاب اہل السنۃ والجماعۃ کے اصول ونظریات کی روشنی میں ترتیب دی گئی ہے۔

(۷) کتاب نئی طرز پر لکھنے کا مقصد ہر مسلمان کی اس اہم عمل (جہاد) کی طرف توجہ مبذول کرانا ہے۔

(۸) کسی بھی قسم کی غلطی کی صورت میں قارئین سے اصلاح کی درخواست ہے۔

(۹) استفادہ کرنے والوں سے دعاؤں کی خصوصی التماس ہے۔

(۱۰) اس رسالہ کے پیغام کو آگے بڑھانے اور عمل کی ہر مؤمن سے توقع اور استدعا ہے

عرض حال

۱۹۹۸ء کا سال اپنے آغاز کے بعد رفتہ رفتہ سوئے انجام رواں دواں تھا۔ دنیا میں کفر واسلام کے معرکے جگہ جگہ برپا تھے مگر امت مسلمہ کی اس نازک موقع پر عمومی طور پر بے اعتنائی، بے توجہی، بے رخی، امور دنیا میں مشغولیت اور اسلام کے غلبہ کی جدوجہد سے مسلمانوں کے ذہنوں

اور خیالات کا عاری ہونا اور تقریباً ایک صدی سے رسول اکرمؐ کی جانشینی مسند کا خالی ہونا اور مسلمانوں کا اس کے لئے سرے سے کوئی فکر ہی نہ کرنا (الا ماشاء اللہ) جزیہ وقتال اور فتوحات کے حوالہ سے اسلام کے ماضی کا قصہ پارینہ ہونا، خون مسلم اور آبروئے مؤمن کا بے وقعت ہونا، امت کا ملکوں، جماعتوں، پارٹیوں، تنظیموں، نسلوں، قوموں، اور زبانوں میں تقسیم ہونا وغیرہ وغیرہ بے شمار امور بندہ کے لئے کڑھن کا باعث تھے۔ بندہ نے زیر نظر کتاب ''سروں کے سودے'' نئے طرز پر لکھی اس جذبہ کے تحت کہ اس کی جدت کی کشش قارئین کو اس عظیم عمل کی طرف راغب کرے گی انشاء اللہ۔

امت مسلمہ کی موجودہ پستی کا واحد حل ''رجوع الی الجہاد'' ہے۔ جہاد سے مراد وہ عظیم بابرکت عمل ہے جو شریعت کی نظر میں قتال فی سبیل اللہ کہلاتا ہے۔ نہ کہ مسلمانوں کی اپنی خودساختہ اصطلاح کہ ہر جدوجہد اور مہم کو جہاد کا نام دے دیا ہے خواہ وہ کتوں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

بندہ نے بہت کم عرصہ میں کتاب کا مسودہ لکھا تاہم اشاعت کی نوبت نہ آسکی اسی اثنا میں مزید تاخیر کا سبب ایک محترم ناشر صاحب (سابقہ) بنے جو وعدہ وفا نہ کر سکے اور تاخیر در تاخیر ہوتی گئی۔ اسی دوراں مسودہ کا اخری حصہ گم ہو گیا جس پر خاصی پریشانی ہوئی تاہم اللہ کی مدد سے اپنے ذہن پر زور دیتے ہوئے اسے دوبارہ لکھا گو کہ لکھنے کے بعد گم شدہ مسودہ اتفاقاً مل گیا مگر شامل اشاعت وہی دوبارہ لکھا ہوا مسودہ ہے نہ کہ پہلے کا لکھا۔ گو کہ اس میں کچھ مضامین زیادہ تھے مگر اب مزید تاخیر کا خطرہ تھا اسلئے اسے رہنے دیا گیا۔ آج ٢٠٠٦ء میں کتاب کی کمپوزنگ مکمل ہوتے وقت بندہ بارگاہ ایزدی میں سربسجود ہے کہ یہ سب کچھ اسی کی دی ہوئی توفیق ہے ورنہ

؎ من آنم کہ من دانم

شمس الہدیٰ ربانی

﴿عفا اللہ عنہ﴾

اللہ کے اسم (گرامی) سے کہ کلاں رحم والا مہرہ ور ہے

آہِ دل

الحمدللّٰه الولی المحمود، الواسع العلی الودود، مولدالرمم ومصور الصور، ومرسل الآی والسور، لامر اودله ولامساهم، ولاداحر له ولامصادم، وهو الملک العاهل، المسدی الی کل آمل، والمطول لکل حادل، والعمدلکل عائل، السماء صمل، ماعی ولامهل، والوهاددحاها، والاطواد ارساها، العالم عمر، وولدآدم وامر، والعدودحر، ومکره کسر، ماله وسطاء، ولامعه ملاک وعملاء، وسع وسعه وعلمه وحلمه، اطاح عصص الالحاد، وحطم مکائد اهله کالاوطاد،

ارسل لهدی المعمور، الطموح المأمور، امام الرسل، رائدالکل، الرسول الامی، والمرسل الاممی، محطم اسس دسائس الاعداء، حامل الرمح والحسام واللواء، مروع اللدوداللئام، وراحم الاوداء الکرام.

”محمد رسول اللّٰه، واحمد مودود اللّٰه“

الهادی للوری، والدال علی الله للاعمی، الحرالهمام، والملحلح الهمهام، ردالملل واکددعائم الاسلام، ولحدالوساوس وطرس الاوهام، وکمع معالم عصر وأدالاولادوحسم الاواصر والارحام، ودسرآراء العمی، وصرم اطماع الهوی، وسودالحمس علی الوری، وعاود کردوسه المعارک، وارسلهم الی المصارع والمهالک، وطأطأوا رء وسهم لامره، وحدروها لحکمه، ورسوا علی صراطه، وحدسوا اسرارحواره، وماراعوا امام امره الاحماء، وماعدوهم الاالداء، اللّٰه حسسهم واعلاهم، والرسول اکرمهم وراء اهم، هم سواعدالاسلام، وحسوا کؤوس الحمام کالمدام، للّٰه کدحوا، والی دارالآلاء سلکوا، وسروا الی المسارح والمصارع، ولدی الملاحم لهم اداء رائع، ومارأوا الی المصداوالی المصد، دعسوا الدول والدساکر، وداسوا الطلائع والعساکر، وحملوا لواء”للّٰه الامر“، ورحلوا الی کسری وحمص

ومصر، وداسوها، وهاسوها،

ولما امر دورهم وودع عهد صلحاء دار كوهم طرأ الكسل وصار العدو سراحا، وكدسوا اسلاحا، وملأوا العالم عولا، والله طول لهم واملى، وردؤ حال اهل الاسلام، وطرأهم الروع والحمام، وراودهم العدى وماحدسوا، وعاكسوا كلام الله ومادرسوا، وحسوا راح السهو، وعموا مسلک الصحو، وطرحوا المهو، وعدموا حس السطو، وعدوا حكم الصراع امرا مروعا واودا، وعاودوا الكسل مما ادى الى الهلاک والردى، واهل الالحاد داهموا، حالما اهل الاسلام كسلوا، وحرموا الحماس، ومالهم الامآس، وامراء هم الهوا "امرى كا" كما الهوا "الروس"، اطاعوها وحدروا لامرها الرؤوس،

ای للعار!

اسئل كل مسلم رعرع، الصالح الاورع.

سارعوا الى مصارع الصراع ومعارک العراک! واسلكوهم مسالک الدمار والهلاک! وامحوا معالم الالحاد! واطمسوا لوائح المراد! وحطموا سلاسل الهول! ودكوا اسس العول!

واعلموا! لو كسى مسلم وماعرک، لوعه الله وعوهه واهلک،

واعلموا! المعامع لله مصدئ الاسلام، والصدام العدائى هو اصل الصراع والصدام، والصراع عائد على كل صالح ومسى، وورع وعاصى، وهو محک الروع، ومحسس الوالع والولوع، والمراء للمراء كالمراء، ودرم الرسول الاكرم، صرعا لله ومعاركا لاعلاء امره المحكم،

صلى الله على رسوله ووده محمد وعلى آله ورهطه وامراء ه واحمائه وعلماء كلامه وحكماء علومه وحاملى اسراره وسائر سواعده

وسلم.

اللہ مالک الملک کا کرم ہے کہ اسکے عطا کئے ہوئے دم سے اسلام کے لئے عمر کا اک حصہ کار آمد ہوا گو کہ اک عاصی اور محروم عمل آدمی ہوں۔ اس دور کے دوراں مسلم امہ دگرگوں احوال

کی حامل ہے مسلم امہ اک عرصہ سے مسلسل ٹھوکر کھا رہی ہے۔ اصلاح احوال کی آس لمحہ لمحہ ٹوٹ رہی ہے۔ مری رائے اور مرے مطالعہ کے رو سے مسلم امہ کو کئی طرح کی ٹھوکر لگی ہے۔

اور اسطرح سے وہ اس راہ سے ہٹ گئی ہے کہ رسول اکرمؐ کو اللہ کے ہاں سے ملی اور رسول اکرمؐ اس مسلم امہ کو اس راہ لگا گئے۔

اول ٹھوکر اس امر کی لگی ہے کہ کئی صدی سے معرکہ آرائی کا عمل رکا رہا اکا دکا کسی اک ادھ معرکہ کے علاوہ عام مسلم امہ اس سے محروم ہی رہی۔

اک اور ٹھوکر اس مسلم امہ کی اک صدی سے اسلامی سرکار سے محرومی ہے اور اک صدی سے رسول اللہ کی گدی حاکم اسلام سے محروم رہی آ رہی ہے۔

اک اور ٹھوکر لگی کہ عالم اسلام حصے حصے ہو کر کئی ملک ودُوَل ہوا۔ اک دارالاسلام کے کئی ٹکڑے ہو گئے اہل اسلام کے در اک دوسرے کے لئے مسدود ہو گئے ہر سو ملک ہی ملک کی رٹ ہے ملک اول ہے اسلام سے۔ ملک کو اک الٰہ کی ساکھ دے دی گئی ہے۔ ہر ملک کی رائے الگ، دکھ درد الگ اور مرام الگ الگ ہو گئے حکام الگ، احکام الگ، اصول الگ، وسائل الگ۔ مسائل الگ الگ ہو گئے۔ اک دوسرے سے سرحدوں کی حدود کے مسائل کے لئے ٹکرا گئے۔ ہر ملک کے مراسم گمراہوں کے الگ الگ ملکوں سے ہو گئے۔ کوئی وارسا معاہدہ کا حصہ دار ہوا کسی کے لئے امری کی گود کھل گئی کئی ممالک سارک سے آس لگا گئے، ہمارے لئے ملک اسلام سے اہم ہوا۔ او آئی سی ''اوہ آئی سی'' ہو گئی۔ او آئی سی دراصل اک واحد اسلامی سرکار کے لئے رکاوٹ ہے۔

اک اور ٹھوکر اس مسلم امہ کو لگ گئی کہ مسلم گروہ گروہ ہو گئے کوئی اسلامی دھڑا ہے کوئی سی کولر دھڑا ہے۔ کوئی معرکہ آراؤں کا دھڑا ہے کوئی دھڑا سرکار سے ٹکر کے لئے ہے، کوئی کسی گمراہ گروہ سے ٹکر کے لئے ہے، کوئی عوام کے لئے کام کر رہا ہے، کوئی حکام کے لئے۔ ہر اک کا علم الگ الگ راہ الگ الگ رائے الگ الگ، مرام الگ الگ کام الگ، راگ الگ الگ۔

کئی دھڑے ٹکڑے ہو کر ٹولے ٹولے ہو گئے اور سلسلہ مسلسل رواں دواں ہے اک امہ واحدہ کئی امم وملل کی طرح ہو گئی اک دوسرے سے دلی لگاؤ معدوم ہوا دل اک دوسرے سے مکدر ہو گئے۔ ''اکرام مسلم'' کا عمل محدود ہوا اگر کوئی ہمارے دھڑے کا ہے سو ہم سے اسکا اکرام ہو گا در حال دگر وہ ہمارے ہاں سے گالی اور رسوائی کا اہل ہے گو وہ کوئی عالم ہی ہو اللہ کا کلام کہ: ''ہر مسلم دوسرے مسلم کا ولی ہے'' اسی گھڑی ہم سے معمول ہو گا کہ وہ ہمارے ٹولے کا ہو اگر کسی اور ٹولے اور دھڑے کا ہے سو وہ ہمارا عدو ہے۔

ہمارے ہاں کسوٹی حالاً دھڑا ہے اسلام کی کسوٹی کو ہم کھوٹی کر گئے۔ اگر کلاں سے کلاں عالم اور ولی اللہ ہو مگر کسی اور سلسلہ کا ہے کسی اور دھڑے کا ہے ہمارے لئے مطرود و مردود ہو گا۔

الحاصل مگر اعداء سے ہمارے ملک الگ الگ، حکام و امراء الگ الگ اور دھڑے الگ الگ ہو گئے۔ اور اسکے عوامل سے اہم عامل و محرک اس مسلم امہ کی معرکہ آرائی کے اہم عمل سے محرومی ہے۔

اعداء اسلام کے لئے ہمارے محرومی کارگر ہو گئی اور وہ آرام سے اسلحہ کی دوڑ کے لئے لگ گئے۔ اور ہمارے وہم وگماں سے ماوراء اسلحے حاصل کئے اور اس عالم کی اصل سرکار ملحدوں کو مل گئی۔ اک حصہ کے لئے روس حاوی ہوا۔ دوسرے کے لئے امریکہ۔ گو کہ معرکہ آرائی ہی کے عمل سے روس ٹکڑے ہوا مگر دوسرے ملحد آگے آ گئے اور ہولے ہولے روس کی سطح حاصل کر لی۔

ہمارے مادی ومسائل دوسروں کی مٹھی لگ گئے اور ہمارے لئے مسائل ہی مسائل رہ گئے۔

مسلم امہ اک رائے، اک صدا سے محروم ہے۔ اہل الحاد اہل اسلام سے لڑائی اور معرکہ کے لئے اکٹھے ہو گئے مگر اہل اسلام ٹکڑے ٹکڑے رہے۔ اہل الحاد ہمارے کئی ملک ڈکار گئے مگر ہم مسرور رہے کہ ہمارا ملک سالم و مامون ہے اور ہمارے گھر سے آگ دور ہے گو کہ ہمارے ہمسائے کا گھر سلگ رہا ہے۔

اگر کوئی اہل الحاد کے آگے سر اٹھائے کھڑا ہوا سو اہل الحاد سے ہمارے ہی لوگ مل گئے اور

اسکی راہ مسدود کردی اور سعی کی کہ اسکے سارے گر رائگاں ہوں اور طرح طرح سے اسکو مطعون کر ڈالا کہ اہل اسلام اور عوام کے آگے اسکا سکہ کھوٹا ہو اور عالمی اہل الحاد کا سرور ہمکو حاصل ہو حالاں کہ کلام الٰہی کی رو سے مسلم رہ کر اہل الحاد کے سرور کا حصول محال ہے۔

اہل اسلام کی اک اور اہم ٹھوکر کہ عالم اسلام کے ہر ملک کے مالی سسٹم کو ملحدوں کے مکر و دھوکہ سے عالم الحاد کے مالی سسٹم سے ملا گئے۔ اس طرح عالمی ساہوکاروں کو راہ مل گئی کہ وہ عالمی وسائل اور عالم اسلام کے مادی اور مالی وسائل کو حاوی ہوں ملمع کار عالمی مکار سوداگر اہل اسلام کا مال اور وسائل لوٹ لے گئے۔ مسلم ممالک کے عوام مسلے گئے۔ عالم الحاد مسلم امہ کو مسلسل لوٹ رہا ہے اور کوٹ رہا ہے۔ اور وہ سارا سلسلہ دراصل اسلئے ہے کہ ہر مسلم آدمی مالی وسائل کے لئے مدام سرگرداں رہے۔ اور اسکے لئے محال رہے کہ وہ مالی مسائل سے رہائی حاصل کرکے کسی اور مسئلے اور عالم الحاد سے معرکہ کے لئے سر اٹھا سکے۔ وہ سحر کو اٹھے اسطرح کہ اسکے آگے مسائل کا کوہ گراں کھڑا ہو عصر کو گھر آئے مگر ادھوری کمائی کے ہمراہ۔ اور وہ آرام وسکوں سے محروم ہو ہارے ہوئے سٹہ گر کی طرح۔

حالاً ہر سو دوڑ لگی ہے اور ہر آدمی سرگرداں ہے۔ اسکے مالی وسائل سوا ہوں اسکا مہوارہ دوسرے سے سوا ہو۔ اسی طرح ملکی سطح کے امور لو کہ وہاں الگ اک دوڑ لگی ہے کہ ہر ملک وسائل کی رو سے دوسرے ممالک سے آگے ہو۔ اہل الحاد مسلم ممالک کو اسی کام کے لئے لگا گئے۔

اور وہ اصل کام کہ اللہ کے ہاں سے وہ اسکے مأمور ہوئے (اور وہ ہے اہل الحاد کا اعدام) اسے مکمل سہو کر گئے۔ مالی وسائل کا معاملہ اللہ کے ہاں دوسری سطح کا معاملہ ہے۔ اول کام اہل اسلام کا کرہ مسکوں کے ہر ملک ہر گاؤں اعلاء کلمہ اسلامی ہے اگر کوئی ملک اسطرح کا رہا کہ وہ اعلاء کلمہ سے عاری رہا سو عالم اسلام کے مسلم اسکے مسئول ہوں گے۔

حالاً امر معکوس ہے کہ عالم اسلام ہی سارا کا سارا اعلاء کلمہ سے عاری ہے۔ رہا عالم الحاد سو اس کا معاملہ دوسرے مرحلے کا ہے۔ اول مسئلہ ہمارے ہاں کا ہے کہ حکم کس کا ہو؟ اللہ کا، کہ

عوام کا، کہ گوروں کا، کہ عسکری سرکار کا؟

اہل اسلام کو اک اور ٹھوکر لگی کہ اہل الحاد کے وسوسے سے اہل اسلام کے اک گروہ کی رائے ہوگئی ہے کہ حالاً دور مکالمے اور ڈائی لاگ کا ہے اسلئے اسلحہ رکھ دو اور ہر معاملہ مکالمہ سے حل کرو! ۔ حالاں کہ اہل الحاد کا عمل اس اصول کے الٹ ہے ورڈگ ولوگر سے لے کر موصل وسامرا کے امصار و اوطاں اس امر کے گواہ ہوئے۔ مگر ہماری سادگی کہ ہم اس وسوسے سے دھوکہ کھا گئے اور ہم وہ معرکہ کہ لڑائی کے دوراں سر کر گئے مکالمے کے دوراں مکار عدو سے ہار گئے۔

اس رسالہ سے مرام اک سعی ہے کہ مسلم امہ کے مسائل کا حل معلوم ہو۔ مسلم امہ سے رسوائی دور ہو کر اسے اکرام حاصل ہو سکے۔ اللہ ورسول کے عطا کیے ہوئے حل سے مسلم امہ آگاہ ہو۔ اور مسلم امہ کو معلوم ہو کہ معرکہ آرائی اک عمل صالح ہے ہی مگر اسکے علاوہ وہ اک رائے ہے، اک راہ ہے، اک مداوا ہے، اک لائحہ عمل ہے۔ اور اک گر ہے اسلامی سرکار اور کلمہ اسلام کے علو کا۔

اللہ عم کرمہ کا کرم ہے کہ اس عالم کی صلاح کے لئے اولاد آدم کو اسلام عطا ہوا۔ اسلام کا ہر حکم عالم کے لئے اک امر مصلح ہے عالم کا سکھ اور آرام احکام اسلام ہی سے ہے اسی لئے ہر اس لمحہ کہ اسلام کا کوئی حکم معطل ہوا سارے عالم کا احوال دگرگوں ہوا اور ماحول گھٹاؤں سے کالا ہوا۔ اس لئے کہ اسلام علام الامور اللہ کا عطا کردہ ہے اسے اس عالم کے لئے درکار امور کا مکمل علم ہے وہی سارے مصالح سے آگاہ ہے معرکہ اسلام اسلام کے اور احکام ہی کی طرح وہ حکم ہے کہ عالم کا آرام اور سکھ اور عدل اسی سے ہے۔

اسی لئے ہر اس دور کے دوراں کہ اسلامی معرکہ کا سلسلہ ٹوٹا عالم عدل وسکوں سے محروم ہوا الحاد و گمراہی حد سے سوا ہوئی اس کرہ کے صالح لوگ محکوم ہوئے عوام دادرسی سے محروم ہوئے اسلام محدود رہا الحاد ہر سو حاوی ہوا طرح طرح کی گمراہی کے سلسلے سر اٹھا کر اٹھ کھڑے ہوئے گمراہوں اور اہل الحاد کے لئے وہ اک عمدہ دور رہا مگر اہل اسلام کے لئے گھاٹے کا دور رہا۔

عموماً اہل الحاد مسلط رہے ہلاکو اور اس کی اولاد کے دور سے کوئی لاعلم ہوگا؟

اسی طرح دور رواں کے دوران روس اک عالم کے سر مسلط ہوا گوروں کی سرکار ہر سو حاوی رہی اسی طرح دوسرے کئی گمراہ گروہ اہل اسلام کے سر مسلط رہے حالاً امری کی الحاد کی ہر سو دھوم ہے ملل عالم اور سارے اسلامی ممالک اس کے مملوک ہو کر رہ گئے۔ اسلئے کہ مسلم امہ معرکہ اسلام سے روگرداں ہوئی ہے۔

اگر روس ٹکڑے ہوا ہے سو وہ سراسر معرکہ اسلام ہی سے ہوا ہے اور اگر عالم اسلام مسائل سے دگرگوں ہے سو اسکا واحد عامل اسلام اور معرکہ اسلام سے دوری ہے عالم اسلام کے سارے وسائل کا عالم الحاد مالک ہوا ہے عالم الحاد اہل اسلام کو سرکار، وی سی آر، اور کرکٹ کی گولی دے کر مسلسل سلائے ہوئے ہے۔

آہ! وہ اہل اسلام کے مالی وسائل لوٹ رہا ہے سروں کو کاٹ رہا ہے احکام اسلام سے ٹھٹھا کر کے اسلام کو رسوا کر رہا ہے معصوموں کے سر دھڑ سے الگ کر رہا ہے۔ اہل اسلام کو لڑوا رہا ہے۔ اگر کوئی اسلام کو حاوی کر دے وہ اک دم اسلامی سرکار کو گرا دے مگر عالم اسلام محو آرام رہے۔

آہ! ؎ کس سے گلہ کرے کوئی۔

مسلم امہ سوئی ہوئی ہے حکمراں ولولہ اسلامی سے عاری ہو گئے اور اس ڈر سے کہ سرکار سے محروم ہوں گے ہر مسئلہ کے حل کے لئے مکالمہ کا سہارا لے کر مسرور ہو گئے کہ اسطرح مسائل حل ہوں گے دراصل وہ عالم الحاد کے سورماؤں کو ''الہ'' محسوس کر کے الحاد کے آگے سر رکھ گئے اور اللہ سے کٹ گئے اور ہر اک حاکم کی مصمم رائے ہو گئی کہ ہماری آسودگی اور ہمارا دوام ملل عالم کے سورماؤں کی ہم سے آمادگی اور سرور سے ہے اسی لئے وہ گمراہوں اور ملحدوں کا مہرہ ہو کر گمراہوں کے لئے کام کر رہا ہے۔ اسی طرح مسلم عوام اسلام سے دور ہو کر گوروں کی اداؤں کے گرویدہ ہو گئے۔ اسلامی احکام سے کئی لوگوں کو عار محسوس ہو رہا ہے۔ اور اس دور کے لئے

اسلام احکام ردی کئے گئے اسلام کے حصے حصے کئے گئے اک اسلام علماء کا، اک اسلام عصری علوم کے حامل گروہ کا حالاں کہ اللہ کا اسلام اک ہی ہے مسٹر و ملا کے حوالے سے اسلامی ماحول کی اکائی ٹکڑے کر دی گئی۔

اس دوئی کی کلہاڑی کے وار سے مسلم ماحول اور سوسائٹی کے کئی گروہ اک دوسرے سے ٹوٹ کر الگ ہو گئے اور رواداری، ہمدردی اور ہمکاری معدوم ہو گئی دکھ کا امر ہے کہ عرصہ ہوا کہ اس عالم سے اہل اسلام کی اک عالمی سرکار مٹا دی گئی ہے اور مسلم امہ علی العموم اس اہم امر سے مکمل لاعلم لگ رہی ہے حالاں کہ اسلامی سرکار کئے لئے سعی اک اہم اور محکم حکم، ہے اسلام کا۔ اور ہر اک مسلم کے سر عائد ہے۔ سوائے ملا عمر کی محدود عرصہ کی سرکار کے دوسرے مسلم اس امر الٰہی سے مکمل کٹے رہے۔

الحاصل مسلم امہ کے اس عمل سے اس عاصی کو احساس ہوا کہ وہ اک رسالہ لکھے اور اس رسالہ سے لوگوں کے آگے اس امر کو کھول دے کہ معرکہ آرائی اسلام کا اک حصہ ہے اس سے ہٹ کر اسلام ادھورا ہے اور اصل اسوہ رسول کا عامل وہی ہوگا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے سارے اطوار کو گلے لگا کر سرگرم عمل ہو اگر کوئی سہل سہل اعمال کرے اور گراں کاموں سے روگرداں ہو سو وہ کسطرح دلدادہ رسول ہوگا؟ مرسل داور کا اسوہ اک کامل اسوہ ہے۔ عالم کے راہ داں سرور سروراں رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) حامل وحی ہو کر رسول ہوئے اہل حرم کی سرکار حاصل کر کے حکمراں ہوئے اور معرکوں کے دوراں اک دلاور معرکہ آراء اور لڑاکوؤں کے سردار و سالار رہے الحاصل عالم کے لئے ھادی کامل ہو کر آئے اور اک مکمل لائحہ عمل مسلم امہ کو عطا کر گئے۔

اس طرح اس عاصی کا ارادہ ہوا کہ اسوہ رسول کا اہم حصہ لکھ کر سرور عالم کے اسوہ مطہرہ کے ہمراہ معاد کو اٹھوں گا۔ اسی طرح مرا ارادہ ہوا کہ وہ رسالہ دوسرے رسالوں کی ڈگر سے ہٹ کر ہو کہ ہر کوئی اسکا لامحالہ مطالعہ کرے اور اسطرح وہ اس عمل کو گلے لگائے اور مرے لئے اسکے

عمل سے اللہ کے ہاں حصہ ملے اور رسالہ محررہ مرے لئے اک صلہ مسلسل ہو اور ہر دو عالم عالم کارگاہ اور عالم معاد کے دوراں کامگاری اور مدد الٰہی کے وسائل سے ہو۔ اس رسالہ کے لکھاری کو اسکا کامل احساس ہے کہ اسکی اردو گاڑھی ہے مگر اس راہ کے رہرووں کو اس گھاٹی کے مراحل کے دکھوں اور رکاوٹوں کا علم ہوگا۔

اس عاصی کا کوئی کمال کہاں؟ سراسر اللہ کی مدد والد مکرم اور والدہ مکرمہ اور معلموں کی دعاؤں کا آسرا ہے۔ اللہ مرے والد اور والدہ کو طول عمر عطا کرے ہر دو سائے کو ہمارے سر دوام عطا کرے ہمارے گھر والوں کا اللہ رکھوالا۔ اللہ مالک الملک مسلم امہ کے سارے مسائل کو حل کرے ہمارے ملک کی رکھوالی کرے اسے اسلام کا گہوارہ کردے ہر مسلم کو اعلاء کلمہ الٰہی کا سودائی کردے اور ہر مسلم کو حوصلہ عطا کردے کہ وہ اسلام کے لئے سر دھڑ اور مال واردے۔ اسارائے اہل اسلام کو رہائی دلادے ہمارے دلوں کو مرگ معرکہ کا دلدادہ کردے اللہ ہمارا حامی ومددگار ہو اللہ ہمارے مدارس کی رکھوالی کرے۔

اللہ کرے کہ مری صدا ہر مسلم کے دل کو لگے اور مرا رسالہ اسکے لئے کارگر ہو اور وہ سر کے سودے کے لئے ہمہ لحہ کمر کس کر آمادہ ہو۔

اس رسالہ کا اسم سامی "سروں کے سودے" رکھ رہا ہوں کہ مسلم کا سر وہ عمدہ رأس المال ہے کہ اللہ کو حد سے سوا لاڈلا ہے۔

آس ہے کہ در الٰہی سے مری سعی صلہ کی اہل ہوگی اور مرے لئے عالم کارگاہ اور عالم معاد کے مراحل کے دوراں مہر الٰہی کے در کھلوادے گی۔ **(لو ارادالله)**

محررہ

ڈاکٹر والد سلماں

معرکہ آرائی

اسلام کے لئے لڑائی اہم حکم ہے ہر اک مسلم اور احکام اسلام کی طرح اسکا مسئول ہے سوائے اسکے کہ لولا، اعمیٰ اور اس طرح کی اور رکاوٹوں کا حامل ہو۔ مرا دل ہوا کہ اک رسالہ لکھوں کہ ہر مسلم کا دل اس حکم کے لئے مائل ہو اسی لئے رسالہ **"سروں کے سودے"** اردوئے معرّا سے مُحلّٰی و مرصع ہوا۔ اسلام کی صدا کا مرحلہ طے ہو کر معرکہ آرائی کا مرحلہ کلام الٰہی سے مؤکد ہے اس سے سر موڑ کر آدمی کامگار ہو؟ محال ہے۔ علو اسلام معرکہ آرائی ہی سے ہوا ہے اور ہوگا۔

اللہ کا کلام ہے کہ:

> "اللہ وہ ہے کہ رسول کا مرسل ہوا امرِ ہدیٰ اور حکم اٹل دے کر اس لئے کہ سارے ملل سے اسلام کو علو عطا کر دے۔"(۱)

معلوم ہوا کہ رسول کے ارسال کی اساس علو اسلام ہے، لوگ معرکہ آرائی کردار سے ٹکرا کر اس سے مآل کار سر موڑ کر عاصی ہوئے حال آں کہ کلام اللہ کا اک کلاں حصہ اس حکم اور اس عمل کا گواہ ہے اور کلام اللہ سے ہی کردار کا درس عالم کو ملا۔ اللہ کا کلام ہے:

> "اہل اسلام کا معمول اللہ کی راہ کے لئے لڑائی ہے اور مکرے ہوئے گروہ کے لوگوں کا معمول وسواس مردود کی راہ کے لئے لڑائی ہے، سو (اے اہل اسلام) لڑو! اس (عدو اللہ) وسواس مردود کے حامی لوگوں سے۔ اس عدو کا داؤ اور مکر ہلکا اور کھوکھلا ہے۔"(۲)

اور کہا:

> "وہ مسلم کہ سالم ہو کر معرکہ سے رکے رہے، کس طرح مساوی ہوں اللہ کی راہ کے لئے مال و دل سے معرکہ آراء مسلموں کے ہمراہ؟ حال آں کہ مال دل سے معرکہ آراؤں کا حال

---

(۱) هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله (التوبه ، الفتح ، الصف)

(۲) الذين امنوا يقاتلون في سبيل الله والذين كفروا يقاتلون في سبيل الطاغوت فقاتلوا اولياء الشيطان ان كيد الشيطان كان ضعيفا (النساء)

عالی ہے اللہ کے کرم سے معرکہ سے رکے ہوؤں سے اک سچ، اور ہر اک سے اللہ کا وعدہ ہے عمدگی کا۔ اور کرم ہوا اللہ کا، کہ معرکہ آراؤں کو معرکہ سے گھر رکے ہوئے محروم لوگوں سے اعلیٰ کمائی سوا عطاء کی۔"(۳)

اور کہا کہ:

"اے اہل اسلام! کس لئے اللہ کے لئے لڑائی سے سر موڑ رہے ہو؟ حال آں کہ وہ کم حوصلے والے مرد اور (گھروں کی) عروساؤں اور اولاد کی ہمہ لحہ صدا ہے کہ اے ہمارے مالک ہم کو لے آ! اس گاؤں سے کہ (مدام) رہے اہل عدواں اس گاؤں کے لوگ، اور کر دے ہمارے واسطے کوئی حامی اور کر دے ہمارے لئے کوئی مددگار۔"(۴)

اور کہا:

"وہ لوگ کہ اسلام لائے اور گھروں سے رہ گئے اور لڑے اللہ کی راہ کے لئے، اور وہ لوگ کہ گھر حوالے کئے اور مدد کی (لڑاکوؤں کی) وہی ہوئے اصلی مسلم۔"(۵)

اور کہا:

"اور لڑو! اعداء اسلام سے کہ مسدود ہو گمراہی اور ہو حکم سارا اللہ کا۔"(۶)

اور کہا:

"اے رسول! اہل اسلام کو لڑائی کا حرص دلا۔"(۷)

---

(۳)(لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدین باموالهم وانفسهم علی القاعدین درجة وکلاً وعدالله الحسنیٰ وفضل الله المجاهدین علی القاعدین اجراً عظیماً (النساء)

(۴)وما لکم لا تقاتلون فی سبیل الله والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من هذه القریة الظالم اهلها واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیرا (النساء)

(۵) والذین امنوا وهاجروا وجاهدوا فی سبیل الله والذین اووا ونصروا اولٰئک هم المؤمنون حقا(الانفال)

(۶)(و قاتلوهم حتیٰ لا تکون فتنة ویکون الدین لله)(البقرة والانفال)

(۷) (یا ایها النبی حرض المؤمنین علی القتال (الانفال)

اور کہا:

''لڑو! لوگوں سے کہ اللہ اور عالم معاد سے دل موڑا اور اللہ و رسول کے حرام کیے ہوئے کو حلال کر کے حکم عدولی کی اور سر موڑا حکم اسلام کے کھرے دھرم سے، اس گروہ کے لوگوں سے سے، کہ وحی کا رسالہ اسے عطاء ہوا، مآل کار وہ گھڑی آئے کہ وہ اہل اسلام کو مال محصول مٹھی سے دے کر کی ہوں (۸)۔

اور کہا:

''(اے اہل اسلام!) لکھ دی گئی ہے لڑائی، گو وہ مکروہ لگے (۹) (مراد ہے کہ لڑو)۔''

اور کہا:

''سودا ہوا اللہ سے مسلموں کے سر دھڑ اور مال کا، کہ دارالسلام اس کے لئے ہے کہ لڑے اللہ کی راہ کے لئے سو وہ مار ڈالے (گمراہوں کو) کہ وہ مرے گمراہوں کے وار سے کھرا وعدہ ہے۔''(۱۰)

اور کہا کہ:

''(اے مسلمو!) اگر اللہ کی راہ کے لئے مارے گئے، کہ مر گئے سو اللہ کا کرم اور رحم ہر اکٹھی کی ہوئی سے اولیٰ ہے۔''(۱۱)

کلام اللہ کے دس ٹکڑے ہوئے۔

آگاہی ہو کہ کلام اللہ ہی اساس اسلام ہے ہر وہ مسئلہ کہ اسکا گواہ کلام اللہ ہو محکم ہے ہر دور کے علماء اسلام اس حکم کے عامل رہے اور عمدہ رسائل لکھے دلائل اکٹھے کئے، کلام اللہ اور کلام رسول کے حوالے دے کر لوگوں کے سوال حل کئے اور اوہام دور کئے مگر گوروں کو

---

(۸)(قاتلوا الذین لا یؤ منون باللہ ولا بالیوم الاخر ولا یحرمون ماحرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتیٰ یعطوا الجزیۃ عن یدوھم صاغرون (التوبہ) (۹) (کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم (البقرۃ)(۱۰)(انّ اللہ اشتری من المؤ منین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعداً علیہ حقا (التوبہ)(۱۱)(ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم لمغفرۃ من اللہ ورحمۃ خیر مما یجمعون (آل عمران)

اللہ کرم سے دور کردے کہ احمدی اور لاہوری گروہ کا امام گمراہی (١٢) گوروں کی سرکار سے طمع لے کر آمادہ ہوا کہ اسلام کے اس اعلی حکم کو مٹا دے اور اہل اسلام کے دل و سوسوں سے مملوکردے مگر علماء اسلام کی مساعی سے اسکی کامگاری مسدود ہوئی اور محدود گروہ ہی گمراہ ہوسکا۔

کلام رسول وعمل سردار دوعالمؐ سے معرکہ آرائی کا حکم معلوم ہو

مکرم عمرو (١٣) راوی ہے کہ رسول اللہ سے معرکہ آرائی کا سوال ہوا کہا کہ:

"معرکہ آرائی گمراہوں سے لڑائی ہے۔ سوال ہوا، کہ اولیٰ لڑائی کس طرح اور کس کی ہوگی؟ کہا کہ: معرکہ آراء کا گھوڑا وار کہا کر مرے اور اس لڑا کو کا لہو گرے۔" (١٤)

اک اور ہمدم کا رسول اللہؐ سے سوال ہوا معرکہ آرائی کے حال کا، کہا کہ:

"گمراہوں سے لڑائی لڑو! اس لمحہ کہ گمراہوں سے ملو اور کمی، ٹھگی اور کم حوصلگی سے دور رہو۔" (١٥)

ولد عمر (١٦) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

"اللہ کا حکم ہوا کہ لوگوں سے لڑائی لڑوں، الا آں کہ وہ گواہ ہوں کہ اللہ ہی اک الہ ہے اور محمد اللہ کا رسول ہے اور رکوع والے عماد اسلام اور اداء مال کے احکام کو معمول کرکے ہی لوگوں کا سر اور مال معصوم ہوگا الا آں کہ اسلام کی رو سے ہو، اور دلی اعمال کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے۔" (١٧)

(١٨) والد امامہ مکرم صدی (اللہ اس سے مسرور رہوا) سے مروی ہے کہ رسول الملاحم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ:

"اللہ کی راہ کی لڑائی کو لامحالہ ساری رکھو اس لئے کہ لڑائی آرام کدہ معاد کے دروں سے

---

(١٢) مرزا غلام احمد قادیانی ملعون (١٣) عمرو بن عنبسہؓ (١٤) طبرانی ومسند احمد (١٥) بیہقی (١٦) عبد اللہ بن عمرؓ (١٧) متفق علیہ (١٨) ابوامامہ الباہلی

اک ڈر ہے اور لڑائی سے ہر طرح کا الم اور صدمہ دور ہوگا"۔ (۱۹)

اک اور کلام رسول ہے کہ:

"لڑائی کے لامحالہ عامل رہو! اس لئے کہ لڑائی کی طرح کا کوئی عمل ملے محال ہے"۔ (۲۰)

ولد مسعود (۲۱) کا رسول امی سے سوال ہوا سارے اعمال کا اولیٰ عمل کہیے؟ کہا کہ:

"رکوع والا عماد اسلام (۲۲) اسی لمحہ کہ وہ عائد ہو، ادا ہو۔ سوال ہوا کہ دوم؟ کہا کہ: ماں اور والد سے عمدہ سلوک۔ سوال ہوا کہ سوم؟ کہا کہ: اللہ کی راہ کے لئے لڑائی"۔ (۲۳)

رسول اللہ کا اک اور کلام ہے کہ:

"معرکہ آرائی دار السلام کی ساری راہوں سے کم راہ ہے"۔ (۲۴)

اک اور ہمدم مکرم (۲۵) راوی ہے کہ رسول اکرم کا کلام ہے کہ:

"دو گروہوں کے لئے اللہ کے ہاں سے آگ معاد سے دوری لکھ دی گئی ہے۔ اک وہ گروہ کہ دہلی کے ملک والوں سے معرکہ آراء ہوگا دوسرا وہ گروہ کہ عالم سماء کو صعود کئے ہوئے روح اللہ رسول (۲۶) کے ہمراہ معرکہ کرے گا"۔ (۲۷)

اک اور کلام رسول اس طرح ہے کہ:

"مسلم کے لئے اطہر کمائی مال کا وہ حصہ ہے کہ حاصل ہو گمراہوں سے اللہ کی راہ کے لئے لڑائی کے دوراں"۔ (۲۸)

مکرم مکحول رحمہ اللہ ہمراہی رسول والیٔ دوم عمر (اللہ اس سے مسرور رہو!) سے راوی ہے کہ وہ دار اللہ حرم مکی کو روئے اطہر کر کے دس دس عہد کہا کر ہمکلام ہوئے کہ:

"لوگو! معرکہ آرائی عائد ہوئی ہے، معرکہ آرائی عائد ہوئی ہے، اگر کہو سو اسی طرح اور عہد کروں"۔ (۲۹)

علاء (۳۰) راوی ہے کہ اک آدمی ہمدم مکرم داماد رسول علی کرمہ اللہ سے اسلام کا سائل ہوا۔ علی ہم کلام ہوئے کہ:

---

(۱۹) کنز العمال (۲۰) طبرانی (۲۱) عبداللہ بن مسعودؓ (۲۲) نماز (۲۳) بخاری (۲۴) المغنی (۲۵) ثوبانؓ

(۲۶) عیسیٰ (۲۷) طبرانی (۲۸) کنز العمال (۲۹) مصنف عبدالرزاق (۳۰) علاء بن عبدالرحمٰن

اسلام دو اور دو عمود سے مؤسس ہے [۱] صمود مراد ہے کہ آدمی ڈٹا ہوا ہو [۲] عدل [۳] کامل گماں کہ دل ہر کھٹکے سے دور ہو [۴] لڑائی۔ (۳۱)

علی کرمہ اللہ راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

''اسلام آٹھ حصوں کا ہے اک حصہ رکوع والی عماد اسلام ہے، اک حصہ اداء مال ہے، اسی طرح اک حصہ مواسم احرام کے دوراں حرم کا ارادہ ہے، (۳۲) اک حصہ لڑائی ہے اک حصہ صوم ہے، اک حصہ (۳۳) صالح کاموں کا حکم ہے اور اک حصہ مکروہ کاموں سے روک ٹوک ہے (۳۴) کامگاری سے دور رہا وہ آدمی کہ کسی اک حصہ ہی سے محروم رہا۔'' (۳۵)

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام اک ہمدم (۳۶) سے مروی ہے:

''آگاہ رہو۔ آرام کدہ معاد کا حصول حساموں کے سائے سے ہے۔''

محررہ کلامہائے رسول سے لڑائی کا اہم حکم معلوم ہوا۔ اور اہل اسلام کے کھٹکے اس اعلیٰ عمل کے حوالے سے دور ہوئے وللہ الحمد۔

اور کلام رسول دل سے مسموع ہو

اک ہمراہی رسول (۳۷) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

''وہ آدمی کہ عملاً لڑائی اور اسکے ارادہ سے محروم رہا وہ اک طرح کا دو، رو مرگ مرا۔'' (۳۸)

والیِ اول ہمراہی رسول (۳۹) کا کلام ہے کہ:

''لوگو! اللہ کے ہاں سے اسلام سے مکرم ہوئے ہو اور لڑائی سے محکم ہوئے ہو۔''

ولد عمرو (۴۰) سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

''لڑائی کے دوراں مارے گئے مسلم کے سارے معاصی محو ہوں گے سوائے ادھار کے۔'' (۴۱)

---

۳۱) کنز العمال (۳۲) حج (۳۳) امر بالمعروف۔ (۳۴) نہی عن المنکر (۳۵) کنز العمال (۳۶) [illegible]
(۳۷) ابو ہریرہؓ (۳۸) مسلم، (۳۹) ابو بکر صدیقؓ (۴۰) عبداللہ بن عمرو بن العاص (۴۱) مسلم

اسلامی لڑائی اور اعمال سے اولیٰ ہے

والد امامہ صدیؓ (اللہ اس سے مسرور ہوا) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی رسولہ وسلم) کا کلام ممدوح ہے:

"وہ اللہ کہ مری روح اسکی ملک ہے گواہ ہے کہ اللہ کی راہ کے لئے لڑائی کی اک گھڑی سحر کی ہو کہ عصر کی، سارے عالم اور اسکے سارے اکراموں سے اولیٰ ہے۔ اور اک آدمی کا لڑائی کے لئے کھڑے ہو کر معرکہ آرائی کا عمل گھر رہ کر ساٹھ سال کے عمل صلوٰہ سے اولیٰ ہے (۴۲)۔"

اسلام کا دوام لڑائی سے ہے

اک ہمراہی (۴۳) رسول سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

"اسلام سدا رہے گا اسلئے کہ اہل اسلام کا اک گروہ سدا لڑے گا۔" (مسلم)

'اک اور دوسی ہمدم مکرم (۴۴) سے مروی ہے کہ رسول امی کا ہم سے ملک دہلی کی لڑائی کا وعدہ ہوا ہے اگر عمر کے دوراں دہلی کی لڑائی (۴۵) مل گئی سو سارا مال اور سر دھڑ لٹا دوں گا، مرے ہوؤں سے اولیٰ ہوں گا اگر مرا گمراہوں کی حساموں سے، اور آلام کدہ معذوں سے رہائی حاصل کردہ والد ہری رہ ہوں گا اگر سالم لوٹا۔" (۴۶)

وحی کا اک لکھاری ہمدم (۴۷) رسول اللہ سے راوی ہے کہ کہا کہ:

"(لوگو) لڑائی سارے اعمال سے اولیٰ عمل ہے۔" (ولد عساکر)

رسول اللہ (صلی اللہ علی رحمہ وسلم) کو اک آدمی مسلح ملا وہ سائل ہوا کہ لڑائی اور اسلام ہر دو عمل سے اول لڑوں کہ اسلام لے آؤں؟ کہا: اول اسلام لاؤ اور اسلام لا کر لڑو! وہ مسلم ہو کر لڑا اور لڑائی کے دوراں مرا۔ رسول اللہ کا کلام ہوا کہ: اسکا عمل کم رہا اور کمائی سوا ملی (۴۸)۔

اک اور ہمدم رسول (۴۹) راوی ہے کہ رسول اللہ کا لوگوں کے آگے کلام ہوا کہ:

---

(۴۲) مسند احمد (۴۳) جابرؓ (۴۴) ابوہریرہ (۴۵) غزوہ ہند مراد ہے (۴۶) نسائی (۴۷) حنظلہؓ (۴۸) بخاری

(۴۹) ابوقتادہ

"اللہ کا دل سے صاد اور اسکی راہ کے لئے لڑائی سارے اعمال سے سوا اور اولیٰ ہے۔ اس گھڑی اک آدمی کھڑے ہو کر سائل ہوا کہ: اے اللہ کے رسول! کہئے کہ مرے معاصی محو ہو ں گے اگر اللہ کی راہ کے لئے لڑائی کے دوراں عدو کے وار سے مروں؟ کہا: ہاں!" (مسلم)۔

والی دوم صہر رسول عمر (اللہ اس سے مسرور ہوا) کا کلام ہے کہ:

"لوگو! سہ طرح کی رہروی کے مسئول کئے گئے ہو [۱] ارادہ حرم مکی [۲] رہروی عمرہ [۳] رہروی معرکہ۔"

سوائے اہل اسلام! الحاد مسلط ہو رہا ہے حرم مکہ اور اسکا ارد گرد ملحدوں سے محصور ہے وہاں مئے کا دور دورہ ہے ملحد وہاں کا مال لوٹ کر لے اڑے اور مسلم سوئے رہے۔ ملحد ٹی وی اور وی سی آر کی آڑ لے کر وہاں در آئے حالاں کہ حکم ہے کہ وہاں کا مطہر ٹکڑا کلام اللہ کی رو سے ملحدوں کی آلودگی سے دور رہے مگر الحاد کا مصمم ارادہ ہے کہ اہل اسلام کے اس محور کو الحاد سے آلودہ کر کے اسلام کی اساس کو معطل کرے اور مسلم اس محور سے کٹ کر رہے۔ مرا سوال ہے ہر مسلم سے کہ وہ اس مکر کو سہہ لے گا؟ اور مسلسل اسی طرح سرد مہری کرے گا؟ مآل کار اسکا حل کسطرح ہو گا؟ دعاؤں سے، کہ کلام سے، درحال دگر صمصام اور اسلحہ سے؟ مکہ مکرمہ کے حصول کے لئے رسول ؐ کو کس لئے لڑائی کا حکم ہوا؟ اگر دعاؤں اور کلام ہی سے مکہ مکرمہ کے حصول کا امکاں رہا ہو۔ معلوم ہوا کہ اسکا حل لڑائی ہے کل ہی کی طرح۔ داعی کی مساعی مسلّم مگر معرکہ آراؤں کے لہو کی مہک سے کسطرح آدمی مکر کر روگرداں ہو کہ صدہا صدی اسی مہک سے اسلام معطر رہا ہے اور عالم، الحاد کی گھٹاؤں سے مطہر رہا ہے۔

ممالک اسلام اور سرحد ہائے اسلام اس دور کے دوراں اعداء کے مکروں کا گڑھ ہوں اور ہم ہر دم اور کاہل ہوں کہاں کا عدل ہے؟ سعودی کا مالدار ملک مال سے محروم ہو رہا ہے کوسوو اور ہرسک(۵۰) کی طرح کے ملک لہولہاں ہوئے مسلم کا لہو ماء سماوی کی طرح گلی گلی رواں رہا۔

---

(۵۰) بوسنیا ہرزیگووینا

ملک موصل اور دارالسلام (۵۱) کے معصوم لڑکے دودھ اور دوا کے لئے سسک سسک کر مرے، ملا عمر کے ملک (۵۲) کو راکٹوں سے آگ لگائی گئی ہر سو آگ ہی آگ کا سماں ہے۔

ہائے! اہل اسلام ملحدوں کے آگے سر لٹکا کر رہے وہ حوصلہ کہاں ہوا؟ کہ روم و کسریٰ اس سے لومڑی ہو گئے۔ وہ للکار کہاں گئی؟ کہ داہر کی طرح کا حاکم اس سے دہل اٹھا اس حال کو ہم اس لئے آئے کہ ہم لڑائی سے دور رہے اور اعداء کے مکر اور سوء علمی سے لڑائی کو اسلام سے الگ کوئی حکم گمان کر کے اس سے لاعلم ولاعمل رہے۔

اک وسوسہ

کئی لوگوں کو وسوسہ ہوا کہ اک لڑائی سے لوٹ کر رسول اللہ کا ہمراہیوں سے کلام ہوا کہ:

"ہم معمولی لڑائی سے اعلیٰ لڑائی کو لوٹے۔ سوال ہوا کہ اعلیٰ لڑائی کسطرح ہے؟ کہا: کہ دل سے لڑائی۔" (۵۳)

آگاہ رہو! کہ کلام مسطور کئی طرح سے محل کلام ہے اسکی ساکھ کھوکھلی ہے اول اس لئے کہ کلام مسطور گھڑا ہوا ہے حراں کے عالم امام احمد رحمہ اللہ کا کلام ہے کہ: "لا اصل لہ" اسکی سرے سے اصل ہی معدوم ہے سلسلہ راوی لامعلوم ہے۔

دوم ملا علی کا لکھا ہے کہ: کلام مسطور گو کہ لوگوں کے ہاں محاورہ کی طرح عام ہے مگر کلام مسطور دراصل اک عالم کا کلام ہے۔

اگر ہم کو مسلم ہو کہ مسطور کلام رسول ہی کا ہے مگر عام لوگوں کی مراد کسطرح مصرح ہوگی کہ "لوٹے" کا کلمہ لڑائی سے کلا روک رہا ہے اس لئے کہ رسول اللہ اس لڑائی کے علاوہ اور کئی لڑائی اور معرکے لڑے رسول اللہ کے ہمدم اس حکم کے مدام عامل رہے اور لڑائی کا حکم سدا اہم ہی رہا دور والی اول (۵۴) وعصر حاکم دوم (۵۵) اور والی سوم داماد رسول (۵۶) کا عرصہ سرداری اسکا گواہ ہے۔

---

(۵۱) عراق، دارالسلام بغداد کا لقب ہے (۵۲) افغانستان (۵۳) رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر (۵۴) حضرت ابوبکر (۵۵) حضرت عمر (۵۶) حضرت عثمان)

دل اور روح سے لڑائی کا اصل محل معرکہ گاہ ہی ہے دل کی وہ اصلاح کہ لڑائی سے ہو سکے گھر رہ کر کہاں؟ ہر آدمی کو اسکا سر لاڈلا ہے اسکا ہر حلال وحرام کام اسی سر کے لئے ہے مگر معرکہ کے دوراں وہی سر اللہ کے لئے لٹا رہا ہے اس سے آگے اور کس امر کی اصلاح رہ گئی ہے؟ در ہر حال اس کلام کا احکام ہر طرح سے محل سوال ہے کا مل آس لہ ہے کہ اس کلام سے سارے وسوسے دور ہوئے ہوں گے۔

اسلام کے لئے لڑائی اسوہ رسول ہے

کلام الٰہی ہے کہ اسکا ماحصل ہے کہ:

"رسول اللہ کا ہر عمل سارے عالم کے لئے عمدہ اسوہ ہے۔"

محررہ کلام اس سورہ مطہرہ (۵۷) کا حصہ ہے کہ لڑائی کے سلسلہ کے لئے اسکا ورود ہوا ہے معلوم ہوا کہ گو کہ سارے اعمال کے لئے رسول اسوہ کاملہ ہے مگر لڑائی کے عمل کے لئے اہم طور اسوہ کاملہ ہے اس لئے کہ لڑائی کا معاملہ الگ ہے۔ دھڑکا ہے کہ لوگ لڑائی کو اعلیٰ کردار سے ٹکرا کر اس کو اسوہ رسول سے الگ کوئی عمل کہہ کر مدعی ہوں کہ رسول اللہ اعلیٰ کردار کے حامل رہے رسول اللہ کو لڑائی سے کس طرح کا سروکار رہا؟ اور رسول اللہ کو لڑائی سے کہاں کا واسطہ؟ اسی لئے رسول اللہ کا اک اسم مکرم "رسول الملاحم" رہا مراد ہے کہ گھمسان معرکوں والے رسول، اسی طرح رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

"مرا اک اسم لڑاکو ہے" (۵۸)

لڑائی کے اسرار و حکم

اسلام کے لئے لڑائی کے کئی مصالح ہم کو معلوم ہوئے۔

[۱] لڑائی سے گمراہی مسدود ہو الحاد محدود ہو (۵۹)۔

[۲] لوگوں کو آسودگی اور آرام حاصل ہو (۶۰)۔

---

(۵۷) سورہ احزاب (۵۸) زرقانی (۵۹) البقرۃ (۶۰) البقرۃ قصہ طالوت

[۳] عدل کا دور دورہ ہو۔

[۴] مسلم ہو کہ معاہد ہر اک اور اسکا مال اور اسکی آن معصوم ہو (۶۱)۔

[۵] اللہ کے گھر، صومعے اور اعمال صالحہ کے گڑھ، مصلّٰی اور مدارس اعداء کے مکر سے سالم ہوں (۶۲)۔

[۶] حکم الٰہی سارے ملل سے اعلٰی اور مسلط ہو اور ہر ملک لاگو ہو (۶۳)۔

آگے لکھا ہوا ہے کہ رسول کے ارسال کی اصل اساس اسی سرّ سے ہے۔

[۷] آرام کدہ معاد کے کئی حصے طے ہوے، کہ وہ لوگ کہ اللہ کے لئے عدو کے اسلحہ سے کام آئے وہ آرام کدہ کے اسطرح کے اعلٰی حصوں کے مالک ہوں (آل عمراں)

[۸] اصل مسلم اور دکہاوے کا مسلم کہ اسکا دل الحاد سے مملو ہو اور اسلام کا مدعی ہو ہر دو الگ الگ ہوں (آل عمراں) (۶۴)۔

معلوم ہوا کہ لڑائی اک کسوٹی ہے کہ کھرے اور کھوٹے الگ الگ ہوں گے۔

[۹] اعداء اللہ، اہل اسلام سے ہار کر رسوا ہوں اور اللہ کی مدد کا وعدہ اہل اسلام کے لئے کامل طور مکمل ہو (۶۵)

[۱۰] اہل اسلام کے صدور اور دلوں کی آگ سرد ہو اور ملحد دکھوں اور آلام سے معاد کی طرح اس عالم کے دوراں اداس ہوں (۶۶)

اسکے علاوہ اور کئی مصالح ہوں گے کہ اللہ ہی عالم ہے۔ حالا دس مصالح لکھے گئے کہ ادراک والا اسی سے درس حاصل کرلے گا۔

---

(۶۱) کمافی الحدیث (۶۲) الحج (۶۳) التوبہ، الفتح، الصف (۶۴) عنکبوت وغیرہ (۶۵) التوبہ (۶۶) التوبہ۔

لڑائی سے روگرداں کے لئے دھمکی

اللہ کا کلام ہے کہ:

''مسرور ہو گئے لڑائی سے دور رہ کر گھر رکے ہوئے لوگ، رسول اللہؐ سے الگ ہو کر، اور ڈرے اس سے کہ معرکہ آراء ہوں مال و سر دھڑ سے اللہ کی راہ کے لئے، اور کہا اک دوسرے سے کہ: لڑائی سے دور رہو! کہ گرمی ہے کہہ اے رسول! کہ آلام کدہ معاد کی آگ کی گرمی کڑی ہے اگر وہ آگہی کے حامل ہوں۔''(۶۷)

مراد ہے کہ اس عالم کی گرمی کو اُس عالم کی گرمی سے کم گمان کر کے وہ لوگ لاعلم ہوئے۔ اور لڑائی سے دور رہ کر مسرور ہوئے مگر اسطرح کا سرور مآلاً دکھ اور کڑے الم کا محرک اور عامل ہوگا اس آدمی کی طرح کہ موسم کی گرمی سے دوڑ کر آگ کو ماویٰ کر لے۔ کہ اولاً سرور اور آرام اور مآلاً الم والی مرگ ہے۔

رسول الملاحمؐ کا کلام ہے کہ اسکا ماحصل ہے کہ کہا:

''لڑائی کی مٹھاس سدا رہے گی الا آں کہ ماءِ آسماں(۶۸) رکے اور سماء سوکھے اور لوگوں کے آگے وہ دور آئے گا کہ اس دور کے مدرس(۶۹) حامل کلام الٰہی کا کہا ہوگا کہ: لڑائی کا دور معدوم ہوا۔ اسکی مراد ہوگی کہ حالاً لڑائی سے دور رہو! سو ہر وہ آدمی کہ اسکو وہ دور ملے اسکے لئے لڑائی کا وہ عمدہ دور ہوگا۔

ہمدم رسولؐ سائل ہوئے اے اللہ کے رسولؐ! کوئی کس طرح سے اس طرح کا کلام کہے گا؟ رسول اللہ ہمکلام ہوئے کہا کہ: ہاں وہ آدمی اس کلام کو کہے گا کہ اللہ، ملائکہ اور ہر آدمی کے ہاں سے ملعون اور مردود ہوگا۔''

ہمدم اول ہمراہی رسولؐ(۷۰) کا کلام ہے کہ:

---

(۶۷) فرح المخلفون بمقعدهم خلاف رسول الله وكرهوا ان يجاهدوا باموالهم وانفسهم في سبيل الله وقالوا لاتنفروا في الحرقل نارجهنم اشدحرا لو كانوا يفقهون (التوبہ)ؔ (۶۸) بارش (۶۹) قاری (۷۰) حضرت ابوبکرؓ

ہر وہ گروہ کہ اللہ کے لئے لڑائی سے روگرداں ہوا اللہ کے ہاں سے اس کے سرگدائی مسلط ہوئی اور وہ مالی طور رسوا ہوا (۷۱)۔

رسول اللہ سے مروی ہے کہ کہا:

''وہ آدمی کہ لڑائی کے کسی علامے سے اور کھٹک سے عاری ہو وہ اللہ سے اسطرح ملے گا کہ اسکا دھڑ دراڑ والا ہوگا۔'' (۷۲)

مکرم عمر کا لڑکا (۷۳) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

''اے لوگو! اس گھڑی کہ سود کی سوداگری (۷۴) کرو اور گائے کی دم لے کر ہاری ہو کر مسرور رہو اور (اسکے صلہ) لڑائی سے روگرداں رہو سو اللہ رسوائی مسلط کر دے گا اور اسطرح کی رسوائی مسلسل رہے گی الا آں کہ سوئے معرکہ لوٹو (۷۵)

لڑائی اور مسئلہ اکراہ

کئی لوگوں کو وسوسہ ہوا کہ کلام الٰہی گواہ ہے کہ اسلام کے لئے اکراہ کسی طور کی ہو، روک دی گئی ہے اس لئے کہ اصل اسلام وہ ہے کہ دل سے ہو اور دل کا مالک کوئی اور کس طرح ہو سکے گا؟ سوائے اسی آدمی کے کہ اسکا دل ہے اسلام اور الحاد دلائل سے الگ الگ ہو گئے ہر آدمی دل کا مالک ہے، اسلام لائے کہ الحاد کرے، گمراہ ہو کہ مہدی ہو۔ اسلام کے لئے لڑائی کس طرح مسلّم ہو؟ اگر اصرار و اکراہ کی ہی روک ٹوک ہو۔ اسکا حل وہی ہے کہ آگے لکھا۔ لڑائی کے اسرار و حکم کی سطور کا مکرر مطالعہ کام آئے گا۔ مگر علاوہ اس کے اس سے سوا اور لکھ رہا ہوں کہ سود آور ہو کہ لڑائی کا حکم اور اس کلام الٰہی کا محمل الگ الگ ہے دراصل لوگوں کو دو امور گڈمڈ ہوئے اسلئے وہم ہوا۔ کوئی وسوسہ کس طرح ہوگا؟ اگر ہر دو امر الگ لگ ہوں۔ اول سلام کا دل سے صاد ہے کہ اسلام آدمی کو دل سے مسلّم ہو ہر کھٹکے سے دور رہ کر۔

دوم اسلام لاء کے طور لاگو ہو اور عالم کے لئے حاکم ہو۔ درحال اول سارے علماء اکٹھے ہوئے کہ کسی آدمی کو اسلام کے لئے اکراہ کر کے آمادگی سراسر کلام الٰہی کے الٹ ہے سو کسطرح روا ہو؟۔

---

(۷۱) طبرانی (۷۲) مشکوٰۃ عن ابی ہریرہؓ (۷۳) عبداللہ بن عمرؓ (۷۴) بیع عینہ (۷۵) ابوداود

ہاں درحال دوم کہ اسلام لاگو اور مسلط ہو لامحالہ لڑائی اس کے لئے ہو۔ اسلئے کہ مسلم آدمی کی ملحد آدمی سے لڑائی دراصل اسلام کی الحاد سے لڑائی ہے سو اصل لڑائی اس امر کی ہے کہ الحاد مسلط ہو کہ اسلام؟ سوال ہے کہ اس لڑائی کے دوراں کسی دور کوئی اسطرح کا کوئی اک معاملہ ہوا کہ کسی ملحد کے اسلام کے لئے کوئی مسلم مصر ہوا ہو؟ ہاں لڑائی کا اک طے کردہ اسلامی اصول ہے کہ اس گھڑی کہ اہل اسلام کے عساکر اعداء کے ملک وارد ہوں سو اولاً سالار عساکر ملحدوں کو صدائے اسلام دے اور سوئے اسلام داعی ہو مگر اصرار سے دور رہے۔ دوم وصولی محصول کا اعلاں کرے اگر اسلام سے وہ لوگ روگرداں ہوں۔ سوم وہ لڑائی کے لئے آمادہ ہوں اگر محصول کی ادائے گی ملحدوں کو مکروہ لگے حالاں کہ محصول کی ادائے گی کو آمادہ ہو کر اعداء اسلام کے سر اور مال اور آں کی رکھوالی اہل اسلام کے سر عائد ہوگی مگر اس طرح کا معاملہ اسی گھڑی ہوگا کہ ملحدوں کو محصول گوارا ہو۔

اسلام اور اصرار

اسلامی لڑائی اسلام کی اکرام اور آں کی رکھوالی کے لئے ہے اس عالم کے کسی گروہ اور کسی دھرم کی رکھوالی سرکار اور عملداری سے ہٹ کر ہو محال ہے۔ اگر کوئی کہے کہ معرکہ آرائی اسلئے وارد ہوئی ہے کہ لوگ اصرار اور اکراہ کر کے طوعاً و کرھاً مسلم ہوں سو اسکی کم ادراکی، لاعلمی اور ہٹ دھرمی ہے اعداء اسلام کی ہمہ لحہ سعی لاحاصل رہی کہ اسلام رسوا ہو اسی لئے اعداء کمر کس کر لگ گئے اور ہر سو کہہ اٹھے کہ اسلام صمصام اور اسلحہ کی مدد سے اٹھا اور صمصام کی مدد سے ہر سو اسکی رسائی ہوئی حالاں کہ [۱] اوائل عہد اسلام لڑائی کے حکم سے معرا رہے اور مکی مرحلے کے دوراں اہل اسلام ہر طرح کی مار سہہ کر لڑائی سے رکے رہے مگر اسلام کا گروہ ہر لحہ اور سوا ہوا [۲] اعداء اسلام کا گروہ لاعلم اور آگہی سے محروم ہے کہ اسلام کے ہاں اصل مسلم وہی ہوگا کہ دل سے مسلم ہو اگر اک آدمی سرسری طور مسلم اور دل سے ملحد ہے اور اسلام سے مکرا ہوا ہے اسلام کی رو سے اسکا لگاؤ دورو والے گروہ(۷۶) سے ہے۔

---

(۷۶) منافقین

کوئی آدمی کسی طمع، آس اور ڈر وہراس سے اسلام کو گلے لگالے مگر اسکا دل گمراہی سے مملو ہو اسکا اسلام اللہ کے ہاں مردود ہے دراصل اسلام کی سعی ہے کہ لوگ دل سے مسلم ہوں اور اسطرح کے کام کے لئے صمصام سے سعی لاحاصل ہے سارا عالم ملکر اگر ارادہ کرے کہ کسی کے دل کو اصرار کر کے مٹھی سے محصور کرلے محال ہے اسلئے کہ اسلام اس امر محال کا کس طرح ارادہ کرے گا اسلام کا کل گواہ ہے کہ وہ لوگ کہ اسلام کو گلے لگا گئے وہ اسلام کے لئے گلے کٹوا گئے مکی عہد کے دوراں ہمدم دس سال سے سوا ہر دکھ والم سہار گئے معلوم ہوا کہ وہ دل سے اسلام کے لئے آمادہ ہوئے ہمدموں کو اسلام کی مٹھاس کا کامل احساس ہوا اسی لئے کڑوے دکھڑوں کو سرور سے گوارا کر گئے اور وہ مٹھاس کہ اس کے لئے سر دھڑ مال اور اولاد سارے کے سارے وار کر گئے، اعداء سے سوال ہے کہ وہ آدمی کہ اگر صمصام کے سرے اور دھار سے ڈر کر مسلم ہوگا وہ اسی طرح اسلام کے لئے سارے سرمائے کو لٹا دے گا؟۔

آدمی کی لساں کسی طمع اور ڈر سے گو کسی امر کو ہاں کردے مگر دل اسی لمحہ صاد کرے گا کہ اسکے آگے دلائل سے کھلے کہ وہ امر اٹل اور محکم ہے۔ اور آدمی اسی لمحہ دل سے اسکے آگے سر نکائے گا۔ ہمدموں کی ساری روئداد ہمارے آگے ہے وہ دل سے اسلام لائے اور ڈٹ گئے۔

[۳] اسی طرح اسلام کا مرام ہے کہ لوگ اسلامی احکام کے لئے سرور دلی سے آمادہ ہو کر اسکے اصول واحکام کو صاد کر کے صلہ معاد کے اہل ہوں کہ وہ صلہ اصول واحکام کو معمول کر کے ہی حاصل ہو سکے گا۔

آدمی اسی اسلام کا مامور ہے کہ اسکے ارادے سے ہو حال اکراہ کا اسلام رد ہے اسی لئے کلام الہٰی وارد ہوا کہ اسکا حاصل ہے:

> ''اگر اللہ کا ارادہ ہو سو اس عالم کے سارے لوگ مسلم ہوں (اے رسول) لوگوں کو (طوعاً و کرھاً) مسلم کروگے؟۔''(۷۷)

---

(۷۷) ولوشاء ربک لآمن من فی الارض کلھم جمیعا افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مؤمنین (یونس)

اک اور کلام الٰہی ہے اسکا ماحصل ہے:

"ہر وہ آدمی کہ اسکا دل ارادہ کرے کہ وہ اسلام لے آئے اور وہ آدمی کہ اسکا دل کہے وہ مکر کر رو گرداں رہے۔"(۷۸)

[۴] اور سائل اس دور سے کس طرح لاعلم ہو رہا ہے کہ اسلام کے عہد کا اول دور ہے اس گھڑی کہ رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا دعوی ہوا کہ اللہ کا رسول ہوں اور لوگوں کو سوئے اسلام داعی ہوئے اس لمحہ رسول کسی ہمدرد و مددگار اور حامی اور ہمراہی سے محروم رہا، سرداری اوروں کے ہاں رہی اسلحہ سے عاری کہ اس سے اسلام سے مکرے ہوئے آدمی کو ڈرا دے وہ اسرہ اور عائلہ(۷۹) کہ آدمی کے ہر دکھ سکھ کا حامی اور سہارا ہے وہی رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا عدو ہوا مآل کار معاملے اس حد کو آئے کہ سارے سگے محارم رسول کو الگ کر کے علاحدہ ہو گئے اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو معدودے ہمدموں کے ہمراہ اک گھاٹی(۸۰) کے وسط محصور کر گئے۔ اللہ کے ہاں سے وحی الٰہی کے واسطہ سے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو دلاسہ اور حوصلہ ملا۔ اسی لئے سارے گراں مراحل مسکرا کر طے کر لئے، اس طرح کے احوال کے دوراں کسی اصرار و اکراہ کا امکاں ہے؟

[۵] مکی دور کے دوراں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) دس اور سہ سال وہاں رہے صدہا گروہ اسلام لائے اک ہمدم مکرم(۸۱) آئے اور اسلام لا کر ملک کو لوٹ گئے اس ہمدم کی صدا سے اسکا آدھا گروہ مسلم ہوا مکہ کی الوداعی سے ادھر ہی اسی سے(۸۲) سوا مرد اور اٹھارہ مسلماؤں کی گمراہوں سے دکھ اٹھا کر کالوں کے ملک(۸۳) آمد ہوئی اک ہمدم(۸۴) کے کلام سے وہاں کا حاکم اصحمہ مسلم ہوا۔

اس دوراں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) مکہ ہی رکے رہے حرم رسول(۸۵) (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے اردگرد سے دس کم اسی آدمی آ کر مسلم ہوئے۔

---

(۷۸) فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (الاسراء) (۷۹) خاندان (۸۰) شعب بنی ہاشم (جو کہ شعب ابی طالب کے نام سے بھی مشہور ہے) (۸۱) ابوذر غفاریؓ (۸۲) تراسی (۸۳) حبشہ (۸۴) جعفر طیارؓ (۸۵) مدینہ

اسی طرح اک اور ہمدم مکرم (۸۶) کے کلام سے اسکا سارا گروہ اک دم مسلم ہوا وہ سارے گروہ لڑائی کے حکم کے ورود سے آگے ہی مسلم ہوئے۔

[۶] اسی طرح سولی والوں (۸۷) کے لوگوں سے کئی گروہ آکر اسلام لائے ٹولوں کے ٹولے گروہ در گروہ آئے اور مسلم ہوکر آئے حالاں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے حکم سے کس کے ہاں ہرکارے گئے کہ وہ مدعو ہوئے ہوں؟ اسی طرح معرکہ آرائی اسلام ہی کا اگر کوئی معہود حکم ہو سو محل سوال ہو مگر اور رسل کرام کے ہاں وہ مسئلہ اسی طرح رہا اور وہ اسکے عامل رہے اگر اسلام کے علو وسع کا محرک لڑائی ہی ہے سو دوسرے دھرم کہ اس مسئلہ کے حامل رہے وہ کسلئے سکڑے رہے؟ حالاں کہ اس عالم کا کل (۸۸) اسکا گواہ ہے کہ موسوی گروہ (۸۹) اور سولی والوں (۹۰) کے حکام روگرداں لوگوں سے ٹکرائے اور کھل کر سرعام لوگوں کو ہلاک کرڈالا اسلئے کہ لوگ رام ہوں مگر ہر اک کی سعی دھری کی دھری رہ گئی۔

[۸] اسی طرح اگر اسلامی حکام کے ہاں سے لوگ اصرار کرکے صمصام کے دم سے ڈرا کر مسلم ہوئے ہوں سو دوسرے دھرم کسطرح رہ گئے؟ اسلامی ممالک ہر دھرم کے لوگوں سے کس طرح مملو رہے اگر اسلامی حکام کے ہاں سے اکراہ ہوا ہے۔

سو اسکا مآل اسطرح آئے کہ سارے دھرم مٹ کر محو ہوں مگر اسلامی امصار و دول کا حال گواہ ہے کہ معاملہ علی العکس رہا ہے۔

[۹] اسی طرح اسلامی احکام اسکے گواہ ہوئے کہ اسلام صمصام وحسام سے ہٹ کر ہر سو دمکا ہے اس لئے ہے کہ اسلام کا حکم ہے کہ اولاً لڑائی سے دور رہو اگر کسی ملک حملہ آور ہو سو اولاً اسلام کی صدا دو! اگر وہ مسلم ہوں سو وہ دوسرے اہل اسلام کے مساوی اور ہمسر ہوں گے۔ اگر اسی دھرم کو گلے سے لگا کر اسلام سے روگرداں ہوں سو اس ملک کے لوگوں سے کہو کہ وہ اسلامی سرکار کے آگے سر نکا کر محصول کی ادائے گی کے لئے آمادہ ہوں اور ہر اس عمل سے کہ اس سے ملک کا آرام اور سکھ درہم ہو دور رہو اسکے صلہ ہم اس ملک کے لوگوں کے سر دھڑ اور مال واکرام

---

(۸۶) مصعب بن عمیر (۸۷) شام ونجران کے عیسائی (۸۸) ماضی (۸۹) یہودی (۹۰) عیسائی

کے رکھوالے ہوں گے۔ اس عہد کے ہمراہ اس دھرم کے عامل رہ سکو گے اسلامی سرکار اسکی مسئول ہوگی کہ وہ اس دھرم کے معاملوں اور امور سے کسی سروکار سے دور رہے اور اسلام کے معہود احکام سے الگ رہو گے مئے، سہاگ اور اسطرح کے اور احکام کی طرح مئے اسلام کے ہاں حرام ہے مگر اگر کسی کا دھرم اسے حلال کہے گا سو اس دھرم والوں کے لئے روا ہوگا کہ وہ اسے کام لائے اور اسکی سوداگری کرے، سہاگ (۹۱) کے معہود اسلامی احکام اہل اسلام ہی کے لئے ہوں گے اسطرح کے اور معہود احکام لے لو۔ اگر محصول کی ادائے گی سے مکر کر روگرداں ہوں سو اس گھڑی لڑائی کا حکم ہوگا معلوم ہوا کہ لڑائی کا حکم اسی ہی لئے ہے کہ وہ روگرداں رہے لڑائی کا اس سے کہاں سروکار؟ کہ لوگ لامحالہ مسلم ہی ہوں اگر اسطرح ہو سو لڑائی کا حکم اول ہو مگر لڑائی کا مرحلہ سوم مرحلہ ہے اور طوعاً و کرھاً لڑائی کا حکم ہے۔

[۱۰] اسی طرح اگر اسلام اکراہ و اصرار اور صمصام کے دم سے لاگو ہوا ہو سو وہ لوگ کہ اسلام لے آئے وہ کسطرح اسلام کے دلدادہ، گرویدہ اور سودائی ہو گئے اس لئے کہ اکراہ و اصرار سر دھڑ ہی کے لئے کارگر ہے اسکی رسائی دل کو کہاں؟ سو وہ لوگ کہ اگر طوعاً و کرھاً مسلم ہوئے وہ کس طرح سے سرعام اللہ کے گھروں (۹۲) کے علی العکس گھروں کے وسط اسلامی احکام کے سوا اور مصمم عامل رہے اور اسلام کے لئے سر دھڑ اور مال و سرمائے کی واری (۹۳) مدام سعد لگی (۹۴)۔

اسکے علاوہ اسلام کا مسئلہ ہے کہ اگر کوئی آدمی سرسری اور سطحی طور ''لا الٰہ الا اللہ'' کہہ دے سو وہ معصوم الدم ہوگا سو وہ دھرم کے عدو کو اک ڈھال دے رہا ہو کہ سرسری طور ہی کلمہ کہہ دو مرگ سے دور رہو گے اسے اکراہ سے کس طرح سروکار ہوگا کوئی ملحد سرسری طور ہی سے کلمہ کہہ کر معصوم الدم ہو سکے گا اور کسی لمحہ وہ اسلام کو الوداع کہہ کر الٹے گام اس دھرم کو لوٹ سکے گا ملحدوں کے سوال کی رو سے وہ لوگ طوعاً و کرھاً اسلام لائے وہ ساری عمر اسلام کے حصار کے کس لئے محصور رہے اور کسی مرحلہ کسی لمحہ کو کارآمد کر کے اس اول دھرم کو عود سے کسلئے رکے رہے۔؟

لوگوں کے اس سوال کہ اسلام کی آمد صمصام کے دم سے ہوئی دس حل لکھے گئے۔ وللہ الحمد۔

---

(۹۱) شادی و نکاح (۹۲) مساجد (۹۳) قربانی (۹۴) خوش قسمتی

اک عالم کا لکھا ہے:

لڑائی کے حکم کا اصل عامل اس طرح ہے کہ عالم صلاح سے مملو ہو۔ لڑائی سے اکراہ کا عمل کوسوں دور ہے ملحدوں کا معمول اصلاح کا الٹ ہے ملحدوں کا دلی مرام ہے کہ عالم کے لوگوں سے صلاح دور ہو اور سکھ کی راہ مسدود ہو، اور عالم کا آرام اور سکوں درہم ہو، ملحد صلحاء اور اہل اسلام کے لئے صلاح وہدی اور عمل صالح کی رکاوٹ کے عامل ہوئے اس لئے ملحدوں کا اعدام اور ہلا کی مار مسموم، آوارہ سگوں اور مسموم مکوڑوں کی طرح لامحالہ ہر حال اس سے سوا اہم ہے اسی لئے ملحدوں سے لڑائی کا حکم ہے الا آں کہ وہ محصول دے کر رسوا ہوں۔ اور اسی لئے رسول اللہؐ حائل ہو کر آڑے آئے اور روک لگادی کہ اہل اسلام لڑائی کے دوراں ہر کم عمر لڑکے، لڑکی، عالم، دہرم کے عامل اور سادھو، اعمی اور لولے کی مار سے دور ہوں۔ اس لئے کہ اسطرح کے لوگ اہلاک عالم کے ارادے سے دور رہے (۹۵)۔

معلوم ہوا کہ لڑائی کا محرک اور عامل وہ لوگ ہوئے کہ اہلاک عالم کا محرک اور عامل ہوں۔ آدمی کے دھرم سے لڑائی کا معاملہ الگ ہے دھرم کی رو سے ہر آدمی حر اور دل کا مالک ہے دھرم اسکا اور اسکے مالک کا معاملہ ہے ہاں وہ اس دھرم کو لاگو کرے اور مسلط کرے سو، اس گھڑی اسکا اسلام سے ٹکراؤ ہوگا اس لئے کہ اسلام ہی عالی ہے اور رہے گا۔

لڑائی کے دوراں ہار اور اہل اسلام کا روحی و مالی گھاٹا

اک اور وسوسہ لوگوں کو ہو رہا ہے کہ اسلام کی لڑائی کے لئے لامحالہ دائما کامگاری ہی ہو اور اعداء سدا ہی رام ہوں، ہر معرکہ سر ہو، اسطرح لوگ کسی محل لڑائی کے دوراں اہل اسلام کی ہارسے حوصلہ ہار کر وہمی ہوگئے کہ اسطرح کی لڑائی امکاں ہے کہ اللہ کے ہاں مکروہ اور مردود ہو، اور اسکے مسلم لڑا کو گمراہ ہوں۔ عموما اس طرح کا وہم دہاں ہو رہا ہے کہ مسلم مسلم سے لڑ رہا ہو اس طرح وہ لڑائی کہ اسکا کوئی واحد اسلامی آمر و حاکم کہ ساروں کا طے کردہ ہو معدوم ہو، گو کہ وہ

---

(۹۵) تفسیر مظہری ۳۶۳ ج ۱

لڑائی ملحدوں اور گمراہوں سے ہو اور اہل اسلام کا گھاٹا ہو رہا ہو دھڑا دھڑ اہل اسلام مر کر راہی عدم ہو رہے ہوں۔ سو آگاہی رہے کہ ہر حال اہل اسلام کامراں ہوں گے اگر اہل اسلام کی لڑائی دل سے سراسر اللہ کے لئے ہے اللہ مالک الملک کا عالی کلام ہے کہ اسکا ماحصل لکھ رہا ہوں۔

کہا کہ:

> ”لڑے وہ گروہ اللہ کی راہ کے لئے کہ اسکا اس عالم کے صلہ معاد کو مول کر سودا ہوا ہے اور وہ آدمی کہ لڑے اللہ کی راہ کے لئے سو وہ (اعداء کے اسلحہ سے) مرے، کہ مسلط ہوا سے ہمارے ہاں سے عالی صلہ ملے گا۔“(۹۶)

کلام الٰہی لڑائی کے دو حال مصرح کر رہا ہے اول کہ اعداء کے اسلحہ سے مسلم مرے دوم کہ مسلم کامراں ہو کر مسلط ہو اور عدو الٰہی رام ہو ہر دو حال گھاٹے سے عاری رہے گا۔ اسی طرح اللہ کا اس عالم کے لئے اصول ہے کہ اس عالم کی کامگاری عام ہے مسلم کو ملے، کہ ملحد کو۔ گاہے مسلم مسلط ہوگا گاہے ملحد۔ مگر معاد کی کامگاری مسلم ہی کے لئے ہے ملحد اس سے محروم ہے ہاں اس طرح کا گھاٹا محدود عرصہ کے لئے ہوگا اس لئے کہ اسلام کے لئے لڑائی کا مآل اسلام اور مسلموں کے علو اور الحاد کی رسوائی ہی کے لئے ہے اسی لئے حال مرگ کو اول لائے کہ مسلم کو دلاسہ ہو اور معلوم ہو کہ اصل کامگاری معاد کی ہے اور لڑائی کے دوراں مرگ اولیٰ ہے اس سے کہ معرکہ آراء معرکہ سر کرے اس لئے کہ لڑائی کی مرگ سے عمر دائمی حاصل کرے گا احد کی لڑائی ہمارے لئے اک درس ہے۔

لڑائی کے لئے سردار اور امام کا حکم

اسی طرح اک اور وسوسہ ہے کہ لڑائی کے لئے سردار اور سالار عام لامحالہ ہو۔ عدم سالار لڑائی کے لئے رکاوٹ ہے لڑائی اسی گھڑی روا ہوگی کہ سردار اور حاکم عام ہوگا حالاں کہ اسطرح

---

(۹۶) فلیقاتل فی سبیل اللہ الذین یشرون الحیوٰۃ الدنیا بالاخرۃ ومن یقاتل فی سبیل اللہ فیقتل اویغلب فسوف نؤتیہ اجرا عظیما (النساء)

کا حکم دائمی اور ہر حال ہو کس طرح مسلّم ہوگا؟ عدو حملہ آور ہوا اور مسلم حاکم کی ٹوہ کرے سو عدو مسلط ہو کر رہے گا اور ملک لے لے گا در آں حال اہل اسلام کا گروہ اک سالار طے کر کے اسکے حکم سے لڑائی لڑے گو وہ حاکم عام سے الگ ہو اور اسکی سرداری محدود ہو اللہ کا کلام ہے کہ اسکا ماحصل ہے:۔

''اے اہل اسلام ڈھال لے لو اور گروہ گروہ لڑائی کے لئے آؤ، کہ اکٹھے مل کر۔''(۹۷)

حاکم عام اور والئ کل اہل اسلام کا حکم اس دور کے لئے ہے کہ مسلم حملہ آور ہوں اور اعداء کے ملک کے حصول کے لئے سرگرم اور ساعی ہوں سو اس دم لامحالہ اہل اسلام کا والی ہو کہ اسکی سرکردگی اور عَلَم کے سائے کو حاصل کر کے حملہ آور ہوں اور اہل اسلام کا ہر گام والی کے حکم سے اٹھے۔

اک اور وسوسہ اور اسکا حل

معدودے لوگوں کو اک اور وسوسہ اسکا ہو رہا ہے کہ لڑائی کے دوراں ملحد ہلاک ہو کر واصل آلام کدہ معاد ہوں گے حالاں کہ اولیٰ ہوگا اگر وہ داعی کی مساعی اور سرگرمی سے مسلم ہوں اور اسطرح دارالسلام کے مالک ہوں اور دائمی دکھ درد سے دور ہوں سو داعی کا عمل اولیٰ ہے۔

آگاہی ہو کہ اس طرح کے وہم کی اساس لاعلمی ہے اس لئے کہ آلام کدہ معاد سے اللہ کا مصمم وعدہ ہے کہ وہ اولاد آدم سے مملو ہوگی کلام الٰہی ہے کہ اسکا ماحصل ہے:۔

''اور اس گھڑی کہ معاد کو ہم آلام کدہ معاد سے ہم کلام ہوں گے کہ: (اے آلام کدے!) مملو ہوگئی؟ اور وہ کہے گی کہ: (اے اللہ!) اور اور۔ (ارسال کر دے اولاد آدم کو)۔''(۹۸)

معلوم ہوا کہ ملحد لامحالہ واصل آلام کدہ معاد ہوں گے لڑائی سے ہلاک ہوں، کہ اور طرح سے۔ اسکے علاوہ داعی کی ہر صدا کارآمد ہو محال ہے۔ اسلئے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے اعلیٰ داعی کوئی کس طرح ہو سکے گا؟ مگر رسول اللہ کی صدا کسی کسی کے لئے کارآمد رہی۔

---

(۹۷) یاایھاالذین امنوا خذوا احذرکم فانفروا ثبات او انفروا جمیعا (النساء)

(۹۸) یوم نقول لجھنم ھل امتلئت وتقول ھل من مزید (ق)

کئی لوگ اسلام سے محروم رہے اور الحاد کے لئے ڈٹے رہے۔

اس لئے امکاں ہے کہ داعی کی صدا صحراء کی صدا ہو اور ملحد اسکی صدائے اسلام کو رد کردے دھرم کے لئے ہٹ دھرم رہے اکڑ دکھائے اور دو گام آگے ہو کر حملہ آور ہو مسلم کا مال اور اسکا اکرام لوٹے اس گھڑی اسکا سوائے لڑائی کے اور کس طرح حل ہو سکے گا؟ ادھر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے اہل اسلام کو اکسا اکسا کر ملحدوں کی مار کا صلہ اہل اسلام کے لئے طے ہوا۔

اک لڑائی کے دوراں اعلاں ہوا کہ وہ آدمی کہ کسی ملحد کو مار ڈالے گا اسے ملحد کا مال واسلحہ (اکرام کے طور) ملے گا۔ سو رسول اللہ کے ہاں سے کس طرح اکرام وصلہ کا سلسلہ طے ہوا۔ اگر ملحدوں کو لگائی گئی مار مکروہ ہو؟ حالاں کہ اس طرح وہ ملحد واصل آلام کدہ ہوئے۔ معلوم ہوا کہ رسول اللہ کو ملحدوں کو مار والی اداء لاڈلی ہے۔ اسی لئے اکرام وصلہ کا اعلاں ہو رہا ہے۔ اسکے علاوہ لڑائی کے اصول سے ہے کہ اولاً اہل اسلام کا سالار ملحدوں کے ملک آکر اسلام کا داعی ہو ملحدوں کو اسلام کے لئے مدعو کرے اور اسلام کا دعوی ملحدوں کے آگے رکھے اگر وہ اسلام کے لئے آمادہ ہوں سو اس حال لڑائی سے دور رہے (کما مرّ) معلوم ہوا کہ لڑائی کے لئے اسلام کی صدا اہم ہے۔

لڑائی کے کئی مراحل

اوائل اسلام سے لڑائی کے کئی مراحل طے ہوئے اسی سلسلہ علامہ محمد (۹۹) رحمہ اللہ کے کلام کا ماحصل لکھ رہا ہوں لکھا ہے کہ: اولاً وحی وارد ہوئی کہ:

"کہہ اللہ کے اسم سے۔" (۱۰۰)

اس طرح وحی اول آئی اور رسول اللہ کو حکم ہوا کہ دل سے اس وحی کو دہراؤ! اس گھڑی دوسروں کو صدا کا حکم ورود سے دور رہا۔ محدود عرصہ ہوا کہ مکرر وحی آئی کہ:

"اے کملی اوڑھے ہوئے، اٹھ اور ڈرا!" (۱۰۱)

---

(۹۹) زاد المعاد لابن القیم (۱۰۰) اقرأ باسم ربک الذی خلق (العلق) (۱۰۱) یا یہا المدثر قم فانذر (المدثر)

اس طرح وحی اول سے رسول اللہ وحی کے حامل ہوئے اور وحی دوم سے رسول کا عہدہ ملا۔ اور محدود عرصہ ہوا کہ حکم ہوا کہ:

''محارم کوڈراؤ!''(۱۰۲)

اسلئے رسول اللہ اولاً محارم کوداعی ہوئے اس سے آگے اردگرد کے لوگوں کوڈراوادے کر داعی ہوئے۔ عرصہ ہوا کہ سارے اولادِ معمارِ حرم کوڈرا کر داعی ہوئے تاآ ںکہ سارے عالم کوداعی ہوئے۔ (اس طرح سارے مراحل مرحلہ وار طے کئے)۔ سو رسول اللہ اس گھڑی سے کہ رسول ہوئے مسلسل دس اور سہ سال لوگوں کوداعی ہوکر صدادی اس سارے عرصہ کے دوراں لڑائی اور وصولی محصول سے دور رہے اور اسی طرح کا حکم ملا کہ: رکے رہو، حلم سے کام لو!

عرصہ ہوا کہ حکم ہوا:

''مکہ کوالوداع کہو!''

اور لڑائی کی روک ٹوک دور ہوئی حکم ہوا کہ:

''لڑو اسطرح کے لوگوں سے کہ وہ حملہ آور ہوں اور رکے رہو! اس طرح کے لوگوں سے کہ لڑائی سے علی حدہ ہوں اور لڑائی کے لئے آمد سے دور رہے۔''

اسی طرح کا حال رہا کہ مکرر حکم ہوا کہ:

''لڑو! اس طرح کے لوگوں سے کہ اللہ کے لئے حصہ داری طے کی الا آں کہ حکم سارے کا سارا اللہ کے لئے ہو۔''

اس طرح اس گھڑی سے کہ لڑائی کا حکم وارد ہوا ملحد سہ طرح کے ہوئے [۱] اک اہل صلح [۲] لڑائی والے [۳] معاہد۔ وہ ملحد کہ رسول اللہ سے معاہدہ اور صلح کی۔ حکم ہوا کہ اس طرح کے ملحدوں کا معاہدہ کامل کرواگر وہ ملحد معاہدہ کے عامل ہوں۔

ہاں اگر معاہدہ کی ٹوٹ کا کھٹکا ہو، سو اس لمحہ معاہدہ ملحدوں کے سر دے مارو! اور لڑائی سے دور رہو۔ الا آں کہ اسطرح کے ملحدوں کو اطلاع دے دو کہ معاہدہ کالعدم ہوا۔ اور حکم ہوا کہ لڑو!

---

(۱۰۲) وانذر عشیرتک الاقربین (الشعراء)

ملحدوں سے اگر وہاں سے عہد کے ٹکڑے ٹکڑے ہوں۔ علی حدگی والی سورہ (۱۰۳) کے ورود سے ہر سہ طرح احکام وارد ہوئے اور مصرح ہوا کہ وحی والے ہر دو گروہ (موسوی اور سولی والوں (۱۰۴)) سے وہ لوگ کہ اللہ کے عدو ہوئے اسطرح کے اعداء اللہ سے لڑو! الا آں کہ وہ محصول کی اداء کو آمادہ ہوں درحال دگر اسلام کو گلے لگا کر کامراں ہوں۔

"ملحدوں اور دورو (دکھاوے کے مسلم) کا حکم اس طرح وارد ہوا کہ:

"ہر دو گروہ سے لڑو! اور کڑا سلوک روا رکھو!۔"(۱۰۵)

اس لئے رسول اللہ ملحدوں سے اسلحہ لے کر معرکہ آراء ہوئے۔ اور دورو گروہ (وہ گروہ کہ اس کے لئے کلام الٰہی ہے: لاالیٰ ھٰؤلاء ولاالیٰ ھٰؤلاء) سے معرکہ آراء ہوئے دلائل اور لساں سے۔ اسی کے معاً حکم ہوا کہ الحاد سے کئے ہوئے سارے معاہدوں سے علی حدگی کا اعلاں کر کے ٹھکرا کر الگ ہوں۔ اس طرح اہل معاہدہ سہ طرح کے ہوئے۔

اک وہ گروہ کہ اس سے لڑائی کا حکم ہوا اس طرح کا گروہ وہ ہے کہ اولاً اسکے ہاں سے معاہدہ ٹوٹے اور وہ معاہدہ کمر کے ورے ڈالدے اس طرح کے گروہ سے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) لڑے اور کامگار و کامراں رہے۔

دوم وہ گروہ کہ اس سے معاہدہ محدود عرصہ کے لئے ہوا اور وہ معاہدہ کا عامل رہا اور عمدہ طور عملدر آمد ہوا اور رسول اللہ کے کسی عدو کی امداد سے وہ دور رہا اس کے لئے حکم ہے کہ معاہدہ مکمل کرو طے کردہ عرصہ کے دوراں۔

سوم وہ گروہ ہے کہ کسی معاہدہ اور لڑائی ہر دو سے دور رہا، اور اسی طرح وہ گروہ کہ اس سے لا محدود عرصہ کے لئے معاہدہ طے ہوا۔ اسطرح کے لوگوں کے لئے حکم ہوا کہ اس طرح کے لوگوں کو دو اور دو ماہ کا عرصہ دے دو امہال کے طور۔ اور اس گھڑی کہ عرصہ موعودہ مکمل ہو، لڑائی لڑو! اس طرح کے لوگوں سے۔ اس طرح وہ لوگ کہ عہد سے سر موڑا مارے گئے اور وہ گروہ کہ معاہدہ

---

(۱۰۳) سورۃ براءۃ یعنی التوبہ (۱۰۴) یہودی اور عیسائی (۱۰۵) یاایھاالنبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم (التوبہ، والتحریم)

سے محروم رہا اور وہ گروہ کہ لامحدود معاہدہ اس سے طے ہوا اسے دو اور دو ماہ کا عرصہ ملا۔ اور وہ گروہ کہ اس سے محدود عرصہ کا عہد ہوا اسے اس عرصہ کے اکمال کا حکم ہوا۔ اس طرح کے سارے لوگ اسلام کو گلے سے لگا گئے اور عرصہ کے کمال سے ورے ہی ولائے الحاد سے الوداع ہوئے اور وہ لوگ کہ ملحد ہو کر اسلام کی سرکاری کے آگے سر نگائے رہے اس طرح کے لوگوں کے سر محصول عائد ہوا۔

الحاصل علاحدگی والی سورہ کے ورود کی گھڑی سے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا سلوک دائماً سہ طرح کا رہا۔ لڑاکو، اہل عہد اور اہل محصول۔ سو اہل عہد مآل کار اسلام لائے اور دو طرح کے لوگ ہی رہ گئے۔ لڑاکو اور اہل محصول۔ سو لڑاکو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے صدا ہراساں رہے۔ اس طرح سے سارے عالم کے لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے آگے سہ طرح کے ہوئے: اک مسلم کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا دل سے صاد کر کے اسلام لائے۔

دوم اہل صلح کہ رسول اللہ کے ہاں سے اہل صلح کو اماں ملی۔

اور سوم ہراساں کہ وہ گروہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے معرکہ آراء رہے۔ رہا دو رو دکھاوے والے مسلموں کا معاملہ سو اس سلسلہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو حکم ہوا کہ اس طرح کے لوگوں کے دعویٰ اسلام کو مسلّم کر کے دل کا معاملہ اللہ کے حوالہ کر دو! اور علم و دلائل سے اس گروہ کا رد کرو! اور اس سے روگرداں رہو اور کڑا سلوک روا رکھو! اور عمدہ کلام سے اس گروہ کے دل موہ لو! اس گروہ کے مردوں کے لئے صلاۃ اور گور کے گڑھوں کے آگے کھڑے ہو کر دعا سے دور رہو۔ اللہ اس گروہ کے سارے معاصی کا اک اک کر کے صلہ دے گا۔ گو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سائل اور دعا گو ہوں، کہ اس گروہ کے معاصی محو ہوں۔ اسی طرح رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا اسوہ رہا اہل الحاد اور دو رو اعداء کے لئے۔ علامہ کا کلام مکمل ہوا۔

علامہ کے اس کلام سے معلوم ہوا کہ صدائے اسلام کے اوائل اور وسطی مراحل حالاً کالعدم ہوں گے حالاً ساکھ اسی مرحلہ کی ہوگی اور صدا کا لائحہ عمل وہی ہوگا کہ علاحدگی کے اعلان والی سورہ مطہرہ کے ورود کی گھڑی سے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا اہل الحاد سے رہا اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا وہی لائحہ عمل اسوہ ہوگا اور وہ سہ طرح کا ہے۔ وہ ملحد کہ معرکہ آراء ہوئے۔

دوم معاہد، سوم اہل محصول۔ معاہد اور اہل صلح سارے کے سارے مسلم ہوئے اسلئے حالاً دو ہی طرح کے ملحد رہ گئے۔ اک معرکہ آراء، دوسرے اہل محصول۔ معرکہ آراء وہ گروہ ہے کہ رسول اللہ ؐ سے ہراساں ہے (اسلئے کہ اسطرح کے لوگوں سے ہمہ لحہ لڑائی کا حال ہے) اسطرح کل سہ گروہ ہوئے۔ اک مسلم دوسرا اہل صلح۔ مراد وہ کہ اس طرح کے گروہ کو محصول عائد ہوا ہو۔ سوم رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے معرکہ آراء۔

معلوم ہوا کہ صدائے اسلامی کی سہ عکوس اور صور ہوئے اور اسی کا اسلام کے مدعا اور موڈ سے لگاؤ ہے۔

لڑائی کئی طرح کی

اک ہمدم مکرم (۱۰۶) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ اسکا ماحصل ہے کہ کہا:

> ''لڑو! ملحدوں سے (وہ گروہ کہ اور آلہہ مع اللہ کہے) مال سے اور سر دھڑ سے اور لساں سے۔'' (۱۰۷)

مال سے لڑائی۔

اس سے مراد ہے کہ مسلم کا مال لڑائی اور لڑاکوؤں کے کام آئے اور وہ مال معرکہ گاہ کے لئے کارآمد اور سودآور ہو۔ اک آدمی کسی گدا کو مال دے اور اسکی مدد کرے اسی طرح اس مال سے کسی محرم اور سگے سے صلہ رحمی کرے اسطرح کا کام لامحالہ اک صالح عمل ہے اور اسے اسکا

---

(۱۰۶) انس (۱۰۷) ابوداؤد، دارمی، نسائی، حاکم، احمد، مشکوۃ

صلہ ملے گا۔ مگر اس سے وہ "مال سے معرکہ آراء" کہلائے سراسر وہم ہے اسلئے کہ اسکا مال گو صالح محل لگا مگر معرکہ آرائی کے لئے کس طرح کار آمد ہوا؟ اسکا سراسر گماں اور وہم ہی ہوگا، اگر وہ کہے کہ مالی معرکہ کے لئے مراحصہ ہے کس ملحد سے معرکہ کے لئے اسکا مال لگا ہے، کہ وہ مالی معرکہ کے صلہ کا طمع رکھے؟۔ اللہ ورسول کا کلام مالی معرکہ کے لئے اکساہٹ سے مملو ہے اسلئے کہ لڑائی کا عمل مال کے سوا معطل ہے اسی لئے اسے آگے رکھا۔

دل سے لڑائی

اس سے مراد ہے کہ آدمی سر دھڑ اور دل کو لڑائی کے لئے کام لائے ملحدوں سے معرکوں کے لئے اسے دھکے دے دے کر معرکہ کی آگ کے وسط گھساوے "دل سے لڑائی" کے کلمہ سے اس طرح کی مراد کہ اک سو دل ہو، اور دوسرے سو آدمی ہو مسامحہ ہے اصل مراد ہے کہ دل اور دھڑ آلہ ہو لڑائی کے لئے اسلحہ کی طرح، اگر کوئی اسطرح کہے کہ "اسلحہ سے لڑائی" سے مراد ہے کہ اک سو اسلحہ ہو، اور دوسرے سو آدمی، اور آدمی اسلحہ کو عدو کہہ کر اس سے لڑ رہا ہے، سو وہ ادراک و آگہی سے محروم ہی کہلائے گا "اسلحہ سے لڑائی" کا اصل مدلول اس طرح ہوگا کہ لڑائی کے دوراں اسلحہ آلے کے طور کام آئے۔

کلام سے لڑائی

کلامی معرکہ اس طرح ہوگا کہ لساں سے لوگوں کو لڑائی کے لئے آمادہ کرے اور لڑائی کے اکرام سے اور مسائل سے آگاہ کرے، لڑائی کے مصرعے کہہ کر اکسائے۔ اسطرح کے مصرعے کہ ولولوں سے دل مملو ہوں، اعداء رسوا ہوں، اور اسطرح کا کلام کرکے اہل اسلام کی دھاک حاصل ہو۔

الحاصل کلامی معرکہ سے مراد ہر وہ کلام ہے کہ وہ لڑائی، لڑاکوؤں اور معرکہ گاہ کے لئے کار آمد ہو، سود آور ہو اگر کوئی کئی گھڑی صوم کے اکرام لوگوں کے آگے کہے لامحالہ صالح عمل ہے مگر کلامی معرکہ سے اسکے کلام کو کسطرح کا سروکار ہے؟ اسی طرح وہ آدمی کہ لوگوں کو عمامہ کے لئے

اکسائے وہ مصلح ہے مگر کلامی معرکہ آرائی کے عمل سے دور۔

اہل عدواں حکام کے آگے کلمہ اسلام

اگر کسی کا سوال ہو کہ کلام رسول ہے کہ اسکا ماحصل ہے کہ:

''اولیٰ معرکہ اسکا ہے کہ لاعدل حکمراں کے آگے اٹل کلمہ (اسلام) کہے۔''

حالاں کہ وہاں لڑائی ہی کہاں کہ اسے اعلیٰ لڑائی کہا ہے؟ اسکا حل اسطرح ہے کہ معرکہ آراء کا مآل دو طرح کا ہے: کہ لڑائی لڑ کر ملحدوں کو مار ڈالے اور مال حاصل کرلے، درحال دگر اسے وار لگے اور لہولہاں ہو کر مرے۔ مگر وہ آدمی کہ سرکار کے آگے کلمہ صالحہ اٹھائے گا اسے سراسر مصمم گماں ہوگا کہ وہ مرے گا ٹھوس امکاں ہے کہ حاکم اس سے روٹھ کر اسے مار ڈالے گا وہ اس عالم کی کامگاری اور حصول مال کی طمع سے سرے سے دور ہے، اس لئے وہ اولیٰ ہوا کہ ادھر مرگ ہی مرگ ہے۔

اسلامی معرکہ اور عام لڑائی کی علاحدگی

اسلام کے لئے لڑائی سے عام لڑائی کئی طرح سے علاحدہ ہے عام لڑائی سراسر اس عالم کے کسی مراد اور کسی گروہی مرام کے لئے، اور اسلامی معرکہ کے دوراں اللہ کے کلمہ کی علو اور اسکے حکم کا سارے عالم کے لئے کارگری معرکہ آراء کے آگے ہے۔ اسی طرح وہ لڑائی کہ اسکا مآل ہو کہ ملک کے حدود سوا ہوں اور اسلحہ سے دھاک ڈالے دوسروں کے اموال و سر دھڑ اور آل کو ڈاکہ ڈالکر لوٹ لے سو اسطرح کی لڑائی سراسر عدواں ہوگی۔ مگر وہ لڑائی کہ اسلئے ہو کہ لوگ لوگوں کی مملوکی سے رہا ہوں، مہلک عالم گروہ معدوم ہو، عدل و دادرسی کا دور دورہ ہو اور ہر سو اسلام لاگو ہو سو اسطرح کی لڑائی عمل صالح اور اسکا مآل اکرام اور دائمی عمدہ صلہ ہوگا گو کہ سطحی طور عام لڑائی اور اسلامی معرکہ ہر دو اک ہی طرح کے معلوم ہوں گے کہ ہر دو کے دوراں مار دھاڑ ہے مگر دراصل ہر اک دوسرے سے کلًا علاحدہ ہے۔ اُس طرح کہ اک آدمی دوسرے معصوم الدم آدمی کو مار ڈالے سو اسطرح کا عمل کھلم کھلا لاعدلی اور عدواں ہے مگر اگر سرکار کے ہاں سے

اگر اس اول آدمی کو اس مارے ہوئے کے صلہ، مرگ کا حکم صادر ہو سو اسطرح کا عمل سراسر عدل کہلائے گا گو سطحی طور ہر دو عمل اک دوسرے کی طرح رہے، اور کلام اللہ عمل اول کو عمل سوء (۱۰۸) اور عمل دوم (۱۰۹) کو ممدوح اور اہم کہہ رہا ہے۔ اک معصوم الدم آدمی کے دوسرے کے عمداً وار سے مرگ کو سارے عالم کے لوگوں کی مرگ کہا مگر اس عامد کے مرگ کو سارے عالم کے دوام کا عامل کہا۔ اسی طرح عام لڑائی اور اسلامی لڑائی ہے کہ عام لڑائی اسلئے ہے کہ ہوئی ہوس سے ملک کا دائرہ سوا ہو، عدو محکوم اور رسوا ہو، اسکا مال لٹے عدو کے وسائل اسکی مٹھی آکر کارآمد ہوں اور حملہ آور گروہ حاوی ہو، اسکی اولاد: لڑکی ہو کہ لڑکے اسکی مملوک ہو، عدو کا ملک ہلاک ہو، اور وہ حملہ آور عدو کے گھروں کو ڈھادے، گل کدوں کو آگ لگادے۔

معلوم ہوا کہ عام لڑائی اسطرح کے امور سے مکدر ہے مگر اسلامی لڑائی اسطرح کے اعمال سے کوسوں دور اور مطہر ہے الا آں کہ اسلامی احکام کی رو سے ہو۔

وہم کا حل

اگر کوئی سوال کرے کہ اسلامی لڑائی کے دوراں اسی طرح حصول مال ہوا ہے اور گل کدوں کو آگ لگی ہے عدو مملوک ہوئے گھر مسمار ہوئے سو اسلامی لڑائی اس عام لڑائی سے کس طرح الگ ہوئی؟ اسکا حل اسطور ہے کہ گو کہ مسطورہ امور مسلّم، مگر دراصل ہر دو طرح کے معر کے اس طرح الگ ہوں گے کہ مرام اور مآل الگ الگ ہے۔

مراد ہے کہ عام لڑائی سے مسطورہ امور سے ہر امر مراد اصلی ہے اور اسکا وہی مآل ہے مگر اسلامی لڑائی کا اصل مرام سراسر وہی ہے کہ مسطور ہوا اور وہ ہے کلمہ الٰہی کا اعلاء، اور عدل کا دور دورہ، اور لوگ لوگوں کی مملوکی سے رہا ہوں مگر مسطورہ امور سے ہر اک امر لامحالہ لڑائی کے دوراں ہوگا اسلئے کہ لڑائی ہے، مگر مسطورہ امور سے ہر اک امر اصلی مرام (کہ اعلاء کلمہ ہے)

---

(۱۰۸) من قتل نفسا بغير نفس او فساد فی الارض فكانما قتل الناس جميعا (۱۰۹) ولكم فی القصاص حيوة يا اولی الالباب لعلكم تتقون" (البقرة)

سے ورے ہے، اور سراسر اس عدو کے لئے ہے کہ ہٹ دھرم ہو اور اہل اسلام سے لڑ رہا ہو۔ اسی لئے حکم ہے کہ اگر کوئی اس طرح کے امور کا ارادہ کر کے لڑے گا کہ مال ملے، اعداء مملوک ہوں، اسکی دلاوری کی دھوم ہو، سر دھڑ وار کر کے سورما کہلائے، ملکوں کا سردار ہو، اور ہر ملک حاوی ہو، دکھاوا ہو، اسلحہ حاصل ہو، عوام مدح سرا ہوں سو اسکا عمل اللہ کے ہاں مردود ہوگا، گو وہ لڑائی کے دوراں گھائل اور لہولہاں ہو کر مرے، سر دھڑ سے الگ ہوا سکے ٹکڑے ٹکڑے ہوں، معاد کو اسکا مآل آلام کدہ کی آگ ہوگی، اور دار الماوئ کی مہک سے محروم ہوگا۔

معلوم ہوا کہ اگر کوئی عام لڑائی اور اسلامی معرکے کو اک گماں کر لے وہ لاعلم اور ادراک سے محروم ہے

صداء اسلام اور اہل علم کی آراء

لڑائی سے اول اہم کام اسلام کی صداء ہے لڑائی ٹھہری رہے گی الا آں کہ صدائے اسلام عام ہو مگر اس مسئلہ کے حوالہ سے اہل علم کی رائے الگ الگ ہے۔ امام مصر امام محمد (۱۱۰) رحمہ اللہ کا مسلک ہے کہ حالاً کوئی اس طرح کا ملحد ملے کہ وہ اسلام کی صداء کی سمع سے محروم ہو، اس سے لاعلم ہوں۔ ہاں! امکاں ہے کہ کردوں کے ورے معدودے اس طرح کے لوگ ہوں اور اسی طرح ملک روس سے آگے کوئی ملک ہو کہ وہاں کے لوگ اسلام کے دعوی اور اس کی صداء سے دور اور محروم رہے ہوں، اسلئے اگر اس طرح کے کسی گروہ سے لڑائی ہوگی اس کے لئے اول اہم ہوگا کہ سالار اسلام اس گروہ کو سوئے اسلام کے مدعو کرے۔ (۱۱۱)

امام مالک رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ وہ گمراہ اور ملحد کہ اہل اسلام سے اس طرح کے لوگوں کے گھر ملے ہوئے ہوں، اور اہل اسلام کے ہمسائے ہوں ہمسائے گی کے واسطے سے اس طرح کے لوگوں کے کو کاملاً اسلام کا علم ہے۔ اسلئے سالار اسلام اس حکم کی عملداری سے دور ہے کہ لامحالہ داعی ہو اور ملحدوں کو مدعو کرے سو اسطرح کے ملحدوں سے اول وہلہ ہی لڑائی لڑے گا۔

---

(۱۱۰) امام شافعی (۱۱۱) رحمۃ الامۃ ص ۲۹۳

ہاں ملحدوں کا وہ ٹولہ کہ اسکا گھر ہم سے دور ہو سو سالار کے لئے اہم ہے کہ لامحالہ اولاً اسے سوئے اسلام مدعو کرے کہ ہر طرح کا وسوسہ دور ہو(۱۱۲)۔

امام احمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: مری رائے ہے کہ حالاً اس دور کے دوراں کسی گمراہ اور ملحد کو اسلام کی صدا کسی طور اہم ہو، کالعدم ہے۔

امام کی مراد اس سے اس طرح ہے کہ سالار عساکر اسلام مامور ہو کہ اولاً لامحالہ اھل الحاد کو مدعو کرے سو اس طرح کا حکم حالاً کالعدم ہے، ہاں! اوائل اسلام کے دوراں اس طرح کا حکم رہا ہے، عہد حال کے دوراں اسلام کا اسم گرامی عام ہوا ہے۔ ہر طرح کے لوگ اس سے مطلع ہو گئے۔ ہمسائے ہوں، کہ دور کے لوگ۔ اس لئے حالاً صدائے اسلام سراسر اک عمدہ عمل ہوگا مگر اہم اور لامحالہ کہاں سے؟ ہمارے امام امام الائمہ والد حماد رحمہ اللہ کا کلام ہے کہ:

اگر اہل الحاد صدائے اسلام سے کلاً دور رہے ہوں اور اسلام سے لاعلم ہوں سو سالار عساکر کے لئے اولیٰ ہے کہ لڑائی سے رکا رہے، اولاً مدعو کرے اور اگر اسلام کی صدا اہل الحاد کو مسموع ہوئی ہو سو اس حال سالار عساکر کے لئے اولیٰ ہے کہ مکرر صدا دے، سوئے اسلام مدعو کرے ور حال دگر محصول کی ادائے گی کا کہے مگر اگر کوئی مسلم کسی ملحد کو اول مرحلہ ہی ہلاک کردے سو وہ اداء مال اور ملحد کے صلہ مارے سے دور رہے گا(۱۱۳)۔

صدا کا وصول اور رسائی دو طرح کی ہے اصلاً ہو کہ حکماً۔ اور حکماً اسطرح ہوگی کہ ہر سو اسلام کے مرام کی دھوم ہو اور اہل اسلام کس لئے معرکہ آراء ہوئے؟ اس طرح کی سطحی دھوم اور عمومی صدا ہی مسلم رہے گی(۱۱۴)

سوئے اسلام کس طرح مدعو کرے؟

محمد(۱۱۵) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے حکم سے اک ہمدم(۱۱۶)، اک کم سولہ ہمدموں کا اک کارواں لے کر ملک حمص گئے۔ ”اطلاح والی“(۱۱۷) کے گاؤں آئے

---

(۱۱۲) رحمۃ الامۃ (۱۱۳) رحمۃ الامۃ (۱۱۴) فتح القدیر ص ۱۹۶ ج ۵ (۱۱۵) محمد بن عبداللہ زہری (۱۱۶) کعب بن عمیر غفاری (۱۱۷) ذات اطلاح

وہاں کے لوگ اکھٹے ہوئے۔ اولاً وہاں کے لوگوں کو سوئے اسلام مدعو کر گئے وہ مکر گئے اور سہام مارے۔ رسول اللہ کے ہمدم لڑے اور سارے کے سارے اللہ کے لئے مارے گئے۔ اک ہی ہمدم گھائل ہوئے اور مرگ سے رہ گئے۔ عصری گھڑی سے اگلی گھڑی کو وہ گھائل ہمدم وہاں سے ہولے سے دکھ اٹھا اٹھا کر رواں ہوئے اور رسول اللہ کے ہاں آئے سارے معاملہ سے مطلع کر ڈالا۔

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا اک دوسرے عسکری ٹولے کے ارسال کا ارادہ ہوا مگر رسول اللہ کو اطلاع ملی کہ وہ لوگ کسی اور گاؤں کو دوڑ لگا کر گئے اس روئداد کا سال آٹھواں اور ماہ سوئم ہے۔(۱۱۸)

اسی محمد سے مروی ہے کہ اس گھڑی کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی رسولہ وسلم) عمرہ کر کے لوٹے اک سلمی ہمدم(۱۱۹) کو دس کم ساٹھ سوار دے کر اک مہم کے لئے رواں کر ڈالا۔ ٹوہ کے لئے لگا اک آدمی آ کر گمراہوں کو اہل اسلام کی آمد سے ڈرا کر اطلاع دی وہ لوگ اکٹھے ہوئے اور لڑائی کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اہل اسلام آئے مگر حوصلے سے رہے اور گمراہوں کو اسلام کے لئے کہا۔ وہ لوگ اسلام سے روگرداں رہے اور سہام مارے اور کہا:

ہمارے لئے اسلام سے کہاں کا سروکار؟ اعداء کے لئے مسلسل رسد اور کمک کی آمد رہی۔ ہمدم محصور کر لئے گئے کڑا معرکہ ہوا عام مسلم مارے گئے سلمی سالار گھائل ہوئے۔ مگر مآل کار مع کئی اک ہمدموں کے محرم سے اگلے ماہ کسی طرح کوئے رسول آ ہی گئے۔(۱۲۰)

---

(۱۱۸)(کنز العمال ص ۲۸ ج ۷، والمنتخب ص ۱۶۲ (۱۱۹) ابن ابی العوجاء سلمی (۱۲۰) البیہقی، والبدایہ والنہایہ ص ۱۳۵ ج ۴، وطبقات ابن سعد ص ۱۲۲ ج ۲

داعی کے لئے لائحہ عمل

صمصام الٰہی کا اہل کسریٰ (۱۲۱) کو مراسلہ

والد وائل راوی ہے کہ صمصام الٰہی کے ہاں سے کسریٰ کے ملک والوں کو اک مراسلہ ارسال ہوا۔ لکھا:

اللہ کے اسم سے کہ عمومی رحم اور کلاں رحم والا ہے۔

صمصام الٰہی کے ہاں سے اہل کسریٰ کے سورما (۱۲۲)، مہراں اور سارے اہل کسریٰ کو۔

سلام ہو اسکو کہ راہ ہدیٰ کا رہرو ہو۔

اے اہل کسریٰ! ہمارے ہاں سے اسلام کے لئے مدعو ہو رہے ہو اگر اسلام سے مکرو گے سو محصول ادا کرو گے اور کمی معدود ہو گے۔ اور اگر محصول سے مکرو گے سو آگاہ رہو! کہ مرے ہمراہ وہ گروہ ہے کہ اسے اللہ کی راہ کے دوران آئی ہوئی مرگ اہل کسریٰ کے لئے "مے" (۱۲۳) ہی کی طرح لاڈلی ہے۔

اس آدمی کو اللہ کا سلام کہ راہ ہدیٰ کو گلے لگا لے (۱۲۴)۔ (رواہ الحاکم)

عہد عمری کے دوران امراء کے لئے لائحہ عمل

اہل اسلام کے عادل اور دلاور حاکم دوم مکرم عمر کرمہ اللہ کا اک مراسلہ سالار اہل اسلام مکرم سعد کو موصول ہوا لکھا کہ:

> لوگوں کو سہ سحر اسلام کے لئے کہو اگر کوئی ہاں کر کے اسلام لے آئے وہ لامحالہ مسلم معدود ہوگا۔ اسکے لئے وہ سارے سود ہوں گے کہ اہل اسلام کے لئے طے ہوئے اور اسلام کی رو سے اسکا حصہ ہے۔ مگر اگر وہ لڑائی کر کے اور ہار کر اسلام لے آئے سو وہ اس حصہ سے محروم ہوگا۔

---

(۱۲۱) اہل فارس (۱۲۲) رستم (۱۲۳) شراب (۱۲۴) طبرانی، وحاکم ص ۲۹۹ ج ۳، وتاریخ ابن جریر ص ۵۵۳ ج ۲، والھیثمی ص ۳۱۰ ج ۵

اس لئے کہ وہ اسوال حصے ہوکر سارے معرکہ آراؤں کو مل گئے۔

مسطورہ حکم ہی مراحکم ہے اور مراسلہ کے ارسال کا اصل مرام۔“(۱۲۵)

لڑائی سے دوری آلام کا عامل اور محرک ہے

والد امامہ (اللہ اس سے مسرور ہوا) سے مروی ہے کہ اللہ کے رسولؐ کا کلام ہے کہ اسکا ماحصل اسطرح ہے کہ کہا:

> ”وہ آدمی کہ سدا لڑائی سے دور رہا اور اسی طرح رکا رہا کہ کسی معرکہ آراء کو ساماں دے اور کسی لڑاکو کے گھر والوں کی اللہ کے لئے رکھوالی کرے سو اسطرح کے آدمی کو اللہ معاد سے ادھر ہی ادھر اسی عالم کے دوراں دکھ دے گا۔“

معلوم ہوا کہ ہر آدمی اسکا مسئول ہے کہ کسی طرح ہو لڑائی کے لئے لامحالہ دامے درمے حصہ لے معرکہ گاہ کی راہ لے اگر دم ہے اگر اسطرح کے دم اور ولولے سے محروم ہے، سو کسی معرکہ آراء کو اسلحہ اور مال دے۔ اگر گدا ہے سو اللہ کے لئے اسکے اہل اولاد کے کام آئے درحال دگر، وہ اللہ کے ہاں سے دکھوں اور آلام کا داعی اور اہل ہے۔

اسلامی لڑائی کے محرک اور عوامل

علاحدگی والی سورہ مطہرہ لڑائی کے محرک اور علل کو اس طور مصرح کر رہی ہے کہ

[۱] اس عالم کے وسط اللہ کی الوہی کا سکہ رواں ہو۔

[۲] آدمی کی عمر کے دوراں اللہ کا ارسال کردہ حکم لاگو ہو۔

[۳] عدو مردود وسواس کے سارے وہ احکام کہ اس عالم کے لئے اس عدو مردود کے وسوسہ سے گھڑے گئے معدوم ہوں۔

[۴] آدمی کی سرداری کالعدم ہو کہ اولاد آدم اسکے واسطے سے مملوکی کے سلاسل سے گھرے گئے۔ حالاں کہ ہر آدمی سراسر اللہ ہی کا مملوک ہے اور اسکے سوا اور کس مملوک کو روا ہے

---

(۱۲۵) کنز العمال ص ۹۲۷ ج ۲

کہ وہ گھڑی ہوئی سرداری سے لوگوں کا مطاع ہو، اور اھواء سے مملو احکام کا لوگوں سے عملدرآمد کروائے؟ اور اسی لئے اسلام کے لئے اکراہ سے روک لگادی گئی ہے کمامرّ۔

الحاصل اگر کوئی لڑائی کے محررہ اصول کا عمدہ طرح سے ادراک کرلے سوا سے معلوم ہوگا کہ اسلام لڑائی کا اسلئے داعی ہے کہ اس عالم کے دوراں آدمی کو مکمل اور اصلی رہائی ملے، اور اسطرح کی رہائی اسی لمحے مکمل ہوگی کہ آدمی آدمی کی مملوکی سے رہا ہوکر اللہ کی کامل مملوکی کے سو آئے کہ وہ اک ہی ہے اور ہر طرح کے حصہ دار اور ہمسر سے مطہر ہے۔

اور اسطرح کا مرام ہی لڑائی کا عالی مرام ہے اور دائما کلام الٰہی کے مصرح کردہ عوامل ہر مسلم معرکہ آراء کے آگے رہے۔ اسطرح کی کوئی روئداد ملے، محال ہے کہ کسی مسلم لڑاکو سے سوال ہوا ہو کہ کس لئے لڑائی کے واسطے آئے ہو؟ اور اسکا کہا ہو کہ ہمارے ملک کو کھٹکا لگا ہے ہم اسکی رکھوالی کے لئے اٹھے کہ حملہ آور رکے۔ اور اسی طرح کہا ہو کہ ہم اہل کسریٰ اور اہل روم کے حملوں کو روک کر اور اسی طرح ملک کی حدود سوا کرکے اور سرحد سرکا کر اعداء کے مال سے مالا مال ہوں۔

اسکے علی العکس کلام وہ کلام رہا کہ ولد عامر اور اسکے علاوہ اور ہمدموں (۱۲۶) کا رہا۔ اس گھڑی کہ ملک کسریٰ کے عساکر کا سالار ہر اک مسلم سے الگ الگ سائل ہوا کہ کس ارادے سے ادھر آئے ہو؟ کہا: اللہ اسلئے ہمارا مرسل ہوا کہ ہمارے واسطہ سے آدمی اسی کی طرح آدمی کی مملوکی سے رہا ہو اور اللہ واحد کی مملوکی کے لئے آمادہ ہو، اس عالم کے دکھڑوں سے رہائی دلا کر اسے اس عالم کی آسودگی ملے، ہر دھرم کی لاعدلی سے اور عدواں سے دور ہوکر عدل اسلام سے مالا مال ہو۔ اسی مرام کے لئے اللہ کے ہاں سے اسکا رسولؐ اسکا حکم لے کر لوگوں کو ارسال ہوا ہے سو ہر وہ آدمی کہ اسے ہمارا اسلام مسلّم ہوگا ہم کو اسکی گواہی مسلّم ہوگی ہم لوٹ کر رواں ہوں گے اور ہمارا ملک اس کے حوالے ہوگا مگر اگر وہ سر موڑے گا سو اس لمحہ اس سے معرکہ آراء ہوں گے الا آں کہ اسی راہ کے دوراں ہم مرگ کو گلے لگا کر دار الماویٰ راہی ہوکر کامگار و کامراں ہوں۔

---

(۱۲۶) جنگ قادسیہ کے دوراں رستم سے مکالمہ ہوا

"اللہ کی راہ" سے مراد

آگاہی ہو کہ عمل صالح دو طرح کا ہے اک وہ عمل کہ اللہ کے لئے ہو، دوم وہ کہ اسکا لگاؤ "اللہ کی راہ" سے ہو سارے اعمال صالحہ سے ہر اک عمل اگر دل سے للّٰہی رکھے وہ لامحالہ اللہ کے لئے ہوگا "مگر اللہ کی راہ" اک اسلامی اصطلاح ہے کہ اس سے مراد کلام الٰہی اور کلام رسول کی رو سے دو طرح کے عمل ہوئے اک اسلامی علوم کا حصول، ہر وہ آدمی کہ علوم اسلامی کا محصّل ہو وہ "اللہ کی راہ" کے دوراں سرگرم ہے اسلئے کہ کلام رسول ہے کہ:

> "وہ آدمی کہ حصول علم کے لئے گھر سے اسکی آمد ہوئی وہ اللہ کی راہ کے دوراں ہے الا آں کہ وہ لوٹے۔"(۱۲۷)

اور اس طرح کے محصِّل علم کو مال کا اعطاء اسطرح ہے کہ اللہ راہ کے لئے مال دے دے۔ دوم وہ آدمی کہ لڑے اللہ کے لئے اسکا عمل "اللہ کی راہ" کے لئے ہے۔ کلام الٰہی اس سے مملو ہے کہ معرکہ آرائی کے عمل کے ہمراہ "اللہ کی راہ" کا کلمہ ہر محل وارد ہوا ہے اسلامی معرکہ کے لئے "اللہ کی راہ" کی سد اسلئے لگائی گئی ہے کہ کوئی آدمی اور گروہ اسلئے اٹھے کہ حکم اسلام لاگو ہو اور سرداری کا طور دگرگوں ہو سو اس سعی کے دوراں وہ ہر طرح کی دلی مراد، ہوئی ہوس، طمع و آس سے دور رہے اور اس احساس سے دور رہے کہ اک کسرئ کو ہٹا کر وہ کسری ہو اور مال و دھوم اور اکرام و عہدے کے حصول کی طمع ہو۔ اسطرح کے کسی معمولی سے معمولی احساس سے ہی دور رہے اسکی ساری مساعی کا مدعا سراسر وہی احساس ہو کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدموں کا رہا کہ لوگوں کے لئے اک عدل و دادرسی کا سلسلہ ہو اور اسکے صلہ سراسر اللہ کے سرور کا حصول ہی درکار ہو، اور کسی طرح کی صلہ کے طمع سے دور ہو، اللہ کے اک کلام کا ماحصل ہے کہ:

---

(۱۲۷)من خرج فی طلب العلم فهو فی سبیل الله حتی یرجع (الحدیث)

> ''اہل اسلام اللہ کی راہ کے دوراں معرکہ آراء ہوئے اور وہ لوگ کہ اسلام سے مکر گئے'' حد سے عدول کئے ہوئے (۱۲۸)'' کی راہ کے لئے معرکہ آراء ہوئے۔''

مراد ہے کہ اس گھڑی کہ آدمی حد سے عدول کر کے اس مرام کے لئے لڑ رہا ہو کہ وہ اولاد آدم کا الہٰ ہو اور اسی طرح اسکا مرام ہو کہ طے کردہ حصہ سے سوا مال و سود حاصل کرے سو اسطرح کی لڑائی ''حد سے عدول کئے ہوئے'' کی راہ کے لئے ہے۔

اسکے علی العکس راہ الٰہی کی لڑائی وہ ہے کہ اسکا مراد و مآل سراسر وہی ہو کہ اس الہ واحد کا حکم عدل لاگو ہو۔ معرکہ آراء اس احساس کی عمدہ طرح سے رکھوالی کرے اور اسی طرح دوسروں سے کروائے اسی سلسلہ اللہ کا کلام ہے کہ اسکا ماحصل اسطور ہے۔

> ''معاد کے گھر کا اکرام ہمارے ہاں سے اسی کے لئے طے ہے کہ وہ اس عالم کے لئے ارادہ علو اور اہلاک (عالم اور راود ھم) سے دور رہے اور مآل کی کامگاری ڈر والوں کے لئے ہے۔'' (۱۲۹)

اک آدمی رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے سائل ہوا کہ ''اللہ کی راہ کی لڑائی'' سے مراد کسطرح کی لڑائی ہوگی؟ اک آدمی حصول مال کے لئے لڑ رہا ہے۔ دوم اسلئے لڑ رہا ہے کہ دلاوری کی دھوم ہو۔ سوم وہ آدمی کہ کسی کا عدو ہے اور اسی طرح گروہی ولولہ سے لڑ رہا ہے۔ اسلئے کس کی لڑائی اللہ کی راہ کی لڑائی کہلائے گی؟ کہا کہ:

> ''ہر اک اللہ کی راہ کی لڑائی سے دور ہے اللہ کی راہ کی لڑائی اسی آدمی کی ہے کہ اعلاء کلمہ الٰہی کے سوا ہر مرام سے دور ہے۔''

اک اور کلام رسولؐ ہے کہ اسکا ماحصل ہے کہ:

> ''اگر کوئی لڑے اور اسکا دل اک رسی کے حصول کا ارادہ کرے کہ اس سے سواری کس لے سو اسکا حملہ رائگاں ہوا۔''

اللہ کے ہاں وہی عمل ہے کہ سراسر اسکے سرور کے حصول کے لئے ہو، کسی آدمی اور کسی

---

(۱۲۸) طاغوت کا مفہوم ہے، طغیان سے بمعنی حد سے گذرنا

(۱۲۹) تلک الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقين (القصص)

گروہی مرام سے مطہر ہو، سو اسلامی لڑائی کے لئے "اللہ کی راہ" کی سدا اہم الاہم ہے عام لڑائی ہر اک روح والے کا معمول ہے مگر "مسلم" اس گروہ کا اسم ہے کہ اسکے لئے اساسی اور اہم درس وہی ہے کہ روح و مال اس راہ معدوم کر دے۔

اس عالم کے سارے آوارہ گروہوں سے لڑے کہ اللہ کا حکم اس عالم ساری ہو اور اس عالم سے حکم عدولی مٹے۔ اس طرح کے مرام سے دور رہے کہ اسکی آوارہ گردی اور حکم عدولی کے صلہ وہ مسلم آوارہ اور حکم عدول ہو، اس ارادے سے لامحالہ اسکا دل عاری ہو۔

اللہ کے لئے سرحد اسلام کی رکھوالی

ہمدم مکرم سلماں(۱۳۰) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ اس کا ماحصل ہے کہ:

"اک سحر سے دوسری سحر سرحد اسلام کی رکھوالی اک ماہ کے صوم و صلوٰہ سے اولیٰ ہے اور اسکے وہ اعمال کہ اسکا معمول رہے اسی طرح ساری اور معدود ہوں گے اگر اس کے دوراں مرا۔ (مراد ہے کہ اعمال کا صلہ مسلسل ملے گا گو کہ وہ مرے) اور اسکے لئے (دار السلام) سے طعام ملے گا اور گور کے دکھوں (سوال سے) دور رہے گا۔"

اسی طرح اک اور کلام وارد ہے کہ:

"معاد کو لڑائی کے دوراں مرے ہوؤں سے (معدود) ہو کر اٹھے گا(۱۳۱)۔"

اک اور ہمدم مکرم(۱۳۲) رسول اللہؐ سے راوی ہے کہ کہا کہ:

"ہر مردے کا عمل مرگ سے کٹ رہا ہے مگر وہ آدمی کہ اللہ کے لئے سرحد اسلام کی رکھوالی کر رہا ہو اسکا عمل مسلسل ہوا ہوگا الا آں کہ معاد آئے اور وہ لحد کے دکھڑوں سے دور ہوگا(۱۳۳)۔"

اک اور ہمدم، الدرداء (اللہ اس سے مسرور ہو) راوی ہوئے کہ رسول مکرمؐ کا کلام ہے کہ کہا:

"اک ماہ سرحد اسلام کی رکھوالی صوم دہر سے اولیٰ ہے اور وہ آدمی کہ سرحد اسلام کا رکھوالا ہو

---

(۱۳۰) سلمان فارسی (۱۳۱) مسلم، ترمذی، نسائی، طبرانی (۱۳۲) فضالہ بن عبیدؓ (۱۳۳) ابوداود، ترمذی، حاکم، ابن حبان

> اور اسی حال اسے مرگ آئے وہ اس ڈر اور ہراس سے کہ کلاں (۱۳۴) ہے، دور رہے گا اور اسے سحر وعصر دارالسلام سے اکل وطعام ملے گا۔ اور اسی عمل کا صلہ اسے مسلسل ملے گا گو کہ وہ مرا ہوا ہے الا آں کہ اسے اللہ لحد سے اٹھا دے۔'' (۱۳۵)

معلوم ہوا کہ اس کلام رسول سے لوگوں کے اس گروہ کے لئے عمدہ اطلاع ہے کہ سرحد اسلام کے ادھر ادھر رہے ہاں اسی گھڑی عمدہ اطلاع ہوگی کہ دل سے سرحد کی رکھوالی کا ارادہ ہو۔

اک ہمدم ودلدادہ رسول (۱۳۶) کا کلام ہے کہ: رسول اکرمؐ سے سرحد کی رکھوالی کے صلہ کا سوال ہوا کہا کہ:

> ''ہر وہ آدمی کہ مسلموں کے ورے رکھوالا ہو کر سرحد (ہو کہ معرکہ گاہ) کی رکھوالی کرے وہ سارے لوگ کہ اس سے اِدھر صوم وصلوٰہ کے لئے لگے رہے ساروں کے اعمال کا صلہ اسے حاصل ہوگا۔'' (۱۳۷)

دارالاسلام کے وہ لوگ کہ آسودگی، سکھ اور آرام سے صوم وصلوٰہ، اوراد، اور اسطرح کے اور اعمال کے عامل اور سرگرم ہوں سارا کا سارا اسی گروہ عساکر کے دم سے ہے کہ سرحد کا رکھوالا ہے۔ عدو اہل اسلام کے ہاں گھس آوے اگر سرحد کی رکھوالی سے کاہلی ہو اور اسطرح لوگوں کا سکھ آرام معدوم ہو کر رہے اسی لئے سرحد کے رکھوالوں، عساکر، عمال اور اس حاکم اسلام کہ سرحد کے رکھوالی کے لئے عساکر کو لگائے کو سارے لوگوں کے اعمال صالحہ کا صلہ مسلسل ملے گا کہ ملک کی حدود سے ادھر اس رکھوالی کے دم سے عمدہ اعمال اور کاموں کے لئے لگے رہے اس لئے وہ گروہ اہل اسلام کہ سرحد کا رکھوالا ہوا سے سرحد کی رکھوالی کا مؤکد طور حکم ہے اسے وہ اعمال کہ عائد ہوئے: صوم وصلوٰہ اور اداء مال اور دگر ہر عمل مؤکد کی ادائے گی کے ہمراہ سارے لمحے اسطرح کے کاموں کے لئے رکھے کہ سرحد کی رکھوالی کے لئے کارآمد ہوں گھوڑوں کی رکھوالی اسلحہ کی صلاح، علاموں کی مار، دوڑ، سواری، گھڑ دوڑ اور دکھاوے کے معرکے اور اسطرح کے اور اعمال مسلسل اور مدام سرا ی رکھے۔

---

(۱۳۴) فزع اکبر یعنی قیام ی گھبراہٹ اور پریشانی سے (۱۳۵) طبرانی، ورواتہ کلہم ثقاۃ (۱۳۶) انسؓ (۱۳۷) معجم اوسط للطبرانی

والد امامہ (اللہ اس سے مسرور رہوا) سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

"اسلامی سرحد کے رکھوالے کی اک صلاہ (دوسروں کی) ڈھائی سو اور ڈھائی سو صلاہ کے مساوی ہے اور اسکے لئے اک طلائی سکہ (۱۳۸) ہو کہ اک درہم کا عطاء دوسرے کاموں کے لئے اک سو کم آٹھ سو طلائی سکوں کی اعطاء سے اولیٰ ہے۔" (۱۳۹)

معرکہ کے ساماں

اور

طرح طرح کے آلے

سہام کی مار (الرمی)

عامر کے لڑکے (۱۴۰) سے مروی ہے کہ رسول اللہ سرعام کلام الٰہی کے اس ٹکڑے "واعدوا لھم" کو کہہ کر ہم کلام ہوئے کہ:

"آگاہ رہو! اصل دم سہام کی مار ہے۔ آگاہ رہو! اصل دم سہام کی مار ہے۔" (۱۴۱)

اک علامہ (۱۴۲) کا کلام ہے "دم" سے مراد ہر وہ ساماں ہے کہ اس سے لڑائی کے دوراں دم حاصل ہو اس دور کے لئے سہام لڑائی کی کامگاری کا اک آلہ کلاں رہا اسلئے اسے مؤکد طور کہا اور اسکی سکھائی کے لئے اکساہٹ دلائی۔

سہام کی مار سے دوری

اسی ہمدم مکرم سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

"وہ آدمی کہ سہام کی مار کا علم حاصل کر کے اسکا ماہر ہو اور اس سے (کاہلی کر کے) رو

---

(۱۳۸) دینار (۱۳۹) بیہقی (۱۴۰) عقبہ بن عامر (۱۴۱) بیہقی (۱۴۲) بیضاوی

گرداں ہو وہ ہم سے دور ہو گا (اسی طرح اس کلام کا اک ٹکڑا اس طرح مروی ہے کہ وہ عاصی ہے)۔" (رواہ مسلم)۔

مراد ہے کہ رمی کے عمل کو معمولی ادراک کر کے اور ردی گماں کر کے اس سے دور ہوا اور لامحالہ اسطرح کا گماں اللہ کے اک عالی کرم کی رسوائی اور اسکی حکم عدولی ہے۔

رمی سرور کا محرک ہے

مکرم سلمہ ولد اکوع (اللہ اس سے مسرور ہو) راوی ہے کہ رسول اللہ کا گروہ اسلم کے لوگوں کے ہاں سے مرور ہوا۔ وہ ٹولی رسول اللہ کو دوڑ دوڑ کر رمی سہام کے لئے سرگرداں دکھائی دی (رسول اللہ مسرور ہوئے) کہا کہ:

> "اے اولاد ولد معمار حرم رمی کرو! اسلئے (کہ ساروں کے) دادا رامی رہے اور (اک گروہ کا اسم لے کر کہا کہ) ہم اس گروہ کے ہمراہ ہوں گے۔ دوسرے گروہ کے لوگ رک گئے رسول اللہؐ سائل ہوئے کہ کس لئے رک گئے ہو؟ کہا کہ ہمارا گروہ کس طرح رمی کر سکے گا؟ اسلئے کہ اللہ کا رسول اس گروہ کے ہمراہ ہے۔
>
> کہا کہ:
>
> "سہام کی رمی کرو! مری ہمراہی ساروں کے لئے ہو گی"۔(۱۴۳)

گھوڑا مسعود ہے

اک دلدادہ رسول(۱۴۴) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

> "گھوڑوں کے سروں کا اگلا حصہ سعد ہے۔"(۱۴۵)

گھوڑا لڑائی کا آلہ ہے اور اسلامی لڑائی اس عالم اور عالم معاد کی کامگاری کی عامل ہے اسلئے کہا کہ گھوڑا اک مسعود روح والا ہے گھوڑا ہر عہد اور دور کے دوراں معرکہ آرائی کا آلہ رہا ہے عہد حال کہ دور مار راکٹ، گاڑی، لڑاکا ہوائی اڑاں والی سواری اور گولی کا دور ہے مگر عساکر کے لئے گھوڑا اسی طرح اہم ہے۔

---

(۱۴۳) بخاری (۱۴۴) انس (۱۴۵) مسلم، بخاری، احمد، نسائی

گھوڑے اور عمدگی

اک ہمدم رسولؐ(۱۴۶) رسول اللہؐ سے راوی ہے کہ اسے رسول اللہؐ اس حال کے دوراں دکھائی دے گئے کہ اللہ کا رسول گھوڑے کے اگلے حصے کے موئے سر مروڑ رہا ہے اور کہا:

''عمدگی مدام گھوڑوں کے سروں کے اگلے حصے سے کسی ہوئی ہے الا آں کہ معاد آئے۔''(۱۴۷)

اس سے مراد ہے صلہ معاد اور مالِ معرکہ۔ گھوڑا اس عالم اور اس عالم ہر اک کی کامگاری کا واسطہ ہے اسی سے آدمی کو مالِ عدو ملے اور اسی سے اللہ کا سرور۔

گھوڑے کا اکل وطعام

اک دلدادہ رسولؐ(۱۴۸) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ کہا کہ:

''وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوراں اللہ ہی کے وعدے کو دل سے صادر کر کے اسکے وعدہ کئے ہوئے صلہ کے حصول کے ارادے سے گھوڑا کس کر رکھے سو اس گھوڑے کا اکل وطعام اور اسکی ٹٹی اور گو صلہ کے طور معاد کو اس کے لوحِ اعمال کے وسط لکھا ہوا ہوگا۔''(۱۴۹)

معلوم ہوا کہ گو لڑائی حالاً دور ہو مگر اک مسلم کے لئے اولیٰ ہے کہ وہ ہمہ دم معرکہ کے لئے آمادہ رہے اور اسکی سعی ہو کہ لڑائی کے لئے ہر وہ ساماں کہ درکار ہو اسے ہمراہ رکھے اس ارادہ سے کہ ہر اس گھڑی کہ لڑائی کی صدا آئے معاً رواں ہو سکے اور اسے کامل گماں ہو کہ اللہ کا وعدہ ہر حال مکمل ہوگا اسلئے اس گھوڑے کی ہر ہر اداء مسلسل اس کے مالک کے لئے اسکے اعمال سے معدود ہوگی۔

گھوڑے کے موئے سر، گدی اور دم

اک سلمی ہمدم(۱۵۰) راوی ہے کہ اسے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے مسموع ہوا کہ کہا:

---

(۱۴۶) جریر بن عبداللہ (۱۴۷) مسلم (۱۴۸) ابو ہریرہؓ (۱۴۹) بخاری (۱۵۰) عتبہ بن عبد سلمی

"گھوڑوں کے موئے سر، موئے گدی اور دم کو اسی حال رکھو اور اس سے دور رہو کہ کاٹو اسلئے کہ موئے دم سے اسکو ہوا ملے گی اور موئے گدی اسکے لئے گرمی کا واسطہ ہوں گے اور موئے سر (اگلے حصہ کے) سے (اللہ کا) کرم اور عمدگی کسی ہوئی ہے۔"(۱۵۱)

سٹہ کس طرح مٹے گا

اک ہمدم مکرم(۱۵۲) (اللہ اس سے مسرور ہوا) کا کلام ہے کہا کہ: رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام اطہر ہے کہ:۔

"وہ آدمی کہ دو گھوڑوں کے وسط کوئی گھوڑا اکسادے سو وہ اگر ہار سے مأمون ہو سو وہ عمدگی(۱۵۳) سے عاری ہے۔ اور سٹہ سے عاری ہوگا اگر اسے کھٹکا ہو کہ اس سے کوئی آگے ہو آئے گا۔ اور وہ آدمی کہ دو گھوڑوں کے وسط گھوڑا لے آئے سو وہ سٹہ ہے اگر اس امر سے مأمون ہو کہ اس سے کوئی آگے ہو۔"

مراد اس کی اس طرح ہے کہ سٹہ اس دم ہوگا کہ معلوم ہو کہ وہ گھوڑا آگے ہی رہے گا کوئی اور اس سے آگے دوڑ لگائے محال ہے۔ اور سٹہ سے دور معاملہ ہوگا اگر وسوسہ ہو کہ وہ آگے رہے کہ کوئی اور اس سے آگے ہوگا، ہر دو امر مساوی ہوں۔

گھوڑے سہ طرح کے

اک ہمدم مکرم رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے راوی ہے کہ اللہ کے رسول سے اور ہمدموں کا سوال ہوا کہ گھوڑوں کا حکم کیہ ہے؟ کہا کہ:۔

"گھوڑا سہ طرح کا ہے۔ اک وہ کہ گٹھڑی ہو (معاصی کی) دوسرا وہ کہ آڑ ہو سوم وہ کہ آدمی کے لئے کمائی ہو۔ سو وہ گھوڑا کہ اس کے لئے معاصی کی گٹھڑی ہو وہ ہے کہ اسے کس کر رکھا ہو دکھلاوے اور کلہ داری اور اہل اسلام سے ٹکراو اور لڑائی کے لئے۔ سو وہ اس کے لئے گٹھڑی ہے اور وہ گھوڑا کہ آدمی کے لئے آڑ ہے۔ اس مرد کا گھوڑا ہے کہ اسے اللہ کی راہ کے لئے کسا ہو اور اسکی کمر اور گدی کے لئے اللہ کے حکم کے سہو سے دور رہا ہو۔ سو وہ اس

---

(۱۵۱) ابوداود (۱۵۲) ابوہریرہؓ (۱۵۳) خیر و بھلائی

کے لئے آڑ اور اوٹ ہے۔ اور وہ گھوڑا کہ اسکے لئے کمائی ہو، وہ ہے کہ اسے اللہ کی راہ کے دوران اہل اسلام کے لئے کسی مرعی لے آئے سو وہ گھاس کہ وہ گھوڑا اس سے کھائے سو اس گھاس کے مساوی اعمال صالحہ اس کے مالک کے لئے محرر ہوں گے اور اسکے لئے اس گھوڑے کی ٹٹی اور گو کے مساوی عمدہ اعمال مسطور ہوں گے۔ اور رسی کاٹ کر وہ اِدھر اُدھر کودکر دوڑے سو اللہ اسکے لئے اسکے گاموں اور ٹٹی کے مساوی اسکے لئے صالح اعمال لکھے گا اور اس لمحہ کہ اسکا مالک اسے ساحلِ رود لے آئے اور وہ گھوڑا اس رود سے کئی دھار (۱۵۴) لے لے گو کہ مالک کے ارادہ سے ہٹ کر ہو مگر اللہ اسکے معادل و مساوی اسکے لئے اعمال لکھ کر اسے عطا کرے گا۔ (رواہ مسلم ومحمد)(۱۵۵)

اک اور ہمدم مکرم راوی ہے کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ کہا کہ:۔

”گھوڑا سہ طرح کا ہے [۱] اللہ کا گھوڑا۔ [۲] آدمی کا گھوڑا۔ [۳] عدو اللہ وسواس (۱۵۶) مردود کا گھوڑا۔ اللہ کا گھوڑا وہ ہے کہ اللہ کی راہ کی لڑائی کے لئے رکھا ہوا ہو اور اس سے اعداء اسلام اور اعداء اللہ سے معرکہ آرائی ہو۔ آدمی کا گھوڑا وہ ہے کہ اسکا مرام اس سے اس امر کا ہو کہ اس گھوڑے کی اولاد سوا ہو اور اس کے علاوہ اسکا ارادہ لدائی کا ہو۔ اور عدو اللہ وسواس کا گھوڑا وہ ہے کہ سٹہ کے کام آئے۔“(۱۵۷)

گھوڑوں کی دعا

اک ہمدم رسول (۱۵۸) سے مروی ہے کہ سرور دو عالم کا کلام ہے کہ:۔

”گھوڑا سحر سحر کئی اک دعاؤں کا مأمور ہے سو اسکی دعا اس طرح ہے: اے اللہ! وہ آدمی کہ اسکا مملوک کر کے اسے عطا ہوا ہوں مرے کو اسکا لاڈلا عمدہ مال و اہل سے کر دے۔“(۱۵۹)

گھوڑے کا اکرام

حاکم عادل مکرم عمر رحمہ اللہ (۱۶۰) کا کہا ہے کہ: مرتے آگے رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ

---

(۱۵۴) قطرے پینے کے لئے (۱۵۵) بخاری (۱۵۶) شیطان (۱۵۷) مشارع (۱۵۸) ابوذر غفاریؓ (۱۵۹) نسائی

(۱۶۰) عمر بن عبدالعزیز

وسلم) کا کلام محکم طور مصرح ہوا ہے۔ سرکار دو عالم کا کلام ہے کہا کہ:۔

''وہ آدمی کہ اسکا عمدہ گھوڑا ہو اور وہ اسکا مکمل طرح سے اکرام اور رکھوالی کرے سو اللہ اسکا اکرام کرے گا۔ اور اگر کوئی مرد گھوڑے کو رسوا کرے گا اللہ اسے رسوا کرے گا۔''

کالا گھوڑا سارے گھوڑوں سے اعلی

ہمدم مکرم ولد عامر(۱۶۱) کا کہا ہے کہ اسے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے کلام ہوا کہ:۔

''اے ولد عامر! اس لمحہ کہ معرکہ آرائی کا ارادہ کرلو اک لاڈلا عمدہ گھوڑا کہ کالا ہو مول لو اور اسکے سر کا اگلا(۱۶۲) حصہ گورا ہو، اسی طرح اسکے گام گورے ہوں اس طرح کے گھوڑے سے مال معرکہ حاصل کروگے اور سالم رہوگے۔'' (رواہ مسلم ومحمد)۔

لال گھوڑا

اک اور ہمراہی رسول سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا ہم سے کلام ہوا کہ:۔

''مؤکد ہے کہ اس طرح کے گھوڑے مول لو کہ لال ہوں۔ سر کا اگلا حصہ اور گام گورے ہوں۔ درحال دگر کالے گھوڑے ہوں اور سر کا آگے کا حصہ اور گام گورے ہوں درحال دگر کالا اور لال ہر دو رلے ملے ہوں اور سر کا اگلا حصہ اور گام (کھر) گورے ہوں۔''(۱۶۳)

آگ سے ڈھال

اک وحی کے لکھاری ہمدم سے مروی ہے کہ رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ:۔

''وہ آدمی کہ اللہ کی راہ (معرکہ آرائی) کے لئے گھوڑا (رسی سے) کس لے۔ وہ اسکے لئے آزام گاہ معاد کی آگ سے ڈھال ہوگا۔''(۱۶۴)

---

(۱۶۱) عقبہ بن عامر (۱۶۲) بیہقی (۱۶۳) ابوداود (۱۶۴) ابن عساکر

معرکہ کے مارے گئے (١٦٥) کا صلہ

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا مرسل کا کلام ہے:۔
''وہ آدمی کہ (معرکہ آرائی کے لیئے) دل کی گہرائی سے گھوڑے کی رکھوالی کا ارادہ کرے اللہ کے ہاں سے اسے معرکہ آرائی کے دوراں مارے گئے آدمی کا صلہ حاصل ہوگا۔''(١٦٦)

اللہ کو ادھار

دوسری صدی کے اک عالم (١٦٧) کا کہا ہے کہ کلام الٰہی کے اس ٹکڑے کہ:
''کوئی ہے کہ اللہ کو عمدہ ادھار دے؟''(١٦٨)
کی مراد وہ آدمی ہے کہ اللہ کی راہ (معرکہ آرائی) کے لئے گھوڑا رکھے دراصل وہی اللہ کو عمدہ ادھار دے رہا ہے۔(١٦٩)

اک گھر کئی گھوڑے

امام محمد رحمہ اللہ (١٧٠) کا لکھا ہوا ہے کہ اک ہمدم مکرم عروہ (اللہ اس سے مسرور ہو) کے گھر معرکہ آرائی کے ارادے سے دس کم اسی عدد گھوڑے کھڑے رہے۔

واہ! اس طرح رہی رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدموں کی گھوڑوں سے لو اور لگاؤ۔ وہ سدا معرکہ اسلام کے لئے تور ہے اور اسکے لئے ہر لمحہ کمر کس کر رکھی۔ دراصل سرور دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو گھوڑوں سے علاوہ اہل اسلام کی ماؤں کے ہر اک سے سوا لاڈ رہا(١٧١)
اسلئے ہر مسلم گھوڑے سے لگاؤ رکھے اور لاڈ کرے کہ اسکے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا اسوہ مطہرہ ہے۔

---

(١٦٥) شہید (١٦٦) کتاب الخیل (١٦٧) ایوب بن خالد تابعی

(١٦٨) من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا (البقرۃ)

(١٦٩) المصنف لابن ابی شیبہ (١٧٠) امام بخاری (١٧١) نسائی

حکم مؤکد

مکرم سلماں راوی ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا حکم ہے کہ:

''ہر وہ آدمی کہ گھوڑا رکھ سکے وہ لامحالہ گھوڑا کس کر رکھے (۱۷۲)۔''

گھڑ دوڑ اور ملائکہ کی آمد

اک ہمدم مددگار (۱۷۳) رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے راوی ہے کہ کہا کہ:۔

''ملائکہ کا گروہ ہر لھو اور کھلواڑ سے دور ہے سوائے مرد کی، گھر والی سے کھلواڑ کی گھڑی اور گھڑ دوڑ اور رمی سہام کے دوراں (۱۷۴) (کہ ملائکہ کا وہاں ورود معمول ہے)۔''

معرکہ آرائی سے آسودہ حالی

ولد مسعود کے لڑکے (۱۷۵) کا کلام ہے کہ اک آدمی آ کر اس سے سائل ہوا کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے گھوڑوں کے لئے (کوئی کلام) مسموع ہوا ہے؟۔ کہا ہاں! رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے مسموع ہوا کہ کہا:

''گھوڑوں کے سروں کے اگلے حصوں سے عمدگی کس لی گئی ہے۔ اللہ کے لئے اسے مول لو! اللہ کے لئے اسے ادھار دو!

اک آدمی اٹھا اور کہا:

اے اللہ کے رسول! مول اور ادھار سے مراد کس طرح کا امر ہوگا؟ کہا:

اس طرح کہا کرو! اللہ کے لئے ہم کو گھوڑا ادھار دو، اس عرصہ کے لئے کہ مال معرکہ سے حصہ ہم کو عطا ہو۔ اسی طرح وہ آدمی کہ گھوڑے کا سودا کرے وہ کہے: کہ اس گھڑی کے لئے سودا ہوا کہ اللہ کامگاری عطا کردے۔ اس طرح کر کے سدا عمدگی سے رہو گے اگر دائما معرکہ آرائی کا عمل لہلہا (۱۷۶) رہا ہوگا۔ اور اک دور آ رہا ہے کہ اک گروہ معرکہ آرائی کے عمل کے لئے گومگو کا حال رکھے گا۔ اسلئے اس دور کے دوراں لڑائی کے لئے راہ لو! اور لڑو! اسلئے کہ اس دور کے دوراں معرکہ آرائی کا عمل ہی محرک ہوگا آسودہ حالی کا۔'' (۱۷۷)

---

(۱۷۲) ابن عساکر (۱۷۳) ابوایوب انصاریؓ (۱۷۴) ابن عساکر (۱۷۵) عبیداللہ بن عبداللہ بن مسعود (۱۷۶) یعنی جہاد سرسبز اور تر و تازہ رہے گا۔ (۱۷۷) رواہ الھیثمی ورجالہ ثقات الا بقیة وھو مدلس ص۲۸۰ ج۵

اک سہم سے سہ آدمی دارالسلام کو وارد ہوں گے

عامر کے مکرم لڑکے (۱۷۸) سے مروی ہے کہ رسول الملاحمؐ کا کلام ہے کہ کہا:

"اللہ اک سہم سے سہ مردوں کو دارالسلام کا اہل کرے گا اک وہ مرد کہ سہام کا کاری گر ہو اور معرکہ آرائی کے ارادہ سے اسکی کاری گری کرے دوم وہ آدمی کہ اسے مارے سوم وہ کہ اسے اٹھا کر دے۔ اور رمی (سہام) کرو اور سواری کرو! اور ہم کو رمی کا عمل سواری سے سوالا ڈلا ہے ہر وہ امر کہ اس سے آدمی کھلواڑے اور لہو کرے وہ ردی اور رائگاں ہے سوائے اسکے کہ کماں سے سہم مارے، گھوڑے کو سدھائے اور گھر والی سے دل لگی کرے کہ اس طرح کا ہر عمل سالم ہے (صلہ کے علل وعوامل سے ہے) (۱۷۹)۔

"سہم اٹھا کر دے" سے سہ امور سے ہر اک مراد ہو سکے گا:

اول وہ آدمی مراد ہو کہ اسکا سہم ہو اور وہ اسے سہام کار کے حوالہ کر دے۔ دوم وہ آدمی کہ سہام کار کا سہم اٹھا کر اسے دے، سوم وہ کہ مارے ہوئے محل سے سہم اٹھا کر مالک کو لا کر دے۔

اور اسی طرح رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا حکم ہوا کہ، اس مر سے دور رہو کہ، سراسر سہام کی رمی کرو اور دوسرے کاموں روگرداں رہو! ہاں! سہام کی رمی کرو مگر اسکے علاوہ اسی طرح سواری کا علم حاصل کرو۔

دوسری مراد اس طرح ہوگی کہ ہر حال رمی کرو سواری سے ہٹ کر ہو کہ، سوار ہو کر۔

سوم مراد اس طرح ہوگی گھوڑے کے سر سوار ہو کر رماح کی رمی سے رمی سہام اولیٰ ہے مگر در ہر حال کلام رسول سے ہوئے دا ہے کہ رمی کا عمل گھوڑے کی سواری اور اسکی اصلاح سے اولیٰ ہے اسلئے کہ سواری علو اور سمو اور کلّہ داری کا محرک ہے۔ اسی طرح رمی، سواری سے سوا کارآمد ہے اسلئے کہ رمی کے دوراں کھٹکا کم ہے۔

اللہ کی راہ کے دوراں رمی سہام اور طول عمر

اک سلمی ہمدم (۱۸۰) کا کلام ہے کہ: رسول اللہؐ سے مسموع ہوا کہ کہا کہ:

---

(۱۷۸) عقبہ بن عامر (۱۷۹) ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ، دارمی (۱۸۰) ابو نجیح سلمی

"وہ آدمی کہ اک ہی سہم لے کر اللہ کی راہ کے معرکہ کے لئے معرکہ گاہ آئے اور گو وہ رمی سے دور رہے ہر حال وہ سہم اسکے لئے دار السلام کی اک سطح کے حصول کا واسطہ اور وسیلہ ہوگا۔ اور وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوراں اک سہم مارے (گو کسی گمراہ سے دور لگے) اسے وہ سہم اک مملوک کی رہائی کا صلہ دلائے گا۔ اور وہ آدمی کہ اسلام ہی کے دوراں طول عمر کا مالک ہو کر معمر ہو وہ عمر معاد کو اس کے لئے دمک ہوگی۔"(۱۸۱)

معلوم ہوا کہ ہر وہ گولی اور سہم کہ معرکہ آراء اسے مارے گا گو وہ کسی کو لگے کہ دور آ کر گرے، اسے اسکا لامحالہ صلہ ملے گا۔ اسی طرح معرکہ گاہ کو اسلحہ کے ہمراہ اسکی رسائی ہوئی مگر لڑائی کی گھڑی دور رہی ہر حال اسکے لئے علو مراحل کا محرک ہوگا۔ اسی طرح لڑائی ہو کہ اسلام کا اور کوئی کام اور اسکے لئے لگے لگے وہ آدمی معمر ہو سو اسکی طول عمر اسکے لئے معاد کو دمک کا وسیلہ ہوگی۔

رمی حکم الٰہی ہے

کئی علماء کی رائے ہے کہ کلام اللہ کی(۱۸۲) رو سے رمی حکم مؤکد ہے اس لئے کہ کلام رسول "دم"(۱۸۳) رمی کو کہہ رہا ہے(۱۸۴) اسکا راوی ولد عامر ہے حوالہ مسلم کا ہے اور کلمہ "و اعدوا لهم" امر کا ہے۔ دراصل رمی کی مراد ہے دور ماری۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصل دم وہ اسلحہ ہے کہ دور مار ہو گو وہ سہم ہو، کہ گولی، کہ گولہ، کہ راکٹ۔ اسلئے صدر اول اور ادوار وسطیٰ کے مسلم اس کے ماہر ہوئے اور اسطرح کے کئی دور مار اسلحے، سہام اور روڑوں کے لئے ڈھالے۔ اور کمال کی سطح کو رسائی حاصل کی مگر ہولے ہولے مسلم معرکہ آرائی کو سلام کر گئے اور مآل کار معرکہ آرائی کا عمل اعمال صالحہ کی لسٹ سے عملاً مسکر محو ہوا۔ اور ادھر اعداء اہل اسلام رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلّم) کے کہے ہوئے سِر کو ادراک کر کے اسکے عامل ہوئے اور حال وہ ہوا کہ اہل الحاد ہر طرح کے اسلحہ سے مالا مال اور اہل اسلام اسلحہ سے عاری۔

---

(۱۸۱) بیہقی، ابوداود، ترمذی، نسائی (۱۸۲) اشارہ ہے لِسٹ "واعدوا لهم ما استطعتم" کی طرف (۱۸۳) "دم" سے مراد قوۃ ہے (۱۸۴) یعنی حدیث "الا ان القوة الرمي"

اس دور کے دوراں راکٹوں کی دوڑ لگی ہے اور وہی دم والا اور حاوی ہے کہ اسکے ہاں اعلیٰ راکٹ اور عسکری لگ طائرے، راڈار اور لڑائی کے اور آلے ہوں۔ اہل اسلام کا حال دگرگوں ہے اہل الحاد کا اصرار ہے کہ مسلم اسلحہ گھٹا کر اور عساکر کم کر کے کھوکھلے ہوں اور ہمارے حکام ملحدوں کے آگے مردہ دل ہوکر ہاں سے ہاں ملا کر اس ملّی احساس سے محروم ہوں۔

آہ! کس طرح کی رسوائی ہے؟ اس کلام رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلّم) کو سہو کر کے مسلم امہ گھاٹا کر گئی ہے۔ اور اسطرح سارے مسلم امہ کا کُل اہل الحاد کے ہاں گروی ہوا۔ آؤ اے اہل اسلام! ہم کل کو لوٹ کر اسی طرح کامگار ہوں اور اس عالم کی سرکار ہمارے دم سے ہو اللہ کا اسلام حاوی ہو۔

رمی سہام روگ کا مداوا

اہل اسلام کی لاڈلی ماں راوی ہے کہ سرور دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلّم) کا کلام ہے کہ:

”وہ آدمی کہ اسے روگ لگے وہ لا محالہ گلے سے کماں لٹکائے اسکا روگ اور دکھ درد دور ہوگا(۱۸۵)۔“

رمی سہام اور ملائکہ کا ورود

اک مرسل کلام رسول ہے کہا کہ:۔

”گھڑ دوڑ اور رمی سہام ہی کے دوراں ملائکہ کا ورود معمول ہے(۱۸۶)۔“

اک ہمدم(۱۸۷) رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے کلام کا راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ:۔

”ملائکہ کی آمد سہ طرح کے لہو کے کاموں کے دوراں معمول ہے [۱] آدمی کا گھر والی سے کھلواڑ [۲] گھڑ دوڑ [۳] رمی۔“

---

(۱۸۵)المعجم الصغیر(۱۸۶)سنن سعیدبن منصور(۱۸۷)ابو ایوب انصاری

دار السلام کا گل کدہ (۱۸۸)

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کہا ہے:۔

''دو ٹارگٹوں کے وسط دار السلام کے گل کدوں سے اک گل کدہ ہے۔'' (۱۸۹)

عمل صالح ہر گام سے

والد درداء رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے راوی ہے کہ کہا:

''وہ آدمی کہ رمی کے ہر دو معالم کے وسط ادھر ادھر ہوگا اسے ہر گام کے صلہ اک عمل صالح ملے گا۔'' (۱۹۰)

عدو کو لگا ہوا سہم

ہمدم رسول مکرم عمرو (۱۹۱) کا کہا ہے کہ:۔ اک الکہ (۱۹۲) کے محاصرہ کے دوراں رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے اسے مسموع ہوا کہ:۔

''وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوراں اک سہم دور مارے سو اسکا وہ عمل اک مملوک کی رہائی کے معادل اور مساوی ہے اور اگر اسکا سہم رسائی حاصل کر کے لگا اسے دار السلام کی اک اعلی سطح ملے گی۔'' (رواہ الحاکم) (۱۹۳)

مرہ کے لڑکے ہمدم رسول (۱۹۴) سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے:

''وہ آدمی کہ عدو کو سہم سے مارے اور وہ اسے آلگے سو اللہ اسکا اک سطح عالی کرے گا۔ اک ہمدم مکرم (۱۹۵) کہہ اٹھے اے اللہ کے رسول! سطح کس طرح کی ہے؟ کہا کہ وہ گھر کی ''سی ڑھی'' کی طرح کہاں؟ وہاں کے دو سطحوں کے وسط سو سال کی دوری ہوگی۔'' (۱۹۶)

---

(۱۸۸) باغ (۱۸۹) المغنی لابن قدامہ (۱۹۰) طبرانی (۱۹۱) عمرو بن عبسہ (۱۹۲) طائف (۱۹۳) والترمذی، والنسائی، وابن حبان (۱۹۴) کعب (۱۹۵) عبداللہ بن النحام (۱۹۶) نسائی، ابن حبان

معمر آدمی اور معرکہ

رسول اللہ کے اک ہمدم عالی (۱۹۷) سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ کہا:

> ''وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوراں معرکہ آرائی کر کر معمر ہوا ہو معاد کو اس کے لئے اسکی طول عمر دمک کی طرح ہوگی۔ (مراد ہے کہ دمک رہی ہوگی) اور وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوراں سہم مارے گا اسے اسکے صلہ دارالسلام کی اک سطح عطا ہوگی۔''(۱۹۸)

اس سے معلوم ہوا کہ معرکہ آرائی کم عمری کی طرح معمر کو عائد ہے اگر کوئی معمر سوال کرے کہ ہماری عمر سوا ہوگئی ہے اور معرکہ آرائی کے عمل سے ہم الگ ہوں گے اس لئے کہ ہماری عمر لڑائی اور معرکہ آرائی کی کہاں؟ حالاں کہ اس سوال کو کوئی کس طرح اٹھائے گا اگر وہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی معرکہ آرائی کی عمر کا مطالعہ کرے گا۔ رسول الملاحم کا معرکہ اولیٰ عمر کے اس لمحے ہوا کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی عمر آدھی سے سوا ہوئی اور رسول اکرمؐ کو اللہ کے ہاں سے وحی آئی کہ اعداء سے کھلم کھلا لڑو! اس لئے رسول اللہؐ کے سارے معرکہ ڈھلی ہوئی عمر کے دوراں ہوئے۔

اس دور کے دوراں ہر مسلم کا دلی مدعا اور ارادہ ہے کہ کسی طرح معرکہ آرائی کے عمل سے دور رہے (الا ما اراد اللہ) اور اسکے لئے طرح طرح کے مکر اور گر دکھا رہا ہے اور دعویٰ رسول سے لو اور لگاؤ کا ہے۔

ہے کوئی؟ کہ رسول کے اس اعلیٰ اسوہ کو گلے سے لگالے اور معرکہ گاہ وارد ہو۔ اے مسلم لڑکو! اے معمر لوگو! آؤ معرکہ گاہ! آؤ دارالسلام! وہ دارالسلام کہ اللہ کے ہاں سے حوروں کے دولہوں کی آرامگاہ ہے، وہ دارالسلام کہ دائمی ہے، وہاں کا ہر اکرام سدا ہے، وہاں کے ٹھاٹھ کو دوام ہے، وہاں مالک اصلی اللہ دکھائی دے گا، وہاں کی عمر لامحدود ہے، ہر اک سدا مسرور ہوگا، وہاں کا گھوڑا اسے اڑائے گا، وہاں ہر دم آرام ہی آرام، وہاں طرح طرح کے طعام، وہاں

---

(۱۹۷) معاذ بن جبل (۱۹۸) معجم طبرانی

کے مے و ے، وہاں کے سر روار انک، وہاں کے حلے، وہاں کے محل، وہاں کے گوھرو لعل، وہاں کا دودھ، وہاں کے گلدوں کے رود، وہاں کا عسل، وہاں کے کٹورے، وہاں کی مسک کی مہر لگی مئے، وہاں کے کاسے، وہاں کے سائے، وہاں کی معطر مٹی، سحر و مساء ملائکہ کا سلام، مالک عم کرمہ کا کلام ہر سو اکرام ہی اکرام۔

الحاصل وہ وہ اکرام اللہ کے ہاں سے ہوں گے کہ آدمی کے احساس وادراک سے ماوراء ہوں گے۔ دوڑو! کہ معرکہ گاہ کی راہ ہی دار السلام کی راہ ہے وہی راہ راہ ہے سودائی کی، وہی راہ راہ ہے دلدادوں کی، آؤ سر کٹا دو دھڑ کو اللہ کے لئے وار دو کہ اس طرح اس مردار لہو کو اللہ مسک معطر سے معطر کر کے مطہر کردے، اور اسکے صلے مالک کا سرور وکرم ملے، اور دھڑ کا رواں رواں اللہ کو گھائل ملے، اور وہی رحم وکرم الٰہی سے اسکا مداوا کرے، اور اسکے درد کا درماں ہو اور دار السلام کے سارے در اسکے لئے وا کردے۔

مارا ہوا سہم ہر حال کمائی کے عمل سے ہے

والد امامہ ہمراہی رسول سے مروی ہے کہ سرور دو عالم کا کلام ہے کہا:۔

''وہ آدمی کہ اسلام کے دوران معمر ہوا وہ طول عمر اس کے لئے معاد کو دمک کی طرح ہوگا اور وہ آدمی کہ اک سہم مارے اور وہ سہم ٹارگٹ کو لگا ہو کہ دور رہا ہو وہ اس رامی کے لئے معد کے دادا(۱۹۹) کی اولاد سے اک مملوک کی رہائی کی طرح ہوگا''(۲۰۰)

اسی طرح ہمراہی رسول مالک کے لڑکے(۲۰۱) سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول کا کلام ہے کہ:۔

''وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے لئے رواں ہو کر اک سہم سارے گو وہ سہم عدو سے ہٹ کر لگے اس سہم کے رامی کو معد کے دادا کی اولاد سے دو اور دو مملوکوں کی رہائی کے صلہ کی طرح اسے صلہ ملے گا۔''(۲۰۲)

---

(۱۹۹) اسماعیل علیہ السلام (۲۰۰) معجم کبیر (۲۰۱) انس (۲۰۲) طبرانی

رمی سہم سے دار السلام مؤکد

اک سلمی ہمراہی رسول (۲۰۳) کا کہا ہے کہ سردار دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا اک معرکہ (۲۰۴) کے دوراں کلام ہوا:۔

"وہ آدمی کہ اس حصار کے دوراں سہم مارے اس کے لئے دار السلام مؤکد ہوا۔ اس ہمراہی کا کلام ہے کہ اس دوراں اسکا ارادہ ہوا کہ اس حکم کو معمول کرے سو سہ سہم اس حصار کے دوراں مارے۔" (۲۰۵)

اک اور دلدادہ رسول (۲۰۶) راوی ہے کہ اللہ کے لاڈلے رسول کا ہمدموں کو حکم ہوا کہ:۔

"اٹھو اور عدو سے لڑو! اسے مسموع کر کے اک آدمی اٹھا اور سوئے عدو سہم مارا رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کہہ اٹھے: اس کے لئے دار السلام مؤکد ہوا۔" (۲۰۷)

معاد کی دمک

اک دلدادہ رسول (۲۰۸) رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے کلام کا راوی ہے کہ کہا:۔

"ہر وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوراں اک سہم مارے وہ اس کے لئے معاد کی گھڑی کے دوراں دمک ہوگا۔" (۲۰۹)

کلام الٰہی کے ہمراہ رمی کے علم کا حصول

اک ہمدم سے مروی ہے کہ سرور دو عالم کا حکم ہوا کہ:۔

"رمی اور کلام الٰہی کا علم حاصل کرو اور مسلم کے لمحوں سے عمدہ گھڑی وہ ہے کہ اسکے دوراں وہ اللہ کا ورد کرے" (ولد عساکر)۔

---

(۲۰۳)عتبہ بن عبد (۲۰۴)بنو نضیر وبنو قریظہ (۲۰۵)معجم کبیر للطبرانی (۲۰۶)عقبہ (۲۰۷)رواہ احمد فی مسندہ (۲۰۸)ابوہریرہ (۲۰۹)مسند بزار

اک اللہ والا (۲۱۰) راوی ہے کہ اک معرکے (۲۱۱) کے دوران اسے صمصام الٰہی (۲۱۲) دکھائی دے گئے (معلوم ہوا کہ صمصام الٰہی) دو تارگٹوں کے وسط رمی کر رہا ہے اور اسکے ہمراہ ہمدموں کا اک گروہ ہے۔ راوی کا کہا ہے کہ صمصام الٰہی ہم کلام ہوئے اور کہا: ہم کو حکم ہوا کہ اولاد کو رمی اور کلام الٰہی سکھاؤ (۲۱۳)۔

ہمدموں کا معمول

اک ولی اللہ (۲۱۴) کا کلام ہے کہ اک ہمدم (۲۱۵) اسے دکھائی دے گئے کہ رداء سے عاری ہو کر وہ سہم کے دو معالم کے وسط دوڑ لگا رہا ہے (۲۱۶)۔

اک اور اہل اللہ (۲۱۷) کو مکرم عمر کے لڑکے دکھائی دئے گئے کہ سہم کے دو معالم کے وسط دوڑ لگا کر کہہ رہا ہے کہ: ہم کو مرگ معرکہ کس طرح ملے گی؟ ہم کو مرگ معرکہ کس طرح ملے گی؟ (۲۱۸)

رمی صلاۃ کی طرح ہے

حراں کے امام احمد (۲۱۹) رحمہ اللہ کا لکھا ہے کہ اس لمحہ کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدموں کا گروہ رمی سہام کے لئے سرگرم ہوا اک آدمی کی آمد ہوئی اور کہا:

اے اللہ کے رسول! صلاۃ کی گھڑی آ گئی ہے کہا:۔

"وہ گروہ صلاۃ ہی کے دوران سرگرم ہے"۔

مراد ہے کہ رمی کو صلاۃ کی طرح کہا اس عمل کے علو کے لئے کلام رسول ہی اک محکم گواہ ہے (۲۲۰)۔

الحاصل اس سارے کلام سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے لاڈلے ہمدم رمی کے مامور رہے، اور اسکی مکمل رکھوالی کی، اس کے لئے ہر طرح کے آلے کام لائے، سہام کی رمی کے لئے کماں اکٹھے کئے، اور روڑوں کی رمی کے لئے

---

(۲۱۰) قیس بن ابی حازم (۲۱۱) یرموک (۲۱۲) خالد بن ولید (۲۱۳) مجمع الزوائد والطبرانی (۲۱۴) یزید بن شریک تابعی (۲۱۵) حذیفہ بن الیمان (۲۱۶) کتاب السنن (۲۱۷) مجاہد (۲۸۱) کتاب السنن (۲۱۹) ابن تیمیہ (۲۲۰) الفروسیۃ المحمدیۃ لابن القیم

عروسک (۲۲۱) لی، دوڑ لگائی، اور کڑے کڑے کام کیئے اور ہر لمحہ معرکہ آرائی کے ارادے سے رہے اور اسی لئے اللہ اس گروہ رسول کی مدح کر رہا ہے کلام الٰہی ہے:

> ”محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ کہ انکے ہمراہ ہو لئے گمراہوں کے لئے گرم اور کڑے اور اک دوسرے کے لئے ملائم اور رحمدل۔“(۲۲۲)

آؤ اے اہل اسلام! اس دور کی رو سے عدو کے سرگولوں، راکٹوں کے وار کر کے رمی کے حکم کے عامل ہو کر وہی صلہ کماؤ کہ ھادی عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمراہی اور دلدادے کما گئے۔ ہمدموں کا اسوہ ہی ہماری کامگاری کی راہ ہے۔ ہم ملحدوں کے لئے گرم اور اہل اسلام کے لئے موم ہوں سرکار کے ہمدموں کی طرح۔

رمی سے روگرداں کے لئے دھمکی

اک مرد صالح (۲۲۳) ولد عامر (۲۲۴) سے ہم کلام ہوئے کہا کہ:

> رمی کے دو معالم کے دوراں دوڑ لگا رہے ہو حالاں کہ معمر ہو گئے ہو اور دکھ اس سے اٹھا رہے ہو؟ ولد عامر اس سے ہم کلام ہوئے اور کہا کہ: اس لئے دکھ اٹھا رہا ہوں کہ اللہ کے رسول سے اک کلام معلوم ہوا ہے کہا کہ:
>
> وہ آدمی کہ رمی سہام کا علم حاصل کر کے اس سے روگرداں ہو وہ ہم سے دور ہے اور (مری) حکم عدولی کی (رواہ مسلم)

اسی لئے کئی اک اہل علم کی رائے ہے کہ رمی سے کاہلی اہم معاصی سے ہے اسلئے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے اسے حکم عدولی کہا ہوا ہے اگر کوئی اسے معمولی کہہ دے مگر اصرار سے وہ کلاں اہم عرار (۲۲۵) اور حکم عدولی ہوگی۔

---

(۲۲۱) منجنیق (۲۲۲) محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم (الفتح)

(۲۲۳) فقیم اللخمیؓ (۲۲۴) عقبہؓ (۲۲۵) گناہ

رسول اللہ کی درع

درع لڑائی کے دوراں ڈھال ایسے طور لوہے کی اک ٹھوس آڑ ہے کہ عدو کے وار سے آدمی سالم رہے اور اسے اوڑھ کر اس سے دھڑ لوڈھک دے۔

اک ہمدم رسولؐ(۲۲۶) راوی ہے کہ رسول اللہؐ احد کی لڑائی کے دوراں دہرے درع اوڑھے رہے(۲۲۷)۔

معلوم ہوا کہ روا ہے کہ آدمی عوامل وعلل کو کام لائے اگر دل سے احساس کرے کہ اصل سہارا اللہ ہے۔ معدودے لوگوں کا گماں ہوا کہ عوامل وعلل کو آدمی ردی کر دے اور سراسر اللہ ہی کو آسرا کرے۔ اس طرح کی رائے کا اسلام کے درس سے ٹکراؤ ہے۔ کئی آدمی اس طرح گماں کر کے ارادہ حرم مکی کے لئے رہروی کا ساماں گھر رکھ کر مکہ کو راہ رو ہوئے اور دوسروں کے لئے دکھوں کے محرک ہوئے اللہ کا کلام اس طرح کے لوگوں کے روکے لئے ہوا کہ اسکا ماحصل ہے:

"اور راہ کے لئے ساماں لے لو! اور رہروی کا عمدہ ساماں گداگری سے دوری ہے۔"(۲۲۸)

اک ہمدم مکرم کی سواری کے حال کا رسول اللہ سائل ہوئے۔ کہا:

اللہ کے حوالے کر دی ہے۔ کہا کہ:

(لوٹو) اسکو کس کر اللہ کو سہارا گماں کرو!(۲۲۹)۔

مراد ہے کہ آدمی اسکا مسئول ہے کہ عوامل وعلل سے کام لے گو اسکا امکاں ہے کہ کوئی ڈاکو ڈاکہ ڈال دے، اسی طرح وہ سواری رسی کاٹ کر دوڑ لگا دے مگر آدمی کے لئے اہم ہے کہ اللہ کے حکم کا عامل رہے۔ وہ کام کہ اسکے کئے کا ہے وہ اسے کر دے آگے اللہ کا کام ہے اسکی رکھوالی کرے گا۔ اسی لئے رسول اللہ کا عمل لوگوں کے لئے درس عمل کے طور رہا کہ درع اوڑھی حالاں کہ اللہ کے لاڈلے رسول سدا دلاور رہے اور کڑے لمحوں کے لئے دو دو درع اوڑھ کر معرکہ گاہ آئے۔

---

(۲۲۶) سائب بن یزیدؓ (۲۲۷) ابن ماجہ، ابوداود (۲۲۸) وتزودوا فان خیر الزاد التقوی (البقرۃ) (۲۲۹) اعقلھا وتوکل!

کالی لِواء

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ولدعم (۲۳۰) کا کلام ہے کہ کہا:

رسول اللہ کا عَلَم گورا رہا اور اس سے کلاں لِواء کالی رہی (۲۳۱)۔

اک اہل علم کا لکھا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ اسکا کالا حصہ سوار رہا کہ دور سے لوگوں کو کالا ہی لگے۔

دھاری دار عَلَم

مکرم محمد (۲۳۲) کے رہا کردہ مملوک موسیٰ، مالک کے حکم سے اک ہمدم مکرم (۲۳۳) کے ہاں گئے کہ رسول اللہ کے علم کا معلوم ہو۔ ہمدم مکرم کا کلام ہوا کہ:

رسول اللہ کا عَلَم کالا اور گورا دھاری دار رہا (۲۳۴)

مراد ہے کہ کالا حصہ حاوی رہا۔

گورا عَلَم

اک اور ہمدم مکرم (۲۳۵) سے مروی ہے کہ اس گھڑی کہ اللہ کے رسول مکہ مکرمہ آئے اللہ کے رسول کا عَلَم گورا رہا (۲۳۶)

ہمدم مکرم (۲۳۷) راوی ہے کہ رسول اللہ کو عروسوں کے علاوہ ہر اک امر سے سوا گھوڑے لاڈلے رہے (۲۳۸)۔

عروس مرد کے دل کی ہوا و ہوس سے لڑائی کا آلہ ہے اسکے واسطہ اور وسیلہ سے آدمی عدو مردود وسواس سے لڑ سکے گا۔ اور دل عدو مردود کی حرامکاری کے لئے اکساہٹ سے آدمی دور رہ سکے گا۔ صالح گھر والی مرد کے اعمال محمودہ کے لئے اک عمدہ ہمدم اور مددگار ہے، اسکے آرام کا ساماں ہے، اسکے اولاد کی رکھوالی ہے، اسکی ہمدرد اور دلدادہ ہے۔

---

(۲۳۰) ابن عباس (۲۳۱) ترمذی، حاکم، ابن ماجہ (۲۳۲) محمد بن قاسم (۲۳۳) براء بن عازبؓ (۲۳۴) ترمذی، ابوداود، احمد (۲۳۵) جابرؓ ۲۳۶) ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ (۲۳۷) انس (۲۳۸) نسائی

گھوڑا اعداء کی رسوائی اور اکھاڑ، اعلاء کلمہ الٰہی اور اعداء اسلام کی گمراہی، حسد، اور دوئی کے اعدام کا محرک ہے اور معرکہ آرائی کا اک عمدہ آلہ اور الحاد کی گراوٹ کا اہم عامل ہے اسی لئے ہر دور رسول اللہ کو لاڈ لے رہے۔

لڑائی کی راہ روی ارسال عساکر کی مسعود گھڑی

وداعہ کے لڑکے (۲۳۹) سے مروی ہے کہ رسول اللہ کی دعا ہوئی کہ:

> "اے اللہ مرے گروہ کے سحر کو مسعود کردے۔" اور رسول اللہ کا معمول رہا کہ دائماً سحر کی گھڑی کے دوراں لڑائی کے واسطے عساکر کے مرسل رہے۔

اس کلام کے راوی ولد وداعہ اک سوداگر رہے اس راوی کا سحر سحر کو سوداگری کے مال کے ارسال کا سدا معمول رہا اسی لئے اسکا اور مال سوا ہوا۔ (۲۴۰)

آگاہ رہو کہ کس طرح ہمدم مکرم رسول اللہ کے اک طور محمود کو معمول کر کے مالا مال ہوئے۔ اک ہم کہ رسول اللہؐ کے اطوار محمودہ سے سدا لاعلم اور روگرداں رہے۔ سعد مال وہی ہے کہ رسول اللہ کے اوامر و اطوار کی رو سے حلال راہ سے حاصل ہو اسی لئے

محرومی ہمارے لکھ دی گئی ہے سحر کی گھڑی رسول اکرم کی دعا کی رو سے مسعود و عمدہ گھڑی ہے۔ مگر وائے محرومی کہ کئی مسلم آرام کے لمحوں کے دوراں ٹھاٹھ سے ٹی وی، وی سی آر، ٹھٹھوں اور ردی کاموں کے لئے محو ہو کر اور سحر کی کارآمد گھڑی کو محو آرام سوئے رہ کر اعمال سحر سے کوسوں دور ہوئے اور دعائے سحر گاہی سے محروم ہوگئے۔

کارواں کے ہمراہ سالار کی رہروی

اک ہمدم رسول (۲۴۱) کا کلام ہے کہ:

> "رسول کا معمول رہا کہ رہروی کے دوراں ہمراہوں سے دائماً ورے رہے کم حوصلوں کی سواری کو دوڑ کے لئے آمادہ کر کے، اور کم دم و کم حوصلہ آدمی کو ہمراہ رکھ کر سدا اسکے لئے دعا گو رہے (رواہ الحاکم)۔" (۲۴۲)

---

(۲۳۹) صخر بن وداعہ غامدیؓ (۲۴۰) ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی (۲۴۱) جابر (۲۴۲) وابوداود ایضاً

رسول اکرم اس عالم کے حاکموں روٗسا وملوک اور سرداروں کی طرح الگ ہی دھوم دھام سے دور رہے وہ کسر دلی کے حامل رہے گداؤں کے ہمراہ رہے اور گھل مل کر رہے۔ کئی کئی گھڑی اسطرح ہوا کہ دور کا کوئی آمدہ آدمی رسول اللہ سے لاعلم رہا کہ گروہ کے کس آدمی کو رسول کہوں۔ اسی طرح کارواں کے ہمراہ معمول رہا کہ ہمراہی اللہ کے رسول سے آگے آگے اور وہ ہر ہمراہی سے ورے ورے۔ اسلئے کہ کسر دلی کے علاوہ علو سے دل سے مطہر رہے اور ہمراہوں کی مدد ہو۔ اور ہر اک کے ساماں کی رکھوالی ہو رسول اکرم کی سعی رہی کہ سوار طرار ہو اور دوڑے اگر کسی کی سواری کاہل ہو، اور سواری سے محروم آدمی کو سوار کرا سکے لئے دعاء کے عادی رہے۔ اس طرح کا عمل ہر سالار اور ہر عملدار کے لئے اہم ہے کہ وہ معرکہ کے دوراں ہمراہوں کا راعی اور رکھوالا ہو اور ہمراہوں کے دکھ درد سے آگاہی حاصل کرے کہ ہر اک کی عمدہ طور سے مدد کر سکے۔

سردار وہ ہے کہ دوسروں کے کام آئے

سعد کے لڑکے سہل سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

> ”رہروی کے دوراں سردار وہ ہے کہ لوگوں کے کام آئے۔ اسلئے ہر وہ آدمی کہ لوگوں کے کام آکر آگے رہے اس سے وہ کسی عمل سے آگے ہوں محال ہے الا آں کہ کوئی معرکہ کے دوراں عدو کے وار سے مرے سو اسطرح کی مرگ ہر حال اک لامحدود اولیٰ اور عالی سطح کی ہے۔“(۲۳۳)

اس سے مراد ہے کہ سرداری وہ عہدہ ہے کہ دوسروں کے لئے کارآمد ہو۔ اور اسکے علی العکس وہ سردار کہ دوسروں سے کام لے اور لوگوں کو اردلی گماں کرے دل سے اسکا گماں ہو کہ وہ اوروں سے اعلیٰ ہے اور اسکے علاوہ ہر آدمی کمی ہے۔ سو اسطرح کا آدمی سرداری کا اہل ہو، محال ہے سارے لوگوں سے سوا کوئی آدمی دوسروں کے کام آئے وہی اصل سردار ہے گو وہ معمولی آدمی ہو اور اسکی ساکھ لوگوں کے آگے کالعدم ہو اسلئے کہا کہ:

ہر وہ آدمی کہ لوگوں کے کام آئے گا وہ ساروں سے آگے رہے گا سوائے اس آدمی کے کہ لڑائی کے دوراں مرگ کو گلے لگائے سو وہ آدمی ہر اک سے اولیٰ ہے اور آگے ہو گا۔

---

(۲۳۳) البیہقی والحاکم

لوگوں کی رکھوالی

مکرم سہل، (۲۴۴) والد سے راوی ہے کہ کہا:

''ہم اک لڑائی کے لئے رسول اکرمؐ کے ہمراہ حصہ دار ہوئے لوگ حد سے سوا محل لے کر ٹھہر گئے اور راہ مسدود کردی رسول اللہ اک آدمی کے مرسل ہوئے اسکے واسطہ سے لوگ کہلوائے گئے کہ:''

''ہر وہ آدمی کہ کسی محل کو سوا لے اور اسطرح راہ مسدود کردے وہ معرکہ آرائی کے صلہ سے محروم رہے گا۔'' (۲۴۵)

مراد ہے کہ دوسرے محروم ہوں اور وہ کسی محل اور مکاں کے حصول سے دھرے کے دھرے رہ کر سرگرداں ہوں، اور آمد کی راہ محدود ہو اس طرح کا عمل مسلم کے حال سے ٹکرا رہا ہے مسلم کا عمل اسطرح ہو کہ اس سے سوا دوسروں کا کام ہو اور وہ دکھ سے دور مأموں ہوں۔ اس لئے کہ اصل اور کامل مسلم وہ ہے کہ اسکے سوءِ عمل سے دوسرے مسلم دور ہوں، اسی لئے اسطرح کے ردی عمل والے کو معرکہ آرائی کے عمدہ اور اعلیٰ صلہ سے محروم کہا۔

لڑائی کے لئے راہ روی سے معمولی سی کاہلی

رسول اکرمؐ کے ولد عم (۲۴۶) سے مروی ہے کہ سرکار دو عالمؐ معرکہ آراؤں کے اک ٹولے کے ہمراہ ولد رواحہ کے مرسل ہوئے۔ سردار اسحار (۲۴۷) کی سحر کو رہروی کا حکم ہوا) سحر کو ولد رواحہ کے ہمراہی رواں ہوئے معرکہ گاہ کی راہ لی۔ اور ولد رواحہ کی رائے ہوئی کہ رسول اللہ کے ہمراہ سردار اسحار کی عمومی صلاہ ادا کر کے ہمراہوں سے آملوں گا۔ رسول اکرم صلاہ ادا کر کے اس سے ہمکلام ہوئے کہا کہ:

کس لئے ہمراہوں سے سحر کو رک گئے؟

کہا کہ:

---

(۲۴۴) معاذ بن انس (۲۴۵) ابوداود (۲۴۶) ابن عباس (۲۴۷) بروز جمعہ

مرا ارادہ ہوا کہ اللہ کے رسولؐ کے ہمراہ صلوہ ادا کر کے راہ لوں اور اس گروہ سے ملوں۔ کہا:

> ''اگر اس عالم کا سارا مال اللہ کی راہ دے دو مگر اس گروہ کے سحر ہی سحر کی راہروی کے صلہ سے محروم رہو گے۔''(۲۴۸)

اس ہمدم مکرم(۲۴۹) کا ارادہ اک عمدہ ارادہ رہا اک مسعود کام کے لئے رکا رہا اسے گماں ہوا کہ اسکا علم اللہ کو ہی ہے کہ اس گھڑی کے سوا اور کوئی عمل اللہ کے رسولؐ کے ہمراہ کر سکوں گا کہ کل کو محروم رہوں گا؟ اسلئے اس لمحے کو کارآمد کرلوں۔ گو وہ مرام کہ اس کے لئے رسول اللہ کا حکم ہوا ہے اہم ہے مگر وہ مرام اس طرح حاصل کرلوں گا کہ ہوا کی طرح اک طرار سواری کر لوں گا اور معرکہ گاہ سے ادھر ہی ادھر ہمراہیوں سے مل لوں گا۔

مگر در ہر حال سرسری کاہلی صادر ہوئی اور ہمراہی عملاً اول ہی اول گھروں سے راہ لے کر رواں ہو گئے اس لئے وہ صلہ کہ اس گروہ کو حاصل ہوا، وہ اس سے سوا ہوگا کہ گھر رہ کر رسول اللہ کے ہمراہ اداء صلاہ سے حاصل ہو۔

اس لئے رسول اللہؐ کے کلام سے مصرح ہوا کہ وہ اک عالی صلہ ہے کہ اس سا عالی صلہ اس عالم کے سارے ساماں کو اللہ کے راہ کے لئے اعطاء اور ادائے گی سے حاصل ہو محال ہے گو کوئی لاکھ سعی کرے مگر معرکہ آرائی کا عمل ہی اور ہے۔

اعداء سے ٹکراؤ کی طمع

اک ہمدم مکرم(۲۵۰) سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ کا کلام ہوا کہا کہ:

> ''لوگو! عدو سے ٹکراؤ کی طمع اور ارماں سے دور رہو اللہ سے سکھ کا سوال کرو! سو اگر عدو سے ٹکر ہو کر ہی رہے سو اس لمحہ ڈٹ کر رہو اور مصمم گماں رکھو کہ دارالماؤی (کا حصول) صمصاموں کی سائے کے دروں ہے۔''

اور کہا کہ:

---

(۲۴۸) ترمذی (۲۴۹) عبداللہ ابن رواحہ (۲۵۰) عبداللہ بن ابی اوفی

"اے (وہ) اللہ! کہ کلام الٰہی کے مرسل ہو، گھٹاؤں کو اڑا رہے ہو، اور گروہ گمراہاں کو ہرا رہے ہو، اس گروہ گمراہاں کو ہرا کر رام کردے، اور اسکے علی العکس ہماری مدد کردے"(۲۵۱)

عدو سے ٹکراؤ کی طمع سے سطحی طور سے علو اور اللہ سے ہٹ کر دلی سہارے اور اسلحہ کی دھوم دھام معلوم ہو رہی ہے اسی طرح اس سے لامحالہ گھاٹے کا کھٹکا ہے اسلئے اسکی طمع سے دور رہو اور اللہ سے دعا کرو کہ اعداء کے مکارہ سے دور رکھے، مگر اگر لامحالہ ٹکراؤ ہی ہو سو اس گھڑی دور رہو اس سے، کہ دکھڑوں کو روؤ دھوؤ۔ ہر دکھ کے آگے ڈٹ کر رہو، اور ہر الم سہہ لو اور مصمم گماں رکھو کہ لڑائی کی مرگ دارالسلام دلائے گی۔ اس کلام کو مکمل کر کے رسول اللہؐ اللہ سے اعداء کی ہار اور اہل اسلام کی کامگاری کے لئے دعا گو ہوئے۔

لڑائی کے دوراں سہم سہم کر گام اٹھائے

مکرم عصام(۲۵۲) راوی ہے کہ رسول اللہؐ ہم کو معرکہ آراؤں کے اک گروہ کے ہمراہ رواں کر کے ہمکلام ہوئے کہا:

'اس گھڑی کہ اللہ کا کوئی گھر دکھائی دے کہ صدائے صلاہ(۲۵۳) ("حی علی الصلوٰۃ" والی) مسموع ہو سو لوگوں کی مار سے دور رہو۔"(۲۵۴)

مراد ہے کہ اگر کسی گاؤں اور ملک سے کوئی اسلامی علامہ دکھائی دے گو کہ وہ علامہ عملی ہو کہ کلامی، سو لڑائی سے دور رہو الا آں کہ گہری ٹوہ لگا دو اہل اسلام اور گمراہوں کی علاحدگی کا۔ ٹوہ سے ہٹ کر مار دھاڑ مکروہ ہے اسلئے کہ اسکا امکاں ہے کہ کوئی مسلم کسی مسلم کو مار ڈالے اس لئے ٹوہ کی راہ احوط راہ ہے۔

اہل الحاد کو صمصام الٰہی(۲۵۵) کا مراسلہ

والد وائل رحمہ اللہ کا کلام ہے کہ اہل اسلام کے سالار "اللہ کی صمصام" اہل کسریٰ(۲۵۶) کو اک مراسلہ کے لکھاری ہوئے لکھا:۔

---

(۲۵۱) مسلم والسنن الاربعہ (۲۵۲) عصام مزنی (۲۵۳) اذان (۲۵۴) ابوداود، ترمذی (۲۵۵) خالد بن ولید سیف اللہ (۲۵۶) ایرانی

"اللہ کے اسم سے کہ عام رحم کامل رحم والا ہے۔"

مراسلہ محررہ صمصام الٰہی کے ہاں سے سوئے مہراں اور دو گر روٴسائے اہل کسری ہے۔

سلام ہو اسکو کہ راہ ہدیٰ کا راہ رو ہوا۔

حمد وصلوٰۃ ادا کر کے (لکھ رہا ہوں) کہ ہم، لوگوں کو سوئے اسلام مدعو کر کے داعی ہوئے اے لوگو! اگر اسلام سے روگرداں رہو گے سو مٹھی سے محصول اہل اسلام کو رسوائی سے دو گے اگر اسی طرح اس سے مکر گئے سو اس گھڑی معلوم کر لو! کہ مرے ہمراہ وہ دلاور گروہ ہے کہ اسے اللہ کی راہ کی مرگ لاڈلی ہے اسی طرح کہ اہل کسریٰ کو مئے (۲۵۷) لاڈلی ہے، سلام ہو اسکو کہ راہ ہدیٰ کا رہرو ہوا (۲۵۸)۔

مکرم صمصام الٰہی کا محررہ مراسلہ اہل کسریٰ کے امراء، ملوک اور حکام کو ہے اور حکم اسلام کی رو سے اولاً سوئے اسلام داعی ہوئے اسلئے کہ اسلام صلح کا داعی ہے، اور کسی عامل اور محرک سے ہٹ کر اسکی روٴ سے لڑائی مکروہ ہے مگر ملحدوں کو روا ہے کہ وہ محصول دے کر معصوم الدم ہوں اگر وہ کسی علو اور حسد سے اسلام سے روگرداں ہوں۔ اور محصول کی ادائے گی مٹھی سے ہوگی۔ کسی اور کو واسطہ کر کے محصول کی ادائے گی مردود ہوگی اسلئے کہ ملحدوں کو رسوائی کا احساس ہو اور اسلام سے محرومی اور دوری سے حاصل کردہ گراوٹ محسوس کر کے دکھ ہو۔ اسلام کا احساں ہے کہ لوٹ مار اور مملوکی سے دور رکھ کر ملحدوں کو معمولی مال کے صلے گھروں کی ملک علیٰ حالہ دے دی گئی۔ مگر لڑائی ہوگی اگر وہ اسی طرح اسکو رد کر کے معرکہ کے لئے مصر ہوں۔

ہمدم مکرم سالار اسلام کا کلام اہل الحاد کو مصرح کر رہا ہے کہ آگاہ رہو کہ مرے ہمراہ اہل اسلام کا وہ گروہ ہے کہ دل سے مصمم اسلام لا کر اللہ کی راہ کے لئے سارا مال مع سر دھڑ کے وار رہا ہے اور مرگ اسے اسی طرح لاڈلی ہے کہ کسریٰ والوں کو ماء مئے ہے گو کہ ماء مئے سرسری طور کڑوا ہے مگر اسکا مآل حسی اور مادی گھڑی دو گھڑی کا سرور اور سکر ہے۔ اسلئے اہل الحاد کو وہ کڑوا اور سڑا ہوا ماء مئے لاڈلا ہے۔

---

(۲۵۷) شراب (۲۵۸) بغوی شرح السنہ

اسی طرح گھائل ہو کر مرگ سطحی طور آدمی کو مکروہ لگ رہی ہے مگر اہل اسلام کے دل اسکی وداد اور دلدادگی سے مملو ہوئے اک اک رگ اور رواں رواں اسکا دلدادہ ہے اسلئے کہ اہل اسلام کو علم ہے کہ اس سے دائمی حسی اور روحی اکرام حاصل ہوں گے

کسر عہد

ہمدم مکرم عمرو (۲۵۹) (اللہ اس سے مسرور ہوا) راوی ہے کہا کہ:

رسول اللہ سے مسموع ہوا کہ: "ہر وہ آدمی کہ کسی کو سر دھڑ کی اماں دے کر اسے مار ڈالے سو اسے معاد کو دھوکے کا علم ملے گا۔" (۲۶۰)

مراد ہے کہ اس طرح کا آدمی معاد کو علی رءوس العوام رسوا ہوگا اور اسکی رسوائی اس علم سے ہوگی کہ اسے ملے گا اور اس مکر کا وہ صلہ اور الم کہ اسے ملے گا اسکے سوا ہوگا۔

معاہدہ کی رکھوالی

اک اللہ والے ولد عامر (۲۶۱) رحمہ اللہ راوی ہوئے کہ اہل اسلام کے والی سادس (۲۶۲) کا اہل روم سے اک طے کردہ عرصہ کے لئے معاہدہ ہوا۔ مکرم والی سادس معاہدہ کے ادھورے عرصہ کے دوراں اہل روم کے ملک کو راہ رو ہوئے اس رائے سے، کہ ادھر معاہدہ کا عرصہ مکمل ہوگا اور ادھر وہ اک دم حملہ آور ہوں گے اسی دوراں گھوڑے کے سوار اک آدمی دوڑے دوڑے آئے اور کہا:

اللہ ساروں سے اعلی ہے۔ عہد کامل کرو اور مکر و دھوکہ سے دور رہو! لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ ہمدم رسول مکرم عمرو (۲۶۳) ہے، والی سادس کا دلائل کی رو سے سوال ہوا کہ کس لئے؟ کہا کہ:

رسول اللہ سے مسموع ہوا ہے کہ کہا کہ:

"وہ آدمی کہ اسکا کسی گروہ سے معاہدہ ہو اسکے لئے اہم ہے کہ عرصہ موعودہ کے دوراں کسر عہد سے دور رہے در حال دگر دوسرے گروہ کو کھلم کھلا کہہ دے کہ عہد کالعدم ہوا۔

---

(۲۵۹) عمرو بن الحمق (۲۶۰) بغوی شرح السنہ۔ (۲۶۱) سلیم بن عامر (۲۶۲) حضرت معاویہؓ (۲۶۳) عمرو بن عبسہ

راوی کا کلام ہے کہ اس کلام رسول کو مسموع کر کے مکرم والی سادس لوگوں کے ہمراہ لوٹ گئے۔”(۲۶۴)

والی سادس اموی ہمدم کا ارادہ ہوا کہ اہل روم کے ملک کی سرحد آ کر عسکر اسلام ٹھہرے اور اس گھڑی کہ عرصہ معاہدہ مکمل ہو معاً حملہ آور ہوں، مگر معاہدہ کے عرصہ کے دوراں راہ روی لڑائی ہی کی طرح کسر عہد ہے اسلئے اسی کی طرح روک دی گئی۔ اور اسی لئے کلام رسول معلوم کر کے والی سادس اور اہل اسلام کے مکرم ماموں مع ہمراہوں کے لوٹ گئے۔ اور حکم رسول کے آگے سر رکھ گئے۔

آگاہی ہو کہ معاہدہ کے طے کردہ عرصہ کے دوراں لڑائی حرام ہے مگر اگر دوسرا گروہ عہد کو ٹکڑے کر کے لڑائی کو آمادہ ہو سو اس حال اہل اسلام کے لئے لڑائی کلی طور روا ہے اور اگر اہل اسلام معاہدہ کے عرصہ کے دوراں کسی محرک و عامل سے لڑائی کو آمادہ ہوں سو اہل الحاد کو کسر عہد اور لڑائی کی اطلاع دے کر حملہ آور ہوں کہ اہل الحاد کا گروہ مطلع ہو کر کامل طرح سے لڑائی کے لئے آمادہ ہو سکے۔

اطلاع رساں ہرکارہ(۲۶۵)

اک ہمدم مکرم(۲۶۶) کا کلام ہے کہ ہم کو اہل مکہ رسول اللہؐ کے ہاں مرسل ہوئے اس گھڑی کہ اللہ کے رسول سے ملا مرا دل اسلام کے لئے موم ہوا کہا:

اے اللہ کے رسول! مرا ارادہ ہوا کہ مکہ کی رہروی کا ارادہ کالعدم کر کے ادھر ہی رہوں۔

کہا کہ:

> “کسر عہد سے دور ہوں اور اسی طرح اس سے کہ اطلاع رساں ہرکارہ روک دوں۔ ہاں! اسطرح کرو کہ اہل مکہ کے ہاں لوٹو! اگر وہاں اسی طرح دل کا ولولہ مسلسل رہے سو ہمارے ہاں لوٹ کر آؤ۔ راوی کا کلام ہے کہ وہ مکہ کو لوٹا اور وہاں سے اک اور رہروی کر کے رسول اللہ کے ہاں آ کر مسلم ہوا۔”(۲۶۷)

---

(۲۶۴) ترمذی، احمد، ابوداود، ابن حبان، ابن ابی شیبہ۔ (۲۶۵) قاصد (۲۶۶) ابورافع (۲۶۷) ابوداود

ہمدم مکرم اہل مکہ کے اطلاع رساں کے طور حرم رسولؐ آئے اسلئے اللہ کے رسول کو مکروہ لگا کہ اسے روک دے اور اسطرح اہل مکہ رسول اللہؐ کے مراسلہ سے محروم ہوں گو کہ وہ دلی سرور سے رک رہا ہو اس لئے کہ کلام رساں اس مرام کے لئے کہ اسکی آمد ہوئی وہ مرام مکمل ہو۔ اور ہر دو گروہ اک دوسرے سے مراسلہ کے واسطے سے اک دوسرے کی رائے سے آگاہ ہوں اور اصلاح کا سلسلہ رواں دواں رہے۔

اور ولد مسعود کے کلام سے معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ کلام رساں کی مرگ سے رک گئے اس گھڑی کہ اک ملمع کار(۲۶۸) مدعی ہوا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

اور اسکے ہاں سے دو ہرکارے آئے اور رسول اللہ کے رو در رو اس ملمع کار اور مدلس کو رسول کہا اور کہا کہ: ہم گواہ ہوئے کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ حال آں کہ اللہ کے اصلی رسول سے مکر کرا اور اک ملمع کار کو رسول کہہ کر اس کلمہ ردہ سے وہ مرگ کے اہل ہوئے مگر رسول اللہ اسی لئے رک گئے کہ وہ اطلاع رساں کے طور آئے(۲۶۹) اسی لئے اک ہمدم مکرم(۲۷۰) کا کلام ہوا کہ: اسی گھڑی سے معمول ہوا کہ اطلاع رساں کو اماں حاصل ہوگی۔(۲۷۱)

گو کہ کلام رساں کا صلہ مرگ ہو مگر اسکی مرگ سے دو گروہوں کا سلسلہ کلام ٹوٹے گا حالاں کہ وہ ہر دو گروہوں کے لئے اک کڑی اور واسطہ ہے اسے عائد ہے کہ وہ اک گروہ کا کلام دوسرے گروہ کو لائے۔ اور کوئی اک گروہ کے کلام سے دوسرے گروہ کو محروم کرے اسطرح کا عمل مکر اور دھوکہ ہے اور رسول اللہ کو مکروہ لگا کہ وہ دھوکہ دہی کا واسطہ ہوں۔

صلح

صلح سے مراد ہے کہ کوئی گروہ دوسرے سے لڑائی سے دور رہے۔ مسمی اور مدلول کی رو سے صلح لڑائی ہی کا اک حصہ ہے گو کہ سرسری طور لڑائی کے الٹ ہے۔ امام کے لئے روا ہے کہ وہ مال کی وصولی سے ہٹ کر صلح کرے کہ مال کے صلے صلح کرے۔ عام السادس کو رسول اکرمؐ کا

---

(۲۶۸) مسیلمہ کذاب (۲۶۹) احمد و ابوداود (۲۷۰) عبداللہ بن مسعود (۲۷۱) احمد

اہل مکہ سے صلح ہوا کہ دس سال کے لئے ہر دو گروہ اک دوسرے سے لڑائی سے دور ہوں گے مگر ادھر اس صلح کے سہ سال مکمل ہوئے ادھر اہل مکہ کے ہاں سے عہد ٹوٹ کر رہا اور وہ دوسرے ہم معاہد گروہوں سے ملکر اہل اسلام کے ہم معاہد گروہ سے معرکہ آراء ہوئے۔

رسول اللہؐ کا اہل مکہ سے معاہدہ صلح (۲۷۲)

ہمدم مکرم مسور (۲۷۳) اور حکم کے لڑکے مرواں سے مروی ہے کہ صلح والے سال (مکہ سے ادھر ہی اک گاؤں (۲۷۲) ہے مکہ سے اسکی دوری اک کم دس کوس ہے اسکا معدودے حصہ حرم سے ہے اور معدودے حصہ حرم مکہ سے اُدھر حِل کا حصہ ہے وہاں صلح کا معاہدہ ہوا) رسول اللہؐ مع صدہا ہمدموں کے رواں ہوئے اس گھڑی کہ ماء علی (۲۷۴) آئے سواری کے کوہاں کو معمولی سے گھاؤ لگا کر اسکے گلے کو ہار ڈالا۔ (اسطرح کا عمل دال ہے کہ وہ سواری اللہ کے لئے حلال ہوگی اس لئے ہر آدمی دور رہے کہ اسے دکھ دے) وہاں سے عمرہ کا احرام کس کر اوڑھا اور مکہ کی راہ لی۔ اس لمحہ اس گھاٹی کہ وہاں سے مکہ مکرمہ کی راہ ہے آئے سواری (۲۷۵) رک گئی اور مٹی سے لگ کر ادھر ہی ٹک گئی۔ لوگوں کا کلام ہوا: حل حل! (اس کلمہ سے مراد ہے کہ سواری کھڑی ہو کر رواں ہو) مگر وہ رکی رہی۔ لوگ ہمکلام ہوئے کہ کس لئے سواری رک گئی؟ سواری اڑ گئی سواری اڑ گئی۔ لوگوں کا گماں ہوا کہ سواری مسلسل رواں رہ کر حوصلہ ہار گئی اور امکاں ہے کہ وہ اسی طرح عادی ہو۔ رسول اللہ لوگوں کی رائے کو رد کر کے ہمکلام ہوئے کہا:

> ’’اسکی رکاوٹ اس اللہ کے حکم سے ہے کہ اسی کے حکم سے وہ عساکر مع مہاڈول والی (۲۷۶) سواری کے رکے رہے (کہ مکہ مکرمہ حملہ کے ارادہ سے آئے اور اس عسکر کا ارادہ ہوا کہ اللہ کے گھر کو ڈھا دے اس عسکر کو اسلئے روکا کہ اللہ کے گھر کی لڑائی سے رکھوالی ہو) اور کہا کہ:
>
> ’’وہ اللہ کہ مری روح اسکی ملک ہے، گواہ ہے کہ اہل مکہ ہر اس طرح کے معاہدہ سے کہ اس سے اللہ کے مطہر مکاں کا اکرام ہو اگر ہم سے سائل ہوں، اسے ہاں کر دوں گا۔‘‘

---

(۲۷۲) حدیبیہ (۲۷۳) مسور بن مخرمہ (۲۷۴) بیر علی یا ذوالحلیفہ (۲۷۵) رسول اللہ کی اونٹنی قصواء (۲۷۶) ہاتھی (ابرہہ کا لشکر)

اس کلام کو کہہ کر سواری کو گھرکی دی۔ وہ اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ رسول اللہ مکہ والوں کی راہ سے ہٹ گئے اور دوسری راہ لگ گئے۔ راہ کے دوراں اک گھاٹی کو سواری کو آ کر رک گئی۔ لوگ اس گھاٹی سے حصول ماء کے لئے لگ گئے مگر وہ ماء کم ہوا اور لوگوں کے گلے سوکھے رہ گئے۔ رسول اللہ کو اسکی اطلاع دی گئی۔ اللہ کے رسول اک سہم ہمدموں کو دے کر ہمکلام ہوئے کہ:

اسے گڑھے کے وسط ڈالدو!

(راوی کا کلام ہے) کہ واللہ وہ گڑھا ماء سے مملو ہوا اور سارے لوگوں کو ملا۔ اسی دوراں اک سردار (۲۷۷) مع گروہ کے آئے اسی طرح سعد کے لڑکے عروہ آئے معاً ولد عمرو (۲۷۸) آ گئے سو رسول اکرم کا علی کرمہ اللہ کو حکم ہوا:

اے علی! لکھو کہ (مسطورہ) معاہدہ صلح وہ ہے اس سے اللہ کے رسول محمد مصالح ہوئے۔ اہل مکہ کا سردار ولد عمرو ہم کلام ہوا: اگر ہم کو مسلّم ہو کہ اللہ کے رسول ہو، سو ہم کس لئے اللہ کے گھر کے عمرہ سے حائل ہوں اور معرکہ آراء ہوں اس لئے والد کے اسم کے ہمراہ محمد ہی لکھو!

رسول اللہ کا کلام ہوا کہ:

واللہ! اللہ کا رسول ہوں گو کہ مکرر رو گرداں ہو۔ اے علی! محمد مع اسم والد ہی لکھ دو (دوسرے راوی کے کلام سے معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ کا علی کو حکم ہوا کہ رسول اللہ کا کلمہ مٹا دو مگر وہ اسکی محو سے اکراماً ٹھٹکے اسلئے اللہ کے رسول ہی اس کلمہ کو مٹا گئے) اہل مکہ کے سردار کا کلام ہوا: اسی طرح، لکھو کہ: ہمارا کوئی آدمی اُدھر (اہل اسلام کے ہاں) آئے گا گو وہ مسلم ہوا سے لوٹاؤ گے اور اہل اسلام کا کوئی آدمی ہمارے ہاں مکہ آئے گا وہ ادھر ہمارے ہاں ہی ٹھہرا رہے گا۔

اس گھڑی کہ معاہدہ کی لکھائی مکمل ہوئی، رسول اللہ کا ہمدموں کو حکم ہوا:

اٹھو! اور ہدی کاٹ کر حلال کر دو اور موئے سر کاٹ ڈالو۔

ادھر رسول اکرمؐ کے ہاں معدودے مسلم ماداموں کی مکہ مکرمہ سے آمد ہوئی ادھر وحی آئی اور اس وحی سے مسلم ماداموں کی گمراہوں کو حوالگی سے روک لگا دی گئی ہاں حکم ہوا کہ اگر مہر کی ادائے گی کر دی گئی ہو سو وہ وصول کردہ مہر لوٹا دو۔

---

(۲۷۷) بدیل بن ورقہ خزاعی (۲۷۸) سہیل بن عمرو

رسول اللہ مکہ لوٹ گئے اسی دوراں مکہ سے اک (مسلم (۲۷۹) دوڑ کر حرم رسول آئے اہل مکہ کے ہاں سے دو آدمی آئے اور اس مسلم کے حصول کے لئے سرگرداں ہوئے معاہدہ کی رو سے وہ مسلم حوالہ ہوگئے وہ دو آدمی اس مسلم کو لے کر سوئے مکہ رواں ہوگئے راہ کے دوراں ماء علی (۲۸۰) آ کر ٹھہر گئے اور اکل وطعام کے لئے لگ گئے وہ مسلم اک آدمی سے ہمکلام ہوا کہ:

اس صمصام کو دکھاؤ عمدہ لگ رہی ہے۔ وہ آدمی مسرور ہوا کہ مری صمصام کی مدح ہو رہی ہے۔ اور صمصام اٹھا کر اس کو دے دی وہ صمصام لے کر اک دم حملہ آور ہوا اور اسے مار ڈالا۔ دوسرا آدمی ہراساں ہو کر اٹھکر دوڑا اور مار کی ڈر سے حرم رسول آ کر گھسا رسول اللہ کا کلام ہوا کہ:

معلوم ہو رہا ہے کہ اس آدمی کو کسی امر سے ڈر لگا ہے اسلئے وہ ڈر رہا ہے۔

وہ آدمی ہمکلام ہوا کہا:۔

مرے ہمراہی مار ڈالے گئے اور اسی طرح مرے لئے کھٹکا ہے کہ وہ مسلم ہم کو مار ڈالے گا۔

اسی دوراں اس مسلم کی آمد ہوئی رسول اللہ کا کلام ہوا کہا کہ:۔

حائر ہوں اس آدمی کو، کہ لڑائی کی آگ دہکائے گا۔

آہ! کوئی اسکے ہمراہ (اسکی امداد کے لئے) ہو (کہ اسے معاہدہ سے مطلع کر کے ادھر آمد سے روک دے)

اس مسلم کو اس کلام سے معلوم ہوا کہ وہ مکرر ملحدوں کے حوالے ہوگا اسلئے وہاں سے راہ لی اور ساحل کو آ گئے وہاں ہی رہ گئے۔

راوی کا کلام ہے کہ مکہ کے اک اور ہمدم مکرم (۲۸۱) کہ وہاں اسلام لا کر گھر کے وسط محصور ہوئے، رہائی حاصل کر کے اس مسلم سے آ ملے۔

اسی طرح مکہ سے ہر وہ مسلم کہ اسے رہائی ملی وہاں اس مسلم سے آ ملا۔ اسطرح اک اک کر کے وہ سارے مکہ سے آ گئے اور اسطرح لوگوں کا اک گروہ وہاں اکٹھا ہوا۔ واللہ! کہ وہ لوگ

---

(۲۷۹) ابوبصیر عتبہ بن اسیر (۲۸۰) ذوالحلیفہ جیسے بیر علی بھی کہا جاتا ہے (۲۸۱) بوجندل بن سہیل

ادھر سوداگری کے لئے رواں دواں کسی کارواں کی رہروی اور مرور سے مطلع ہوئے اور ادھر حملہ کر کے اس کارواں کو لوٹ کر مار ڈالا۔ اسی طرح اس گروہ کا اک عرصہ معمول رہا تاآں کار اہل مکہ اس گروہ سے سہم گئے اور رسول اللہؐ سے اللہ اور صلہ رحمی کا واسطہ دے کر سائل ہوئے کہ اس گروہ کو وہاں ہی مدعو کر لو حالاً ہر وہ مسلم کہ ہمارے ہاں سے ادھر آئے گا ہم کو مسلّم ہوگا کہ وہ ادھر ہی رہے اور ہم اس سوال سے دور ہوں گے کہ اسے ہمارے ہاں مکہ لوٹا دو۔ تاآں کار رسول اللہ کے ہاں سے اس مسلم اور اسکے گروہ کو اطلاع دی گئی کہ وہ اور اسکا گروہ وہاں آئے (۲۸۲)۔

معلوم ہو کہ رسول اکرمؐ کی سواری اسلئے اللہ کے حکم سے ٹھہر گئی کہ حرم کی مار دھاڑ سے مطہر رہے۔ لوگوں کا گماں ہوا کہ وہ اڑی کر رہی ہے۔ اسلئے کہ وہ کسی اور سطحی محرک سے لاعلم رہے۔ حالاں کہ اصل معاملہ اور ہوا کہ وہ رسول اللہؐ کے ہاں سے مصرح ہوا۔

وہاں رسول اکرمؐ سے معمول سے ہٹ کر اک امر صادر ہوا کہ سوکہا ہوا گڑھا اک سہم سے ماءِ مطہر سے مملو ہوا۔ اس معاہدہ صلح کے معدودے امور ہمدموں کو مکروہ لگے مگر وہ امور حکم الٰہی سے طے ہوئے اس لئے رسول اکرم کو مسلّم ہوئے اور اس لئے ہاں کر دی اور وہی امور تاآں کار اہل مکہ کے لئے دکھ اور رسوائی کے محرک ہوئے اور اسکی محو کے سائل ہوئے اسطرح امر الٰہی سے اسلام حاوی ہوا۔

معاہدہ کے محل کا معدود حصہ حدود حرم سے ہے، اور سواری اور ہدی کی کاٹ کے لئے حرم طے ہے اسلئے رسول اکرمؐ کا حکم ہوا کہ ہدی حلال کر دو اس لئے کہ ہدی حلال ہو سو موئے سر کی کاٹ اور احرام سے رہائی روا ہوگی اسی طرح اللہ کا حکم وارد ہوا ہے (۲۸۳) اور معاہدہ مسلم ماداموں سے معرا رہا۔ اسلئے رسول اکرمؐ مسلماؤں کے اعادہ کے حکم سے رکے رہے۔ دوسرے اسلئے کہ کلام الٰہی سے روک ٹوک کر دی گئی گو معاہدہ مسلماؤں کو حاوی ہو مگر کلام الٰہی کا ورود معاہدہ کے اس حصہ کو کالعدم کر رہا ہے (۲۸۴) کلام الٰہی کے اس ٹکڑے کے اگلے حصہ سے

---

(۲۸۲) بخاری (۲۸۳) ولا تحلقوا رءوسکم حتیٰ یبلغ الھدی محلہ (البقرۃ) (۲۸۴) فلا ترجعوھن الی الکفار لاھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن وآتوھم ماانفقوا ولا جناح علیکم ان تنکحوھن اذا آتیتموھن اجورھن. الآیۃ. الممتحنہ

امام الائمہ (۲۸۵) کی رائے مدلل ہوئی کہ وہ مائی اور مادام کہ دارالمعرکہ سے سوئے دارالاسلام اسکی آمد ہو گو وہ وہاں کسی ملحد کی گھر والی رہی ہو مگر اسکے لئے روا ہے کہ وہ سوگ (۲۸۶) سے دور رہے اور کسی مسلم سے مہر وصول کر کے اس کے گھر ہو کر رہے (۲۸۷)۔

اہل اسلام کے، ملحدوں کو اعادہ کا عائد کردہ امر اس گھڑی اولاً اہل مکہ کے لئے دلی سرور کا عامل ہوا۔ اور اہل اسلام کے لئے مولم اور رسوائی کا عامل لگا مگر مآلاً اہل مکہ اسی عائد کردہ امر سے روگرداں ہوئے، اور معاہدہ کے اس حصہ کو عملاً مٹا گئے کہ اہل اسلام کا کوئی آدمی مکہ سے دارالاسلام آئے ہم کو مسلّم ہوگا کہ وہ وہاں ہی رہے، ہم اسکی مکہ آمد کے اصرار سے دور ہوں گے۔

معاہدہ صلح کے عائد کردہ امور

اک ہمدم مکرم (۲۸۸) راوی ہے کہ صلح کے دوراں اہل مکہ سے سہ امور طے ہوئے۔

[۱] ہر وہ گمراہ کہ رسول اللہ کے ہاں اسلام لاکر آئے گا وہ مکہ مکرمہ کو لوٹے گا مگر وہ مسلم کہ دارالاسلام سے اہل مکہ کے ہاں آئے وہ وہاں ہی رہے گا۔

[۲] رسول اللہ اور اہل اسلام کی اگلے سال مکہ مکرمہ کو آمد ہوگی اور سہ سحر و مساء ٹھہر کر مکہ سے الوداع ہوں گے۔

[۳] صمصام ہو کہ دگر اسلحہ، وہ ڈھکا ہوا ہوگا کہ معلوم ہو کہ صلح ہوئی ہے المسلم (۲۸۹) مع سلاسل کے آئے مگر اس معاہدہ کی رو سے اور اسکی رکھوالی کے واسطے اہل مکہ کے حوالہ ہوئے (۲۹۰)۔

اہل اسلام کی گمراہوں کو حوالگی

اک ہمدم (۲۹۱) سے مروی ہے کہ اہل مکہ کی رسول اکرمؐ سے صلح ہوئی اور اہل مکہ کے ہاں سے عائد ہوا کہ: ہر وہ مسلم کہ ادھر مکہ آئے گا وہ ادھر ہی رہے گا۔ مگر ہمارا کوئی آدمی (اسلام لاکر) اہل اسلام کے ہاں آئے گا اسے ہم کو لامحالہ لوٹاؤ گے

---

(۲۸۵) امام ابوحنیفہؒ (۲۸۶) عدت (۲۸۷) ولا جناح علیکم ان تنکحوهنّ اذا اتیتموهن اجورهن (ممتحنہ) (۲۸۸) براء بن عازب (۲۸۹) ابوجندل (۲۹۰) بخاری و مسلم (۲۹۱) انس

رسول اکرمؐ کے ہمدم ٹھٹھک گئے اور کہا کہ: اے اللہ کے رسول! اس امر کو لکھواؤ گے؟ کہا:

"ہاں! اصل معاملہ اسطرح ہے کہ ہمارا کوئی آدمی اُدھر اہل مکہ سے ملے گا وہ (اسلام کو سلام کر کے) اللہ کے کرم سے دور ہوا ہوگا اور اگر گمراہوں کا کوئی آدمی ہمارے ہاں آئے اور اس طے کردہ امر کی رو سے وہ مکہ والوں کے حوالہ ہو سکے لئے اللہ رہائی کی راہ ہموار کردے گا (رواہ مسلم)۔"

اہل علم کی رائے الگ الگ ہوئی ہے اس مسئلہ کے لئے کہ کوئی ملحد اسلام لا کر مسلموں کے ملک آئے اس مسلم کے اعادے کے لئے صلح روا ہے کہ حرام؟

اہل علم کے اک گروہ کی رائے ہے کہ روا ہے۔ اور رسول اکرمؐ کے محررہ معاہدہ کی روئداد سے اس گروہ کی رائے مدلل ہے مگر امام الائمہ کی رائے ہے کہ کسی مسلم کا اعادہ حرام ہے اور مسطورہ روئداد کالعدم (۲۹۲) ہو گئی ہے اور امام کی رائے اس کلام رسولؐ سے مدلل ہے کہ رسول اللہؐ کا کلام ہے کہ:

اس مسلم سے الگ ہوں کہ اہل الحاد کے ہاں رہے۔ اور امام مصر امام محمدؒ (۲۹۳) کی رائے ہے کہ آگہی اور ادراک والا لوٹے گا مگر معصوم لڑکے اور آگہی سے محروم گاؤدی، اہل اسلام کے ہاں رکا رہے گا۔

معاہدہ کہ لڑائی کی آگ سرد رہے گی

مکرم مسور سے مروی ہے کہ اہل مکہ کی اہل اسلام سے اس امر کے لئے صلح ہوئی کہ اس سال لڑائی کی آگ سرد رہے گی۔ لوگ اس عرصہ کے دوران ہر طرح سے مامون ہوں گے اور ہمارے دل معرا ہوں گے اور ڈاکے اور ٹھگی (۲۹۴) سے دور ہوں گے (۲۹۵)۔ اہل مکہ کا رسول اللہ سے اسطرح کا معاہدہ دس سال کے لئے ہوا مگر ادھر سہ سال ہی ہوئے کہ ادھر اہل مکہ کے ہاں سے معاہدہ اس طرح ٹوٹا کہ وہ رسول اللہ کے ہم عہدوں (۲۹۶) سے لڑے اور مسلمہ امر ہے کہ اک ہم عہد سے لڑائی دوسرے ہم عہد سے لڑائی کی طرح ہے۔ معاہدہ کے طے کردہ امور سے

---

(۲۹۲) منسوخ ہے (۲۹۳) امام شافعی (۲۹۴) چوری وخیانت (۲۹۵) ابوداود (۲۹۶) حلیفوں

اک امر اس طرح کا طے ہوا کہ سرسری معاہدہ کے علی العکس دل کی گہرائی سے معاہدہ ہے، دل کھوٹ سے عاری ہوگا۔ دھوکہ دہی اور ٹھگی سے ہر دو گروہ دور ہوں گے لوٹ مار اور ڈاکہ سے ہر اک آدمی دور ہوگا۔ اسی طرح ہر آدمی دور رہے گا کہ صمصام لٹکائے اور درع اوڑھے مراد ہے کہ اس دور کے دوراں ہر گروہ لڑائی سے رکا رہے گا اور مرّ ماعرّ کا اصول کارگر ہوگا۔

محصول (۲۹۷)

محصول سے مراد وہ مال ہے کہ معاہد ملحدوں سے وصول ہو۔ علاّمہ ولد ہمام (۲۹۸) کا لکھا ہوا ہے کہ:

محصول کے لئے طے کردہ کلمہ کا مسمی اور مدلول صلہ ہے اور اسی کلمہ کا ورود اسلئے ہوا کہ اسکی ادائے گی اہل الحاد کی رسوائی اور گراوٹ کے حال کو دال ہو۔

اور اسطرح کے محصول سے اہل الحاد کا سر اور مال معصوم ہوگا اللہ کا کلام ہے کہ اسکا حاصل ہے:

> ”الا آں کہ وہ (گروہ اہل الحاد) محصول دے محکوم ہو کر اور رسوائی کا احساس کر کے“ (۲۹۹)

محصول دو طرح کا ہے

[۱] وہ کہ دلی سرور اور صلح سے طے ہو۔ اس طرح کا محصول مسلمہ امر اور معاہدہ کی رو سے طے ہوگا اس لئے کہ سوا مال سے ہٹ کر طے کردہ محصول ہی وصول ہوگا کہ دھوکہ دہی سے دور رہے اس لئے کہ طے کردہ سے سوا مال کی وصولی دھوکہ ہوگی اس کا مصدر وہ صلح ہے کہ رسول اللہ ؐ کا سولی والوں (۳۰۰) سے طے ہوا کہ وہ گروہ ہر سال دس سو اور دس سو حلے ادا کرے گا۔

[۲] وہ محصول ہے کہ امام اور حاکم اہل اسلام اہل الحاد سے معرکہ سر کرے اور اہل الحاد کا ملک لے لے وہاں حاوی ہو اور وہاں کی املاک کو ملحدوں کی مِلک کے طور علی حالہا رکھ کر طے کر دے۔ اس حال کی رو سے حاکم اک معلوم مال محصول کے طور طے کرے گا گو کہ اہل الحاد کو

---

(۲۹۷) جزیہ (۲۹۸) ابن الہمام کا آدھا)، (۲۹۹) حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون (التوبہ)

(۳۰۰) نجران کے عیسائی

گوارا ہو کہ مکروہ لگے اور وہ اس طرح، کہ مالدار کو ہر ماہ دو اور دو درہم (آٹھ دراہم اوسط حال کے آدمی کو ہ ماہ دو درہم اور گداؤں، اہلکاروں کو ہر ماہ اک درہم طے ہوگا۔ حاکم کے لئے اولیٰ ہے کہ وہ اک طلائی سکہ (۳۰۱) وصول کرے۔

امام مصر امام محمد کی رائے ہے کہ ہر آدمی سے دس اور دو درہم ہو، کہ اک طلائی سکہ وصول ہوگا۔

امام مالکؒ کے ہاں مالدار سے اسی کے آدھے درہم ہوں، کہ دو اور دو طلائی سکے وصول ہوں گے اور گدا اک طلائی سکہ ہو، کہ دس درہم دے گا۔

امام احمد کی اک رائے ہے کہ حاکم کی رائے کے حوالے ہے ہر اس طرح سے کہ اسکا دل کہے طے کر دے اسلئے کہ رسول اللہ کا اک ہمدم مکرم (۳۰۲) کو اک طلائی سکہ کی وصولی کا حکم ہوا، مگر رسول اللہ کی سولی والوں سے دو سو سوا اٹھارہ سو حلوں سے صلح ہوئی (کما مر)

آگ والوں سے وصولی محصول

آگ والوں سے مراد وہ گروہ ہے کہ آگ کو الٰہ کہے اور اسکے آگے سر نکائے۔

اک راوی (۳۰۳) کا کلام ہے کہ وہ اک ہمدم (۳۰۴) کے ہاں لکھاری ہوا۔

اس ہمدم کو عمر مکرم کا مراسلہ ملا۔ اسکے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ لکھا ہے کہ:

آگ والوں کے محرموں کو اک دوسرے سے الگ کر دو!

اور عمر مکرم آگ والوں سے محصول کی وصولی سے رکے رہے مگر اک ہمدم مکرم (۳۰۵) گواہ ہوئے کہ رسول اللہ کے دور کے دوراں اک گاؤں (۳۰۶) سے آگ والوں سے محصول وصول ہوا (۳۰۷)

آگ والوں کے ہاں روا ہے کہ اک محرم کسی محرم مائی اور مادام کا دولہا ہو۔ لڑکا ماں کا ہو، کہ سگی ماں کی لڑکی کا ہو۔ اسی طرح والد لڑکی کا (کہ اسکی سگی لڑکی ہو) سہاگ دولہا ہو۔ حالاں کہ ادراک و آگہی والے ہر آدمی کو اسطرح کا عمل کہاں گوار ہوگا؟ اور اسلام اسکو مکروہ

---

(۳۰۱) دینار (۳۰۲) معاذ بن جبل (۳۰۳) بجالہ (۳۰۴) جزء بن معاویہ (۳۰۵) عبدالرحمن بن عوفؓ (۳۰۶) ہجر (بحرین کی ایک بستی) (۳۰۷) بخاری، ترمذی، ابوداود، نسائی

کہہ کر اس سے روک رہا ہے اس لئے عمر مکرم کا حکم ہوا کہ اسطرح کے محرموں کی علاحدگی کردو گو آگ والوں کے ہاں حلال ہے مگر احکام اسلام کے سراسر الٹ ہے اس لئے اسکی روک۔ ٹوک ہوگی۔ آگ والوں سے مسلّم طور محصول وصول ہوگا اس گروہ سے وصولی محصول کلام رسول سے مؤکد ہے اور اہل وحی کے ہر دو گروہ (۳۰۸) سے محصول کی وصولی کلام اللہ سے مؤکد ہے۔

کلام رسولؐ ہے کہ:

آگ والوں سے اہل وحی کا سا معاملہ کرو!

رہا اس گروہ سے محصول کی وصولی کا سوال کہ اللہ کے لئے حصہ داری اور ہمسری (۳۰۹) طے کی سو معدود علمائے کی رائے ہے کہ ہر اس طرح کے آدمی سے محصول وصول ہوگا۔

اسی طرح کی رائے امام مالکؒ کی ہے۔ ہاں مکہ اور اسکے ارد گرد کے لوگوں کے لئے محررہ حکم کالعدم ہوگا۔

امام مصر امام محمدؒ کی رائے ہے کہ محصول اہل وحی اور آگ والوں ہی سے وصول ہوگا۔

علاّمہ ولد ھمام کا لکھا ہے کہ:

گھر والی مادام، اولاد اور ادراک و آگہی سے محروم، سے مسلّم طور محصول کی وصولی کا حکم دور ہوا ہے۔ اسلئے کہ امام مصر امام محمد کی رائے کی رو سے محصول گمراہوں کی مار کا صلہ ہے۔ اور امام الائمہ والد حمادؒ کی رائے کے رو سے اہل اسلام کی مدد کے لئے لڑائی کا صلہ ہے۔ اور وہ سہ کے سہ لڑائی کے اہل کہاں؟۔

اس طرح اعمی لولا، معمر اور وہ کہ اسکا دھڑ معطل ہوا ہو اور لڑائی اور کمائی سے معطل ہو اور اسی طرح وہ گداگر کہ کمائی کے دم سے محروم ہو وہ وصولی محصول کے حکم سے الگ ہوں گے۔

والی دوم مکرم عمر (اللہ اس سے مسرور ہو) وصولی محصول کے لئے اک ہمدم (۳۱۰) کے مرسل ہوئے سو وہ ہمدم مکرم گدا اور کمائی سے محروم آدمی سے وصولی محصول سے دور رہے۔

اسی طرح عمر مکرم کو اک معمر گداگر کی گداگری کا حال معلوم ہوا، سو محصلوں کو لکھا کہ:

---

(۳۰۸) یہود و نصاریٰ (۳۰۹) شرک (۳۱۰) عثمان بن حنیف

حد سے سوا معمر لوگوں سے وصولی محصول سے دور رہو، اسی طرح وہ مملوک کہ اسے اسکا مالک لکھ دے کہ مال دو اور رہائی لو، اور وہ مملوک کہ مالک اسے کہے کہ مری مرگ کی گھڑی سے رہا ہو، اور ام ولد، اور وہ سادھو (کہ عام لوگوں سے کٹ کر رہے) سے وصولی محصول کا حکم مسلمہ طور معدوم ہے۔

اک عالم ولد عمر (۳۱۱) کا لکھا ہے کہ:

اس سے معلوم ہوا کہ محصول کم سے کم اک طلائی سکہ ہے، گو کوئی مالدار ہو کہ گدا۔ اس لئے کہ اللہ کے رسولؐ سے ساروں کے لئے اک ہی حکم مروی ہے۔ اور امام مصر امام محمد کی رائے اسی طرح ہے۔ اور ہمارے امام الائمہ (۳۱۲) کی رائے ہے کہ مالدار سے دو اور دو طلائی سکے، اوسط حال والے سے دو اور گدا سے اک طلائی سکہ وصول ہوگا۔ اور اسی طرح سے والی دوم صہر رسول عمر مکرم اور والی سوم داماد رسول (۳۱۳) اور علی کرمہم اللہ سے مروی ہے۔ اور امام مصرؒ کے اک طلائی سکے والے کلام رسول کا حل اس طرح ہے کہ اک طلائی سکہ وہاں طے ہوا کہ اہل الحاد کا ملک صلحاً اہل اسلام کے حوالے ہو کر اک طلائی سکہ کی ادائی گی طے ہوئی۔

اک ملک دو دھرم

رسول اللہؐ کے ولد عم (۳۱۴) سے رسول اللہ کا کلام مروی ہے کہ:

''اک ہی محل دو گروہ ہوں محال ہے اور مسلم محصول کی ادائی گی سے دور ہے۔'' (۳۱۵)

اس سے رسول اللہ کی مراد ہے کہ اک ملک کے وسط دو دھرم مساوی ہو کر لاگو ہوں محال ہے اسلئے مسلم کے لئے اہم ہے کہ اہل الحاد اور گمراہوں کے ملک سے دور ہو اسلئے کہ ملحدوں کو محصول ادا کر کے وہ مسلم رسوا ہوگا گمراہ کو محصول اسلئے عائد ہے کہ وہ محصول دے کر رسوا ہو کر اہل اسلام کے ملک ٹھہر کر رہ سکے اسلئے کہ دار الاسلام کا اصل اہل مسلم ہے، اور ملحد اور اسکا دھرم اسلام اور اہل اسلام کا محکوم ہو کر رہے گا۔ اگر کوئی گمراہ اور ملحد اسلام لے آئے سو اسکے سر سے محصول ہٹے گا۔

---

(۳۱۱) قاضی امام بیضاویؒ (۳۱۲) امام ابو حنیفہؒ (۳۱۳) عثمان غنیؓ (۳۱۴) ابن عباسؓ (۳۱۵) ترمذی، ابوداود اور مسند احمد

محصول کی صلح

اک ہمدم مکرم (۳۱۶) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صمصام الٰہی (۳۱۷) کو سوئے دومہ (کہ اک حصار ہے) مرسل ہوئے۔ وہ وہاں کے سردار (۳۱۸) کو محصور کر کے اسے کس کر رسول اللہ کے ہاں لے آئے۔ رسول اللہ کے ہاں سے اس سردار کو رہائی ملی اور اس سے محصول کی ادائے گی طے کر کے صلح کر لی (۳۱۹)۔

وہ سردار کہ سولی والوں کے گروہ سے اسکا اولاً لگاؤ رہا صمصام الٰہی کی سرکردگی کے دوراں اہل اسلام کا اک گروہ اس سے لڑائی کے لئے آ کر آمادہ ہوا اور اسکی ماں کے لڑکے حساں کو مار ڈالا اور اسکو لے کر رسول اللہ کے ہاں آئے رسول اللہ کا کرم اور احساں ہوا کہ اسے رہائی مل گئی اور محصول کی ادائے گی کے لئے آمادہ ہوا۔ لکھا ہے کہ وہ مآل کار اک عمدہ اور مصمم مسلم ہو گئے۔

دسواں (۳۲۰)

اک ہمدم مکرم راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام عالی ہے کہ کہا:

"دسواں اہل وحی کے ہر دو گروہ کو عائد ہے اہل اسلام اسکی عائدگی سے دور ہوں گے (۳۲۱)"۔

اس سے مراد سوداگری کے مال کا دسواں حصہ ہے۔ مکئی و دگر آمدہ وسائل کا دسواں اس سے الگ ہے۔ اک عالم (۳۲۲) کا لکھا ہے کہ: مسلم سے مکئی اور اس طرح ہر وہ طعام کہ مٹی سے اگا ہوا ہو (۳۲۳) اس کا دسواں ہی وصول ہوگا۔ مگر اہل وحی کے ہر دو گروہوں کو وہ دسواں عائد ہوگا کہ معاہدہ کے دوراں طے ہو ورحال دگر محصول ہی عائد ہوگا۔ امام مصر امام محمد کے ہاں دسواں حصہ مٹی سے اگے ہوئے طعام سے کالعدم ہے۔ امام الائمہ کی رائے ہے کہ ہمارے ہاں دسواں حصہ وصول ہوگا اگر ہمارے سوداگری کے اموال سے اہل الحاد کے ملک کے حکام محصول وصول کر رہے ہوں۔ اور ہمارا حاکم اس حصہ کی وصولی سے رکا رہے گا اگر وہ رکے ہوئے ہوں۔

---

(۳۱۶) انسؓ (۳۱۷) خالد بن ولید (۳۱۸) اکیدر (۳۱۹) ابوداود (۳۲۰) عشر (۳۲۱) ابوداود واحمدؒ (۳۲۲) امام خطابیؒ

(۳۲۳) زمین کی پیداوار

درحال اکراہ، کسی کا مال روا ہے؟

مکرم ولد عامر[۳۲۴] کا رسول اللہ سے سوال ہوا کہ:

اے اللہ کے رسول! ہم سے کئی گھڑی اس طرح ہوا کہ ہمارا (لڑائی کے دوراں) کسی گاؤں سے مرور ہوا اور گاؤں والوں کے ہم مہماں ہوئے مگر وہاں کا ہر اک آدمی روگرداں رہا اس سے کہ ہمارے کام آئے اور ہمارا اکرام کرے اور ادھر ہمارا ہر آدمی رکا رہا کہ کسی کا مال اصرار کر کے لے لے (مراد ہے کہ وہ لوگ مکر گئے ہوں کہ کوئی آدمی کسی مال و طعام کا سودا ہی ہم سے کرلے)، اور اسطرح کے سلوک سے ہم کو دکھ اور صدمہ ہوا۔ سو ہمارا سلوک کس طرح ہو؟

رسول اللہ کا کلام ہوا کہ:

”اگر وہ مکر گئے ہوں اور ادھر اسکی وصولی کے لئے مکرہ ہوئے ہو سو لے لو۔“[۳۲۵]

اس دور کی طرح اس دور کے دوراں سرائے، اکل و طعام کے عام ہوٹل کہاں؟ اسلئے اس دور کے دوراں اکل و طعام کے حصول کا دارومدار گاؤں والے رہے اس دور کی رسم رہی کہ رہرو اور مہماں کی رکھوالی کے گاؤں والے مسئول ہوں۔ مگر کوئی کوئی اس طور محمود سے اس طرح روگرداں رہا کہ کسی مہماں کو محل دے اور کسی رہرو کو اکل و طعام کھلائے مال کی حرص و ہوس سے اسے اک امر محال لگا اور اسی طرح ہٹ دھرمی سے دم لے کر اکل و طعام کی سودا سے مکر گئے۔ دراں حال رہرو دکھی ہوئے اور مسائل اٹھ کھڑے ہوئے اسلئے رسول اللہ سے اس معاملہ کے حل کا سوال ہوا۔

رسول اللہ کے ہاں سے حال اکراہ کے دوراں اکل و طعام کے اکراہ و اصرار سے حصول کو روا کر کے رہروؤں کی راہ آساں ہوگئی۔

اہل علم کے اک گروہ کا کلام ہے کہ اس طرح کے لوگوں سے مراد اہل معاہدہ کی ہے۔ امام کا اہل معاہدہ سے طے ہوا کہ اہل اسلام کے کسی گروہ کا وہاں سے مرور ہوا اور اسے اکل و طعام درکار ہو سو وہ مسئول ہوں گے کہ اسے آسودگی ملے اس لئے اکراہ و اصرار روا ہوا مگر

---

(۳۲۴) عقبہ بن عامرؓ (۳۲۵) ترمذی

اگر اسطرح کوئی معاہدہ معدوم ہو اور مہماں آسودہ ہو سو کسی کے مال کا حصول اسکے دلی سرور اور آمادگی سے ہٹ کر حرام ہے۔

محاکمہ عمر

ہمدم مکرم عمر کے رہا کردہ مملوک اسلم سے مروی ہے کہ عمر مکرم کے ہاں سے طے ہوا کہ:

طلائی مال کے مالک مالداروں سے دو اور دو طلائی سکے وصول ہوں گے اور اس سے کم مالداروں سے اسی درہم کا آدھا وصول ہوگا۔ اور اسی طرح عائد ہوا کہ اس محصول کے علاوہ اہل اسلام کو طعام و اکل کا ساماں ملے گا اور اہل اسلام محصول والوں کے سہ سحر و مساء مہماں ہوں گے (رواہ مالک)۔

امام کے لئے روا ہے کہ اہل الحاد سے محصول طے کرے کم ہو کہ سوا۔ اسی طرح اس کے لئے روا ہے کہ اہل الحاد کے سر اہل اسلام کے لئے مہماں کے طور اکل و طعام کی ادائے گی عائد کردے۔

مکہ اور اسکے ارد گرد کے لوگوں کے علاوہ دوسرے وہ لوگ کہ روڑوں (۳۲۶) اور گارے کے آلہہ کے آگے سر نکا کر گمراہ ہوئے اور اس طرح لوگوں کی لساں کلام الہی کے لساں سے ہٹ کر دوسری ہو (۳۲۷) اس طرح کے لوگوں کو محصول عائد ہوگا کہ لڑائی ہی ہوگی؟ ائمہ کی رائے الگ الگ ہے۔

امام مصر امام محمد کی رائے ہے کہ اس طرح کے لوگوں سے لڑائی ہی ہوگی اسلئے کہ اللہ کا حکم ہوا کہ:

''اس گروہ سے لڑائی لڑو!''

ہاں! اہل وحی اس حکم سے علاحدہ ہوں گے اسلئے کہ اہل وحی سے وصولی محصول کے لئے اللہ کا حکم ہوا ہے (۳۲۸) اسی طرح آگ والوں کے لئے حکم رسول وارد ہوا ہے اسلئے اہل وحی اور آگ والوں کے ماسوا دوسروں سے لڑائی ہی ہوگی الا آں کہ وہ اسلام کے لئے آمادہ ہوں۔

---

(۳۲۶) بت (۳۲۷) عجمی بت پرست (۳۲۸) حتی یعطوا الجزیة الخ

امام الائمہ کے ہاں روا ہے کہ مٹی کے الہ والوں کو محصول عائد ہو اس لئے روا ہے کہ اس گروہ کو اساری کر کے امام محصور کر لے اسلئے وصولی محصول اسی طرح روا ہوگی۔ ہاں مکہ اور اسکے اردگرد کے مٹی کے الہ والوں کے لئے دو ہی راہ ہوں گے۔

(۱) مسلم ہوں (۲) درحال دگر لڑائی کے واسطے آمادہ ہوں۔

محصول کی ادائیگی کے لئے آمادگی مردود ہوگی۔ اللہ کا کلام ہے کہ اسکا حاصل ہے:

''اس گروہ) سے لڑو گے الا آں کہ وہ اسلام لے آئے''(۳۲۹)

اور مروی ہے کہ مکہ اور اسکے اردگرد کے لوگوں (۳۳۰) کے لئے اسلام ہوگا درحال دگر صمصام ہوگی اسی طرح مروی ہے کہ مکہ اور اسکے اردگرد کے لوگ مملوکی سے دور ہوں گے۔

اُسارٰی کا حکم

لڑائی کے دوراں محصور کئے گئے اساری کا حکم اور معاملہ کس طرح سے طے ہوگا؟ اس مسئلہ کے لئے امام مصر امام محمد رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ امام دو اور دو امور سے اک امر کا عامل ہوگا۔

[۱] مارڈالے۔

[۲] مملوک کردے۔

[۳] سر کا صلہ (مملوکوں کے لئے) ہو، کہ مال لے لے۔

[۴] احساں کر کے رہا کردے۔

امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کے ہاں مسطورہ امور سے اول سہ امور کا عامل ہو سکے گا۔ احساں کے طور رہائی روک دی گئی ہے۔

امام الائمہ رحمہ اللہ کے ہاں مسطورہ امور سے اول دو امور ہی کو معمول کر سکے گا دوسرے دو امور کالعدم ہوں گے۔

اسلام کے معرکہ اولی کے دوراں رسول اللہ کے کرم سے کئی ملحد احساں کے طور رہا ہوئے اور کئی مال کے صلے رہا ہوئے مگر اسطرح کا عمل اوائل اسلام کا ہے۔ مآل کار علی حدگی والی

---

(۳۲۹) تقاتلونهم او یسلمون (الفتح) (۳۳۰) عرب کے لوگ

سورہ مطہرہ[٣٣١] وارد ہوئی کہ اسکے ورود سے کلام الٰہی کے سور کا مکمل طور ورود مکمل ہوا۔ اسی سورہ مطہرہ کے اک ٹکڑے کے مدلول کا ماحصل اسطرح ہے کہ:

''اس گھڑی کہ ماہ حرم کا مرور مکمل ہو سو اس گھڑی ملحدوں کو مار ڈالو ہر اس محل کہ ملحدوں سے ملو اور اہل الحاد کو محروس کر کے محصور کر لو۔''[٣٣٢]

اسلئے اس سے معلوم ہوا کہ مال کے صلہ رہائی اور احسان کے طور رہائی کالعدم کر دی گئی ہے۔

المحرک عطائے کرم

اک دوسی ہمدم مکرم[٣٣٣] سے مروی ہے کہ رسول مکرمؐ کا کلام ہے کہ:

''اللہ اس گروہ (کے لوگوں) سے مسرور ہوگا کہ وہ سلاسل کے ہمراہ دارالاسلام کو لائے گئے ہوں۔''

اور مروی ہے:

''وہ آدمی کہ سلاسل اور کڑوں سے کسا ہوا دارالاسلام کو گھسٹ گھسٹ کر آئے گا۔''[٣٣٤]

مراد ہے کہ اہل الحاد سے راہ و رسم کے واسطہ سے ملحد ہو اور اہل اسلام سے لڑے اور محصور ہو کر آئے اور کڑوں اور سلاسل سے اسے کوئی مسلماں کس لے اور دارالاسلام لے آئے۔ وہاں اسے اسلام کے سرمائے سے اللہ مالا مال کر دے اس طرح وہ مسلم ہو کر دارالسلام کا راہی ہو، وہ آدمی اس طرح لگا کہ دارالسلام کو سلاسل کے ہمراہ اسکی آمد ہوئی ہو اسلئے کہ دارالاسلام کے لئے اسکی مسلم ہو کر آمد دارالسلام کے حصول کا واسطہ او رُوسی لہٗ ہے۔

ٹوہ کے لئے آمدہ آدمی[٣٣٥] کا حکم

اکوع کے لڑکے مکرم سلمہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول رہروی کے لئے رواں ہوئے۔ اسی دوراں ملحدوں کے اک آدمی کی، ٹوہ کے لئے وہاں آمد ہوئی اور ہمدموں سے محوِ کلام ہوا۔ کلام کر کے معاً کھسک کر ہولے سے راہ لی۔ رسول اللہ کا حکم ہوا:

---

(٣٣١) سورۃ برآءت (٣٣٢) فاذا انسلخ الاشهر الحرم فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم وخذوهم واحصروهم (التوبہ) (٣٣٣) ابوہریرہؓ (٣٣٤) بخاری (٣٣٥) جاسوس

"اسکی ٹوہ لگا کر اسے مار ڈالو!"

اس روئداد کا راوی دوڑا اور اسے مار ڈالا۔ رسول اللہؐ کے ہاں سے اس ہلاک کئے گئے گمراہ کا سامان اس راوی (مکرم سلمہ) کو عطا ہوا(۳۳۶)۔

اس ساماں(۳۳۷) سے مراد وہ اسلحہ اور مال ہے کہ آدمی کے ہمراہ ہو۔

علامہ ولد الہمامؒ کا لکھا ہوا ہے کہ:

مارے گئے آدمی کی سواری، اسلحہ، دراہم اور ہر طرح کا سواری کا ساماں اسی سے معدود ہوگا۔ وہ آدمی کہ کسی عدو کو مار دے اسے وہ مال، معرکہ سے حاصل کردہ مال کے حصے سے سوا اکرام واحساں کے طور ملے گا۔

صلہ کی طمع سے ہٹ کر اساری کی رہائی

مکرم مرواں اور مکرم مسور(۳۳۸) سے مروی ہے کہ رسول اللہ کے ہاں اک گروہ(۳۳۹) کے اک ٹولے کی آمد ہوئی اور وہ مسلم ہو کر آئے۔ رسول اللہ اس ٹولے کے آگے کھڑے ہوئے (کہ اسلام وعمل صالح کے لئے اللہ کا رسول اس ٹولے کو مدعو کرے اور اکسائے)۔

وہ ٹولہ سائل ہوا کہ اسکا مال اور اسکے اساری اسکے حوالہ ہوں رسول اللہ کا کلام ہوا کہ:

"دو امروں، اساری اور مال سے اک ہی امر لے سکو گے"

کہا: ہمارے لئے اساری کی رہائی اولیٰ اور اہم ہے۔

رسول اللہ کھڑے ہوئے اول اللہ کے کمال کی رو سے وہ حمد کہ اللہ اسکا اہل ہے کہی اور حمد و درود کہہ کر کہا:

"اس گروہ کے لوگ گمراہی سے مکر کر لوٹ کر ادھر آئے۔ مرا ارادہ ہے کہ اس ٹولے کے اساری کو لوٹا دوں۔ اسلئے (اے لوگو) ہر وہ آدمی کہ اسے عمدہ لگے کہ اسکے حصہ کا کوئی محروس ومحصور) صلہ کی طمع سے ہٹ کر لوٹا دے سو وہ اس طرح کرلے! اور وہ آدمی کہ اسکا ارادہ ہو کہ وہ اس حصہ کو روکے رکھے الا آں کہ اللہ کے ہاں سے وہ مال کہ ہم کو اکراماً کل کو ملے اور

---

(۳۳۶) بخاری ومسلم (۳۳۷) سلب (۳۳۸) ابن مخرمہ (۳۳۹) وفد بنو ہوازن

> ہمارے ہاں سے اس مال سے اسے عطا ہو، سو وہ اسطرح کرے! سارے لوگ کہہ اٹھے: ہم دلی سرور سے اس مال کے اعادہ کے لئے (ہمہ لحہ) آمادہ ہوں گے۔ رسول اکرمؐ کا کلام ہوا کہ:
>
> ہم کو کس طرح معلوم؟ کہ کس کس کی آمادگی (اس کام کے لئے) ہوئی اور کس کی آمادگی معدوم رہی؟ اس لئے حالاً سارے لوٹو! سردار و رؤساء سے ہم سارے احوال معلوم کر کے آگاہ ہوں گے۔ لوگ لوٹ گئے۔ رؤساء لوگوں سے ملے سرکردہ لوگ حال معلوم کر کے اللہ کے رسول کے ہاں آئے اور رسول اللہ کو اطلاع دے دی کہ ہر اک آدمی دلی سرور سے آمادہ ہے کہ اساری کو لوٹا دے۔ (۳۴۰)

مسطورہ روئداد اس گروہ کی ہے کہ اہل اسلام اسکے ملک حملہ آور ہوئے اور عروسوں اور لڑکوں کو محصور کر کے اور مال لوٹ کر لے گئے۔ اصول کے رو سے سارا مال حصہ حصہ ہو کر مسلم لڑاکوؤں کو عطا ہوا۔ اس سمے کہ وہ گروہ مسلم ہوا۔ وہ رسول اللہ سے سائل ہوئے کہ اسکے گھر والوں، لڑکوں اور مال کو لوٹا کر اللہ کا رسول اس گروہ کے حوالے کر دے۔

لکھا ہے کہ اساری کا عدد دس سو کم اسی سو رہا۔ وہ اہل اور مال ہر دو سے اک ہی کے اعادے کے دائرہ کار کے مالک ہوئے۔ سو وہ مال کو رد کر کے اہل و اولاد کے اعادے کے لئے آمادہ ہوئے۔ اسلئے کہ اہل و اولاد مال سے سوا ہر اک آدمی کو لاڈلا ہے اور اسکے علاوہ اہل و اولاد کی مملوکی ہر اک کے لئے ساری عمر کا عار ہے۔ مال معرکہ حصے حصے ہو کر معرکہ آراؤں کو ملا اور وہ اسکے مالک ہو گئے اس لئے رسول اللہ ہمدموں سے اس کے لئے سائل ہوئے۔ دوسرے کا مال اسکے دلی سرور سے ہٹ کر کسی کو عطا کر دے حرام ہے۔ وہ مسلم آمادہ ہو گئے مگر رسول اللہؐ اس امر کی آگاہی کے لئے کہ ساروں کی وہی رائے ہے کہ محدود لوگوں کی، لوگوں کے سرداروں کے واسطہ سے معلوم کروا کر اس کے لئے آمادہ ہوئے۔ اور معلوم ہوا کہ سارے کے سارے، مملوکوں کے اعادے کے لئے دل سے آمادہ ہو گئے اسطرح رسول اللہؐ کے اس دوررس عمل سے ہمدموں کو اس عمل صالح (اساری کی رہائی) کا اعلیٰ صلہ ملا اور اس ٹولے کو دلی آرام، سکھ اور آسودگی حاصل ہوئی اور ہر گروہ مسرور رہا اک اس عالم کی رو سے اور دوسرا معاد کی رو سے۔

---

(۳۴۰) صحیح بخاری

(اساری کی مرگ)

اہل اسلام کی ماں اور رسول اللہؐ کی لاڈلی گھر والی (٣٤١) سے مروی ہے کہ:

اس گھڑی کہ رسول اللہؐ کے حکم سے معرکہ اولیٰ کے دوران لوگ محصور ہو کر اسازی ہوئے۔ سو محصوروں سے دو سرکردہ گمراہ (٣٤٢) مار ڈالے گئے اور اک (٣٤٣) احساں کے طور رہا ہوا (٣٤٤)۔

آگاہی رہے کہ احساں کے طور رہائی کا حکم کلام الٰہی کے اس ٹکڑے کہ:

''گمراہوں سے ہر اس محل کہ ملو وہاں ہی مار ڈالو!'' (٣٤٥) کی رو سے کالعدم ہوا ہے۔

مکرم ولد مسعود سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ کا اس لمحہ کہ گمراہوں کے اک سردار (٣٤٦) کی مرگ کا ارادہ ہوا وہ سردار کہہ اٹھا کہ:

مری اولاد کی رکھوالی کے لئے کوئی آدمی ہے؟ رسول اللہ کا کلام ہوا کہ:

''آگ'' (٣٤٧)۔

اس کلام سے دو طرح کے مراد ہوں گے۔ اولاً کہ آگ سے مراد ہلاکی اور اعدام ہے مراد ہے کہ اگر آگ رکھوالی کر سکے گی سو وہ کرے گی اور معلوم ہے کہ آگ کا کام ہی اس طرح کا ہے کہ وہ ہلاک کر دے دوم اس سے مراد ہو کہ وہ آدمی اس مال کا احساس کرے کہ اس کے لئے ہے اولاد کا معاملہ ادھر ہی کے لئے رکھ دے اولاد کا رکھوالا اللہ ہے۔ وہ وہاں کا احساس کرے۔ دوسری مراد اولیٰ ہے۔

اولاد کی مرگ

اک ہمدم مکرم (٣٤٨) سے مروی ہے کہ وہ موسوی گروہ (٣٤٩) کے اک ٹولے کے اساری کے ہمراہ محصور ہوئے کہا کہ:

---

(٣٤١) عائشہؓ (٣٤٢) عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن الحارث (٣٤٣) ابو عزہ الجمحی (٣٤٤) شرح السنہ بغوی (٣٤٥) اقتلوا المشرکین حیث وجد تموھم (التوبہ) (٣٤٦) عقبہ بن ابی معیط (٣٤٧) ابوداود (٣٤٨) عطیہ القرظی (٣٤٩) یہود کا قبیلہ بنو قریظہ

ہم رسول اکرمؐ کے ہاں لائے گئے اس دوراں ہمدم معصوم لڑکوں اور مردوں کی علاحدگی کے لئے موئے عار(۳۵۰) کی ٹوہ کے لئے لگ گئے۔ ہر وہ لڑکا کہ اسکے موئے عار اگے ہوئے ملے اس کو مار ڈالا اور وہ لڑکا کہ اسکے موئے عار معدوم ملے وہ مرگ سے دور رہا۔ مرے موئے عار کی ٹوہ لگائی گئی وہ معدوم ملے اسلئے کم عمر گرداں کر اساری کے ہمراہ معدود ہوا(۳۵۱)۔

رسول اکرمؐ کے ہاں سے ہر گھر والی اور لڑکے، لڑکی کی مرگ سے روک لگا دی گئی۔ مردوں اور لڑکوں کی علاحدگی کے لئے اک طور اسطرح ہے کہ اساری سے عمر کا سوال ہو اسی طرح دوسرا طور ہے کہ: سوال ہو کہ لڑکے ہو کہ مرد؟ مگر سر کی رکھوالی کے لئے امکاں ہے کہ محصور اصل حال کے الٹ اور عکس کلام کہہ دے اسلئے طوعاً و کرہاً موئے عار کی ٹوہ گوارا ہوئی۔ دھڑ کے کسی ڈھکے ہوئے حصہ کو کرہاً روا ہے کہ حاکم کھول کر آگاہی حاصل کر لے۔

لڑائی کے دوراں گول مول کلام (۳۵۲)

مکرم ولد مالک(۳۵۳) کا کہا ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا مدام معمول رہا کہ ہر لڑائی کے لئے کھلم کھلا ارادے سے ہٹ کر گول مول(۳۵۲) کلام کر کے اس معرکہ کے لئے آمادہ ہوئے مگر معرکہ عسرہ(۳۵۴) کے لئے کڑی گرمی کے موسم، صحراؤں کی رہروی اور اعداء کے لامحدود ٹڈی دل عسکر سے گرم ٹکراؤ کا امکاں ہوا۔ اس واسطے اک کڑے معرکے کا ارادہ ہوا۔ اسلئے کھلم کھلا اہل اسلام کو سارے احوال کہے کہ لڑائی کے لئے مکمل طور آمادہ ہوں اور مصرح طور محل معرکہ کا اسم لے کر ہمدم آگاہ کئے(۳۵۵)۔

اعداء کے ٹوہ کے لئے لگائے گئے آدمی ہر محل سرگرداں ہوں اور ہوا ہوس اور طمع کے طامع ہر سو ساعی ہوں کہ دوسرے گروہ کا کوئی طے کردہ امر اور لائحہ عمل معلوم ہو دوراں حال حاکم و سالار عساکر کے لئے لامحالہ درکار ہے کہ ہر ہر گام سہم کر اٹھائے اور ہر آہٹ سے آگاہ ہو ماحول سے کامل طرح آگہی رکھے اسلئے کہ امکاں ہے کہ معمولی سے کاہلی سے دائمی گھاٹا ہو اسلئے رسول اللہ لڑائی کے ارادہ سے لوگوں کو لاعلم رکھ کر دائماً اعداء کے مکر اور دھوکہ سے دور رہے۔ اس طرح

---

(۳۵۰) زیر ناف بال (۳۵۱) دارمی، ابوداود، ابن ماجہ، (۳۵۲) توریہ (۳۵۳) کعب بن مالک (۳۵۴) تبوک (۳۵۵) بخاری

کہ اگر مکہ مکرمہ کا ارادہ ہوا سو لوگوں سے رسول اکرم کا کسی اور محل اور گاؤں کے لئے سوال ہوا کہ وہ کہاں ہے؟ راہ کہاں سے ہوگی؟ لوگوں کے عدد کا سوال ہوا۔ ہاں مصرح طور دور رہے، کہ کہا ہو کہ اس ملک سے لڑائی کا ارادہ ہے کہ اصل حال کے الٹ کھوٹے کلام سے دور ہوں۔ اسلئے کہ اگر اسم لے کر کوئی کہہ دے کہ اس ملک سے لڑائی ہے اور ارادہ دوسرے محل کا ہو لا محالہ اسطرح کا کلام اصل حال کے عکس اور الٹ اور کھوٹا ہوگا اور کھوٹا کلام کلاں معاصی سے ہے۔

معرکہ عسرہ اک کڑا معرکہ ہوا کہ راہ کھٹکوں اور دھڑکوں سے مملو، موسم گرم اور اعداء کا ٹڈی دل گروہ معرکہ آراء ہوا اسلئے اول ہی سے اہل اسلام کو مصرح طور اور کھل کر کہا کہ:

معرکہ کے لئے مکمل طور آمادہ ہو کر معرکہ گاہ کی راہ لو۔ کہ آدمی رہروی کے آلام اور دکھڑوں سے دل کھٹا کر کے معرکہ کے لئے حوصلہ ہار کر گھر کے ارادہ سے دور رہے اور اسکے علی العکس راہ کی ہر دکھ کو کھلے دل سے گوارا کر کے معرکہ گاہ رواں دواں رہے۔

لڑائی کے دوراں عروسوں(۳۵۶) کے کام

> اک ہمدم مکرم(۳۵۷) سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ کئی معرکوں کے لئے اس ہمدم کی والدہ اور گروہ مددگاراں کی کئی عروسوں کے ہمرہ حصہ دار ہوئے اس دوراں کہ رسول اکرمؐ معرکہ کے لئے محو ہوئے عروسوں سے ہر اک مادام کا کام (اسکے سگے محارم) اعطاء ماء اور مرہم اور دوا دارو کا رہا(۳۵۸)۔

علماء اسلام کا لکھا ہے کہ ہر اک عروس اور مادام کے لئے، روا ہے کہ وہ احکام اسلام کی عاملہ ہو کر والد، لڑکے، گھر والے سہاگ اور محارم کے ہمراہ معرکہ گاہ آئے اگر معاصی و حرامکاری کے کھٹکے سے مأموں ہو۔ اور معرکہ کے دوراں اسکے لئے وہ کام روا ہوں گے کہ اسلام کی رو سے روا ہوں۔ محارم کے علاوہ اور لوگوں کے دھڑ کے مساس اور لمس سے دور رہے اسلئے کہ مرد کے لئے کسی مادام کا لمس اور اسکے لئے کسی مرد کا مساس حرام ہے الا آں کہ کسی کی مرگ کا ڈر ہو سو وہاں طوعاً و کرہاً حکم اور ہوگا۔

---

(۳۵۶) عورتیں (۳۵۷) انس (۳۵۸) مسلم

علماء کرام کے کلام سے مصرح طور معلوم ہو رہا ہے کہ ہر اک ہمدم کی وہ گھر والی کہ معرکہ گاہ آئی وہ اسی ہمدم کہ اسکا دولہا رہا) اور محارم ہی کے کام آئی۔

گھائلوں کی مرہم اور دوا دارو

اک ہمدمہ مکرمہ (۳۵۹) سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے ہمراہ اک کم آٹھ معارک کے دوراں حصہ دار ہوئی اور اسکا کام لڑاکوؤں کے مال وساماں کی رکھوالی اور معرکہ آراؤں سے گھائل لوگوں کی مرہم اور دوا دارو اور روگی (۳۶۰) کا مداوا رہا۔ اور معرکہ آراؤں کو روٹی کھلائی (۳۶۱)۔

اس کلام سے ادھر لکھے گئے سطور سے مصرح ہوا ہے کہ ہر مسلمہ کے لئے روا ہے کہ وہ محرموں کا مداوا کرے، مرہم لگائے دوائی دے مگر دوسرے مردوں کے کام آئے اور کسی آدمی سے مساس اور لمس ہو حرام ہے۔ اک کلام رسول اسطرح وارد ہوا ہے کہ:

آدمی کا رکس سے مکدر اور گو سے اٹے ہوئے سور سے لمس (۳۶۲) معمولی امر ہے اس سے کہ اس کے دھڑ کا اس مادام سے لمس اور مساس ہو کہ وہ اسکے لئے حرام ہو۔ ہاں کسی مکروہ عمل کے دھڑکے سے دور ہو اور مع محرم کے ہو دراں حال وہ معرکہ آرائی کے دوراں ساماں کی رکھوالی اور اسطرح کے اور وہ کام کہ لوگوں سے دور رہ کر کرے کر سکے گی۔

لڑکوں اور عروسوں کی مرگ کا حکم

مکرم عمر کے لڑکے (۳۶۳) سے مروی ہے کہ:

رسول اللہؐ کے ہاں سے عروسوں اور لڑکوں کی مرگ سے روک لگا دی گئی ہے (۳۶۴)۔

رسول اللہ گو اک لڑائی کے دوراں اک ملحدہ مری ہوئی ملی اس لئے اسطرح کا حکم ہوا مگر حکم مسطور اس مادام اور لڑکے کے لئے ہے کہ وہ لڑائی سے دور رہے اگر وہ عساکر سے ملکر لڑ رہے ہوں۔ اسی طرح اگر کوئی ملحدہ اور کوئی لڑکا اہل الحاد کا حاکم اور سالار عساکر ہو سو روا ہے کہ کوئی اسے مار ڈالے گو وہ لڑائی سے ہٹ کر رہے۔

---

(۳۵۹) ام عطیہ (۳۶۰) علیل اور بیمار (۳۶۱) مسلم (۳۶۲) یعنی گندگی سے آلودہ خنزیر چھونا (۳۶۳) عبد اللہ بن عمر (۳۶۴) بخاری، مسلم

عروسوں اور لڑکوں کا معاملہ

اک ہمدم (۳۶۵) سے مروی ہے کہ رسول اللہ سے اُہل الحاد کے اس گروہ کے معاملہ کا سوال ہوا کہ اہل اسلام کا گروہ وہاں مساء اور سحر کے دوراں (کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں) حملہ آور ہو کر اس گروہ کے گھر والوں اور معصوم لڑکوں کو مار ڈالے؟ کہا کہ:

''وہ اسی گروہ سے معدود ہوں گے۔''

اک اور کلام اسطرح مروی ہے کہ: وہ ماں اور والد کے ہمراہ ہوں گے (۳۶۶)۔

مراد ہے کہ اعداء کے ملک مساء اور سحر کے دوراں حملہ ہو اور گھٹا کے دوراں گھر والی اور معصوم لڑکا مرے۔ سو ہر دو کا معاملہ کس طرح ہوگا؟ رسول اللہؐ کے ہاں سے اس سوال کا حل اس طرح ہوا کہ اگر علی حدگی محال ہو سو وہ ملحدوں اور گمراہوں سے ہوں گے کہ ساروں کا حکم اک ہی ہوگا۔ اور اس گھڑی روا ہوگا کہ ہر اک کو مار ڈالے مگر اگر طلوع سحر کی دمک اور اسی طرح کسی اور واسطہ سے علاحدگی کا امکاں ہو سو اس لمحہ وہ اس حکم سے الگ ہوں گے۔ اسی طرح اگر اہل الحاد کا گروہ عروسوں اور لڑکوں کی آڑ لے اور اس آڑ کی اوٹ سے وہ ٹکر لے سو اس سمے وہی حکم ہوگا کہ ساروں کی مرگ روا ہے۔

رہے معمر لوگ، سو اک عالم (۳۶۷) کا لکھا ہے کہ: وہ معمر آدمی کہ اہل الرائے اور صلاح والوں سے ہو اسکی مرگ روا ہے۔ اور اسکے علاوہ دوسرے معمر آدمی اور اسی طرح سادھو اور اہل الحاد کے دھرم کے عالموں کا حکم، سو اہل علم کی آرا لکھ رہا ہوں۔

امام الائمہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے ہاں اسطرح کے لوگ مرگ کے حکم سے الگ ہوں گے۔

اور امام مصر امام محمد کی رائے ہے کہ اسطرح کے سارے لوگوں کی مرگ روا ہے۔

محررہ کلام رسول سے معلوم ہوا کہ اس عالم کے دوراں اہل الحاد کی اولاد کا اور ملحدوں کا حکم اک ہے ہاں عالم معاد کو معصوم اولاد والد اور ماں سے الگ ہوں گے اہل علم کی اک رائے کی

---

(۳۶۵) صعب بن جثامہؓ (۳۶۶) بخاری، مسلم (۳۶۷) امام نوویؒ

رو سے دارالسلام والوں سے ہوں گے۔

دوسری رائے ہے کہ ماں اور والد کی طرح آلام کدہ کے راہی ہوں گے۔

اک اور رائے ہے کہ کوئی محکم اور ٹھوس کلام محال ہے۔ اللہ کے ارادے کی رو سے وہاں ہوں گے کہ اللہ کا حکم اور امر ہوگا۔

اک اور رائے ہے کہ دارالسلام اور دارالآلام کے وسط ہوں گے۔

اک اور رائے ہے کہ دارالسلام والوں کے اہل کار ہوں گے۔

اک اور رائے ہے کہ ہر وہ لڑکا کہ اللہ کے علم کی رو سے مرداں گی کے دوراں وہ اللہ کے ہاں مسلم ہو سو وہ دارالسلام کا راہی ہوگا اور وہ کہ اسکا اللہ کو معلوم ہے کہ وہ اگر مرد ہو سو اسی طرح گمراہ رہے سو وہ آلام کدہ والوں سے معدود ہوگا۔

کم عمر لڑکوں کی مار سے روک ٹوک

مکرم سمرہ(۳۶۸) رسول اللہؐ سے راوی ہے کہ کہا کہ:

"گمراہوں کے مردوں کو مار ڈالو اور کم عمر لڑکوں کی مار سے دور رہو۔"(۳۶۹)

اس سے مراد وہ کم عمر لڑکے ہوں گے کہ لڑائی کے لئے ہر طرح کی حصہ داری سے دور ہوں اور اگر مردوں کی طرح معرکہ آراہ ہوں سو مردوں کا حکم لڑکوں کو اسی طرح لاگو ہوگا۔ [کمامرّ]

مادام اور اہلکار(۳۷۰) کی مرگ سے روک ٹوک

اک ہمدم مکرم(۳۷۱) کا کلام ہے کہ:

ہم اک معرکہ کے لئے رسول اللہؐ کے ہمراہ ہوئے رسول اکرمؐ کو کسی کے ارد گرد کئی لوگ اکٹھے دکھائی دے گئے۔ رسول اللہؐ کا اک آدمی کو حکم ہوا کہ:

معلوم کرکے آؤ کہ لوگ کس کے لئے اکٹھے ہوئے وہ معلوم کرکے آئے اور رسول اللہؐ کو کہا کہ: اک مادام ماری گئی ہے۔ رسول اکرمؐ کا کلام ہوا کہ: وہ لڑائی کی اہل کہاں؟

---

(۳۶۸) سمرہ بن جندب (۳۶۹) ابوداود و ترمذی (۳۷۰) نوکر (۳۷۱) رباح بن ربیع

عسکر کے اگلے ٹکڑے (٣٧٢) کے وسط مکرم صصام الٰہی (٣٧٣) لڑے۔ اک آدمی کو رسول اکرمؐ کا حکم ہوا کہ: اسے (صصام الٰہی کو) کہہ دے کہ کسی مادام اور اہلکار کی مرگ سے دور رہے (٣٧٤)۔

لڑائی کے دوراں وہی مرگ کا اہل ہے کہ لڑ رہا ہو اور اہل اسلام سے ٹکر لے۔ اس عہد کے دوراں عام طور سے اس دور کی عروس لڑائی سے دور رہی۔ اسی طرح اہلکار کام کے لئے رکھے گئے اور اہلکاروں کا عموماً معمول رہا کہ وہ کام سے سروکار رکھ کر لڑائی سے دور ہوں اسلئے رسول اکرمؐ کے ہاں سے روک ٹوک کر دی گئی کہ اسطرح کے کسی آدمی کو کوئی مار ڈالے۔ الا آں کہ وہ لوگ عام لڑاکوؤں کی طرح معرکہ آراء ہوں اور عساکر کا اک حصہ ہوں سو دوراں حال اسطرح کے اہلکاروں کا حکم وہی ہوگا کہ اور لڑاکوؤں کا ہے کہ لڑائی کے دوراں کوئی مار ڈالے، کہ محصور کر کے مملوک کر ڈالے۔

مسطورہ کلامہائے رسولؐ سے معلوم ہوا کہ اسلامی لڑائی اصول و احکام کی رو سے عام معرکوں سے علاحدہ عمل ہے کہ اسکے لئے اسطرح کے سارے اصول اہم اور لامحالہ طے کئے گئے۔

اعداء کی لاعلمی کے دوراں حملہ

اک عالم (٣٧٥) سے مروی ہے کہ اسے اک اور عالم (٣٧٦) کا مراسلہ ملا۔ لکھا کہ:

> اسے ولد عمر (٣٧٧) سے اطلاع ملی ہے کہ گمراہوں کا گروہ (٣٧٨) اک گھاٹ (٣٧٩) کے ارد گرد سواری لئے آ کر ٹھہرا۔ اللہ کے رسول اس کی لاعلمی کے دوراں وہاں آ کر اک دم حملہ آور ہوئے اس گروہ کے لڑاکوؤں کو مار ڈالا اور گھر والوں اور اولاد کو محصور کر ڈالا (٣٨٠)۔

معلوم ہوا کہ اعداء کی لاعلمی کے دوراں حملہ روا ہے۔

---

(٣٧٢) مقدمۃ الجیش (٣٧٣) خالد بن ولید (٣٧٤) نسائی، ابو داود (٣٧٥) عبداللہ بن عون (٣٧٦) نافع (٣٧٧) عبداللہ بن عمر (٣٧٨) بنو المصطلق (٣٧٩) مریسیع نام کا چشمہ (٣٨٠) متفق علیہ

سری کلمہ [کوڈ]

اک عالم(۳۸۱) سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ کا ہمدموں سے کلام ہوا کہ:

"اگر عدو مساء اور سحر کے دوران حملہ آور ہو سو اس دوران اک دوسرے کے لئے" حمٓ مدد سے دور رہے"(۳۸۲) کا کلمہ طے ہوگا۔"(۳۸۳)

کہائی والے معرکہ کے دوران محررہ کلمہ کوڈ کے طور طے ہوا۔ اس لئے کہ اس لمحہ کہ عساکر کا ٹکراؤ ہو گرد، دھول اور گھٹاؤں سے اک ہمراہی کو دوسرے ہمراہی کا علم گراں ہوگا اور آدمی کے لئے محال ہوگا کہ ہمراہی اور عدو کو الگ الگ معلوم کر سکے اسلئے کوئی کوڈ کلمہ اور سری کلام طے ہو کہ اہل معرکہ کے لئے معرکہ آرائی سہل ہو۔

محررہ کلمہ اک دعا ہے کہ: خمٓ والی سور کے واسطے سے اللہ گمراہوں کو رام کر دے۔ خمٓ اک کم آٹھ سور کا اول کلمہ ہے اور ہر اک سورہ مطہرہ اک عالی سورہ مکرمہ ہے۔

کئی اور علماء کا لکھا ہے کہ خمٓ اللہ کے اسماء سے اک اسم ہے اسلئے مراد اسطرح ہوگی کہ:

اے اللہ! گمراہ، امداد سے دور رہوں۔

رسول اللہؐ کے ولد عم(۳۸۴) سے مروی ہے کہ خمٓ اللہ کا اسم معلّیٰ ہے۔ آگاہی ہو کہ ہر لڑائی کے واسطے الگ کوڈ اور سری کلمہ طے ہوا ہے اسلئے کہ امکاں ہے کہ عدو اک کوڈ معلوم کر لے۔ مکرم سمرہ اور مکرم سلمہ ولد اکوع کے کلام سے اسی طرح معلوم ہو رہا ہے۔

مہمل صدا کاری(۳۸۵)

اک اللہ والے سے مروی ہے کہ کہا کہ:

رسول اللہؐ کے ہمدموں کو معرکہ کے دوران مہمل صدا کاری سدا مکروہ لگی(۳۸۶)

---

(۳۸۱) مہلب (۳۸۲) حم لا ینصرون (۳۸۳) ابوداود، ترمذی (۳۸۴) ابن عباس (۳۸۵) نعرے بازیاں

(۳۸۶) ابوداود

مراد ہے کہ اللہ کے ورد کے علاوہ مہمل صدا مکروہ ہے، اس طرح کہ اک آدمی کہے کہ ''دلاور ہوں''''لڑاکو ہوں''''ہے کوئی! کہ ہم سے ٹکر لے سکے'' اسکے علی العکس ہمدموں کا سراہا ہوا عمل اس طرح ہے کہ اللہ کے اسم کا ورد صدائے عالی سے کرے۔

سحر سحر حملہ

عروہ رحمہ اللہ کا کلام ہے کہ اس سے مکرم اسامہ کا کلام ہوا کہ:

اسکو محمد رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا حکم ملا اک مصر(۳۸۷) کے لئے کہ: وہاں سحر ہی سحر حملہ کردو اور (وہاں) آگ لگادو!(۳۸۸)۔

رسول اللہ کا وہ حکم اسلئے ہوا کہ سحر کی گھڑی کے دوراں عدو لاعلم ہوگا اور اعداء سوئے ہوئے ہوں گے اسلئے کامگاری ملے گی اور دوسرا حکم کہ آگ لگادو اسلئے ہوا کہ عدو کو مالی گھاٹا اور دکھ ملے اسکے کئے کرائے سارے کام رائگاں ہوں اس طرح اس کا حوصلہ ٹوٹ کر رہے گا اور وہ وہاں سے دوڑ کر اس گاؤں سے محروم ہوگا اور ملک اسلام کو سہل طور سے حاصل ہوگا۔

اہم اوامر

اک ہمدم مکرم(۳۸۹) سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا حکم ہوا:

''اللہ کا اسم لے کر راہ لو! اور اس سے امداد کا سوال کرو! اور اللہ کے رسول کی ملہ مطہرہ (کے عامل ہوکر) ڈٹ کر رہو! کسی معمر آدمی، کم عمر لڑکے، اور گھر والی کی مرگ سے دور رہو! معرکہ سے حاصل کردہ مال(۳۹۰) کی ٹھگی سے دور رہو! مال معرکہ کو اکٹھا کرو! اور معاملوں کی اصلاح کرو! اک دوسرے سے عمدہ سلوک کرو! اسلئے کہ عمدہ سلوک والا اللہ کو لاڈلا ہے۔(۳۹۱)

آگاہی ہو کہ معمر آدمی کی مرگ دراں حالے کہ وہ رائے والا اور صلاح کار ہو روا ہے۔ اسلئے رسول اللہ کا حکم ہوا کہ ولد الصمہ(۳۹۲) کو مار ڈالو! حالاں کہ اسکی عمر اک سو اٹھارہ سال(۳۹۳) سے سوا ہوئی۔ اسلئے کہ اسکی آمد گمراہوں کے معرکہ آراء گروہ(۳۹۴) کے ہمراہ حصول

---

(۳۸۷) اُبنا (۳۸۸) ابوداود (۳۸۹) ابوداود (۳۹۰) انس (۳۹۰) مال غنیمت (۳۹۱) ابوداود (۳۹۲) زید بن الصمہ (۳۹۳) ۱۲۰/ سال کا تھا (۳۹۴) ہوازن

رائے کے لئے ہوئی۔ اسی طرح کا حکم اس لڑکے اور لڑکی کا ہے کہ وہ رائے والی ہو، کہ حاکم وسالار ہو کہ عساکر کا اک حصہ۔ سو اسکی مرگ روا ہے ہاں! اگر وہ لڑائی سے ہر طور الگ ہوں اس لمحے وہ اس حکم سے علاحدہ ہوں گے

وہ آدمی کہ کسی ملحد کو مار ڈالے

اک ہمدم مکرم (۳۹۵) راوی ہے کہ رسول مکرم کا کلام ہے کہ:

’’گمراہ اور وہ آدمی کہ اسے مار ڈالے ہر دو دارالآلام کے وسط اکٹھے ہوں، سدا کے لئے محال ہے۔‘‘(۳۹۶)

اہل علم کا لکھا ہے کہ اس سے مراد وہ آدمی ہے کہ کسی معرکہ کے دوران کسی گمراہ کو مار ڈالا ہو اور وہ عمل اسکے اور معاصی اور آگ معاد کے لئے آڑ ہوا ہو۔

اک اور مراد اسطرح ہے کہ وہ آلام کدہ معاد کی آگ والے دکھ سے دور رہے گا اسی طرح اک اور مراد اسطرح ہے کہ اس محل سے کہ وہاں گمراہوں کو آگ والی دکھ ملے وہاں سے وہ دور ہوگا (مراد کہ اگر اسے دکھ ملے ہی سوا اک محل اور ہوگا مراد اول اور دوم اولیٰ ہے در ہر حال مسلم معرکہ آراء کے لئے اکرام ہے۔

عمدہ کمائی

اک ہمدم مکرم (۳۹۷) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

’’لوگوں کے لئے عمدہ کمائی اس آدمی کی کمائی ہے کہ اللہ کی راہ کے لئے گھوڑے کی لگام لئے رہے۔ ہر اس گھڑی کہ اسے ڈر اور ہراس کی صدا مسموع ہو، سوئے صدا دوڑے (عدو کی) مرگ کے محل ٹٹولے۔ اور وہ آدمی کہ مال (۳۹۸) لے کر کوہ کے کسی سر اور کسی وادی کی راہ لے، صلاۃ ادا کرے اور وہ مال (۳۹۹) کہ اسکی ادائے گی اسے عائد ہو، ادا کرے اور ساری عمر اللہ کے احکام کے آگے سر نکائے رہے اور سراسر لوگوں کی عمدگی کے لئے حصہ لے۔‘‘(۴۰۰)

---

(۳۹۵)ابوہریرہؓ (۳۹۶) مسلم، ابوداود (۳۹۷)ابو ہریرہ (۳۹۸)زکوۃ (۳۹۹) مال مویشی (بھیڑ، بکری وغیرہ)

(۴۰۰)مسلم

مراد ہے کہ اسلام کی رکھوالی کے لئے کوئی کوہ ہو کہ وادی مال لے کر اسکی راہ لے اور وہاں ہی رہے۔ معمولی محل اور کم مال سے ہی مسرور ہو اگر اسے کسی مال کی ادائے گی عائد ہو سو ادا کرے، لوگوں کے ہمراہ عمدہ کاموں کے لئے حصہ لے اور لوگوں کو سوء کلام اور عمل سوء سے دور رکھے اور اسی طرح وہ لوگوں کی دکھ دہی سے دور رہے۔ اسطرح کی ماحول سے علاحدگی اور لوگوں سے دوری اگر کسی کو ملے لامحالہ وہ مسعود و محمود ہے۔ اس کلام رسولؐ سے معلوم ہوا کہ لوگوں اور ماحول سے علی حدگی اس سے اولیٰ ہے کہ لوگوں سے گھل مل کر رہے مگر اس طرح کا حکم عوام کے لئے اس لمحہ ہے کہ ہر سو گمراہی کا دور دورہ ہو، اک دوسرے سے لڑائی عام ہو، ہر اک کا دوسرے سے دل کھٹا ہو اور اسے ڈر ہو کہ وہ اور لوگوں کی طرح ہو کر رہے گا۔ اسلئے اسکے لئے اولیٰ وہی ہے کہ لکھا کہ کام سے کام رکھے اللہ کے احکام کا عامل ہو اسم الٰہی کا ورد دائماً کرے اور آل و اہل کے لئے کمائی کرے۔ مگر مصلح اور اہل علم کے لئے اولیٰ ہے کہ وہ لوگوں سے گھل مل کر لوگوں کی اصلاح کی سعی کر کے احکام اسلام اور اصلاح کے داعی ہوں اور اللہ کے رسولوں کی طرح ہر اہل علم اور مصلح مکمل سعی کرے کہ ماحول کا ہر آدمی اس راہ کو لوٹ آئے کہ اسکی کامگاری اور معاد کے دائمی آرام و سکوں کی راہ ہے۔

معرکہ آراء کے آل و اہل کی رکھوالی

اک ہمدم مکرم (۴۰۱) سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہوا کہ:

> وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوراں کسی معرکہ آراء کو لڑائی کا ساماں اور رسد دے وہ (اس معرکہ آراء ہی کی طرح) لڑا اور وہ آدمی کہ کسی معرکہ کے ورے اسکے گھر اور آل و اہل کی رکھوالی کی (سو وہ اسی طرح) لڑا (۴۰۲)۔

واہ! اللہ کا کسطرح کرم ہے کہ اگر کوئی کسی رکاوٹ سے لڑائی سے محروم رہا مگر کسی معرکہ آراء کی مدد کر دے، اسکو مال دے دے، اسلحہ مول کر اسے دے دے، اور اسی طرح اگر مال سے محروم ہے مگر اسکی گھر کی رکھوالی کرے، آل و اولاد کے امور مہمہ حل کرے وہ حکماً اس معرکہ

---

(۴۰۱) زید بن خالد (۴۰۲) متفق علیہ

کا حصہ دار ہے اور اسے معرکہ آراء ہی کی طرح کا صلہ عطا ہوگا اللہ کے ہاں کس امر کی ہے؟

معرکہ آراء کی گھر والی کا اکرام

اک ہمدم مکرم (۴۰۳) سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہوا کہ:

> ''لڑائی کے حصہ دار معرکہ آراء کی گھر والی کا اکرام اس آدمی کو کہ معرکہ سے محروم رہاماں کے اکرام کی طرح عائد ہے۔ اور معرکہ سے رکا ہوا ہر وہ آدمی کہ کسی معرکہ آراء کے گھر کا رکھوالا ہوا اور اسی دوراں ٹھگی سے کام لے سوائے معاد کو کھڑا کر کے وہ معرکہ آراء اسکے وہ اعمال صالحہ کہ اسے درکار ہوں اس سے لے لے گا، کہو کہ رائے کس طرح ہے کہ وہ معرکہ آراء اس ٹھگ کی کس عدد کے مساوی اعمال صالحہ لے لے گا؟۔''

اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ اس مکروہ آدمی کے اعمال صالحہ کا وہ سارا حصہ کہ معرکہ آراء لے سکے گا لے لے گا اور وہ مکروہ آدمی سرگرداں اور رسوا کھڑا رہے گا۔

اک سواری

والد مسعود راوی ہے کہ اک آدمی مہار والی سواری لے کر رسول اکرمؐ کے آگے آ کر ہم کلام ہوا کہا کہ:

وہ (سواری) اللہ کی راہ کے لئے ہے (مراد ہے کہ اللہ کے لئے دے رہا ہوں) رسول اللہ کا کلام مسعود ہوا کہا کہ:

> ''اسکے صلہ اک سو کم آٹھ سو سواری لوگے (اللہ کے ہاں سے) اور وہ ساری کی ساری مہار والی ہوں گی]] (۴۰۴)۔

اس مسلم امہ کو اک صالح عمل کا کم سے کم دس اور اس سے سوا، اک سو کم آٹھ سو اعمال صالحہ کا صلہ عطا ہوگا دل کے ارادہ کی رو سے، کہ اسکا دل دکھاوے سے مطہر ہوگا اسکو اسکی رو سے صلہ ملے گا اللہ کا کلام ہے کہ اسکا ماحصل ہے:

---

(۴۰۳) بریدہ (۴۰۴) مسلم، نسائی

''ہر وہ آدمی کہ کوئی عمل صالح لے کر آئے سو اسکے لئے اس (عمل) کی طرح دس (اعمال کا صلہ) ملے گا۔''(۴۰۵)

لڑائی سے محروم رکھوالا

اک ہمدم مکرم (۴۰۶) سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ اک عسکر کو اک گروہ سے لڑائی کے واسطے ارسال کر گئے اور اسے کہا:

''ہر دو مردوں سے اک لڑائی کے لئے رواں ہو (اک گھر رہے) (لڑائی کا) صلہ ہر اک کو ملے گا۔'' (رواہ مسلم)

مراد ہے کہ اگر کسی گھر کے دو آدمی ہوں سو اک لڑائی کی راہ لے اور دوسرا گھر کے امور اور کاموں کی رکھوالی کے واسطے رکا رہے۔ اسلام سراسر کرم ہے اسکا ہر اک حکم اور امر سہل ہے۔ ہر حکم اس عالم کے اہم کاموں کا راعی ہے۔ وہ امور معاد کے ہمراہ اس عالم کے امور اور آدمی کے اکرام کی رکھوالی کے لئے اسی طرح سے مصر ہے۔ سو وہ آدمی کہ گھر کے لئے معرکہ آرائی سے کرہار کا ہوا ہے اسلئے اسے معرکہ آراء ہی کی طرح اسکے مساوی صلہ ملے گا گو وہ عملاً لڑائی سے دور رہا۔ مگر اگر عدو حملہ آور ہو اور اہل اسلام کے ملک اور املاک کو لوٹ رہا ہو سو اس لمحہ ہر آدمی کے سر لڑائی کا حکم موکد طور سے عائد ہوگا۔

مرگ معرکہ (۴۰۷) کا سوال

مکرم سہل (۴۰۸) راوی ہے کہ اللہ کے رسول کا کلام ہے کہا کہ:

''ہر وہ آدمی کہ اللہ سے دل کی گہرائی سے معرکہ کی مرگ کا سائل ہوگا اللہ اسکو اس مرگ کا مرحلہ اور مکاں عطا کرے گا گو وہ مسہری کی مرگ مرے۔''(۴۰۹)

دکھاوے سے ہر صالح عمل ردی اور رائگاں ہوگا اس عمل کی ساکھ دو ٹکے سے کم ہوگی مگر اگر کوئی آدمی سراسر دل کی گہرائی سے کسی عمل صالح کا ارماں اور مصمم ارادہ کرے مگر کوئی رکاوٹ

---

(۴۰۵) من جاء بالحسنة فله عشر امثالها (الانعام) (۴۰۶) ابو سعید (۴۰۷) شہادت (۴۰۸) سہل بن حنیفؓ (۴۰۹) مسلم والاربعہ

آڑے آئے اور وہ عام مرگ مرے سوائے اسی طرح اسکے ارادے کی رو سے اللہ کے ہاں سے صلہ اس عمل کا ملے گا اس لئے کہ ارادے کا سروسروکار دل سے ہے اور دکھاوے کے کھٹکے سے ہر طرح دور ہے اس لئے مسلم کا ارادہ اسکے عمل کی طرح صلہ صالحہ کا محرک اور عامل طے ہوا ہے۔

مرگ معرکہ کا اعلیٰ صلہ

''اک ہمدم مکرم (۴۱۰) سے مروی ہے کہ اک مسلم (۴۱۱) کی والدہ (۴۱۲) رسول اللہؐ کے ہاں آئی اور کہا کہ: مرے لڑکے کا حال کہئے (وہ مسلم معرکہ اولیٰ (۴۱۳) کے دوراں اک لا معلوم سہم سے مرا) اگر وہ دار السلام وارد ہوا ہے سو اسکی علاحدگی کو حوصلہ سے سہاروں اور اگر معاملہ علی العکس ہو سو اسکی علاحدگی کو مسلسل روؤں؟''

رسول اللہؐ کا کلام ہوا کہ:

''اے اس لڑکے کی ماں! دار السلام کئی (۴۱۴) گل کدوں کا ہے اور وہ لڑکا دار السلام کے سارے حصوں سے اعلیٰ حصے (۴۱۵) کا اہل ہوا ہے۔'' (۴۱۶)

معرکہ گاہ کی راہ روی کے دوراں کوئی گولہ لگے کہ گولی، راکٹ لگے کہ حسام، سہم لگے کہ رماح در ہر حال اسکی مرگ معرکہ کی مرگ ہی ہوگی اور اسے معرکہ کے دوراں مرے ہوؤں والے عالی مراحل اور لا محدود صلہ ملے گا۔

والد اور والدہ کے لئے کار آمد سہارا

مکرم ولد عمرو (۴۱۷) کا کلام ہے کہ:

اک آدمی کی رسول اکرمؐ کے ہاں آمد ہوئی اور معرکہ کے لئے رہروی اور راہداری کا سائل ہوا رسول اللہ کا سوال ہوا کہ: والد اور والدہ سے ہر اک ہے؟ کہا:

ہاں! کہا کہ:

''ہر دو کے کام آکر معرکہ آراء رہو!''

---

(۴۱۰) انس (۴۱۱) حارثہ بن سراقہ (۴۱۲) ربیع بنت البراء (۴۱۳) بدر (۴۱۴) باغات (۴۱۵) جنت الفردوس

(۴۱۶) بخاری (۴۱۷) عبداللہ بن عمرو

اک اور کلام اسطرح مروی ہے کہ: ''گھر کی راہ لے کر والد اور والدہ کے کام آؤ۔''(۳۱۸)

اسطرح کا حکم اس دور کے لئے ہے کہ لڑائی کے لئے صدائے عمومی معدوم ہو اور اسکے عدم حصہ داری سے معرکہ آراء گھاٹے سے دور ہوں اور اسی طرح والد اور ماں کی رکھوالی کے لئے اک وہی ہو وہی اک سہارا، اور آسرا ہو اور کوئی مددگار معدوم ہو سو دوراں حال والد اور والدہ کے لئے وہ سہارا ہو اس سے اولیٰ ہے کہ وہ معرکہ آراء ہو۔ اور والد والدہ سے عمدہ سلوک کر کے وہ معرکہ آرائی کے صلے کا اہل ہوگا۔ اور اگر معرکہ کے لئے صدائے عمومی ہو، اور اسی طرح کوئی اور سہارا ہو سو اس گھڑی اسکے لئے سوئے معرکہ رہروی اہم ہوگی اور اسی طرح اگر اسکی عدم حصہ داری سے معرکہ آراؤں کو گھاٹا ہو رہا ہے، سو اس کے سر لڑائی لامحالہ عائد ہوگی۔

مدد الٰہی سے مالا مال ٹولہ

مکرم عمراں (۳۱۹) سے مروی ہے کہ:

رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

مری امہ کا اک گروہ مسلسل لڑے گا کہ اسلام حاوی ہو اور وہ گروہ اعداء کو حاوی رہے گا۔
الا آں کہ اس گروہ کا الوداعی ٹولہ مہا مکار (۳۲۰) سے لڑائی کرے گا (۳۲۱)۔

مراد ہے کہ معرکہ آرائی الی المعاد ساری اور معمول رہے گی، ہر دور کے دوراں کوئی اک گروہ لامحالہ ہوگا کہ وہ اعلاء کلمہ الٰہی، علو اسلام، اعداء اسلام کی رسوائی اور گراوٹ کے لئے لڑے اور اسکے ہمراہ اللہ کی مدد ہو، سدا حاوی اور کامگار و کامراں ہوں گے۔ اس گھڑی کہ مہا مکار آئے گا اس عالم کا الوداعی دور ہوگا۔ اور معاد کی آمد آمد ہوگی، سو اس مہا مکار اور اسکے لوگوں سے کہ اسرائلی گروہ سے ہوں گے آسماں سے آمدہ اللہ کے رسول روح اللہ (۳۲۲) (سلام اللہ علی روحہ) اور امام مہدی معرکہ آراء ہوں گے اللہ کا رسول مہا مکار کو مار ڈالے گا۔ اور اسطرح اسکی ملمع کاری اور سحر کاری کا طلسم ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔ ہر سو اسلام کا دور دورہ ہوگا گمراہ، اور ملحد معدوم ہوں گے اس لئے اس عہد کے دوراں معرکہ آرائی کا حکم کالعدم ہوگا۔

---

(۳۱۸) بخاری، ابوداود، ترمذی، نسائی (۳۱۹) عمران بن حصین (۳۲۰) مسیح دجال (۳۲۱) ابوداود (۳۲۲) حضرت عیسی

الم دہ صلہ

والد امامہ (۴۲۳) رسول اللہؐ سے راوی ہے کہ کہا کہ:

> ”وہ آدمی کہ معرکہ سے دور رہا اور اسی طرح رکا۔ ہاکہ کسی معرکہ آراء کو لڑائی کا ساماں دے۔ اور اسی طرح کسی معرکہ آراء کے گھر کی عمدگی ست رکھوالی سے رکا رہا اسے اللہ معاد سے ادھر ہی (اس عالم کی عمر کے دوراں) کسی کڑے دکھ والم سے محصور کردے گا۔“(۴۲۴)

اس لمحہ کہ اہل اسلام معرکہ آرائی سے روگرداں ہوئے اور معرکہ آراؤں کی امداد سے رک گئے اور معرکہ آراء اہل اسلام کی لاعلمی سے اعداء کے رحم وکرم کے حوالے ہوئے اور وہ کسی حامی سے محروم رہے سو اک دم اللہ کے ہاں سے وہ سا ہی مسلم کسی کڑے دکھ اور الم سے رسوا ہوئے، اور اہل اسلام کی دھاک اعداء کے دلوں سے مٹ گئی اور اعداء اسلام حاوی ہوئے۔ اس لئے ہر مسلم کو لامحالہ عائد ہے کہ وہ عملاً معرکہ آرائی کے لئے گھڑی گھڑی حصہ لے اور اگر کسی رکاوٹ سے وہ عملاً لڑائی سے محروم رہے سو کسی معرکہ آراء کی مالی مدد ہی کردے اسے اسلحہ سے مسلح کرے اور کم سے کم کسی معرکہ آراء کے گھر، آل واہل اور اولاد اور اسکی سوداگری کا راعی ہو کر رکھوالی کرے، کہ وہ آرام سے اک سو ہو کر لڑ سکے اور اگر اس سے ہی وہ محروم رہے سو وہ مسلم کس کام کا؟ اسلئے اسطرح کا مسلم اسکا اہل ہے کہ اسے اسی عالم اسکی لاعلمی کا صلہ ملے۔

عالم اسلام کے ہر ملک کے احوال کا مطالعہ کرو۔ معلوم ہوگا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام سو در سو اٹل ہے۔ ہر ملک کئی طرح کے دکھڑوں اور آلام کا گڑھ ہے، ہر ملک دوسرے ملک کے احوال سے کٹا ہوا ہے۔ ہر سو مسلم رل رہا ہے کوئی ٹس سے مس ہو محال ہے حالاں کہ رسولؐ اکرم کا کھلا کلام ہے کہ:

> ”وہ آدمی کہ اہل اسلام کے معاملوں اور امور سے دور رہے وہ اہل اسلام سے الگ ہے“(۴۲۵)

---

(۴۲۳) ابو امامہ (۴۲۴) ابوداود (۴۲۵) من لم يهتم بامر المسلمين فليس منهم (الحديث)

دور رواں کے دوران اس دکھ اور الم کے اصل سر اور مداوا سے ہٹ کر ہم دوسرے عوامل کے لئے سرگرداں ہوئے اصل سر وہی ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کا کہا ہوا ہے کہ: ہمارا اسلام سراسر اسم ہی اسم ہے دل اسلام کی اصل سے کھوکھلا اور عاری ہے۔

اے اہل اسلام! لوٹ آؤ اللہ کے کلام اور عمل معرکہ آرائی کو، کہ وہی کامگاری کی راہ اور اس کی اصل عامل اور محرک ہے وہی ہمارا مداوا ہے اور درد کا درماں ہے۔

دارالسلام کے حصول کی اطلاع

اک ہمدم مکرم (۴۲۶) روح اللہ روحہ راوی ہے کہ:

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلّم) کا کلام ہوا کہ:

''سلام کو عام کرو، اکل وطعام کھلاؤ (گمراہوں کی) گدی اڑاؤ! دارالسلام حاصل کرلوگے۔'' (۴۲۷)

سلام اک طرح کی دعا ہے کئی اک کلام رسول وارد ہوئے کہ اسے عام کرو!

اک مسلم دوسرے مسلم سے ملے سو اس لمحے اسے اسلام کی رو سے سلام کرے اسے اسی طرح سلام لوٹائے۔ سلام سے دوری اور اسی طرح مٹھی کھول کر کے اسے ہلاکر سلام اصل اسلامی سلام سے محرومی ہے۔

سلام رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا طور محمود ہے اور ردسلام لامحالہ عائد اور اہم ہے ردسلام کا حکم کلام الٰہی (۴۲۸) سے مؤکد ہے۔

مال اگر اللہ کے ہاں سے ملا ہے سو اسے مہمل کاموں کے لئے اڑا کر اور حرام امور کے لئے، لٹا کر سراسر ہڈحرامی ہے، اسکا اکرام اسطرح ہے کہ اسے گداؤں، گداگروں اور سوءالحال مال سے عاری محروم لوگوں کو کھلائے اور اسے اللہ کی راہ لٹائے اس عمل سے مال کو اللہ اور سوا کرے گا اور اسی طرح اسکے کرم اور احساں کا صلہ ادا ہوگا۔ معرکہ آرائی، اعلاء اسلام کے لئے

---

(۴۲۶)ابوھریرۃ(۴۲۷)ترمذی(۴۲۸)واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوھا(النساء)

اعدائے اسلام سے لڑائی اور گمراہوں اور ملحدوں کا اعدام دارالسلام کے حصول کا اعلیٰ واسطہ اور کلاں محرک ہے۔ اس کلام رسول سے اولاً سلام دوم طعام سوم لڑائی کا حکم اس امر کو مصرح کررہا ہے کہ اسلام سلام اور سکھ دہی کا مدعی ہے، وہ لوگوں کی مالی طور سے ہمسری کے لئے ساعی ہے اور اسی کے احکام سے ماحول سدھرے گا اگر اسکے احکام سے اک لڑائی ہے، ہی سو وہ اسلئے کہ مکدر مواد سے ماحول مطہر ہو اور اس عالم کا مکدر مواد الحاد اور گمراہی ہے کہ اس سے لوگوں کی مالی ہمواری معدوم اور مالک اصلی کی حکم عدولی ہو رہی ہے اور اسطرح عالم کا سارا معاملہ درہم ہو رہا ہے، اک ماہر ڈاکٹر دھڑ کے کسی حصہ کو ردی مواد سے مملو معلوم کرے سو وہ اسے کاٹ ڈالے گا کہ دھڑ کا کوئی اور حصہ اسکے ردی عمل سے دور رہے۔ اور اگر وہ رحم کھا کر اسکی کاٹ سے دور رہے سو اسکا مآل ہر اک کو معلوم ہے کہ مآل کار سارا دھڑ معطل ہو کر روح سے محروم ہو کر ہلاک ہوگا اور اسطرح مر کر عمدہ دھڑ مٹی کا ہو کر رہے گا۔ اسی طرح اس گھڑی کہ گمراہی اور الحاد حد سے سوا ہو اور عالم کے سکوں کو کھٹکا اور دھڑکا ہو سو اسکا حل اور مداوا لڑائی ہی ہے ولاّ عالم کا سکوں معدوم ہو کر ہلاک ہو کر ہی رہے گا۔

اللہ کی راہ کے دوراں رکھوالی

اک ہمدم مکرم (۴۲۹) رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے راوی ہے کہ کہا کہ:

> ”ہر مردے کے عمل کو مہر لگے گی سوائے اس آدمی کے کہ اللہ کی راہ کے دوراں رکھوالی کے حال ہی کے دوراں مرے۔ اس لئے کہ اسکا عمل مسلسل الی المعاد سوا ہوگا اور وہ گور کے دکھ سے دور ہوگا۔“(۴۳۰)

وہ معرکہ آراء کہ سرحد کی رکھوالی کرے اور عسکر اسلام کے لئے اعداء سے ڈھال ہو وہ گمراہوں اور اہل الحاد کو اہل اسلام سے دور کر کے اعلاء اسلام کا واسطہ ہے اسلئے اسکا عمل ساری رہے گا۔ اور ہر ہر گھڑی اسے اعمال صالحہ کا صلہ ملے گا اور اہل اسلام کی ساری کمائی کا وہ اہل ہوگا اور اہل اسلام کے سارے اعمال کا حصہ دار ہوگا۔

---

(۴۲۹) فضالہ بن عبیدؓ (۴۳۰) ابوداود، ترمذی

اللہ کی راہ کی گرد اور دھول

اک ہمدم مکرم (۴۳۱) رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے راوی ہے کہ کہا کہ:

> ''وہ آدمی کہ اللہ کے ڈر سے روئے، وہ آلام کدہ کو گھسے محال ہے الا آں کہ دوہا ہوا دودھ اسکے محل (۴۳۲) کو لوٹے اور اللہ کی راہ کے دوراں لگی ہوئی دھول اور آلام کدہ معاد کا دھواں کسی آدمی کے لئے اکٹھے ہوں محال ہے۔'' (۴۳۳)

اللہ کی راہ کا اکرام ہی اسطرح ہے کہ ہر وہ آدمی کہ اس راہ کے لئے معمولی سا دکھ اُٹھائے آلام کدہ معاد اسکے لئے حرام ہوگی۔

اللہ کی راہ کی لڑائی

اسی ہمدم مکرم سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدموں سے اک ہمدم کا اک گھاٹی سے مرور ہوا۔ معلوم ہوا کہ وہاں مٹھاس والے ماء کا اک گھاٹ ہے اسے وہ محل عمدہ لگا کہا کہ:

اگر لوگوں سے الگ ہو کر اسی وادی ٹھہروں (اور احکام الٰہی کا عامل رہوں سو کس طرح کا عمدہ عمل ہوگا؟) رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اس کلام سے مطلع ہوئے اس سے کہا کہ:

> ''اس سے دور رہو اس لئے کہ اگر کوئی آدمی اللہ کی راہ کے دوراں ٹھہرے وہ اولیٰ ہے اس سے، کہ گھر رہ کر ساٹھ اور دس سال صلاہ ادا کرے اسطرح کا معاملہ عمدہ ہے کہ اللہ معاصی کو محو کردے اور دار السلام کا اہل کردے۔ اللہ کی راہ کے لئے لڑائی کرو! اس لئے ہر وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوراں معمولی لمحہ کے لئے ہی لڑائی کرے اسکے لئے دار السلام لامحالہ طے ہوگا۔'' (۴۳۴)

اس عہد کے دوراں لڑائی عائد رہی اسلئے اہم عمل سے روگرداں ہو کر معمولی عمل کے لئے کوئی سرگرداں ہو، معاصی سے معدود ہوگا۔

---

(۴۳۱) ابوہریرہؓ (۴۳۲) تھن (۴۳۳) ترمذی (۴۳۴) ایضاً

اللہ کی راہ کی مرگ

مکرم والد مالک(۴۳۵) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے مسموع ہوا کہ:

> "وہ آدمی کہ اسے گھر سے اللہ کی راہ کے لئے رواں ہوکر مرگ آئے گو کہ کوئی اسے مار ڈالے، کہ اسکا گھوڑا اور سواری اسے گرادے (کہ اس سے اسکی گدی ٹوٹے)، کہ اسے کوئی مسموم مکوڑا ڈس لے، کہ اسے مسہری کی مرگ آئے در ہر اس حال کہ اللہ کا ارادہ ہو سو وہ معرکہ کی مرگ والا ہے(۴۳۶) اور اسے دارالسلام ملے گا۔"(۴۳۷)

للہ کی راہ کی رہروی کے دوران ہر طرح کی مرگ اسی طرح کی مرگ ہوگی کہ معرکہ گاہ کے وسط عدو کے وار سے آئی ہو۔ اور معرکہ گاہ والی مرگ کا صلہ اسی طرح وہاں حاصل ہوگا الا آں کہ عدو کے وار سے ہٹ کر اگر مرگ آئے سو وہ حکماً معرکہ کے دوران عدو کے وار سے آئی ہوئی مرگ ہوگی۔ اور عدو کے وار والی مرگ اصل ہے، اس عالم اور عالم معاد ہر دو کی رو سے۔ اور اول والی مرگ عالم معاد کی رو سے اسکے احکام وہی ہوں گے کہ اصل معرکہ گاہی مرگ والے کے ہوں گے۔ ہاں اس عالم کی رو سے اس حکمی مرگ کے لئے عام مردوں کے احکام لاگو ہوں گے۔

لڑائی سے لوٹ کر آمد

مکرم ولد عمرو(۴۳۸) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ:

> "(لڑائی سے) عود لڑائی ہی کی طرح ہے۔"(۴۳۹)

اس سے مراد ہے کہ معرکہ آراء معرکہ کرکے ملک اور گھر کو لوٹے سو اسے اسی طرح کا صلہ ملے گا کہ گھر سے لڑائی کے لئے رہروی سے اسکو ملا۔

معلوم ہوا کہ معرکہ آرائی سے گھر کو عود سے معرکہ کا صلہ مدام رہے گا۔ اسلئے کہ معرکہ آراء

---

(۴۳۵) ابومالک اشعری (۴۳۶) شہید (۴۳۷) ابوداود (۴۳۸) عبداللہ بن عمرو (۴۳۹) موطا مالک، ابوداود، احمد

اللہ ہی کے حکم سے گھر لوٹ رہا ہے کہ گھر والوں کے عائد کردہ امور ادا کرے۔ اسی لئے اُسی صلہ کا اہل ہے کہ لڑائی کے لئے رہروی کے لمحے اسے ملا اور معلوم ہے کہ وہ لڑائی سے لوٹ کر گھر والوں کے معاملوں کو مکمل کرے گا اور آرام کر کے مکرر عدو سے ٹکراؤ کے لئے آمادہ ہوگا۔

کئی اک اہل علم کا کلام ہے کہ اس سے مراد وہ ہے کہ عدو کے عسکر کے لئے مکرر حملہ کے اردہ سے ہو گو کہ لڑائی رکی ہوئی ہو مگر اسے اسی طرح صلہ عطا ہوگا۔ اسی طرح کئی اہل علم کی رائے ہے، کہ امکاں ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلّم) سے اس گروہ کے حال کا سوال ہوا ہو کہ کسی مہا اور کلاں عسکر کے ڈر سے لوٹا ہو اسلئے کہ اور کمک لے کر مکرر حملہ آور ہو سو اس حال اسکی عود سے اسے لڑائی ہی کی طرح کا صلہ ملے گا۔

معمولی لمحہ کی لڑائی

اک ہمدم مکرم (۴۴۰) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلّم) سے اسے مسموع ہوا کہ کہا کہ:

> ”ہر وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوراں اس لمحہ کہ سواری کا مالک دودھ دوہے اور معمولی لمحہ کے لئے ٹھہر کر مکرر دودھ دوہے، کے مساوی لڑائی لڑے گا اسکے لئے دار السلام عائد ہوا۔ اور وہ آدمی کہ اسے اللہ کی راہ کے دوراں کوئی گھاؤ لگے اور کوئی دکھ ملے سو وہ (گھاؤ) معاد کو ہرا ہو کر آئے گا وہ لہو کی طرح لال اور اسکا رائحہ اور مہک مسک کی سی ہوگی اور وہ آدمی کہ اسکے دھڑ کے وسط کوئی گلٹی اور مسہ ہو سو وہ اس کے لئے معرکہ کے دوراں مرے ہوؤں (۴۴۱) کی مہر ہوگا۔“ (۴۴۲)

امکاں ہے کہ اس لمحہ سے سحر و مساء کے دوراں کا لمحہ ہو اسلئے کہ سحر و مساء کو عموماً معمول ہے کہ مالک دودھ دوہے۔

اور اسی طرح اسکا امکاں ہے کہ اس سے مراد وہ معمولی لمحہ ہو کہ مالک اولاً دودھ دوہے اسطرح کے مسلسل عمل سے دودھ سوکھ کر رہے، سو مالک معمولی لمحہ کے لئے ٹھہر کر کے آرام کر کے

---

(۴۴۰) معاذ بن جبلؓ (۴۴۱) شہید (۴۴۲) ابوداود، ترمذی، نسائی

مکرر دودھ دو ہے۔ ادھر اسی طرح کی مراد اولی ہے کہ اگر کوئی اس معمولی لحہ کے مساوی ہی لڑائی کے لئے حصہ لے سوا سے اسکا اعلی صلہ ملے گا۔

معرکہ آرائی کے دوراں کوئی گھاؤ عدو کے وار سے لگے، کہ کسی صدمہ سے گھائل ہو، سواری سے گر گئے، ٹھوکر کھا گئے، اسی طرح کوئی اور دکھ اور الم ملا سو معاد کو وہ گھاؤ اور سواہرا ہو کر آئے گا کہ اس امر کا دال ہو کہ وہ آدمی دراصل کلمہ الٰہی کے اعلاء کے لئے اور اسلام کی کامگاری کے لئے سرگرداں رہا اسلئے اسے معرکہ آراؤں والا صلہ عطا ہوگا۔

کرائے کا اہل کار (۴۴۳)

اک ہمدم مکرم (۴۴۴) کا کلام ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلّم) کے ہاں سے لڑائی کا اعلاں ہوا۔ اس۔ لمحے مری عمر حد سے سوا رہی اور کسی اہلکار سے محروم۔ اس لئے کسی اسطرح کے اہل کار کی ٹوہ کی کہ وہ مرے امور کی رکھوالی کرے۔ ٹوہ کر کے اک اہل کار ملا۔ مرا اس سے سہ طلائی سکّوں سے معاملہ طے ہوا۔ اس گھڑی کہ مال معرکہ حصہ حصہ ہوا، مرا ارادہ ہوا کہ اور لڑاکوؤں کی طرح اسے حصہ ملے سو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلّم) کے ہاں آکر سارا حال کہہ ڈالا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلّم) کا کلام ہوا کہ:

> ”مرے ہاں وہ آدمی اس عالم اور معاد کے دوراں سوائے طے کردہ طلائی سکّوں کے، ہر صلہ سے محروم ہے۔“ (۴۴۵)

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلّم) کے کلام کا اصل مرام اس امر کے لئے اکساہٹ ہے کہ اللہ ہی کے لئے لڑو! اور اللہ ہی کے لئے معرکہ آراء کے کام آؤ! اعلی صلہ کے اہل ہوگے۔ ولا اس عالم کے معدود ٹکے اور سکے ہی حاصل ہوں گے معاد کے اعلی صلے اور مال معرکہ کے حصہ سے محروم رہو گے۔

---

(۴۴۳) نوکر (۴۴۴) یعلی بن امیہؓ (۴۴۵) ابودواد

دکھلاوے اور مال کے لئے معرکہ آرائی

اک ہمدم مکرم (۴۴۶) روح اللہ روحہ سے مروی ہے کہ اک آدمی کا رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے سوال ہوا:

> ''اے اللہ کے رسول! اک آدمی کا اللہ کی راہ کے دوراں لڑائی کا ارادہ ہے اور اسکے علاوہ اس عالم کے سود اور مال کے حصول کے لئے اسکا دل ہو رہا ہے۔ رسول اللہ کا کلام ہوا کہ: وہ صلہ سے محروم رہے گا۔'' (۴۴۷)

مراد ہے کہ اصلی مرام اعلاء کلمۃ الٰہی اور اللہ کی راہ کے لئے لڑائی سے ہٹ کر ہو اور اسکے علی العکس اصلی مرام مال معرکہ کا حصول، اسم وری، دلاوری، دھوم اور حصول اکرام ہو دراں حال اسکا ارادہ گڈمڈ ہے حالاں کہ حصول صلہ معاد کے لئے اہم ہے کہ ارادہ سراسر اللہ کے لئے ہو اسلئے وہ اللہ کی راہ کی لڑائی کے صلہ سے محروم رہے گا۔

لڑائی دو طرح کی

اک ہمدم مکرم (۴۴۸) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ:

> ''لڑائی دو طرح کی ہے (اک وہ) کہ اک آدمی اللہ کے سرور کے حصول کے لئے لڑے اور حاکم و امام کے حکم کے آگے سرنگا کر رہے اور عمدہ مال (اور دھڑ) (اللہ کے لئے) لٹادے اور ہمراہی سے رحمدلی کا سلوک کرے اور اک دوسرے سے لڑائی سے دور رہے۔ سو وہ سوئے، کہ سو کر اٹھے ہر حال اسکو کمائی اور صلہ ملے گا مگر وہ آدمی کہ اکڑ دکھاوے، اسم وری اور دھوم کے لئے لڑے، امام اور حاکم کی حکم عدولی کرے ملک کو درہم کر دے سو وہ اس حال لوٹے گا کہ صلہ سے محروم ہوگا۔'' (۴۴۹)

مراد ہے کہ ارادہ کی کھوٹ سے معرکہ آرائی کے عالی صلہ سے محروم ہو کر رہے گا اور اسکے علی العکس وہ عاصی ہو کر لوٹے گا اس لئے کہ اسکا مرام اس عالم کا حصول ہے۔

---

(۴۴۶) ابو ہریرہؓ (۴۴۷) ابو داود (۴۴۸) معاذؓ (۴۴۹) ابو داود

حصول عالم کے لئے لڑائی

اک ہمدم مکرم (۴۵۰) رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلّم) سے راوی ہے کہ کہا کہ:

> "وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوراں لڑا اور اسکا مرام اک رسی کا حصول ہو سو اسکو وہی صلہ ملے گا کہ اسکا ارادہ ہوا۔" (۴۵۱)

معرکہ آرائی اک اعلیٰ عمل ہے اگر کوئی اس عمل سے اس عالم کے معمولی مال کا ارادہ کرے گا سو وہ اسکی محرومی ہوگی اور اسکا سارا عمل رائگاں ہوگا اس لئے اسکا اصل مرام اللہ کا سرور اور اعلاء اسلام ہو مال اللہ عطا کرہی دے گا ارادہ مطہر رہے۔ کہاں کی آگہی ہے کہ معمولی صلہ کے لئے اعلیٰ عمل مہمل کر دے؟

وہ عمل کہ دار السلام کے سو مراحل (۴۵۲) دلائے

اک ہمدم مکرم (۴۵۳) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلّم) کا کلام ہوا کہ:

> "وہ آدمی، کہ اللہ کو الٰہ، اسلام کو دھرم، اور محمد (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو رسول کہہ کر مسرور و آمادہ ہوا اسکے لئے دار السلام طے ہوا۔"

اس کلام سے راوی دھک کر رہ گئے کہا:

> "اے اللہ کے رسول! اس کلام کو مرے آگے مکرر کہئے! رسول اللہ کے ہاں سے وہ کلمے دہرائے گئے اور کہا: اک اور امر ہے کہ اس سے اللہ دار السلام کے وسط آدمی کے سو مراحل عالی کر دے گا۔ ہر دو مرحلوں کے وسط کی دوری آسماں اور مٹی کی دوری کی طرح ہے۔ ہمدم مکرم سائل ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کس طرح کا امر ہے؟ کہا: اللہ کی راہ کے دوراں لڑائی، اللہ کی راہ کے دوراں لڑائی، اللہ کی راہ کے دوراں لڑائی۔" (۴۵۴)

مراد ہے کہ ہر وہ آدمی کہ اللہ کی الوہی اسے مسلّم ہو اسکا ہر حکم گو اسکو گوارا لگے کہ مکروہ، آساں لگے کہ گراں، اسکے لئے کار آمد ہو کہ گھاٹے والا مگر اسکے آگے سر ٹکائے اور احکام اسلام کا عامل ہو اور رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے اطوار

---

(۴۵۰) عبادہ بن صامت (۴۵۱) احمد، نسائی، حاکم (۴۵۲) درجات (۴۵۳) ابو سعید خدریؓ (۴۵۴) مسلم

محمودہ کی راہ کا رہرو ہو اور روک ٹوک والے امور سے رکا رہے وہ دار السلام کا اہل ہوگا۔

گو اس کا عموم اللہ کی راہ کی لڑائی کو حاوی ہے مگر اولاً اسے عام رکھا اور دوم عمدہ اطلاع کے طور اسکی اطلاع دی کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ لڑائی کا حکم اہم الاہم اور اعلیٰ عمل ہے اسی لئے اسے مکرر دہرا کر وہ مؤکد طور مصرح ہوا۔

سہ طرح کے مسلم

اک ہمدم مکرم (۴۵۵) (اللہ اس سے مسرور ہو) سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ کہا:

اس عالم کے مسلم سہ طرح کے ہوئے:

[۱] وہ لوگ کہ: اللہ اور اسکے رسول کو دل سے صاد کر کے مسلم ہوئے اور ہر طرح کے وسوسے اور وہم سے دور رہے اور اللہ کی راہ کے لئے مالوں اور سروں سے لڑائی لڑی۔

[۲] اور وہ کہ اسکے سوء عمل (اور سوء کردار) سے لوگوں کے مال اور سر ماً مون ہوں

[۳] اور وہ آدمی اس گھڑی کہ کسی طمع کو مائل ہو اور اللہ کے ڈر سے اس سے دور رہے (۴۵۶)۔

اول طرح کا گروہ وہ ہے کہ لوگوں کے لئے کار آمد ہو اور اسلام کے اعلاء کے لئے سر دھڑ وار دے۔ اور دوسرا وہ گروہ ہے کہ اگر لوگوں کے لئے ردی ہو مگر اس سے دور رہے۔ کہ کسی کو گھاٹا دے اور لوگوں سے الگ ہی رہے اور کسی طمع و آس سے دور ہو، اس گروہ کی ساکھ اول والے سے کم ہے۔ سوم وہ گروہ ہے کہ لوگوں سے گھل مل کر رہے اور کھٹکا ہے کہ لوگوں کے مال کی طمع کرے مگر اللہ کرم سے اس گروہ کو اس سے دور رکھے۔

اس عالم کو عود کا ارماں

اک ہمدم مکرم (۴۵۷) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ:

"کوئی مسلم روح کہ اسے اسکا مالک لے لے اسطرح کی ہو کہ وہ ارماں کرے کہ ادھر اس

---

(۴۵۵) ابو سعید خدری (۴۵۶) احمد (۴۵۷) عبد الرحمٰن بن ابی عمیرہؓ

عالم کو لوٹے گو اسے عالم اور اسکا سارا مال ملے معدوم ہے سوائے معرکہ کے دوراں مرے ہوئے کے۔”(۴۵۸)

”راوی کا کلام ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہ: اللہ کی راہ (عدو کے وار سے) مروں ہم کو اس سے سوالا ڈلا ہے کہ مرے کو امصار اور گاؤں کا سارا مال ملے۔”(۴۵۹)

معرکہ کے مرے ہوئے کے علاوہ ہر آدمی کا دل کھٹا ہوگا کہ دارالسلام کے اکرام سے محروم ہو کر اس عالم کو اسکی مکرر آمد ہو۔ ہاں معرکہ گاہ کے مرے ہوئے کو اس لمحہ کہ اسکو اسکا دارالسلام کا اکرام اور اعلی محل دکھائی دے گا وہ ارماں کرے گا کہ وہ اس عالم کو مکرر آئے کہ مکرر اللہ کی راہ کے دوراں مر کر وہ اس سے اور اعلی اکرام حاصل کر لے۔

دارالسلام کا اہل

اک اللہ والی(۴۶۰) کا عم مکرم راوی ہے کہ اسکا رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے سوال ہوا کہ: دارالسلام کے وسط کسطرح کے لوگ ہوں گے؟ کہا کہ:

> رسول دارالسلام کے وسط ہوگا، معرکہ کا مرا ہوا ہوگا، مولود ہوگا اور وہ حی(۴۶۱) کہ اسے در گور کر کے کوئی مار ڈالے وہ وہاں ہوگا(۴۶۲)۔

دور لاعلمی کے دوراں اس عہد کے لوگوں کا معمول رہا کہ عام طور سے لڑکی کو در گور کر کے کئی کو مار ڈالا کہ عار سے دور ہوں اور گدائی کے ڈر سے کئی لڑکوں کو مار ڈالا۔ اور اسطرح کا عمل حرام ہے۔ کم عمر مولود اولاد کسی مسلم کی ہو کہ کسی ملحد اور گمراہ کی وہ دارالسلام کی اہل ہے اسلئے کہ وہ معصوم ہے۔

معرکہ آراؤں کو مال کی عطا کا صلہ

ولد عمر، ولد عمرو، علی، ولد امامہ، والد درداء، عمراں(۴۶۳)، اور اسطرح کئی اور ہمدم(۴۶۴) رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے راوی ہوئے کہ کہا کہ:

---

(۴۵۸) شہید (۴۵۹) نسائی (۴۶۰) حسناء بنت معاویہؓ (۴۶۱) زندہ (۴۶۲) ابوداود (۴۶۳) ابن عمر، عبداللہ بن عمرو، ابوامامہ، ابوالدرداء، عمران بن حصین (۴۶۴) جابر بن عبداللہ، ابوہریرہؓ

> ''وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے لئے مال ارسال کرے اور وہ گھر ہی رہے۔ اسکو ہر درہم کے صلہ سو کم آٹھ سو درہم کا صلہ ملے گا۔ اور وہ آدمی کہ لڑا اور اسی طرح اللہ کے سرور کے حصول کے لئے مال لٹا ڈالے اسے ہر درہم کے صلے لاکھ کم آٹھ لاکھ درہموں کا صلہ عطا ہوگا اور کلام الٰہی کے اس ٹکڑے کو کہا کہ اسکا ماحصل ہے۔''(۳۶۵)
>
> ''اور ہر اس آدمی کے لئے کہ اللہ کا ارادہ ہو (صلہ) اور سوا کر دے گا''۔(۳۶۶)

آگاہی ہو کہ اگر کوئی اللہ کی راہ کے لئے رہرو ہو اور اس رہروی کے دوراں وہ مال لٹائے گو وہ مال اسی کے کام آئے اسکے لئے وہی صلہ ہے کہ کلام رسول سے مصرح ہوا۔ لڑائی کے صلہ کے ہمراہ مال کا صلہ دوہرا اور سوا ہو کر ملے اور اگر دل دکھاوے سے مطہر ہو سو اللہ کا کرم لامحدود ہے لاکھوں کروڑوں کا صلہ دے اسکا رحم و کرم ہے۔

مال معرکہ (۳۶۷)

مال معرکہ ہمارے لئے حلال ہے

اک ہمدم مکرم (۳۶۸) راوی ہے کہ رسول الملاحم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہ:

> ''ہم سے اول امم کے لئے مال معرکہ حرام رہا ہمارے لئے اسلئے حلال ہوا کہ ہماری کم حوصلگی اور کم مائیگی اللہ کو دکھائی دی اسلئے مال معرکہ ہمارے لئے حلال ہوا۔''(۳۶۹)

لکھا ہے کہ اور امم کے لئے حکم رہا کہ کوئی مال معرکہ کو اک محل اکٹھا کر کے رکھ دے اگر آسماں سے آگ آ کر اسے راکھ کر دے سو معلوم ہوگا کہ وہ معرکہ اللہ کو مسلّم ہے اور اگر وہ مال معرکہ سالم رہا ہو سو اسکی مراد ہے کہ وہ معرکہ اللہ کے ہاں مردود ہے۔ مگر ہمارے محمدی گروہ کے لئے اللہ کا احساں ہے، کہ اس حکم کو کالعدم کر کے مال معرکہ کا حصول معرکہ آراؤں کے لئے اکراماً حلال ہوا۔

---

(۳۶۵) واللہ یضاعف لمن یشاء (البقرۃ) (۳۶۶) ابن ماجہ (۳۶۷) مال غنیمت (۳۶۸) ابوہریرہؓ

(۳۶۹) بخاری، مسلم

مرے ہوئے کا مال

اک ہمدم مکرم (۴۷۰) راوی ہے کہ ہم اک معرکہ (۴۷۱) کے سال رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمراہ لڑائی کے واسطے رواں ہوئے۔ اس لمحہ کہ عدو سے ٹکراؤ ہوا اہل اسلام کو لمحوں کی ہار ہوئی۔ مرے کو اک مسلم ملا کہ اک گمراہ سے رام ہوا ہے سو آگے ہوا۔ اور اس گمراہ کی کمر سے گدی اور کو اہل (۴۷۲) کے وسط کاری وار کر کے اسکی درع مکسور کر دی اور وہ ٹوٹ گئی (گھاؤ اسکے دھڑ کو لگا) وہ لوٹ کر مرے سر حملہ آور ہوا اور ہم کو اسطرح کسا کہ مرگ کے سائے محسوس ہوئے۔ معاً اسکی روح اڑ گئی اور مرے کو اس سے رہائی ملی۔ مکرم عمر کے ہاں مری آمد ہوئی اور اس سے کہا:

لوگوں کا حال کسطرح ہوا؟ کہا: کہ اللہ کا حکم ہے (کہ لاگو اور مکمل ہو کر رہے گا) اک دم اہل اسلام لوٹ کر مکرر حملہ آور ہوئے رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی آمد ہوئی اور کہا:

> ''ہر وہ آدمی کہ کسی (گمراہ) آدمی کو مار ڈالے اور اسکا کوئی گواہ ہو سو اسے اس مارے گئے آدمی کا مال اور ساماں ملے گا۔ مرا دل کہہ اٹھا کہ مرے لئے گواہ کہاں؟ سو رکا رہا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا وہی کلام مکرر ہوا مرا وہی واہمہ رہا کہ مرے لئے کس کی گواہی ہوگی؟ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے وہی کلمے مکرر دہرائے گئے۔ سو کھڑا ہوا رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا سوال ہوا کہ اے ہمدم! کسطرح کا معاملہ ہے؟ سو سارا معاملہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو کہا۔ اک آدمی اٹھا اور کہا: اسکا کلام اٹل اور کھرا ہے۔ اور اس مرے ہوئے کا ساماں مرے ہمراہ ہے اسلئے (اے اللہ کے رسول) اسے دے دلا کر مسرور کر دو۔ ہمدم اول (۴۷۳) کہہ اٹھے۔''
>
> ''کلا، واللہ! محال ہے کہ مار ڈالے وہ ہمدم اور اللہ کا رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اس اسد کو ملا ہوا مال کسی اور کو دے دے (حالاں کہ وہ اللہ اور اسکے رسول کا حامی ہو کر عدو سے لڑا ہے۔ رسول اللہ کا کلام ہوا کہ اس (ہمدم اول) کا کلام اٹل ہے اس لئے وہ مال اور ساماں اس ہمدم (۴۷۴) کو دے دو! وہ آدمی آگے ہوا اور وہ سارا ساماں مرے حوالہ کر کے لوٹا۔''

---

(۴۷۰) ابوقتادہؓ (۴۷۱) غزوہ حنین (۴۷۲) کاندھے (۴۷۳) ابوبکر صدیقؓ (۴۷۴) ابوقتادہ

کہا کہ:

"اس مال سے اک گل کدہ(۴۷۵) کو مول کر اسکا مالک ہوا۔ اور وہ اول مال رہا کہ مرے کو درعہد اسلام املاک کے طور حاصل ہوا۔"(۴۷۶)

اس معرکہ کے دوراں ہمدموں کے گام اول اکھڑ گئے۔ دراصل اس معرکہ کے دوراں عسکر اسلام کا عدد اور معرکوں سے سوا اکٹھا ہوا۔ اسی لئے ہمدم اس عدد کو سہارا کر کے کہہ اٹھے، کہ اس معرکہ کے دوراں لامحالہ کامگار و کامراں ہوں گے۔ اللہ کے ہاں سے محدود لمحوں کے لئے ہار کا حکم ہوا کہ ہمدموں کو درس ملے کہ کامگاری کا دارومدار اللہ کی مدد ہے عسکر کلاں ہو کہ معمولی۔ کامگاری اور ہار کا اصل محرک امداد الٰہی ہے۔ اس لئے اول اول محدودے ہمدم ادھر ادھر ہو گئے مگر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اور دوسرے ہمدم ڈٹے رہے اور مآل کار معرکہ سر ہوا۔ آگاہی رہے کہ رسول الملاحم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) معرکہ کے دوراں دلاوری سے ڈٹے رہے کسی اک معرکہ کے دوراں گام لڑکھڑائے ہوں محال ہے۔ اس راوی ہمدم کے مکرم عمر سے سوال، کہ لوگوں کا حال کسطرح ہوا؟ سے دو طرح کی مراد کا امکاں ہے۔

[۱] کہ لوگ کس لئے ہار گئے؟ عمر مکرم کا کلام ہوا کہ: اللہ کا حکم اسی طرح کا ہوا اور اللہ کے حکم کے آگے کس کا دم ہے کہ سر اٹھا سکے۔

[۲] درحال ہار اسلام کا معاملہ کسطرح کا ہوگا؟ مکرم عمر کا کلام ہوا کہ اللہ کا حکم ہی حاوی ہو کر رہے گا۔ مراد ہے کہ مآل کار مگاری اہل اسلام ہی کو ملے گی۔

مرے ہوئے کا ساماں ہر حال اسکو ملے گا کہ اسے مار ڈالا ہو، کہ اسی حال اس کو ملے گا کہ سالار اسکا اعلاں کردے؟

امام مالک اور امام احمد کی رائے ہے ہر حال اسکو ملے گا اور امام الائمہ اور امام مصر امام محمد کی رائے ہے کہ اسی حال اسکو ملے گا کہ حاکم اسکا اعلاں کردے۔

---

(۴۷۵) باغ (۴۷۶) بخاری، مسلم

سوار کا حصہ

ولدعمر (۴۷۷) سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے سوار کو سہ حصہ ملے اک حصہ اسکا اور دو حصے اسکے گھوڑے کے (۴۷۸)۔ رسول اللہ کے ولدعم (۴۷۹)، امام محمد (۴۸۰)، امام مالکؒ، امام مصرؒ، امام محمدؒ مع ہمراہی (۴۸۱)، امام احمد اور اسی طرح اور اہل علم (رحمہم اللہ) کی رائے وہی ہے کہ ولدعمر کے کلام سے مصرح ہوئی۔ مگر داماد رسول مکرم علی کرمہ اللہ اور امام الائمہ (۴۸۲) کا مسلک ہے کہ سوار کو دو حصہ عطا ہوں گے اسلئے کہ کئی اک ہمدموں سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے سوار کو دو حصہ ملے اور ولدعمر سے مروی کلام کا حل اسطرح ہوگا کہ امکاں ہے:

کہ اک حصہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے سوا اکرام کے طور ملا ہو۔

اگر کوئی ادراک سے کام لے سوائے معلوم ہوگا کہ آدمی کا اک حصہ ہے اس لئے اسی طرح گھوڑے کا اک حصہ ہو۔ آدمی کو اک حصہ ملے اور گھوڑے کو دو حصہ ملے ادراک کے الٹ ہے۔ اسلئے کہ آدمی اولیٰ ہے گھوڑے سے اور گھوڑا آدمی سے ہٹ کر لڑائی لڑے محال ہے۔ اصل معرکہ آراء آدمی ہی ہے اس لئے حصہ سوم وہی ہے اس لئے امام الائمہ کے ہاں عائد دو ہی حصے ہوں گے اور اس سے سوا اکرام کے طور ہوگا کہ حوصلہ سوا ہو۔

مملوک اور مال معرکہ

اک اللہ والے (۴۸۳) سے مروی ہے کہ: حروری گروہ (۴۸۴) کا سردار (۴۸۵) اک مراسلہ لکھ کر رسول اللہ کے ولدعم (۴۸۶) سے سائل ہوا کہ: اگر مملوک اور گھر والی سے ہر اک اس گھڑی آئے کہ مال معرکہ حصے ہو رہا ہو سو اس سے ہر دو کو حصہ ملے گا؟ ولدعم رسول کا اس راوی کو حکم ہوا کہ لکھو کہ ہر دو کسی طے کردہ حصہ سے محروم ہوں گے مگر ہر اک کو (امام) کم و سوا عطا کر دے۔

---

(۴۷۷) ابن عمرؓ (۴۷۸) شیخین (۴۷۹) ابن عباسؓ (۴۸۰) ابن سیرین (۴۸۱) صاحبین امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ (۴۸۲) امام ابو حنیفہ (۴۸۳) یزید بن ہرمزؒ (۴۸۴) خوارج (۴۸۵) نجدۃ (۴۸۶) ابن عباس

کسی کو حصہ سے سوا ملے

’’ولد عمر (۴۸۷) سے مروی ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا گاہے گاہے معمول رہا کہ وہ گروہ کہ عام عسکر سے اول ہی رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے حکم سے رواں ہوا۔ اسے رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے عام عسکر سے ہٹ کر سوا حصہ عطا ہوا۔‘‘ (۴۸۸)

امام اور سالار کے لئے روا ہے کہ وہ لوگوں کو اکساہٹ اور حوصلہ کے لئے حصہ سے سوا مال معرکہ سے عطا کرے۔

اہل اسلام کا مال گمراہوں کو ملے

’’ولد عمر (۴۸۹) کا کلام ہے کہ مرا اک گھوڑا گمراہوں کے ملک دوڑا۔ عدو کو وہ ملا (وہ اسے گھر لے گئے) ادھر اہل اسلام اہل الحاد سے معرکہ کر کے حاوی ہو گئے، اسطرح وہ گھوڑا مرے کو عطا ہوا۔‘‘

محررہ روئداد رسول اللہ کے دور کی ہے۔ اک اور کلام راوی کا ہے کہ:

’’اسکا اک مملوک دوڑ کر اہل روم سے آملا اس لمحہ کہ اہل اسلام روم کو حاوی ہوئے سو رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے ورے صمصام الٰہی (۴۹۰) وہ مملوک مرے کو عطا کر گئے۔‘‘ (۴۹۱)

لٰہذا اگر اہل اسلام کے مال کو حاوی اور مسلط ہوں اور حالاً وہ مال اہل الحاد سے ادھر ہی ہو سو اس مال کے مالک علی حالہٖ مسلم ہی ہوں گے۔ گمراہ ملک سے محروم ہوں گے اور اسی دوراں اگر اہل اسلام کو وہ مال ملے سو اسی کو ملے گا کہ اسکا مالک رہا، مگر اگر وہ مال گمراہ اسے دوسرے ملک لے گئے۔ سو دراں حال وہ اسکے مالک ہو گئے، اگر وہ مال اس حال اہل اسلام کو اہل الحاد کے ملک سے حاصل ہو سو دو طرح کا حال ہوگا۔

[۱] کہ علی حالہٖ سالم ہو۔ اس گھڑی اگر سارے مسلم آمادہ ہوں اس مسلم کو وہ مال کسی صلہ سے ہٹ کر حاکم دے دے درحال دگر وہ اس مال کو مول دے کر لے لے۔

---

(۴۸۷) ابن عمر (۴۸۸) متفق علیہ (۴۸۹) ابن عمر (۴۹۰) خالد بن ولید (۴۹۱) بخاری

[۲] وہ مال حصے حصے ہو کر ہر اک کو ملا ہو در آں حال وہ مسلم اسکا مالک ہوا۔ مالکِ اول اگر ارادہ کرے کہ وہ مال اسے ملے سو وہ مول دے کر اس سے لے لے۔

محررہ کلام عام علماء کی رائے ہے اور کلام رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے مؤکد ہے اور وہی امام الائمہ والد حماد (رحمہ اللہ) کی رائے ہے۔

مگر امام مصر امام محمدؒ کے ہاں مال سالم ہو، کہ حصے حصے ہوا۔ ہر حال مالک اول کو ملے گا اس لئے کہ ملحد اہل اسلام کے مال کے مالک ہوں محال ہے۔ عام اہل علم کی رائے کلام اللہ کے اس ٹکڑے سے مدلل ہے۔

> ”(وہ مال کہ گمراہوں سے ملا) گداؤں اور (ملک وگھروں سے) وداع ہوئے لوگوں کے لئے ہے کہ وہ گھروں اور مالوں سے الگ کر ڈالے گئے(۴۹۲)۔

ادھر وہ اہل اسلام گدا کہلائے گئے معلوم ہوا کہ وہ اس مال کی ملک سے محروم ہو گئے اگر گمراہوں کی ملک معدوم ہو سو اہل اسلام گدا کسطرح ہوں گے؟ وہ اسی لئے گدا ہوئے کہ اہل اسلام اسکی ملک سے محروم ہو گئے اور ملحد اس مال کے مالک ہو گئے۔

مملوک اگر گمراہوں کے ملک در آئے اور گمراہوں کو وہ ملے سو اسکا حکم امام الائمہؒ کے ہاں الگ ہے امام الائمہؒ کی رائے ہے کہ وہ علی حالہ مسلم کی ملک رہے گا، ملحد اسکی ملک سے محروم ہوں گے امام محمد مع ہم راہی(۴۹۳) کے اور امام مالکؒ کا مسلک ہے کہ وہ اس مملوک کے مالک ہوں گے۔ ولد عمر کے کلام سے معلوم ہو رہا ہے کہ وہ اسکی ملک سے محروم ہوں گے امام الائمہؒ کی رائے اسی سے مؤکد و مدلل ہے۔

ٹھگی کا صلہ آگ

مکرم ولد عمرو(۴۹۴) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ساماں کا اک رکھوالا کہ اسکا اسم ”کرکرہ“ ہوا مرا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہ:

---

(۴۹۲) للفقراء الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم (الحشر) (۴۹۳) امام ابو یوسفؒ (۴۹۴) عبداللہ بن عمروؓ

''وہ آلام کدہ معاد رواں ہوا۔ لوگ گئے کہ اصل حال معلوم ہو وہاں لوگوں کو اک دھاری دار ردا ملی کہ کر کرہ اسے مال معرکہ سے اڑا کر رکھے ہوئے ہے۔''

معلوم ہوا کہ گو کسی کا سطحی حال گواہ ہو کہ وہ عمدہ آدمی ہے مگر دل کا حال اللہ کو معلوم ہے اور مال معرکہ سے ٹھگی اک اہم عمل سوء ہے اسکا صلہ دار الالم ہی ہے گو اس مال سے کوئی معمولی سی ٹھگی کرے مگر اسکا ہول والا صلہ ملکر رہے گا۔ اسی لئے وہ آدمی کہ مدام رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا مددگار رہا مگر وہ عمل اسے آگ سے رہائی دلا دے، وہ اس سے محروم رہا اس ٹھگی کے واسطہ سے۔

مال معرکہ اللہ کا اکرام ہے

والد امامہ صدی (۳۹۵) رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے راوی ہے کہ کہا:

''اللہ کے ہاں سے مرے کو اور رسولوں سے سوا اکرام عطا ہوا ہے، اور ہمارے لئے مال معرکہ (اللہ کے ہاں سے) حلال ہوا ہے۔''(۳۹۶)

اور امم کے لئے مال معرکہ حرام رہا حکم رہا کہ آسماں سے آگ آئی گی اور اسے راکھ کردے گی مگر وہ اس مال سے دور ہوں گے اس لئے معمول رہا کہ معرکہ سے حاصل کردہ مال کو وہ لوگ اکٹھا کر کے رکھ کر اس سے ہٹ کر رہے اور اسی دوراں آسماں کی آگ آکر سلگ کر اسے راکھ کر کے وہ آگ لوٹ گئی۔ مگر رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے واسطہ سے ہمارے لئے اللہ کا کرم ہوا کہ مال معرکہ حلال ہوا۔ اور حکم ہوا کہ اللہ و رسول کا حصہ ہٹا کر اسے حصے حصے کر کے لے لو۔

مرے ہوئے ملحد کا مال و اسلحہ

اک ہمدم مکرم (۳۹۷) کا کلام ہے کہ اک لڑائی (۳۹۸) کے دوراں رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا اعلاں ہوا کہ:

---

(۳۹۵) ابوامامہ الباہلیؓ (۳۹۶) ترمذی (۳۹۷) انسؓ (۳۹۸) حنین

> ''ہر وہ آدمی کہ کسی ملحد و گمراہ کو مار ڈالے اسے اسکا ساماں ملے گا۔ اس لڑائی کے دوراں مکرم والد طلحہ (۴۹۹) کے حملوں سے اٹھارہ اور دو گمراہ مارے گئے اور ساروں کا اسلحہ اور ساماں اسکو حاصل ہوا۔'' (۵۰۰)

آگے معلوم ہوا ہے کہ مارے گئے گمراہ کا ساماں اس مسلم کو حاصل ہوگا کہ اسے مار ڈالے اور وہ مال اور ساماں مال معرکہ کے علاوہ ہوگا۔ اور وہ حاکم کے اعلاں سے اکرام واحساں کے طورا سے ملے گا کہ لوگوں کا حوصلہ سوا ہو اور وہ دلاوری سے لڑائی کے لئے آمادہ ہوں۔

ملحدوں کے سردار کی صمصام

اک ہمدم مکرم (۵۰۱) کا کلام ہے کہ:

> ''معرکہ اولیٰ (۵۰۲) کے دوراں رسول اللہ کے ہاں سے (گمراہوں کے سردار) والد حکم عمرو (۵۰۳) کی صمصام اکرام کے طورا سے عطا ہوئی اس ہمدم کے وار سے اس ملحد کا سر دھڑ سے الگ ہوا۔'' (۵۰۴)

وہ سردار اولاً دو کم عمر مددگار ہمدموں (۵۰۵) کی وار سے گھائل ہوا۔ اسکے الوداعی لمحوں کے دوراں اس کلام کے راوی آئے اور اسکے سر کو دھڑ سے کاٹ کر اسکی صمصام کے مال معرکہ کے حصہ کے علاوہ اہل ہوئے۔

مال معرکہ سے ٹھگی کا صلہ

اک اہل علم (۵۰۶) راوی ہے کہ اک لڑائی (۵۰۷) کے دوراں رسول اللہ کے اک ہمدم کو مرگ آئی۔ رسول اللہ کو اسکی اطلاع دی گئی سو کہا:

> ''اس ہمراہی کے لئے دعا والی صلوٰہ (۵۰۸) ادا کرلو! (مراد ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اس صلاہ سے رکے ہوئے ہوں گے) اس کلام کو مسموع کر کے لوگوں کے مکھڑے دگرگوں ہوئے (اس لئے کہ وہ لاعلم رہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم)

---

(۴۹۹) ابوطلحہؓ (۵۰۰) حاکم، داری (۵۰۱) عبداللہ بن مسؓ (۵۰۲) بدر (۵۰۳) ابوجہل (۵۰۴) ابوداود (۵۰۵) معاذ بن عمروؓ، اور معاذ بن عفراء انصاریؓ (۵۰۶) یزید بن خالد (۵۰۷) جنگ خیبر (۵۰۸) نماز جنازہ

> کس لئے اسکی صلاہ سے مکر گئے؟) رسول اللہ کا کلام ہوا کہ: اس ہمراہی سے مال معرکہ سے ٹھگی صادر ہوئی (وہ معرکہ سے مال لے اڑا ہے) ہمدموں کا کلام ہے کہ: وہ اسکے ساماں کی ٹوہ کے لئے لگے۔ ٹٹول کر معلوم ہوا کہ موسوی گروہ (۵۰۹) (سے لڑائی کے دوراں حاصل کردہ) ہاروں سے اک ہار ملا کہ اسکی اصلی مول دو درہم سے کم ہی کی رہی ہوگی۔،، (۵۱۰)

معلوم ہوا کہ مال معرکہ سے ٹھگی اللہ اور اسکے رسول کو مکروہ ہے اس لئے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اس سے روٹھے رہے حالاں کہ اللہ کا رسول سارے عالموں کے لئے اللہ کا رحم اور کرم ہے۔ اسی طرح کا حکم سارے اموال کا ہے کہ لوگ حصہ دار ہوں۔ رائی کے مساوی حرام سارے صالح اعمال کو رائگاں کر دے گا اور حاوی ہو کر دائمی الم کا اہل کر دے گا۔ ہم کو اللہ اس سے دور رکھے۔

مال معرکہ کے ٹھگ کے لئے آگ

مکرم ولد عمرو (۵۱۱) سے مروی ہے کہ:

> رسول اللہؐ اور ہمدم و والیٔ اول، و والیٔ دوم مکرم عمر کے ہاں (معمول رہا کہ) مال معرکہ کے ٹھگ کے مال اور ساماں کو آگ لگا کر راکھ کر کے اسکی ٹھکائی کی (۵۱۲)۔

امام احمد اور کئی اک اور اہل علم کی رائے ہے اس طرح کے ٹھگ کے مال کو آگ دکھا کر سلگا دو! سوائے کلام الٰہی اور روح والی سواری کے، اور اسی طرح وہ مال معرکہ کہ اسے لوٹا ہے۔ اسلئے کہ وہ معرکہ آراؤں کا ہے۔

اگر اس ٹھگ کے ہاں سے وہ ہلاک ہوا ہو سو اس سے اسکی مول وصول ہوگی۔

اک اور امام (۵۱۳) کی رائے ہے کہ اسکے ساماں کو آگ لگا کر ہلاک کر دے مگر اسکی سواری، دراہم، اسکے حلّے اور اسلحہ آگ سے دور رہے گا۔ مگر امام الائمہ، امام مصرؒ، امام محمدؒ، اور امام مالکؒ کے ہاں اسکا ساماں آگ سے دور رہے گا۔ کلام ولد عمرو محمول ہوگا دھمکی کو۔

---

۵۰۹) یہودی (۵۱۰) ابوداود، نسائی (۵۱۱) عبداللہ بن عمرو (۵۱۲) ابوداود (۵۱۳) امام اوزاعیؒ

اسلئے کہ اور کئی کلامہائے رسول درآں سلسلہ وارد ہوئے اور کئی طرح کی دھمکی دی مگر آگ کے حکم سے ہراک عاری رہا۔ معلوم ہوا کہ اس کلام ولد عمرو سے وہی دھمکی کے طور مراد ہے کہ ہر آدمی اس سے ڈر کر رہے۔

ٹھگ کی ٹھگی کو کوئی ڈھک دے

مکرم سمرہ (۵۱۴) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کئی کئی گھڑی کلام رہا کہ:

"ہر وہ آدمی کہ مال معرکہ کے ٹھگ کی ٹھگی کو آڑ سے ڈھک دے (کہ لوگ لاعلم ہوں) اس ٹھگ کی طرح عاصی ہوگا (۵۱۵)

اگر کوئی لوگوں کے عام مال کو لوٹ کر لے لے سو ہراک کو عائد ہے کہ اسکی راہ روکے۔ اس کے لئے اگر مسامحہ اور رواداری سے کام لے گا عاصی ہوگا ہاں اسکا مال ہو سو درآں حال اسکے لئے رواداری روا ہوگی۔

مال معرکہ کی سوداگری

اک ہمدم مکرم (۵۱۶) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے مال معرکہ کی سوداگری کی روک ٹوک لگا دی گئی ہے الا آں کہ وہ حصے حصے ہو کر ہراک کو اسکا حصہ ملے (۵۱۷)۔

اس گھڑی کہ مال معرکہ حصے حصے ہو اس سے ادھر ہی ادھر اگر کوئی اسکا سودا کرے گا وہ اسکے لئے حرام ہے اس لئے کہ وہ اسکا مالک کہاں؟ سارے لوگ ملکر اسکے مالک ہوئے اور کسی اک کا حصہ لامعلوم ہے اور آدمی کے لئے کسی اور کے مال کا سودا کسطرح روا ہے؟

امام دارمیؒ مکرم والد امامہ سے راوی ہے کہ:

"رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے روک لگی ہے کہ کوئی آدمی کہ اسکا مال معرکہ سے حصہ ہو اور وہ اسکا سودا کر کے کسی کو دے اس سے ادھر ہی ادھر کہ وہ حصے حصے ہوا ہو"

---

(۵۱۴) سمرہ بن جندبؓ (۵۱۵) ابوداود (۵۱۶) ابوسعید خدری (۵۱۷) ترمذی

معمولی سے ٹھگی کا صلہ

اک ہمدم مکرم (۵۱۸) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہ:

> ”اگر سوئی دھاگہ ہی ہو سوا سے لوٹا دو اور مال معرکہ کی ٹھگی (اور لوٹ) سے دور رہو اسلئے کہ وہ کام معاد کو اس ٹھگ کے لئے رسوائی کا محرک ہوگا“ (۵۱۹)

کوئی آدمی حرام کی راہ سے اک معمولی مال لے کر اس عالم کے کسی معمولی کام کے لئے وہ کار آمد ہو اور اسکے صلے معاد کی دائمی رسوائی مول لے آگہی و ادراک سے محروم آدمی ہی کا کام ہے۔ مال اسی کو لوٹا دے کہ اسکا اہل ہو مال معرکہ سارے معرکہ آراؤں کا مال ہے۔ اس سے سوئی ہی کی طرح کوئی معمولی ساماں اگر کوئی لے گا سو وہ ٹھگ اور عاصی ہوگا اور معاد کو رسوا ہوگا۔

کوئی مال معرکہ دھڑلے سے لے

اک ہمدم مکرم (۵۲۰) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ:

> ”وہ آدمی کہ اللہ اور معاد کو دل سے صاد کرے وہ اس سے دور رہے کہ مال معرکہ سے (کسی روح والے مال) کو سوار ہو کر اسکی سواری کرے اور اس گھڑی کہ وہ سواری ہلکی اور کاہل ہو اسے لوٹا دے۔ اور وہ آدمی کہ اللہ اور معاد کو دل سے صاد کر رہا ہو وہ اس سے دور رہے کہ اہل اسلام کے مال معرکہ سے کوئی حلہ (۵۲۱) لے کر اس سے کام لے اور اس لمحہ کہ وہ ردی ہوا سے لوٹا کر رکھ دے“ (۵۲۲)

اگر آدمی کو کوئی مال اور سواری لامحالہ درکار ہو اور امام و حاکم کا حکم اور اسکی آمادگی ہو سو اسکے لئے روا ہوگا کہ وہ اس مال، حلے اور سواری سے کام لے۔ مگر اس سے ہٹ کر دھڑلے سے اگر مال اور سواری لے کر اس سے کام لے لے کر اس کو ردی کر دے اور ردی کر کے اسکو لوٹا دے اس طرح کا کام اک عمل سوء اور حرام ہے۔

---

(۵۱۸) عبادہ بن صامت (۵۱۹) داری (۵۲۰) رویفع بن ثابتؓ (۵۲۱) کپڑے (۵۲۲) ابوداود

صلح (۵۲۳)

مال صلح سے مراد وہ مال ہے کہ گمراہوں سے لڑائی سے ہٹ کر حاصل ہوا اسکے دو اور دو حصے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے لئے رہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا معمول رہا اس مال صلح سے حاصل دو اور دو حصوں کو آل و اہل، عساکر، اور مہماں لوگوں کے اکرام اور اسکے علاوہ اور کاموں کے لئے اسے رکھا اور دو اور دو حصوں کے علاوہ اک حصہ رہے گا کہ وہ سارے لوگوں کو حصہ حصہ ہو کر ملے گا۔

مگر اس گھڑی سے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اس عالم سے گئے حالاً مال صلح کے مسئلہ کے لئے اہل علم الگ الگ آراء کے حامل ہوئے۔

امام احمدؒ کی عام اور مصرح رائے ہے کہ وہ سارا کا سارا اہل اسلام کے کام آئے گا اور حاکم اس سے دور رہے گا کہ کوئی حصہ(۵۲۴) اس سے وصول کرے اور اسی طرح کی رائے امام الائمہ اور اسکے گروہ کی ہے۔

علامہ ولد الھمامؒ کا کہا ہے: کہ لڑائی سے ہٹ کر حاصل کردہ مال اہل اسلام کو ملے گا وہ محصول کی طرح اہل اسلام کے لئے درکار امور کے حل کے لئے ہوگا سرحدوں کی رکھوالی، سڑکوں کی اصلاح اور اسطرح کے اور کاموں کے لئے ہوگا۔ امام مصر امام محمدؒ کا مسلک ہے کہ اہل اسلام کی دھاک اور ڈر سے کوئی مال ملحدوں سے لڑائی سے ہٹ کر حاصل ہو اور اسی طرح وہ مال ملحدوں کے سر و مال کی رکھوالی کے صلہ وصول ہو۔ اسکے دو اور سہ حصے کر کے اس سے اک حصہ(۵۲۵) حاکم لے گا۔ اور وہ مال کہ اہل اسلام کی دھاک اور ڈر سے ہٹ کر حاصل ہو محصول کی طرح، اور اسی طرح مال سوداگری کا، اور اس آدمی کا مال کہ وہ کسی والی اور محرم سے محروم ہو سو اسطرح کے مال کے لئے اک رائے امام مصر کی ہے کہ: وہ سارا کا سارا اہل اسلام کا ہے۔ حاکم اس سے دور ہوگا کہ وہ دو اور سہ حصے کر کے اک حصہ لے اور اسی طرح کی رائے امام مالکؒ کی ہے اور امام مصر کی دوسری رائے ہے کہ حاکم دو اور سہ حصے کر کے اک حصہ اس سے لے گا۔

---

(۵۲۳) مال فی (۵۲۴) خمس (۵۲۵) خمس (پانچواں حصہ)

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا دائرہ کار

ہمدم مکرم مالک ولد اوس(۵۲۶) کا کلام ہے کہ:

"اللہ کے ہاں اسکے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو اس مال صلح کے لئے اک معہود دائرہ کار(۵۲۷) ملا ہے کہ کوئی اور اس سے محروم ہے۔ وہ ہمدم اس کلام کو کہہ کر کلام الٰہی کے اک ٹکڑے کو ادا کر گئے کہ: اسکا حاصل اسطرح ہے

"وہ مال کہ اللہ رسول کو (لڑائی سے ہٹ کر) دوسرے گاؤں والوں سے دلوادے سو وہ اللہ ہی کے لئے ہے اور اسکے رسول اور (رسول کے) محارم، اور والد سے محروم لڑکوں اور گداؤں اور رہروؤں کے لئے ہے"(۵۲۸)۔

اس لئے مال صلح کے وہ مال رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) ہی کے لئے رہے اور رسول اللہ کا معمول رہا کہ اس سے گھر والوں کے امور کے لئے اک سال کے اکل وطعام کے لئے درکار مال لے کر اسکے علاوہ مال کو لوگوں کے امور کے لئے رکھا(۵۲۹)۔

رسول اللہ کے دور کے علاوہ اور ادوار کا حکم کس طرح کا ہے اور حالاً مال صلح کہاں کام آئے گا؟ کئی اک اہل علم کا کلام ہے کہ حاکم اور والی کو اسکا دائرہ کار حاصل ہے کہ وہ اسے لگائے۔ امام معرؒ امام محمدؒ سے دو طرح کی رائے مروی ہے۔

[۱] معرکہ آراؤں کے لئے ہے۔

[۲] عام اہل اسلام کے امور کے لئے ہے اولاً معرکہ آراؤں کے لئے کام آئے گا دوسرے مرحلے کے دوران دوسرے کاموں کے لئے ہوگا اور اہم کام دوسرے امور سے آگے ہوگا۔

مال صلح کے دو اور سہ حصے ہوں گے؟ کئی اہل علم کا کہا ہے کہ اسکے حصے ہوں گے اور مال معرکہ سے اک حصہ کے اہل لوگوں کو مال صلح کا اک حصہ ملے گا۔ اور اسکے علاوہ دو اور دو حصے معرکہ آراؤں اور مسلموں کے کام کے لئے ہوں گے مگر عام اہل علم کی رائے ہے کہ حاکم اس سے دور رہے گا کہ مال صلح کے حصے کرے اور مال صلح سارے اہل اسلام کا ہے۔ والی دوم مکرم

---

(۵۲۶) مالک بن الحدثان (۵۲۷) خصوصی اختیار (۵۲۸) ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل (الحشر) (۵۲۹) بخاری، مسلم

عمر کا کلام ہوا کہا کہ:

"مال صلح عالم اسلام کے ہر مسلم کا ہے سوائے مملوکوں کے کہ مملوک اس مال سے محروم ہوں گے۔"

دو لھے(۵۳۰) کو دوہرا ملے گا

ہمدم مکرم ولد مالک(۵۳۱) کرمہ اللہ سے مروی ہے کہ:

"رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا معمول رہا کہ ہر اس گھڑی کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں اموال صلح کی آمد ہوئی (گھر والوں کے اکل وطعام کے لئے درکار مال کے علاوہ) اسے اسی لحہ لوگوں کو عطا کر گئے اسی سلسلہ دولہے کو دو حصے اور عام آدمی کو اک حصہ ملا۔ راوی کا کلام ہے کہ وہ مدعو ہوا، سواسے دو حصے ملے اس لئے کہ وہ گھر والی اور آل واہل والا رہا۔ اور مکرم عمار مدعو ہوئے سواسے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے اک ہی حصہ عطا ہوا"(۵۳۲)

مکرم عمار آل واہل سے محروم رہے اس لئے اک حصہ عطا ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ گھر والی مال صلح کی اہل ہوگی۔

مال صلح اول کس کو ملے گا؟

مکرم ولد عمر(۵۳۳) کا کلام ہے کہ:

"ہر اس گھڑی کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو مال صلح موصول ہوا سارے لوگوں سے اول محرروں کو عطا ہوا"(۵۳۴)

محرروں سے مراد کئی اہل علم کے ہاں رہا کردہ مملوک ہوں گے اسلئے کہ الگ سے اس طرح کے مملوکوں کا احصاء کہاں؟ وہ مملوکوں ہی سے معدود ہوں گے اور کئی اہل علم کے ہاں اس سے مراد وہ مملوک ہے کہ: مالک اس سے کہہ دے کہ طے کردہ مال لا! رہائی حاصل کر لو گے۔ کئی اک اور اہل علم کی رائے ہے کہ اس سے مراد وہ گروہ ہے کہ اللہ کے احکام کے عمل کے لئے لوگوں سے الگ اور علاحدہ رہے۔

---

(۵۳۰) شادی شدہ (۵۳۱) عوف بن مالکؓ (۵۳۲) ابوداود (۵۳۳) عبداللہ بن عمرؓ (۵۳۴) ابوداود

مالِ صلح کے اہل

اہل اسلام کی لاڈلی ماں (۵۳۵) سے مروی ہے کہ:

"رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں اک مالدار آدمی لعل و گوہر سے مملو اک صرّہ (۵۳۶) لے آئے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے وہ مسلماؤں اور مملوکاؤں کو حصے حصے ہو کر عطا ہوا۔ اور اہل اسلام کی اسی والدہ سے مروی ہے کہ مرے والد کے ہاں سے مالِ صلح سے مملوک، اور وہ مملوک کہ اسکی رہائی مال کی ادائے گی سے لٹکی ہوئی ہو (۵۳۷) اور احرار سے ہر اک کو وہ مال کہ اسکے لئے درکار ہو عطا ہوا۔" (۵۳۸)

لڑائی اور داعی کی صدا

آ گاہی ہو کہ ہر آدمی کا موڈ اور اسکی اصل الگ الگ ہے۔ کسی کے لئے اللہ کے ہاں سے وحی آئی اور کسی کے لئے لوہا۔ حالاں کہ اگر اک لاکھ داعی ملکر مصر ہوں کہ مٹھاس سے مملو صدا سے کسی ردی رسم کو مٹا کر کامگار ہوں۔ ہر اک داعی کی سعی دھری کی دھری رہے گی مگر اک سرکاری حکم اس رسم کو اک لمحہ کے دوراں مٹا دے گا داعی کی صدا گو کارگر ہے مگر کسی ہٹ دھرم کے لئے کارگر ہو محال ہے۔

اک وسوسہ کہ لڑائی عدواں ہے

اس عالم کا مسلمہ اصول ہے کہ کسی ملک کے حاکم سے روگرداں گروہ مرگ کا اہل ہے۔ سو وہی اصول اگر اللہ و رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے روگرداں گروہ کے لئے ہو سو وہ محلِ کلام کس لئے؟ حالاں کہ اللہ کی سرکار کامل سرکار رہے اس لئے کہ وہ ہی مالک، کردگار، صمد اور مصور ہے۔ اسی کے ارادہ سے عالم مولود ہوا۔ اور اس عالم کے ہر اک حاکم کی سرکار ادھوری ہے سو در آں حال اللہ و رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے روگرداں گروہ کے اعدام کو کوئی کسطرح سے معمولی کہے گا؟ اگر عام حاکم سے روگرداں گروہ کا اعدام اہم اور عدل ہے سو اللہ و رسولؐ

---

(۵۳۵) عائشہ صدیقہؓ (۵۳۶) تھیلی (۵۳۷) مکاتب غلام جس سے مالک بدل کتابت کی شرط لگادے (۵۳۸) ابوداود

سے روگرداں گروہ کا اعدام اہم الاہم اور لامحالہ عدل ہے۔ حکام عالم سے اگر کوئی روگرداں گروہ کے عساکر سے حملہ کر کے معدوم کر دے اور کسی کو محصور کر دے اور مال وساماں کو لوٹ لے اور اس مال کو سرکار کے حامی لوگوں اور عساکر کو اکراماً احساں کے طور عطا کر دے وہ سرکار کے لئے روا ہو مگر اس مالک المملوک سے روگرداں گروہ سے لڑائی، اسکا احصار اور اس گروہ کی مملوکی اور اسکے مال وساماں کا حصول محل سوال ہو کہاں کا عدل ہے؟ لڑائی کے دوراں عدو کے سر ودھڑ کا گھاٹا اک سائس (۵۳۹) کے لئے اہم اور عسکری گر کا کمال ہے۔ اسی طرح عدو کی عسکری اور مالی ساکھ سے اسکی محرومی عسکری گُر کا کمال ہی ہے۔ وہ اگر گورے اور سولی ولا ملل اعداء کی مالی ساکھ کو کھوکھلا کر کے اسکا ہولڈ وہ حاصل کر کے مسرور ہوں۔ وہ گھاگ اور وہ گُر عسکری کمال کہلائے۔ مگر اگر اسلام اللہ سے روگرداں گروہ کو مالی ساکھ سے محروم کرے، وہ لوٹ مار اور عدواں کہلائے۔ اگر لڑائی کے دوراں عدو کی مرگ روا ہے سو اسکے مال کے لئے اودھم کس لئے ہے؟

حکام عالم کا مرام لڑائی سے سراسر وہی ہے کہ ملک کی حدود سوا ہوں مگر رسل کرام (علی روحھم السلام) کا مرام اور مدعا لڑائی اور معرکہ آرائی سے اعلاء کلمہ الٰہی ہے اور اسلئے کہ احکام الٰہی کو علو حاصل رہے اور اللہ کی سرکار رہو اور رسوا گروہ اس سے دور رہے کہ مالک الملک کے احکام کا ٹھٹھا اڑائے۔ اللہ کے لاڈلے رسول مکرم داؤدؑ اور اسکے لڑکے (۵۴۰) اور مکرم موسیٰ اور اسی طرح اور رسولوں کی (۵۴۱) معرکہ آرائی اسی عالی مرام کے لئے رہی اور مکرم روح اللہ (۵۴۲) کی معاد سے ادھر لڑائی اسی مرام کے لئے مہا مکار وکلاں ملمع کار (۵۴۳) اور اسکے عسکر سے ہوگی اور اس لڑائی کی اطلاع اسی روح اللہ کے اک حواری (۵۴۴) کے الہام سے اور اس روح اللہ کے وحی والے رسالہ (۵۴۵) سے لگے ہوئے اک مراسلہ (۵۴۶) سے مصرح ہے۔

---

(۵۳۹) سیاست کار (۵۴۰) سلیمانؑ (۵۴۱) یوشع بن نونؑ وغیرہ (۵۴۲) عیسیٰؑ (۵۴۳) دجال لع (۵۴۴) یوحنا کے مکاشفات (۵۴۵) انجیل (۵۴۶) پولس کا دوسرا خط تھسلنکیوں کے نام

معرکہ آرائی کے مرام (۵۴۷)

اک وسوسہ ہے کہ: اسلام کے معرکہ آرائی کے حکم سے لہو کا اک در کھلا۔ اسکا حل اس طرح ہے کہ معرکہ آرائی کا عمل دگر رسل کرام (صلی اللہ علی روحہم وسلم) سے مسلسل رواں آرہا ہے۔ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے دور ہی سے معرکہ آرائی عائد ہوئی ہو سراسر وہم ہے اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اور اسی طرح سارے رسولوں کا لائحہ عمل لڑائی سے اک ہی رہا کہ اسلام کے محوروں، گہواروں اور صوامع اور اللہ کے گھروں کی رکھوالی ہو۔ والا اگر لڑائی کا حکم کالعدم ہو سو کسی کے لئے محال ہو کہ اللہ کا اسم لے، سارے اللہ کے گھر مسمار ہوں مگر اول دور ہی سے اللہ کا طور محمود رہا کہ اہل اسلام کو لڑائی کا حکم ملا کہ مردودوں کی لوٹ مار، لاعدلی اور مکر کی راہ مسدود ہو۔

اور اس (۵۴۸) عالم کے سرکار کی لگام اس گروہ کو حاصل ہو کہ وہ اسکا حکم لاگو کرے اور دل و مال سے اسکے احکام کا عامل ہو اسی کے آگے سر ٹکائے اور صلاہ ادا کرے اور عائد مال (۵۴۹) دے۔ دوسرں کو صالح کاموں کا حکم اور امر کرے اور عملدر آمد کروائے اور مکروہ کاموں کی راہ روکے۔

اسی طرح کے کاموں کے لئے معرکہ آرائی روا کر دی گئی ہے۔ وہی اسکا اصلی مآل و مرام ہے کہ اول دور کے گمراہ حکمراں سرکار کی اکڑ سے لہو اور مہمل امور کے لئے سرگرداں رہے۔ اور اس عالم کی ٹھاٹھ کو محور کر کے اللہ کے احکام اور لوگوں کی رکھوالی اور معاد سے لاعلم رہے اور اس عالم کے معدود لمحوں کی عملداری اور سرکار کے گرویدہ اور دلدادہ ہو گئے۔ اور مادی دمک کے لٹو ہو گئے۔

مگر اس گروہ کی سرکار کو معدوم کر کے وہ گروہ کہ اس عالم کی سرداری کا معرکہ کی کامگاری سے اور اللہ کی مدد سے اہل ہوا، وہ سرومال سے اللہ کے احکام کا مصمم عامل ہوگا لوگوں کو اللہ کی راہ کے لئے لگائے گا۔ الحاصل وہ گروہ کامل و مکمل ہوگا ہی اسی طرح دوسروں کے لئے مکمّل

---

(۵۴۷) مقاصد (۵۴۸) الذین ان مکناھم فی الارض اقامو االصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر (الحج) (۵۴۹) زکوۃ

ہوگا۔ وہ گروہ راہ ہدیٰ کا راہی ہوگا ہی مگر اسطرح دوسروں کو اس راہ کا راہی کرے گا۔ اس طرح کے سارے مدائح کے والی اول و دوم و سوم اور مکرم علی (۵۵۰) کرمھم اللہ علی الکمال مالک رہے۔

اسی لئے داماد رسول والئی سوم (۵۵۱) کا کلام ہے کہ: اس کلام الٰہی کے ٹکڑے (۵۵۲) سے اللہ کے ہاں سے اس گروہ (۵۵۳) کو سرکار کی عطاء سے ادھر ہی اولاً اسکی مدح ہوئی کہ وہ گروہ حکمراں ہو کر اس اس طرح ہوگا۔

اک لڑاکو کا مآل

ہمارے لکھے گئے کلام سے معلوم ہوا کہ اسلام کی رو سے وہی لڑائی اسلامی ہے کہ اس سے مرام مسطورہ امور ہوں اگر کوئی اس مرام سے ہٹ کر کسی گروہی مرام اور دلاوری اور اسم وری کے لئے لڑے گا سو اسکا وہ عمل اسلام کی رو سے مردود ہوگا۔ امام محمد (۵۵۴) اک معرکہ کے احوال کے لکھاری ہوئے اور لکھا کہ: اک معرکہ کے دوراں رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا گمراہوں سے ٹکراؤ ہوا۔ اسی معرکہ کے دوراں اک آدمی (۵۵۵) ہمدموں کے ہمراہ رہا اسکا اصل لگاؤ دورو (۵۵۶) والے لوگوں سے رہا۔ معرکہ کے دوراں وہ ڈٹ کر لڑا دلاوری دکھائی داد حاصل کی۔ مکرم سہل ولد سعد ساعدی رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے ہمکلام ہوئے کہا کہ:

> ''اے اللہ کے رسول! وہ آدمی اس معرکہ کے دوراں ہمارے لوگوں سے آگے رہا رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہا کہ: آگاہ رہو! وہ آگ والوں سے ہے۔''

مآل کار وہ مسلسل لڑائی کے دوراں گھائل ہوا۔ اسے کئی گہرے گھاؤ لگے۔ دکھ درد سے ڈر کر گھائل دھڑ کو مار ڈالا (۵۵۷) اور واصل دار الآلام ہوا۔

---

(۵۵۰) خلفاء راشدینؓ (۵۵۱) عثمانؓ (۵۵۲) الذین ان مکناھم (الآیۃ) (۵۵۳) خلفاء راشدین (۵۵۴) امام بخاری (۵۵۵) قزمان منافق (۵۵۶) نفاق والے گروہ سے (۵۵۷) خودکشی کر لی

اک علامہ(۵۵۸) کا لکھا ہے کہ اس آدمی کا اللہ کے لئے لڑائی سے ارادہ عاری رہا دراصل وہ گروہ(۵۵۹) کا حامی ہو کر لڑا اسکی لڑائی گروہ کے لئے رہی(۵۶۰) معلوم ہوا کہ کوئی آدمی گو رسول اللہ کے ہمراہ ہو کر ہی لڑے مگر اللہ سے ہٹ کر گروہ اور ملک کے لئے لڑے وہ معرکہ آراؤں کے مرگ(۵۶۱) کے اکرام سے محروم رہے گا۔ اسی طرح وہ آدمی کہ مسلم ہو کر ملی اور ملکی مرام کے لئے اہل اسلام سے لڑے وہ اس سے اسوأ الحال(۵۶۲) ہوگا۔

اک اور عالم علامہ محمود ولد احمد(۵۶۳) کا لکھا ہوا ہے کہ: معرکہ گاہ سے ساروں سے اول وہ آدمی لڑائی کے لئے آگے ہوا اور ساروں سے اول سہم مارا۔ اور للکار کر کہا کہ: اے آل اوس! عائلہ(۵۶۴) اور گروہ(۵۶۵) کی رکھوالی کے لئے لڑو! اسی دوراں اک ہمدم مکرم(۵۶۶) کا وہاں سے مرور ہوا اسکا گھائل دھڑ معلوم کر کے اسے کہا: مرگ معرکہ(۵۶۷) مس(۵۶۸) ہو۔ وہ اس کلمہ کو مسموع کر کے ہمکلام ہوا: اللہ(۵۶۹) گواہ ہے کہ مرا ارادہ اسلام کے لئے لڑائی سے عاری رہا۔ سراسر عائلہ اور گروہ کی رکھوالی کے لئے لڑا ہوں۔ اور وہ کلام کہہ کر اس دھڑ کو مار کر مرگ کو گلے سے لگا کر راہی دارالالم ہوا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہ:

> ”اللہ کا(۵۷۰) معمول ہے کہ گاہے گاہے کسی گمراہ اور ملحد سے اسلام کو مؤکد اور محکم کردے۔“(۵۷۱)

معرکہ اولیٰ کے دوراں معدود مسلم ملحدوں کے ہمراہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے ٹکراؤ کے لئے آئے کہ گمراہوں کا عدد سوا ہو اور اس معرکہ کے دوراں وہ ہمدموں کے حملوں سے مارے گئے اللہ کے کلام(۵۷۲) کا ورود اس طرح کے لوگوں کے لئے ہوا۔

> ”اللہ اور ملائکہ کے ہاں سے گھر کی ملی اور اٹل حکم ہوا کہ وہ آگ والوں سے ہوں گے۔“

---

(۵۵۸) علامہ ابن حجر عسقلانی (۵۵۹) قوم (۵۶۰) فتح الباری کتاب الجهاد باب لا یقال فلان شهید (۵۶۱) شہادت (۵۶۲) بدتر (۵۶۳) علامہ بدرالدین عینی (۵۶۴) قبیلہ وخاندان (۵۶۵) قوم (۵۶۶) قتادہ بن النعمانؓ (۵۶۷) شہادت (هنيئا لك الشهادة) (۵۶۸) مبارک (۵۶۹) انی واللہ ما قاتلت علی دین ما قاتلت الاعلی الحفاظ (۵۷۰) ان اللہ لیؤید هذا الدین بالرجل الفاجر (۵۷۱) عمدۃ القاری (باب مذکور) (۵۷۲) ان الذین توفاهم الملائکة ظالمی انفسهم قالوا فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض. الآیة (النساء)

وہ لوگ دراصل گروہ اور ملک کے لئے اہل مکہ کے ہمراہ ہوکر اہل اسلام سے لڑے اور عسکر اسلام کے آڑے آئے اسی لئے کڑی دھمکی والی وحی الٰہی وارد ہوئی۔

الحاصل وہ لڑائی کہ اسلامی سرکار کے لئے ہو اسلامی معرکہ آرائی ہے اور ملکی ملحدوں اور گمراہوں سے مل کر اسلام کی رو سے ہٹ کر سراسر ملک کی رہائی کے لئے لڑائی کا اسلامی معرکہ سے معمولی لگاؤ ہی معدوم ہے۔ رسل کرام (صلی اللہ علی روحہم وسلم) ہم ملک ملحدوں سے اکٹھ (۵۷۳) سے سدا دور رہے اور وہ دائما اس سے روگرداں رہے کہ کوئی الحادی گروہ رسل کرام (صلی اللہ علی روحھم وسلم) کے ہمراہ سرکار کا حصہ دار ہو۔ اسکے علی العکس وہ ہمدموں کو لے کر اس ملک کو الوداع کہہ کر دوسرے ملک آ کر ٹھہر گئے۔ اور معرکہ آرائی کے لئے ساعی ہو گئے، اور اولاً اسی ملک حملہ آور ہوئے اور اس ملک کو سر کر گئے دوسرے مرحلے کے دوراں دوسرے ملکوں کے لوگوں سے لڑے۔ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے سارے معرکے مکہ اور ارد گرد کے لوگوں سے ہوئے اور وہ سارے معرکے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے گروہ سے رہے معرکہ اولیٰ (۵۷۴) کے دوراں ہمدموں کے آگے کسی کا والد، کسی کے دل کا ٹکڑا، کسی کا عم، کسی کا ماموں آئے اور عام محرمی (۵۷۵) ہر اک سے رہی۔ مگر سراسر اللہ، اسکے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اور اسلام کے لئے وہ ٹکرا گئے اور محارم سے وہ ٹکر لی کہ اک عالم سرگرداں اور حائر ہے۔

گروہی مسلک والوں (۵۷۶) کا اک دھوکہ

گروہی مسلک والوں کی رائے کی رو سے اک ملک کے سارے لوگ اک گروہ معدود ہوں گے، اک کھلا دھوکہ ہے اس گروہ کی اک معہود رائے ہے۔ اگر کوئی دوسرا وہی رائے رکھے وہ اس گروہ کا ولی (۵۷۷) اور ہمکار ہے اور اگر کسی کی رائے اسکے الٹ ہو وہ اسکا عدو ہے گو وہ والد ہو کہ اولاد، معلم ہو کہ کوئی اور، اور گو کہ وہ اسی کے ملک کا ہو۔ اس عالم کے اک سرے کا

---

(۵۷۳) اتحاد (۵۷۴) بدر (۵۷۵) رشتہ داری (۵۷۶) قوم پرست (۵۷۷) دوست

دھری ملحد (۵۷۸) دوسرے سرے کے دھری کو لاڈلا ہے مگر اک ہی گھر کے دو آدمی اگر الگ الگ مسلک والے ہوں وہ اک دوسرے سے دور ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ اکٹھ کا دار و مدار ملک و ملل سے ہٹ کر رائے، مسلک اور دھرم ہے اگر اسی طرح کا درس اسلام دے وہ کس لئے مورد سوال ہو؟۔

اسلام کے سارے احکام کی اساس وہی اسلام والحاد کی علاحدگی ہے۔ کوئی مسلم کسی ملحد و گمراہ کا والی ہو محال ہے اس اسلامی لگاؤ سے کالا ہمدم (۵۷۹)، رومی ہمدم (۵۸۰) اور مکرم سلماں اک ہو گئے (۵۸۱) اور عمرو (۵۸۲) اور رسول اللہ کے اک عم (۵۸۳) محروم ہو کر دور رہے۔ اور اک دوسرے عم (۵۸۴) کہ دائماً رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے ہمدردی اور صلہ رحمی کی مگر رد اسلام سے وہ مردوں والی صلاہ (۵۸۵) ور اہل اسلام کے مَلحد (۵۸۶) سے محروم رہے۔ اور اس گھڑی کہ رسول اللہ کا اس عم کے لئے معاصی کی محو کے لئے دعا کا ارادہ ہوا اک دم روک ٹوک کی وحی وارد ہوئی کہ اسکا ماحصل ہے۔

> ''کسی رسول اور اہل اسلام کے لئے حرام ہے کہ وہ گمراہوں کی معاصی کی محو کے لئے دعا گو ہوں گو کہ وہ محارم ہوں حالاں کہ (اہل اسلام کو) مصرح ہوا ہے کہ وہ آگ والوں سے ہوں گے۔''(۵۸۷)

روک ٹوک کا وہ حکم الی المعاد لاگو رہے گا۔

مکارم معرکہ (۵۸۸)

[۱] اس لمحہ کہ لڑائی کا ارادہ ہو اللہ کے اسم کا ورد کر کے گھر سے معرکہ گاہ کی راہ لو!

[۲] رہروی کے دوراں اکڑ سے دور رہو۔

[۳] اک دوسرے سے لڑائی سے دور رہو۔

---

(۵۷۸) اشتراکی نظریات والا (۵۷۹) بلالؓ (۵۸۰) صہیبؓ (۵۸۱) سلمان فارسیؓ (۵۸۲) ابوجہل (۵۸۳) ابولہب (۵۸۴) ابوطالب (۵۸۵) نماز جنازہ (۵۸۶) قبر (۵۸۷) ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ من بعد ما تبین لھم انھم اصحاب الجحیم (التوبہ) (۵۸۸) آداب

[۴] اللہ اور اسکے رسول کو ہمہ لمحہ مطاع گماں کرو(۵۸۹)۔

[۵] ٹکراؤ کے دوراں ڈٹے رہو کہ گام لڑکھڑاہٹ سے معرا ہوں۔

[۶] اس لمحہ کہ معرکہ گرم ہو اللہ کے اسم کا حد سے سوا ورد کرو کہ وہ اک کڑا لمحہ ہے۔ امکاں ہے کہ آدمی اس گھڑی اللہ سے لَو ہٹا کر اسلحہ کو سہارا کر دے اور مآلاً کامگاری سے محروم رہے(۵۹۰)۔

[۷] مدام اس سے دور رہو کہ عددی اور سلاحی اور مالی دھوم دھام کو سہارا کرو اور اسی طرح اس سے دور رہو کہ عددی کمی سے ڈرو! ہر حال اسی مالک الملک کو سہارا اور آسرا کرو کامگاری کا مالک اسی اک کو گماں کرو(۵۹۱)!

[۸] اس گھڑی کہ سواری کا ارادہ کرو سو اللہ کے اس کرم کا احساس کرو کہ اسی کے کرم سے ہم کو سواری ملی کہ ہماری رہروی سہل اور آساں ہو۔ اور سوار ہو کر کلام الٰہی کے دوراں وارد دعا کا ورد کرو!(۵۹۲)

[۹] اس گھڑی کہ کسی عالی مکاں کوص(۵۹۳) ہو سو اللہ کے علو والا کلمہ(۵۹۴) کہو! اگر معاملہ(۵۹۵) علی العکس ہو سو وہ کلمہ کہو کہ اسکا مدلول ہے کہ "اللہ (ہر ردی امر سے) معرا اور مطہر ہے"(۵۹۶)

[۱۰] اللہ اگر کرم سے کامگاری عطا کرے سو سالار عسکر کے لئے اولیٰ ہے کہ معرکہ آراؤں کو کھڑا کر کے اللہ کی حمد کہے اسکی مدح کرے اور "**اللّٰھم لک الحمد کلہ**" والی ساری دعا(۵۹۷) کہے۔

---

(۵۸۹) ان دونوں کی ہر وقت اطاعت کرو! (۵۹۰) یہ ہدایات ان آیتوں سے مأخوذ ہیں "یاایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئة فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون ० واطیعوا اللہ ورسولہ ولاتنازعوا. الایہ (التوبہ) (۵۹۱) کما قال تعالیٰ: ولقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرة ویوم حنین (۵۹۲) سبحان الذین سخرلنا ھذا وما کنا لنا لہ مقرنین الخ (۵۹۳) چڑھائی چڑھو (۵۹۴) اللہ اکبر (۵۹۵) اترائی سے اترو (۵۹۶) سبحان اللہ (۵۹۷) لاقابض لمابسطت ولا باسط لما قبضت ولا ھادی لمن اضللت ولا مضل لمن ھدیت ولا معطی لما منعت ولا مانع لما اعطیت ولا مقرب لما باعدت ولا مباعد لما قربت اللّٰھم ابسط علینا من برکاتک ورحمتک وفضلک ورزقک۔ (نسائی، ابن حبان) سارا لشکر آمین کہے

[۱۱] اگر کامگاری سے کامراں ہوئے، سو اس سے دور رہو کہ اکڑ کر کہو کہ ہم کامراں ہوئے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا مدام معمول رہا کہ ہر لمحہ کہ لڑائی سے لوٹ آئے "لا الٰہ الا اللہ" اور اس سے آگے کے کلمے (۵۹۸) کہے۔

[۱۲] اس سے دور رہو کہ سگ اور سُر اور لے کے آلے (ڈھول) ہمراہ لو اس لئے کہ اگر کوئی کارواں ہمراہ لے گا ملائکہ کی ہمراہی سے محروم رہے گا (۵۹۹)

اہل الحاد کا گروہ اسلام کا ڈاکو

لصوص (۶۰۰) اور ڈاکوؤں کا اعدام ہر سرکار کے لئے اہم اور اسے مؤکد طور عائد ہے۔ اگر کوئی سرکار اس کاروائی سے دور رہے سو سرکار کا سارا حال درہم اور گڈمڈ ہو کر رہے گا۔ اسی طرح وہ گروہ کہ اسلام کی طرح کے عمدہ سرمائے کا ڈاکو ہو اور اسکا ارادہ ہو کہ ہم سے اس سرمائے کو لوٹ لے اور ساعی ہو کہ اہل اسلام اسی کی طرح لصوص اور ڈاکو ہوں اور اللہ کے حامی گروہ سے ہٹ کر رو گرداں لوگوں کے ہمراہی ہوں۔ اس طرح کے گروہ سے لڑائی اصل حکم اور کامل مصالح سے ہوگی اور اس سے اور آگے مؤکد اور عائد ہوگی۔ اور اسلام کا دائرہ کار اس حد کو آئے گا کہ اس گروہ ہی کا کلًا اعدام کردے اور روئے عالم سے اسکو مٹادے۔

اسلام اور مسئلہ مملوکی (۶۰۱)

اللہ کے ہاں سے وہ اکرام کہ اولاد آدم کو عطا ہوا اسکے سوا سارا عالم اس سے محروم رہا۔ اللہ کے معہود کمالی مدائح: علم ودم، (۶۰۲) سمع وکلام اور ارادہ کا عکس گاہ (۶۰۳) کر کے (الٰہی) سرکار اور ولی عہدی (۶۰۴) عطا کی، ملائکہ سے سلامی دلوائی۔ سارے عالم سے آدمی کو سوا اکرام عطا ہوا کہ عدو (لرد) مردود (۶۰۵) کہہ اٹھا کہ (اے اللہ!) (۶۰۶) اسکو مرے

---

(۵۹۸) لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون سائحون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ (صحیحین، ترمذی، نسائی)

(۵۹۹) مسلم عن ابی ہریرۃؓ (۶۰۰) چور (۶۰۱) غلامی (۶۰۲) قوت وقدرت (۶۰۳) مظہر، تجلی گاہ (۶۰۴) خلافت

(۶۰۵) شیطان (۶۰۶) ھذا الذی کرمت علی

سے سوا اکرام ملا۔ سارا عالم اس کے لئے مولود ہوا اور وہ اس لئے مولود ہوا کہ اللہ ہی کو مطاع کر کے اسکے آگے سر نکائے۔ اسکو وہ رہائی دی کہ سارا عالم اسکی مِلک (۶۰۷) ہوا۔ مگر اس گھڑی کہ وہ کم علم اولاد آدم اس سے ہی مکر گئی کہ اللہ مالک الملک اور اس عالم کے کردگار کو مطاع کرے۔ اور اللہ سے روگرداں ہوئی اور اللہ کے ارسال کردہ رسولوں سے ٹکراؤ کے لئے سرعام آئی۔ سو سارے اکرام مٹی سے مل گئے اور وہ رہائی کہ اسے عطا ہوئی اک دم لے لی گئی اور اللہ کے ہاں سے وہ روگرداں آوارہ اولاد آدم اس گروہ صلحاء کو مملوک کر ڈالے گئے کہ اللہ کے لئے سر دھرتا گئے اور اس گروہ کے لئے اللہ کے ہاں سے روا ہوا کہ ہر اس طرح سے کہ دل کہے اموال مملوکہ کی طرح اسکا معاملہ کرو، اس سے کام لو، اور اسکی سوداگری کرو، گروی رکھو کہ کسی کو کرائے کے لئے دو، کامل دائرہ کار عطا ہوا ہے۔

مالک کی آمادگی سے ہٹ کر کسی معاملہ اور کام کے دائرہ کار سے وہ محروم ہوگی۔ آوارگی اور حکم عدولی (۶۰۸) کے سطح کی رو سے اسی سطح کا صلہ ہوگا۔ ڈاکے اور حرام کاری کے عاصی معدودے دکھ کا عرصہ صلہ کے طور مکمل کر کے رہا ہوں گے اس لئے کہ وہ محدود دکھ اس عمل سوء کی سطح کی رو سے ہے مگر وہ آدمی کہ اللہ سے مکر کے روگرداں اور ممرد (۶۰۹) ہوا اسکا عمل اسکا اہل ہے کہ اسے کڑا صلہ ملے اسلئے کہ وہ سرکار سے ٹکراؤ ہے وہ کسی طور رحم و کرم اور دادرسی کا اہل ہو محال ہے۔

ملحد اصولاً اس سے مکرا ہوا ہے کہ وہ اللہ کو مطاع کہے اور اسکے احکام کے آگے لامحالہ سر ٹکائے اور دل و روح سے اللہ کے اوامر کا ماً مور ہو اس لئے کہ وہ اللہ کا کھلم کھلا عدو اور اس سے روگرداں ہے (۶۱۰) گو کہ اس سے کئی اسطرح کے اعمال صادر ہوں کہ اسلامی احکام و اعمال کی طرح ہوں مگر وہ اعمال سراسر سرسری طور اسلامی اعمال کا عکس ہوں گے اسلئے کہ اصولاً وہ روگرداں اور عدو ہی ہے۔ اور معلوم ہے کہ اصولی طور سے اگر کوئی عدو ہو اور کلی طور دل سے عاصی

---

(۶۰۷) خلق لکم مافی الارض جمیعا (۶۰۸) جرم (۶۰۹) سرکش (۶۱۰) منحرف اور باغی

ہواور مصمم طور سے حکم عدولی کرے اور سرسری طور اسکا اک آدھ عمل کسی اسلامی عمل کی طرح ہو سو وہ اک آدھ کسی ساکھ سے (۶۱۱) محروم ہوگا۔ اس لئے کہ دل سے صاد اور دل کے اسلام سے ہٹ کر آگ معاد سے دائمی رہائی محال ہے اور سارے اعمال صالحہ او۔عالی کردار دلی اسلام سے ہٹ کر کالعدم ہوں گے سوائے عاصی مسلم کے، کہ وہ اصولاً اللہ اور اسکے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو مطاع کہہ رہا ہے ہر اس لمحہ اس سے کوئی وہ عمل صادر ہو کہ اللہ اس سے روٹھے وہ معاً رورو کر درگاہ الٰہی کو لوٹ کے اس عمل سوء کی محو کا سائل ہو۔ اسی لئے کہا:

''اور اک مملوک مسلم لامحالہ عمدہ ہے اک گمراہ (اور ملحد سے) گو کہ وہ عمدہ لگے اسلئے کہ وہ گروہ (ملحداں) آگ کا داعی ہے''(۶۱۲)

کسی کامل الاطاعہ صالح کو اگر کوئی کسی روگرداں اور عدو کے مساوی کرے سو وہ عمل سراسر آگہی وادراک اور احکام سرکار کی رو سے کھلی لاعدلی اور عدواں ہے۔ کوئی اصولی سرکار اس طرح ہے کہ اسکے اصول کی رو سے اسکے احکام کے آگے سر نکائے ہوئے لوگ اور اسکے احکام سے سر موڑے ہوئے لوگ کل امور کی رو سے مساوی ہوں؟ اللہ کا کلام مس ہے۔

''کسی مسلم کو کسی عاصی کے مساوی کردوں گا؟''(۶۱۳)

(کہ ہر دو کا حکم اک طرح سے ہو) ساری اصولی سرکاروں کے ہاں سرکار سے روگرداں اہل مکائد کا صلہ لصوص (۶۱۴) آوارہ لوگوں، ٹھگوں سے کڑا، اور سوا ہے۔ اول گروہ کا صلہ گولی ہو کہ سولی کہ ساری عمر کے لئے ملک سے محرومی ہے۔ اور گو کہ آوارگی کے مادہ کے مالک ہر دو گروہ ہوئے مگر لصوص اور ٹھگوں کی آوارگی محدود ہے اک آدھ لوگوں کو اسکا گھاٹا ہے۔ اور سرکار کے عدو اور اس سے روگرداں لوگوں کی آوارگی حاکم اور ملک کے اصول کو گھری ہوئی ہے اس گروہ کی سعی ہوگی کہ سرکار ہی مٹ کر رہے۔ اسی لئے اسکے آگے ہر کام معمولی ہے۔ ہر سرکار کا مسلمہ اصول ہے کہ وہ آدمی کہ سرکار سے روگرداں ہو وہ مولودی رہائی (۶۱۵) اور مال واملاک سے سرکار کے حکم سے محروم ہوگا اس سے اک کمی کا سا معاملہ ہوگا گو کہ وہ ماہر عالم اور

---

(۶۱۱) معتبر ہونا (۶۱۲) ولعبد مؤمن خیر من مشرک ولو اعجبکم اولئک یدعون الی النار (۶۱۳) افنجعل المسلمین کا لمجرمین (۶۱۴) چور (۶۱۵) فطری آزادی ہے۔

آ گہی و ادراک کا مالک ہو۔ اور امکاں ہے کہ وہ اسطرح کے مدائح کی رو سے ملک کے صدر اور حاکم سے اعلیٰ سطح کمال کا مالک ہو۔ اس عالم کی کسی سرکار کا دائرہ کار اس حد کا ہے کہ اس سے روگرداں لوگوں کو رہائی سے محروم کردے سو اللہ مالک الملک کہ اُسکے ہاں اس سے روگرداں گروہ کو علم و آ گہی، عمر اور ادراک کی طرح کے سرمائے عطاء ہوئے اس دائرہ کار سے محروم ہوگا کہ اس سے روگرداں گروہ کو اسی کی دی ہوئی رہائی سے وہ محروم کردے؟ کلاّ(۶۱۶)۔ مملوکی اسکے لئے صلہ سوء ہے کہ اللہ مالک الملک سے روگرداں ہوا اسلئے وہ مسئلہ وحی موسیٰ(۶۱۷) اور وحی روح اللہ(۶۱۸) علی روحہما السلام کے وسط مسطور ہوا۔ اس سے اور آگے مملوکی سارے ملل کا مسلمہ مسئلہ ہے۔

ہر دھرم آڑے آئے اگر مملوکی اک عمل سوء ہو مگر وحی موسیٰ اور وحی روح اللہ سے مؤکد ہے کہ اللہ کے لاڈلے رسول مکرم معمار حرم(۶۱۹) کے عہد سے لے کر سارے ادوار کے دوراں کل کے کل رسل کرام علی روحھم السلام اسکو روا رکھ کر اسکے عامل رہے۔ اگر مملوکی اک رسم سوء اور عار والا کام ہے سو رسولوں کے ہاں وہ کس طرح روا رہا؟ سوائے اس کے کہ رسل کرام لاعلم رہے ہوں کہ مملوکی اک عمل سوء(۶۲۰) ہے اور اسطرح کا کلام کوئی گمراہ ہی کہہ سکے گا۔

رسول اللہ کے حرم کو اک مملوکہ صالحہ(۶۲۱) آئی اور اس سے رسول اللہ کا اک لڑکا(۶۲۲) ہوا۔ حالاً سوال ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) ساری عمر اس عمل سوء کے عامل رہے اور حکم الٰہی سے مدام روگرداں رہے؟ (اللہ اس وھم سے دور رکھے) اگر ہم کو مسلم ہو کہ رسولوں سے سہواً اس طرح کا عمل صادر ہوا سو سوال ہے کہ اللہ کے ہاں سے وہ اصلاح سے کس لئے وحی کے واسطے سے محروم رہے؟

اسلام کی آمد سے ادھر ہی ہر گروہ کے ہاں مملوکی کی رسم رہی۔ اسلام کی آمد ہوئی اور اسکے ہاں سے مملوکی روا رکھی گئی مگر وہ سارے عار والے سلوک کہ مملوکوں سے روا رکھے گئے اک دم

---

(۶۱۶) ہرگز نہیں (۶۱۷) توراۃ (۶۱۸) حضرت عیسیٰ کی انجیل (۶۱۹) ابراھیمؑ (۶۲۰) قبیح کام (۶۲۱) ماریہ قبطیہ (۶۲۲) حضرت ابراھیمؑ

مسدود کر کے مملوکوں کو سکھ عطا کئے گئے اور طرح طرح سے مملوکوں کی رہائی کی راہ دکھلائی اور مالک و مملوک کے دائرہ کار کو مصرح کر کے ہر طرح سے عدواں اور لا عدلی کی راہ روکی۔ ہاں! اسلام اس سے رکا رہا کہ مملوکی کو کلاً معدوم کر کے اکھاڑ دے اس لئے کہ وہ صلہ ہے اس کا کوئی اس مالک الملک سے سر موڑے اگر اس عالم کا ماحول گمراہی اور الحاد سے آلودہ رہے گا سو مملوکی کا حکم اسی طرح سدا رہے گا۔ اور لامحالہ رہے اسلئے کہ اگر عمل ہے سو لامحالہ اسکا صلہ ہو۔ اس عالم کا اسی طرح کا اصول ہے۔

اسلام کی رو سے مملوکی علی حالہ رہی اسکی آلودگی کی اصلاح کر دی لامحالہ مملوکی اک کلاں رسوائی ہے مگر گمراہی، الحاد اور اللہ کے ہمراہ کسی اور الہ کی ہمسری کا دعوی اس سے لامحدود سوا مکدر اور آلودہ عمل سوء ہے۔ ٹھگی، لوٹ کھسوٹ اور حرامکاری کی اساس اور اصل حرص و طمع اور آوارگی ہے (۶۲۳) اور اللہ سے کوئی روگرداں ہو سو اسکی اساس اور اصل علو (۶۲۴) اور اکڑ (۶۲۵) ہے اس اول طرح کی معاصی کا صلہ معاصی ہی کی سطح کا طے ہوا۔

اور علو اور اکڑ کا صلہ رسوائی (مملوکی) طے ہوا (۶۲۶) اور وہ لوگ کہ اللہ اور اسکے رسول کے حکم کے آگے سر نکا گئے اور اسکی راہ کے لئے سر دھڑ وار گئے اور اسکے لئے دلاوری دکھائی اللہ کے ہاں اکرام کے اہل ہوئے اور اللہ سے روگرداں لوگوں کے مالک کئے گئے (۶۲۷) وہ آدمی کہ اس عالم کے دوراں اسے اسلام اور الحاد، مسلم اور ملحد، صالح اور گمراہی کی علاحدگی مسلّم ہو اس کے لئے مملوکی کے مسئلہ کا ادراک سہل اور آساں ہے۔ اور وہ آدمی کہ سرے سے اس سے ہی مکرا ہوا ہو کہ اسلام اور الحاد، عمل صالح اور عمل سوء کوئی الگ الگ امر ہے سو وہ سراسر اسوائم (۶۲۸) اور گدھوں کی طرح ہے، ہمارے کلام سے اسکو کہاں کا سروکار؟۔

کلام الٰہی کے اک کم سولہ ٹکڑے (۶۲۹) مملوں کی ملک کے لئے وارد ہوئے اسی طرح مملوکوں سے لکھائی (۶۳۰) کا حکم مصرح طور وارد ہوا ہے۔ اسی طرح کلام رسول ہے کہ:

---

(۶۲۳) شہوت اور خواہش نفسانی (۶۲۴) تکبر اور بڑائی (۶۲۵) قال اللہ فی حق ابلیس " ابی و استکبر " (۶۲۶) وجزاء سیئة سیئة مثلها (الشوریٰ) (۶۲۷) ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنافقين لا يعلمون (۶۲۸) جانوروں (۶۲۹) پندرہ جگہ ماملکت ایمانکم کا کلمہ قران میں آیا ہے (۶۳۰) بدل کتابت

"وہ مملوک کہ مال کے صلہ اسکی رہائی کے معاملہ کی اس سے لکھائی ہوئی ہو اگر مالک کے اک درھم ہی کی اسے ادائے گی ادھار کے طور اسکے حوالے ہو وہ مملوک رہے گا۔"(۲۳۱)

اسی طرح اس لمحے کہ مکرم سعد(۲۳۲) کا گمراہوں کے اک ٹولے(۲۳۳) کے لئے حکم ہوا کہ:

اس ٹولے کے لڑاکو مرد مار دو! اور اس ٹولے کے لوگوں کی اولاد کو مملوک کر ڈالو!(۲۳۴) سو رسول اللہ کا کلام ہوا کہ: "اے سعد! اللہ کے حکم کی رو سے محاکمہ کر گئے ہو"(۲۳۵)

اور اسی طرح معرکہ اوطاس کی مملوکی کے لئے کلام الٰہی کی وحی آئی(۲۳۶) الحاصل مملوکی کا معاملہ کلام الٰہی اور کلام رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے محکم طور مؤکد ہے معلوم رہے کہ اولاد آدم کو رہائی کا کمال اسلئے حاصل ہے کہ وہ ملکی مدائح کا حامل ہے۔ اگر کسی کا وھم ہو کہ اسکی رہائی اسکی روح کے لئے اس طور اہم ہے کہ رہائی کی روح سے علاحدگی محال ہے۔ سو اسطرح کا وھم سراسر اک مہمل وسوسہ ہے۔ اولاد آدم اگر ملکی مدائح کے حامل ہوں گے سو رہائی کے اہل ہوں گے اور اگر اولاد آدم سوائم کی سطح کو آئے گی سو وہ رہائی سے محروم ہو گی۔

کلام الٰہی سے مصرح طور مؤکد ہے کہ آدمی اگر اللہ سے روگرداں ہو، اور اسی طرح کوئی اللہ کے لئے کسی اور الہ کی ہمسری کا مدعی ہو سو وہ آدمی کی سطح سے محروم ہو کر گر کر سوائم کی سطح کو آئے گا اور اسکا حکم سوائم ہی کی طرح کا ہو گا۔ اللہ کا کلام ہے کہ اسکا ماحصل ہے کہ:

"وہ (گمراہ) سراسر سوائم کی طرح ہوئے اور اس سے آگے سوائم سے سوا گم کردہ راہ ہوئے"(۲۳۷)

اور کہا:

"اللہ کے ہاں سوائم سے سوا اسوا الحال لوگ وہ ہوئے کہ (اللہ سے) مکر گئے"(۲۳۸)

اور کہا کہ: "

---

(۲۳۱) المکاتب عبد مابقی علیه درهم (۲۳۲) سعد بن معاذ (۲۳۳) بنی قریظه (۲۳۴) تقتل مقاتلتهم وتسبیٰ ذریتهم (۲۳۵) قضیت بحکم الله (۲۳۶) والمحصنت من النساء الاماملکت ایمانکم (النساء) (۲۳۷) ان هم الا کالانعام بل هم اضل سبیلا (الفرقان) (۲۳۸) ان شر الدواب عندالله الذین کفروا (الانفال)

> ''وہ لوگ کہ منکر گئے (اس عالم کے دوراں) ٹھاٹھ سے رہ رہے ہوں اور سوائم کی طرح طعام کھا رہے ہوں سو آگ (اس طرح کے لوگوں کی) ماوی ہوگی۔''(٦٣٩)

حالاً اس عہد کے دوراں اسکا مطالعہ ہو رہا ہے کہ اللہ کہا ہوا کلام اور اسکی دی ہوئی اطلاع اٹل ہے۔ عالم معاد سے لاعلم گم کردہ راہ لوگوں کا کردار گواہ ہے کہ وہ سوائم کی طرح کھڑے کھڑے کھا کر سو کر رہے ہے اور اسکے عکس کہ اللہ سے لو لگے، اللہ سے اور دور ہو گئے۔ اور حالاً اسی کردار کی ہر سو دھوم ہے ہر اک اسے اسوہ کر کے اسکا دلدادہ ہے۔

سو اگر آگہی وادراک وحدس سے مالا مال گروہ اگر کردار کے حوالے سے عاصی اور مسیٔ لوگوں (٦٤٠) کو سوائم سے گرا ہوا کہے مسلّم ہو مگر اگر اسلام اللہ سے روگرداں لوگوں کو سوائم سے گرا ہوا کہہ دے وہ محل سوال ہو کہاں کا عدل ہے؟۔

سو اسی طرح کہ صحرائی سوائم (٦٤١) مصائد (٦٤٢) کے واسطہ سے مملوک ہوں اللہ سے روگرداں لوگ اسارٰی ہو کر محروس (٦٤٣) اور مملوک ہوں گے۔ اور صحرائی سوائم کی ملک کا اصل محرک سوائم کی محروسی ہے اسی طرح ملحدوں کی ملک کا کامل محرک اہل اسلام کا علو ہے کہ اہل اسلام حاوی ہوئے۔ آدمی اور سوائم کی علاحدگی آگہی اور ادراک ہی سے ہے اور اسلئے آگہی وادراک سے مالا مال اہل علم اور حکماء کے ہاں سوائم کی سوداگری روا اور عمدہ عمل ہے۔ سو اگر آدمی سوائم ہی کی طور رہرو ہوا۔ عموماً کٹھہری اور دادگاہ سے اسکی سوداگری کا دائرہ کار مسدود ہوا اور روک ٹوک لگا دی گئی اور وہ روک ٹوک اس عالم کا اک اصول ہے۔ اگر اسلام کا حکم محل سوال اور ٹوک ہے سو وہ مسلمہ اصول دادرسی کس طرح روا رکھے گئے؟۔

اک وسوسہ کہ آدمی مولودی حر (٦٤٤) ہے

کئی لوگوں کو وسوسہ ہوا کہ آدمی مولودی طور حر اور رہا ہے اور رہائی اسکی گھٹی سے ہے۔ مگر اس وسوسہ کی اساس لاعلمی ہے۔ اس کلام سے دراصل مراد اس طرح ہے کہ اسلام ہر آدمی کی

---

(٦٣٩) والذين كفروا يتمتعون ويا كلون كما تاكل الانعام الخ (٦٤٠) اخلاقی مجرم (٦٤١) جنگلی جانور (٦٤٢) شکار (٦٤٣) گرفتار (٦٤٤) پیدائشی اور فطرتاً

گھٹی سے ہے اور ہر آدمی اسلام کے ہمراہ مولود ہو رہا ہے اسلئے اصلاً وہ حُر ہے۔ وہ رہائی سے محروم ہوگا اگر اسلام کو سلام کرے گا اور مملو کی اسی آوارگی اور گمراہی کا صلہ ہے کہ اصل کے علی العکس اور الٹ ہے۔ اگر معمولی لمحہ کے لئے مسلّم ہو کہ آدمی اصلاً حرا ور رہا ہے مگر ہمارا سوال ہوگا کہ وہ رہائی کس کی عطا کردہ ہے؟ اور اسطرح اٹل ہے کہ ہر عمل کرو، گمراہی اور الحاد کرو، اللہ سے روگرداں ہو کر سر موڑلو، سارے معاصی کرو، اسکی وارد کردہ وحی کو للکارو، اسکے احکام کے آڑے آؤ، رسولوں کی راہ روکو اور اللہ والوں سے لڑو، کلام الٰہی کا ٹھٹھا اڑاؤ، اہل اسلام کو دکھ دو، مگر ہر حال حرا ور رہا ہوگے اور وہ رہائی مدام رہے گی اور اس سے کسی طرح کی محرومی محال ہے،

آگاہ رہو کہ سارے سماوی دھرم اور الٰہی ملل کا مسلمہ اصول ہے کہ گمراہ اور ملحد سراسر اعدام اور مرگ ہی کا اہل ہے۔ رہی رہائی سو وہ دور کا معاملہ ہے اسکے لئے حالاً مرگ ہی مرگ ہے رہائی کہاں کی؟ اور اسطرح کی رہائی کسی عالی سے عالی اور عوامی سرکار(۶۴۵) کے ہاں کہاں؟ کہ کوئی آدمی سرے سے سرکار ہی سے مکر گر رہے، اسکے امراء، حکام اور اصول سرکار سے روگرداں ہو کر اسکی عملداری ٹھکرادے، کھلم کھلا سرکاری حکم عدولی کرے، اسکے الٹ لوگوں کو اکسائے اور اسکے احکام کے آڑے آئے۔ مگر وہ رہا رہے اسکی املاک سرکار کھلی رکھے اسے محروسی اور کٹھہرے سے دور رکھے حالاں کہ معاملہ سراسر اسکے عکس ہے اگر کوئی اس طرح کے امور سے کوئی امر کرے گا لامحالہ سرکار کاروائی کرے گی۔ اگر دارالعدل اور کٹھہرے سے محاکمہ سولی کا ہو اوہ سولی دے گی، گولی کا ہوا گولی مارے گی، اور مال واملاک سے محرومی کا ہوا محروم کردے گی، ساری عمر کی محروسی کا ہوا محروس کردے گی۔

معلوم ہوا کہ اسطرح کے امور سے وہ اصلی اور مولودی رہائی کہ آدمی اسکا اہل ہے اس عالم کے مسلمہ اصول کے رو سے معدوم ہوگی اگر کسی سرکار کی حکم عدولی اسکی اہل ہے کہ اس رہائی کو کالعدم کردے۔ سو اللہ کی سرکار لامحالہ اس سے سوا اہل ہے کہ اس آدمی کو رہائی سے محروم کردے کہ اللہ کی حکم عدولی کرے۔

---

(۶۴۵) جمہوری حکومت

سالار عسکر اور معرکہ آراؤں کے لئے درکار مدائح

اولاً معرکہ آراؤں کے لئے اک سردار اہم ہے کلامِ الٰہی کا ما حصل ہے کہ:

''موسیٰ سے ورے اک رسول سے اسرائلی گروہ کا سوال ہوا کہ اک حاکم سردار ہمارے لئے طے کردو کہ ہم اللہ کی راہ کے دوراں معرکہ آراء ہوں''۔ (۶۴۶)

دوم معرکہ آراؤں کے لئے اہم ہے کہ اس حاکم اور سالار کے مطاوِع ہوں اللہ کا کلام ہے کہ اسکا ما حصل ہے کہ:

''اے اہل اسلام! اللہ اور اسکے رسول اور اولوا الامر کے مطاوِع رہو'' (۶۴۷) سو سالار کس طرح کے مدائح (۶۴۸) کا حامل ہو؟ اللہ کے کلام کا حاصل ہے:

''(کہ اس گھڑی کہ اسرائلی گروہ کا اک حاکم (۶۴۹) طے ہوا۔ سو اسکو ٹوکا (۶۵۰) اور کہا) کہ اس کے لئے سرکار کہاں کی؟ (۶۵۱) حالاں کہ ہمارا گروہ سرکار کا اس سے سوا اہل ہے اور (علاوہ اسکے) وہ مال داری سے محروم ہے (رسول) کہہ اٹھے اللہ کے ہاں سے وہ ساروں سے اولیٰ ہوا ہے اور اسے (سارے لوگوں سے سوا) علم اور دھڑ عطا کرڈالا ہے''

اس سے معلوم ہوا کہ حاکم وہ ہوگا کہ اہل علم ہو، سائس (۶۵۲) ہو، اور حوصلہ اور دلاوری کا مالک ہو، گُر والا (۶۵۳) ہو، سرکار اور دارائی کا ملکہ حاصل ہو، اور صالح ہو۔

اک اور اہم امر کہ سالار عساکر کے اعمال اور اسکا کردار کس طرح ہو؟ سو سالار سوء کلامی سے دور رہے، ہمدموں کے لئے دل سے ملائم رہے، اور عساکر کی معاصی کی محو کے لئے مدام دعا گو رہے، عساکر سے اگر کوئی آدمی ٹھوکر کھائے اس سے مسامحہ (۶۵۴) کرے، اور ہمراہوں سے ہر معاملہ کے لئے صلاح و رائے لے، اور اللہ کو ہر حال سہارا کرے، اور اہل اسلام کے

---

(۶۴۶) الم تر الی الملامن بنی اسرائیل من بعد موسیٰ اذقالوا لنبی لهم ابعث لنا ملکانقاتل فی سبیل الله (البقرة) (۶۴۷) یاایهاالذین امنوا اطیعو الله واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم (النساء) (۶۴۸) اوصاف (۶۴۹) طالوت (۶۵۰) اعتراض (۶۵۱) قالوا انی یکون له الملک علیناونحن احق بالملک منه ولم یؤت سعتمن المال (البقرة) (۶۵۲) سیاست دان (۶۵۳) تدبیر کا مالک ہو (۶۵۴) چشم پوشی اور درگذر

اموال کی ٹھگی سے دور رہے۔ محرر ہا مور کلام الٰہی (۶۵۵) سے لئے گئے۔ رہے معرکہ آراؤں کے مدائح سو کلام الٰہی کی رو سے معرکہ آراؤں کے لئے اہم ہے کہ اصل مرام ہراک کا اللہ کے سرور (۶۵۶) کا حصول ہو، اور اس عالم کارگاہ سے (۶۵۷) عالم معاد سوالا ڈلا ہو، اور اللہ کی ہمراہی کا مصمم گماں (۶۵۸) ہو، اور ڈٹے ہوؤں کے لئے اسکی مدد کو دل سے صاد کرے۔ اور کلام الٰہی کی دوسری سورۂ مکرمہ (۶۵۹) (الٓمٓ) اور سوم سورہ مطہرہ (آل عمراں) والی دعاؤں (۶۶۰) کا ورد کرے۔ اللہ کی (۶۶۱) راہ کے دوراں لگے ہوئے گھاؤ اور دکھ گوارا کرے (۶۶۲) اور ڈٹا رہے، (۶۶۳) (گھوڑوں کی رکھوالی کرکے) لڑائی کے لئے ہمہ لحظہ آمادہ رہے (۶۶۴) اسی طرح اللہ کا دلدادہ (۶۶۵) ہو، اور اسکی راہ کے لئے معرکہ آراء ہو، اور اس سے دور رہے کہ کسی کے ٹھٹھول (۶۶۶) اور ہٹ (۶۶۷) سے ڈرے، اور اک دوسرے سے رحم دلی کرے، اور اعداء اسلام کے لئے کڑا ہو، اور اس لحظہ کہ اعداء سے ٹکراؤ ہو گام ٹکے ہوئے ہوں

(۶۶۸) اور اس گھڑی اللہ کا ورد کرے، اور اللہ و رسول کا مطاوع ہو، اک دوسرے سے لڑائی سے دور رہے، صلاہ ادا کرے، اللہ کی راہ کے لئے مال دے، صالح کاموں کا امر کرے، اور مکروہ امور سے لوگوں کو روکے (۶۶۹) اور مرصوص حائط (۶۷۰) کی طرح اک سطر ہو کر لڑے۔

---

(۶۵۵) فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك فاعف عنهم واستغفر لهم وشاورهم في الامر (آل عمران) اور فرمایا: وما كان لنبي ان يغل. الآية (آل عمران) (۶۵۶) ومن الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله. الآية (البقرة) (۶۵۷) فليقاتل في سبيل الله الذين يشرون الحيوة الدنيا بالآخرة. الآية (النساء) (۶۵۸) قال الذين يظنون انهم ملاقوا الله. الآية (البقرة) (۶۵۹) سورہ بقرہ و سورہ آل عمران (۶۶۰) ربنا افرغ علينا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكفرين (البقرة) اور فرمایا: ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا. الآيه (آل عمران) (۶۶۱) يا ايها الذين امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا. الآية (آل عمران) (۶۶۲) صبر (۶۶۳) مصابرہ (۶۶۴) مرابط (۶۶۵) يا يها الذين امنوا من يرتد منكم عن دينه فسوف يأت الله بقوم يحبهم ويحبونه اذلة على المؤمنين اعزة على الكفرين يجاهدون في سبيل الله ولا يخافون لومة لائم (المائده) (۶۶۶) ملامت گر اور مذاق اڑانے والا (۶۶۷) طنز و ملامت (۶۶۸) يا يها الذين امنوا اذا لقيتم فئة فاثبتوا واذكروا الله لعلكم تفلحون (الانفال) (۶۶۹) الذين ان مكناهم في الارض اقاموا الصلوٰة واتوا الزكوة وامروا بالمعروف ونهوا عن المنكر (الحج) (۶۷۰) سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر لڑے۔

دائمی عمر کے حصول کا گر

معرکہ آرائی وہ عمل ہے کہ آدمی مرگ کی راہ کا گوراہی ہو مگر دراصل اس عالم کی محدود عمر کے آگے معاد کی سدا اور دائمی عمر حاصل ہوگی۔ کاسہ مرگ ٹوٹ کر رہے اور وہ مرگ کو ہرا کر رہے۔ سو اللہ کے لئے لڑو! اگر اس عالم کی محدود عمر، کہ مآل کار معدوم ہوگی کے صلہ معاد کی دائمی عمر درکار ہو۔ مالک عالم کا کلام ہے:

> ''سو لڑے اللہ کی راہ کے دوراں (اس گروہ کے) لوگوں سے کہ معاد کے صلہ اس عالم کی عمر کو مول لے گئے اور ہر وہ آدمی کہ اللہ کے راہ کے لئے لڑے اور (کوئی اسے) مار ڈالے کہ وہ حاوی ہو سو ہمارے ہاں سے اسے اعلیٰ صلہ عطا ہوگا'' (۶۷۲)

---

(۶۷۱) ان الله يحب الذين يقاتلون في سبيله صفا كانهم بنيان مرصوص (الصف) (۶۷۲) النساء

صمصام

رسول اللہؐ کا ارسال، صمصام کے ہمراہ

ولد عمر راوی ہے کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہا کہ:

> ”اللہ کے ہاں سے معاد سے آگے صمصام کے ہمراہ مرسل ہوا ہوں الا آں کہ لوگ اک اللہ وحدۂ کی الوہی کو مسلّم کر کے (مسلم ہوں) اور مرا طعام رماح کے سائے کے وسط رکھا۔ اور رسوائی ڈالدی اس آدمی کے سر کہ مری حکم عدولی کی۔ اور وہ آدمی کہ کسی گروہ کی طرح ہو اور اس سے لگا کہائے وہ اسی گروہ سے ہوگا۔“ (رواہ الامام احمد رحمہ اللہ)

علماء کا لکھا ہے کہ: اسلحہ کے علم کا حصول اہل اسلام کے اک گروہ کو عائد (۶۷۳) ہے۔ اگر سارے اہل اسلام اس سے محروم ہوں سو عاصی ہوں گے۔

اک عالم (۶۷۴) کا کلام ہے کہ: اسلحہ کا علم ہر کسی کے لئے اہم اور مؤکد ہوگا (۶۷۵) اگر اہل اسلام کو اسلحہ درکار ہو اور اسکا کال ہو۔ (۶۷۶)

علاّمہ محمد ولد احمد (۶۷۷) اس کلام رسول کو طاوس کے حوالے سے لکھ کر اسطرح اسے کھول رہا ہے: ”صمصام کے ہمراہ ارسال“ سے مراد ہے کہ: اللہ کی راہ کی لڑائی کے لئے اللہ کے ہاں سے مرسَل ہوا ہوں۔ اسی طرح کا اک اور کلام رسولؐ ہے کہ:۔

> ”اللہ کا حکم ہوا کہ لوگوں سے لڑوں الا آں کہ سارے لوگ کلمہ اسلام ”لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کہہ کر مسلم ہوں۔“

دراصل معرکہ آرائی کے حکم کا دوسرے رسولوں کے علی العکس رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے اک اور طرح کا لگاؤ ہے۔

الواح موسیٰ (۶۷۸) علی روحہ السلام رسول اللہؐ کے لئے گواہ ہوئے وہاں مدح سرائی کے کلمے اسطرح لکھے گئے کہ:

---

(۶۷۳) فرض کفایہ (۶۷۴) امام قرطبیؒ (۶۷۵) فرض عین (۶۷۶) قحط یعنی سخت کمی (۶۷۷) امام سرخسی (۶۷۸) تورات شریف

“رسول الملحمہ ہے گرما گرم معرکوں والا رسول، اس کی ہر دو صاد(۶۷۹) لال ہوں گی لڑائی کی گرمی سے۔”(۶۸۰)

اسی طرح مسطور ہے وہاں رسول کی مسلم امہ کے لئے کہ:

“کلام الٰہی سے ہر اک مسلم کا صدر اور دل مملو ہوگا اور صمصام گلے سے لگی ہوگی۔”(۶۸۱)

اور اسی لئے رسول علی روحہ السلام کا کلام ہے کہ:۔

“صمصام معرکہ آراؤں کی رداء ہے۔ مرا طعام رماح کے سائے کے وسط ہے۔”(۶۸۲)

اس سے مراد ہے کہ مال معرکہ مسلم امہ کے لئے روا اور حلال ہے حالاں کہ اوراُم کے لئے مال معرکہ حرام رہا اور “سائے” سے مراد سلام عمومی ہے اور “رسوائی ڈالدی” سے مراد “محصول” ہے کہ ملحدوں کے سر عائد ہوا ہے اسلئے کہ محصول ملحدوں کی رسوائی اور گراوٹ ہے۔

“لگا کھائے” سے مراد ہے کہ معرکہ آراؤں کی طرح معرکہ کے لئے راہروی کا ارادہ کر دے(۶۸۳)۔ اور معرکہ آراؤں کے اوطار(۶۸۴) کے لئے سعی کرے اور معرکہ آراؤں کے گروہ کے عدد کو سوا کر کے دکھائے۔ سو وہ آدمی معرکہ آراؤں ہی کی طرح مال معرکہ کا اہل ہوگا اس عالم کے دوراں، اور صلہ کا اہل ہوگا عالم معاد کے دوراں(۶۸۵)

اسلحہ طعام رسول کا “وسی لہ”

ولد عمر رسول مکرم ھادی عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے کلام کا راوی ہے کہ کہا:

“معاد سے ورے حسام دے کر مرسل ہوا ہوں اس لئے کہ اک اللہ کے آگے سر ٹکے وہ ہر حصہ دار سے مطہر ہے۔ اور مرا طعام مری رمح کے سائے کے دروں رکھا ہوا ہے اور رسوائی اس گروہ کے لوگوں کے سر ڈالدی گئی کہ مرے لائے ہوئے دھرم (اسلام) سے ٹکر لے اور ہر وہ آدمی کہ کسی گروہ سے لگا کھائے وہ اسی سے ہوگا۔” (رواہ احمد)

صمصام کے ہمراہ ارسال سے مراد معرکہ آرائی کا حکم ہے (کمامرّ)۔

---

(۶۷۹) آنکھیں (۶۸۰) نبی الملحمة عيناه حمراوان من شدة القتال (۶۸۱) اناجيلهم في صدورهم وسيوفهم على عواتقهم (۶۸۲) السيوف اردية الغزاة، وجعل رزقي تحت ظل رمحي (۶۸۳) اى تشبه بالمجاهدين في الخروج معهم والسعي في بعض حوائجهم وتكثير سوادهم فيكون منهم في استحقاق الغنيمة في الدنيا والثواب في الآخرة (۶۸۴) حاجتیں (۶۸۵) شرح سیر کبیر للسرخسیؒ

آگ سے ڈھال

رسول اللہ کا ولد عم (٦٨٦) ، سردار دو عالم سے راوی ہے کہ کہا کہ:

''ہر وہ آدمی کہ معرکہ کے دوراں صمصام لٹکا دے سو وہ صمصام اسکے لئے آگ سے ڈھال ہوگی اور ہر وہ آدمی کہ معرکہ کے دوراں رماح اٹھا دے وہ اسکے لئے معاد کو علم ہوگا۔'' (٦٨٧)

صمصام لٹکاؤ دار السلام حاصل کرو

رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام مطہر ہے کہ:

''ہر وہ آدمی، معرکہ ہو کہ سرحد کی رکھوالی اس دوراں ادائے گی صلاہ کے دوراں صمصام کس کرر کھے سو اللہ اسے معاد کو اکرام کی رداء اوڑھائے گا۔'' (٦٨٨)

اسی طرح رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ:

''ہر وہ آدمی کہ معرکہ کے دوراں صمصام لٹکائے اسے اسلام کی رداء ملے گی اور اس دوراں کہ وہ حسام اسکے گلے سے لٹکی رہے اس ساری گھڑی ملائکہ کے گروہ کا معمول ہے کہ اسکے لئے دعا گو رہے۔'' (٦٨٩)

اللہ کا سرور

اک ہمدم مکرم (٦٩٠) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

''اللہ کا معمول ہے معرکہ آراء کی صمصام و رماح اور اسلحے سے ملائکہ کرام کے آگے کلمہ داری کا۔ اور اللہ کسی کے سر ملائکہ کے آگے کلمہ داری کرے لامحالہ اسے آگ کی مار سے دور رکھے گا (٦٩١)

صمصام والی صلاہ

علی کرمہ اللہ کا کہا ہے کہ:

اس مصلی کی صلاہ کہ صمصام لٹکا کر ادا کرے دوسروں کی دس کم اسی عدد صلاہ سے اولیٰ ہے اور اگر کہو کہ سو کم آٹھ سو سے اولیٰ ہے سو وہ اسی طرح اصح ہے۔ اس لئے کہ اللہ کے رسول سے

---

(٦٨٦) ابن عباس (٦٨٧) شفاء الصدور (٦٨٨) شفاء الصدور (٦٨٩) شفاء الصدور (٦٩٠) ابو ہریرہ (٦٩١) ابن عساکر

مرے کو مسموع ہوا ہے کہ کہا:

"اللہ کلہ داری کرے ہے ملائکہ کے آگے اس آدمی کے سر کہ اسکی راہ کے دوراں وہ صمصام کس کر لٹکائے۔ اور اس ساری گھڑی کے دوراں کہ وہ اسے کسا رکھے ملائکہ کے گروہ کا معمول ہے کہ اسکے لئے مسلسل اللہ کے رحم و کرم کا دعا گو رہے۔ اور وہ آدمی کہ اللہ کے گھر کا (۶۹۲) رہے اسکے لئے صوم اسوہ رسول ہے اسی طرح سرحد کے رکھوالے کے لئے کہ وہ صمصام لٹکائے اسوہ رسول ہے۔" (۶۹۳)

رسول الملاحم سرور دو عالم کے اسلحے اور مردری (۶۹۴)

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اس عالم کارگاہ کے دوراں ساٹھ اور سہ سال رہے رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) مال کی کمائی سے سدا دور رہے ہاں اسلام کے لئے ہمہ لحہ سرگرم رہے۔ اس گھڑی کہ امام الرسل (صلی اللہ علی رسلہ وسلم) اس عالم سے معاد کو سدھارے مسلم امہ کو اصلاح روح ودل کے لئے اللہ کا کلام مطہر اور اسوہ رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) دے گئے۔ اور اس عالم کی اصلاح اور اسلام کے علو اور الحاد وگمراہی کی ہار کے لئے اسلحے ہی عطا کئے کہ مسلم امہ اس درس کو حاصل کرے کہ راہ ھدی اسی طور ہی حاصل ہو گی اور وہی رسول کی راہ ہے کہ ساری عمر اسی کے راہی رہے اور ہمدموں کو اللہ ورسول کے کلام اور اسلحے دے کر عالم کی اصلاح کے وسائل سے آگاہ کر گئے۔ حالاں کہ رسول مکرم گھر والوں اور ہمدموں کو کوٹھی محل، مال ودراہم سے مالامال کر کے اس عالم کو الوداع کر کے واصل الی اللہ کہاں ہوئے؟ مکرر آگاہ رہو وہ ہم کو وحی الہی اور اسلحہ ہی دے کر واصل الی اللہ ہوئے۔

رسول اکرمؐ کے صمصام

رسول الصمصام (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کئی حساموں کے مالک رہے۔ رسول اللہ کو اک صمصام (۶۹۵) والد سے ملی اور اسے مکہ سے حرم رسول ہمراہ لے آئے۔

---

(۶۹۲) مسجد میں اعتکاف کرنے والا (۶۹۳) شفاء الصدور (۶۹۴) میراث (۶۹۵) الماثور

اک صمصام (۶۹۶) اس گھڑی کہ اسلام کے معرکہ اولیٰ (۶۹۷) کے لئے رواں ہوئے مکرم سعد (۶۹۸) آگے آئے اور وہ رسول اللہ کو دی۔

اک صمصام کمر کی ہڈی کے مہروں والی (۶۹۹) اسی معرکہ کے دوراں مال معرکہ کے طور ملی۔

"الصمصام" وہ حسام کہ ہمدم مکرم عمرو (۷۰۰) اسکے مالک رہے۔

اک وہ صمصام (۷۰۱) کہ اک صحرائی حصار سے آئی۔

اک اور صمصام (۷۰۲) کہ مہلک رہی۔

اک صمصام حسام (۷۰۳) مرگ کے اسم والی رہی۔

اک صمصام (۷۰۴) وہ کہ دھڑ کے وسط گھس کر رہے۔

اک صمصام کاٹ دار حسام (۷۰۵) رہی۔

اور اک وہ صمصام کہ اسکے اسم کی مراد ہے "ملائم ڈالی"(۷۰۶)

کل دس عدد صمصاموں کے مالک رہے رسول الملاحم صلی اللہ علی روحہ وسلم۔

رسول اکرمؐ کی کماں

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی اک کماں کا اسم "السداد" اور اک کا "الروحاء" رہا۔ اسکے علاوہ اک کماں اک معہود گروہ (۷۰۷) سے ملی اسکے علاوہ سہ (۷۰۸) کماں اور کے مالک رہے۔ کل عدد: دو کم آٹھ کماں۔

رسول الملاحمؐ کی دروع

کلاں دراعہ (۷۰۹) اک طول والی لوہے کی دراعہ رسول اللہ کی ملک رہی اور اک اسرائلی (۷۱۰) کے ہاں گروی کے طور رکھی۔ اک اور درع سعد گاؤں (۷۱۱) کی۔ کئی اک کی رائے

---

(۶۹۶) العضب (۶۹۷) بدر (۶۹۸) سعد بن عبادہؓ (۶۹۹) ذوالفقار (۷۰۰) ابن معدیکرب (۷۰۱) القلعی منصوب بسوئے قلع (۷۰۲) البتار (۷۰۳) الحتف (۷۰۴) الرسوب (۷۰۵) المخذم (۷۰۶) القضیب (۷۰۷) بنو قینقاع سے البیضاء نامی کماں (۷۰۸) الصفراء، الزوراء، الکتوم (۷۰۹) ذات الفضول (۷۱۰) ابوالشحم یہودی (۷۱۱) السعد

یہ ہے کہ وہ داؤد علی روحہ السلام کی وہ درع ہے کہ اس سے سالار الحاد (۷۱۲) کو مار ڈالا۔ اک وہ درع (۷۱۳) کہ رسول اللہ کو اک اسرائلی گروہ (۷۱۴) کے اسلحہ کے گودام سے ملی۔ اسکے ماسوا دو اور دو، سہ (۷۱۵) کے اور مالک رہے۔ کل دروع: اک کم آٹھ۔

سہم داں

ہمارے لاڈلے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں دو عدد سہم داں (۷۱۶) رہے۔

رماح رسول اکرمؐ

ہمارے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو سہ رماح اسی محررہ اسرائلی گروہ سے حاصل ہوئے۔ دو عدد کلاں (۷۱۷) اور سہ عدد اس سے معمولی (۷۱۸)۔ اک (۷۱۹) وہ کہ صلاۃ کے دوراں عموماً آگے گاڑی گئی۔ کل عدد رماح: سہ کم آٹھ۔

لوہے کی کلاہ (۷۲۰)

لوہے کی کلاہ لڑائی کی دوراں سر کی رکھوالی کے لئے کہ اس سے معرکہ آراء سر کو ڈھکے رسول اللہ کی اک کلاہ لوہے کی رہی (۷۲۱)۔ دوسری کلاہ (۷۲۲) وہ کہ اس سے معرکہ مکہ کے دوراں سر کو ڈھکا اور معرکہ سر کر کے مکہ مکرمہ وارد ہوئے۔

رسول اکرمؐ کے ڈھال

ڈھال وہ ہے کہ آدمی اس سے صمصام کا وار روکے۔

رسول الملحمہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی اک ڈھال (۷۲۳) اس طرح کی رہی کہ صمصام اسکے آگے ٹک سکے، سدا محال رہا۔

---

(۷۱۲) جالوت (۷۱۳) فضہ (۷۱۴) بنو قینقاع (۷۱۵) ذات الحواشی، ذات الوشاح، البتراء، الخریق (۷۱۶) تیر کش۔ ایک الکافور دوسرا الجمع (۷۱۷) المثوی، المنثنی (۷۱۸) الجعہ، البیضاء، العنزہ (۷۱۹) العنزہ (۷۲۰) خود (۷۲۱) الوشح یا الموشح (۷۲۲) ذو السبوغ یا اسبوغ (۷۲۳) الزلوق

اک اور ڈھال عکس والی (۷۲۴) رہی۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) مٹھی کھول کر اس عکس کو رگڑ کر مٹا گئے۔ اسی طرح اک اور ڈھال (۷۲۵) رسول اللہ کی ملک رہی۔ کئی اک اہل علم کی رائے ہے کہ کل عدد ڈھالوں کا دو اور دو ہے اور کسی کسی کے اور اسم لکھے (۷۲۶)

رسول اللہؐ کے عسکری علم

رسول الملحمہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا اک کلاں عسکری علم (۷۲۷) رہا۔ رسول اللہ واصل الی اللہ ہوئے۔ ہمدم اول (۷۲۸) اس علم کو صمصام الٰہی (۷۲۹) کے حوالہ کر گئے۔ اور صمصام الٰہی اسے لے کر معرکوں کے لئے رواں ہوئے۔ اور ساری عمر ملک حمص (۷۳۰)، کسریٰ کے ملک اور مصر کے کلاں کلاں معرکوں کے دوراں اسے لہرائے رکھا اسکے علاوہ اور کئی گورے، اور ادھ کالے ادھ گورے علم کئی رہے۔

سواے علماء اسلام! اے کلام الٰہی کے حاملو! اللہ کے لئے محسوس کرو کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے سرمائے اور مردری (۷۳۱)، علوم اور اسلحے اکٹھے ہوں اور ہم ادھورے سرمائے کو لے کر محو آرام ہوں؟۔

دور رواں کے دوراں اسلحہ کا وہی اہل ہے کہ آوارہ، اور ردی اطوار ہو اور اہل علم و عمل کے لئے مکروہ، مگر ہم مدعی کہ مکمل اسوہ رسول کا حامل ہمارا ہی گروہ ہے۔

آہ! مرے اس سوال کو حل کرو کہ وہ معصوم لڑکی کہ لٹ گئی ہے اسکا مددگار کہاں ہوگا؟ وہ کس کو مدد کے لئے صدا دے گی دھائی دے گی اگر صلحاء کا گروہ اس عمل سے الگ اور علاحدہ رہے۔ کہو! وہ کسی آوارہ عاصی کو مدد کے لئے صدا دے؟ حالاں کہ اسکو اس سے کہاں کا سروکار؟

اللہ کا وہ گھر کہ اہل الحاد کے وار سے وہ مسمار ہوا کس کے آگے روئے؟ کسی ملحد کے آگے؟ کہ ڈھا دی گئی ہوں اللہ مری مدد کر۔ وہ معصوم لڑکا کہ اسکا سر کاٹ کر اسے کرکٹ اور ہاکی کے کروں کی طرح ٹھڈے مارے گئے کس کے آگے مدد کے لئے گڑگڑائے؟

---

(۷۲۴) عقاب یا مینڈھے کا فوٹو تھا (۷۲۵) الفتق یا العتق (۷۲۶) الزقن، الموجز، الزلوق، العتق (۷۲۷) اسکا نام عقاب تھا (۷۲۸) ابوبکر صدیقؓ (۷۲۹) خالد بن ولید (۷۳۰) شام (۷۳۱) میراث

وہ معمر آدمی کہ اسکے آگے اسکی اولاد مولی کی طرح کاٹ دی گئی اور اسکی ڈاڑھی ملحدوں کے گاموں سے مسل کر رسوا ہوئی کس کے آگے آہ کرے اور دل کا حال کھولے؟ اسکے دکھ اور روگ کا مداوا ہے کہ کوئی کرلے؟ **مارای کم ای العلماء رحمکم الله؟**

اے گروہ صلحاء! صلاح وکامگاری کا طرۂ معرکہ آرائی ہے۔ صالح دراصل وہی ہے کہ مکمل صالح ہو اگر اک آدمی صوم وصلاۃ کا مصمم عادی ہے مگر اسکے ہمسائے ملک کے لوگ ملاحدہ کے راکٹ اور گولوں سے گھائل اور لہولہاں ہوں اور وہ دم سادھے ہوئے ہو وہ کہاں کا مرد صالح ہوگا؟ حالاں کہ اللہ کے ہاں سے اسے حکم عائد ہے کہ وہ مدد کے لئے آگے آئے۔

دور رواں وہ دور ہے کہ کئی اک مسلم ہی اس رائے کے مالک ہوگئے کہ اسلام اور دھرموں کی طرح اک عام دھرم ہی ہے اور دھرم آدمی کے لئے سراسر اسی کا معاملہ ہے۔ محدود ومعدود رسوم ملکر اسلام کہلائے اسکا احاطہ اللہ کا گھر ہی ہے عام ماحول سے وہ ہٹ کر ہے ملک اور سرکار کے امور سے وہ الگ ہے۔ اور ملا کی دوڑ اللہ کے گھر ہی کو محدود ہے۔ حالاں کہ اسلام کامل ومکمل ہے اسکی آمد اسلئے ہوئی کہ سارے دھرموں کو مٹا کر اللہ کا حکم دائر سائر کردے اور اسکی عملدار اور مسئول مسلم امہ ہے اور اس عملداری اور مسئولی سے اسی لمحہ رہا ہوسکے گی کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے حوالہ کئے ہوئے امور کو ادا کرلے۔

عہد مکی کے دوراں رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اللہ کے حکم سے "لا الہ الا اللہ" کے داعی ہوئے اور کہا کہ:

> "سارے عالم کے لئے مرسل ہوا ہوں مرا کام ہے کہ اللہ کے اسلام کو حاوی کروں اور سارے دھرم رام کردوں"

اس گھڑی رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے آگے دو امور اٹھ کھڑے ہو کر سد راہ ہوگئے: اک لاعلمی، دوم ملحدوں اور اعدا کا دم (۷۳۲) اور حوصلہ۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) آگے آئے لاعلمی سے ٹکر لی وحی الہی اور علم کے سہارے اور ہر سو علم کی مہک اور دمک سے عالم کو مالا مال کر گئے اور اس گھڑی کہ اس عالم کو الوداع کہا اس اسلامی امۃ کو وہ علم حوالہ کر گئے اور وہ اسے دل سے لگا گئی۔

---

(۷۳۲) دم خم یعنی طاقت

امر دوم کہ سدِّ اسلام کی محرک رہی وہ ملحدوں اور گمراہوں کا حوصلہ اور دم رہا۔ سو اسکی محو کے لئے لڑائی کا حکم صادر ہوا۔ اور اہل اسلام کو حکم ہوا کہ: لڑو! گمراہوں سے اگر گمراہوں کا دم اور حوصلہ رہے گو کہ معمولی ہی ہو۔ اس لئے کہ گمراہوں کا دائمی ارادہ رہے گا کہ وہ دم اور حوصلہ اسلام کی سدراہ کے لئے کام آئے۔ اور اعدء کی مساعی ہوں گی کہ اہل اسلام مٹ کر محو ہوں۔ سو اہل اسلام کو حکم ہوا کہ اے اہل اسلام! ملحدوں اور اس گروہ اعداء کو مدام کھوکھلا کر کے رکھو اور عدو سے سدا معرکہ آرائی کے لئے سرگرم رہو کہ اسکا وہ دم اور حوصلہ ٹوٹ کر رہے اور اس امر سے کہ سر اٹھا سکے دائماً کم مائے گی کا احساس کرے اگر اے اہل اسلام! اسلام اور مسلم امہ کا دوام اور رکھوالی کا ارادہ رکھو۔ اسی لئے رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے عہد مس کے دوراں رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ملک سے ہمدم گمراہوں کا سارا دم اور حوصلہ معدوم کر گئے۔ اسی طرح رسول اللہ کے ہم دم اہل ھدیٰ کی سرکار روم اور کسریٰ کی سرکاروں کے سر، کاری وار کر کے اسے اسکے اصل ہی سے اکھاڑ گئی۔ اسی لئے سرکار دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو اسلحہ سے لگاؤ رہا اور مسلم امہ کو اسلحہ ہی دے گئے اس گھڑی کہ سردار رسل (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا وصال ہوا۔ اس لئے کہ اسلحہ آلہ ہے لڑائی کا اور لڑائی اور معرکہ سے اللہ کے کلمہ کا علو ہے مگر گمراہوں کی مسلسل مساعی سے اہل اسلام کے دل اسلحہ سے کھٹے ہوئے اور ہر آدمی کی رائے ہو گئی کہ اسلحہ کو وہ لے کہ سرکاری عساکر کا مہوارہ دار عسکر (۷۳۳) ہو گا درحال دگر کوئی آوارہ ہی اسلحہ سے لگاؤ رکھے گا۔ علماء اور صلحاء اور عمدہ اطوار والوں کے لئے مکروہ ہے کہ مسلح ہوں اور گھر اور مدارس اسلحہ کے گڑھ ہوں۔ اہل اسلام گمراہوں کے اس سحر سے مسحور ہو گئے اور عالم و صالح لوگ اسلحہ سے محروم ہو گئے حالاں کہ کل کا دور اسکا گواہ ہے کہ سارے ائمہ کرام ماہر اسلام علماء اسلحہ اٹھا کر ساری عمر مرگ معرکہ کی ٹوہ کے لئے لگے رہے اور کئی کئی معرکہ گاہوں کو اس مرام کے لئے ٹٹو لا۔ گروہ اہل علم کے ہر کس کو اسلحہ سے لاڈ رہا اور لا محدود علماء اللہ کے لئے سر دھڑ کو وار گئے، کئی اک گھائل ہوئے اور اس مٹی کے کرّہ مسکوں کو لہو سے لال کر گئے۔ اور وہ لہو کہ اس

---

(۷۳۳) تنخواہ دار فوجی

مٹی کے لئے کھاد کی طرح ہے اس سے طرح طرح کے گل کھلے اور صلاح و عدل سے عالم کارگاہ معمور ہوا۔

الحاصل معرکہ آرائی کے عمل کو علم سے گہرا لگاؤ ہے۔ علوم اسلامی کا مرام معاد کا اکرام ہے مگر عمل کے واسطے سے۔ اور معرکہ آرائی کا مرام اسی طرح دراصل سرور الٰہی اور دار السلام کا محل ہے مگر کسی واسطہ سے ہٹ کر، ہاں! اک مرگ کا واسطہ ہے۔

دلاوری کی مدح اور کم حوصلگی کا مداوا

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام اطہر ہے کہ:

> دلاور مسلم اللہ کو سوالا ڈلا ہے مسلم مہمل (۷۳۴) [کھوکھلے] سے، گو کہ ہر اک عمدگی کا حامل ہے اور اس امر کی حرص کرو کہ وہ سود آور ہو۔ اور اللہ سے مدد کا سوال کرو اور اس سے دور رہو کہ کم حوصلگی دکھاؤ۔ (رواہ مسلم و احمد)

رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا عموماً دعا کے دوراں معمول رہا کہ کہا:

> ”اے اللہ! ہم کو کم حوصلگی سے دور رکھ!“

(کہ معرکہ کے دوراں حوصلہ ہار دوں) اسی طرح دعا کی کہ:

> ”کاہلی اور طول عمر، دکھ و الم، اور ادھار سے دور رہوں، اور اس سے کہ دوسرے لوگ حاوی ہوں، اور اس سے کہ مال اکٹھا ہی کروں اور اس سے دور رہوں کہ اسے اللہ کے لئے لٹاؤں۔“

اسطرح کے سارے امور سے ہر اک دراصل معرکہ آرائی کے عمل کے لئے رکاوٹ ہے۔ اس دعاء سے رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کمال ہوئے دا اور معلوم ہو رہا ہے کہ دعا کے دوراں ”ہم“ اور ”دکھ“ کو اکٹھا کر گئے اسلئے کہ ”ہم“ اس امر سے ہے کہ کل کو ہوگا اور ”دکھ“ اس حال سے کہ کل کو ہوا ہے اور ”کم حوصلگی“ (۷۳۵) اور ”کسل“ کو ہمراہ لائے اسلئے کہ کم حوصلگی وہ ہے کہ اس سے آدمی کا ارادہ ادھورا رہے اور کاہلی سے مراد ہے کہ آدمی کا دھڑ کسی

---

(۷۳۴) کمزور (۷۳۵) عجز

کام کی ادائے گی سے کم مائے گی محسوس کرے۔ اور مال کا ''حرص وہوس''(۷۳۶) اور ''کم دلی''(۷۳۷) کو ہمراہ لائے۔ اسلئے کہ حرص مال سے مراد ہے کہ اس سے دور رہے کہ مال لٹائے اور اللہ کے لئے دے۔ اور کم دلی سے مراد ہے کہ اس سے دور رہے کہ معرکہ اسلام کے دوران سر دھڑ کو وار دے۔ اسی طرح ادھار کی گٹھڑی (۷۳۸) کو اکٹھا لائے اس امر کے ہمراہ کہ لوگ حاوی اور مسلّط (۷۳۹) ہوں۔ اسلئے کہ امر اول سے آدمی کا دل رام ہوگا اور دوسرے سے اسکا دھڑ محکوم ہوگا۔

دلاوری:

دل کا ارادہ اٹل اور مصمم ہو سو وہ دلاوری ہے اور وہی ہر کمال کے حصول کا واسطہ ہے۔ اسی سے امکاں ہے کہ آدمی کی کامگاری کی اعلیٰ سطح کو رسائی ہو اور دل اس گھڑی مصمم اور ٹھوس ہوگا کہ آدمی کی رائے اسکا موڈ اور ادراک سالم ہو۔ سو آدمی کلّہ دار (۷۴۰) اور سرگراں ہوا گر اسکے دل کا حوصلہ حد سے سوا ہوگا۔ اور مردمی سے محروم ہوگا اگر اسکے دل کا حوصلہ کم ہوگا۔ اور ہر دو امروں کے وسط وسط دلاوری ہے اور وہ محمود ہے۔ اسلئے آدمی سعی کرے کہ اسکا دل ہر دو کے وسط رہے اس لئے کہ عمدہ امور (۷۴۱) اوساط امور کہے گئے۔ رہا دلی کم حوصلگی کا معاملہ کہ دل مرگ سے ڈر رہا ہو اور ہراساں رہے، سو آدمی کو لامحالہ درکار ہے کہ اسکا مداوا کرے۔ اسلئے کہ وہ اک روگ ہے۔ اور اسکا مداوا اسطرح سے ہوگا کہ اس روگ کے عوامل اور علل ہی کو معدوم کردے۔ اور آدمی کا موڈ اسطرح کے علل وعوامل سے حد سے اِدھر اُدھر ہو رہا ہو اور آدمی کے دل کو ہر لمحہ ڈر طاری رہے۔

اِدھر کئی علل مع مداوا کے مسطور ہوں گے۔ کم حوصلگی اور کھوکھلے دل کا اک محرک لاعلمی ہے اسکا مداوا علم ہے۔ اور دوم کہ اس کام کو مسلسل کرے سو وہ معدوم ہوگی اور دل ٹھوس ہوگا۔

دوسرا محرک ڈر اور ہراس ہے اسکے اعدام کا گُر اسطرح ہوگا کہ اس امر کو مکرر مکرر کرے

---

(۷۳۶) بخل و کنجوسی (۷۳۷) بزدلی (جبن) (۷۳۸) ضلع الدین (۷۳۹) غلبۃ الرجال (۷۴۰) متکبر (۷۴۱)

خیر الامور اوساطھا

اسطرح سے اسکی کم حوصلگی دور ہوگی۔ ہر آدمی کو معلوم ہے کہ اول اول ہر کام گراں ہے گو کہ وہ دراصل سہل اور اسہل ہو۔ مگر آدمی کا دل ہراساں ہوگا اور دل دہل رہا ہوگا۔ مگر آدمی اس عمل کو مسلسل کرے۔ سو اسکی کم حوصلگی دور ہوگی اور وہ اک ولولہ محسوس کرے گا۔ ادراک و آگہی کے حامل لوگوں کی رائے ہے کہ آدمی اہل ہے کہ اس کے اطوار دگرگوں ہوں۔ سادھوؤں کے کم عمر لڑکے کسی کو دکھائی دے گئے ہوں گے کہ کوئی لڑکا کسی مسموم مار (۷۴۲) سے کھلواڑ کر رہا ہے۔ اسلئے کہ وہ اسکا عادی ہوا ہے اور اسے اس سے واسطہ اور سروکار رہا ہے۔ حالاں کہ اک دلاور سے دلاور اور سورما اس مار سے ڈر رہا ہوگا اور وہ اسکے لمس کے حوصلہ سے محروم ہوگا اسلئے کہ وہ اس سے دور رہا ہے۔

اسی طرح سوائم (۷۴۳) اور دوگاں (۷۴۴) سے کوئی وہ ہوگا کہ معمولی عرصہ کے دوراں ہی آدمی کا دلدادہ دکھائی دے گا اگر وہ اسے سدھائے۔ ہولے ہولے وہ عادی ہوگا حالاں کہ وہ اولاً آدمی کے ماحول سے کٹا رہا۔

اسی طرح کئی وہ ہوں گے کہ اکٹھے رہ رہے ہوں گے مگر لڑائی کے درس اور سدھارے وہ اک دوسرے سے اسکے لئے آمادہ ہوں گے۔ کسی مداری کے ہاں عموماً اسطرح کا سماں دکھائی دے سکے گا، سو اسی طرح امکاں ہے کہ آدمی کی اصل (۷۴۵) دگرگوں ہو سوائم کے علی العکس ادھر سہل الحصول ہے۔

اسلئے کہ آدمی ہر دو مادوں کا مالک ہے، مادہ سوء (۷۴۶) اور مادہ صلاح و عمدگی (۷۴۷)۔

آگاہ رہو کہ کامگاری کا دل سے مکمل صاد دلاوری اور حوصلہ کے لئے ممد ہے۔ داماد رسول علی کرمہ اللہ سے سوال ہوا کہ اے علی! کسطرح سے مہا سورماؤں اور دلاوروں کو معرکہ کے دوراں گرا گئے ہو؟ کہا کہ:

> ”مرا معمول ہے کہ اول لمحہ ہی سے مرا صاد اور رائے ہوگی کہ عدو کو مار ڈالوں گا اس گھڑی کہ کسی سے لڑائی کا ارادہ کرلوں۔“

---

(۷۴۲) سانپ (۷۴۳) جانور (۷۴۴) درندے (۷۴۵) فطرت (۷۴۶) شر (۷۴۷) خیر

کسی معرکہ آراء کی رائے ہے کہ: لڑائی کے دوراں دل کو حوصلہ سے مملو کردو! اسلئے کہ وہی کامگاری اور علو کا اہم محرک ہے۔

گئے لوگوں کا کلام ہے کہ وہ آدمی کہ اعداء کو ہراساں کرکے ڈرادے سوا سکے لئے اسطرح ہے کہ اسے اک عسکر ملا۔

کردہ کاری (۷۴۸) سے معلوم ہے کہ وہ گروہ کہ عدو سے ہار کر لوٹ کر دوڑے اسکا گھاٹا اس گروہ سے سوا ہوگا کہ ڈٹ کر حملہ آور ہو۔

دل سے اوہام ووساوس کو دور کرکے ہی آدمی کے لئے امکاں ہے کہ مراد و مرام حاصل کرلے اور عدو کی دھاک مائدہ مرگ (۷۴۹) ہے اسی سے اعدا کا حوصلہ سوا ہوگا، مورال عالی ہوگا۔ ہر وہ امر کہ اسکی دھاک حاوی ہوگئی ہو اور آدمی کا دل اس سے رام ہو، سو وہ دلاوری ہی سے دور ہوگی۔ اسکو اسطرح معلوم کرو کہ کوئی کسی کو مال دے دے سو وہ معطی اک دم ملول ہوگا اور دل مکدر اور ٹنڈا ہوگا۔ اور کہے گا کہ امکاں ہے کہ کل کلاں وہ مال ہم کو درکار ہو۔ اُدھر عدو مردود (۷۵۰) اسے گدائی سے ڈرائے گا مگر اگر وہ ڈٹے اور ارادہ مصمم کرلے اور دل کو دلاسہ دے سوا سکے سارے وسوسے ڈھل کر محو ہوں گے اور کم حوصلگی و کم مائے گی دور ہو کر اک حوصلہ اور ولولہ محسوس ہوگا۔ اسی طرح کلام رسول وارد ہوا کہ:۔

> ''وہ آدمی سارے عالم سے کڑا اور دم والا ہے کہ سارے لوگوں کو لاعلم رکھ کر مال لٹائے۔''

کمر دار رسول ولد مالک (۷۵۱) رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے راوی ہے کہ کہا کہ:

> ''ہرگاہ کہ کردگار عالم مٹی کے اس کرہ سے اس عدم کی اوٹ ہٹا گئے۔ وہ مسلسل ہلی، مالک عالم کو وہ گاڑ گئے۔ وہ رک گئی۔ ملائکہ کوہ ھائے گراں کے اس کمال کو محسوس کرکے حائر اور ٹھٹھک گئے۔ اور سوال کر گئے کہ اے اللہ! اس سے سوا کوئی اور ٹھوس اور محکم ہے؟ کہا ہاں! لوہا۔ ملائکہ سائل ہوئے کہ: لوہے سے سوا اور کوئی اور ٹھوس اللہ کی کاری گری ہے؟

---

(۷۴۸) تجربہ (۷۴۹) موت کا دستر خوان (۷۵۰) شیطان (۷۵۱) خادم رسول انس بن مالکؓ

کہا: ہاں! آگ۔ ملائکہ سائل ہوئے: اور آگ سے سوا کوئی اور ٹھوس کاری گری ہے؟
کہا کہ: ماءِ رواں۔ ملائکہ کا سوال ہوا کہ: اس سے سوا؟ کہا کہ: ہوا۔ ملائکہ کا سوال ہوا کہ:
ہوا سے سوا کوئی اور دم والا ہے؟ کہا کہ: وہ آدمی کہ اک مٹھی سے اللہ کے لئے مال دے اور
اسکی دوسری مٹھی لاعلم رہے۔"

معلوم ہوا کہ وہ آدمی کہ اللہ کے لئے مال کی عطا کو دکھلاوے سے دور کر سکے وہی سارے عالم سے سوا محکم اور حوصلہ والا ہے۔ اور اس سے مراد دل کی عالی حوصلگی ہے کہ ہر وہ کام کہ اسکا مصمم ارادہ ہوا، کر اٹھا۔ دلاوری اسی امر کا اسم ہے اور اسی طرح معلوم ہوا کہ اصل آدمی وہ ہے کہ اسکا دل محکم ہو اور معرکہ آرائی کے لئے دراصل اسی طرح کا دل درکار ہے اس لئے کہ معرکہ آرائی سارے اعمال سے کڑا اور گراں عمل ہے اگر معمولی سا دکھلاوا ہوگا سو وہ عمل کو رائگاں کر دے گا۔ اور آدمی کے لئے گراں ہے کہ وہ دکھلاوے سے دل کو مطہر رکھے الا آں کہ اللہ کسی کو حوصلہ عطا کر دے سو وہ اور معاملہ ہے۔

اسی لئے اک عالم کا کہا ہے کہ: محکم دل آدمی کو لامحالہ درکار ہے اس لئے کہ دل کے اِحکام ہی سے آدمی اللہ کے اَحکام کو عمل درآمد کر سکے گا اور اسکے روکے ہوئے امور سے دور رہ سکے گا۔

علاوہ اسکے، سارے کمال دل کے اِحکام ہی سے حاصل کر سکے گا۔

علاوہ اسکے، محکم دل سے ہی اسکا اہل ہو سکے گا کہ ہوئی ہوس اور امور مکدرہ سے دور رہ سکے۔

علاوہ اسکے، ٹھوس دل ہی سے آدمی ہمدموں اور ہمراہوں کے الم کے وار کو سہہ سکے گا اور ہمراہوں کے دکھ سہار لے گا۔

علاوہ اسکے، محکم دل والا لوگوں سے اسرار کی رکھوالی کر سکے گا اور اسطرح رسوائی سے دور رہے گا۔

علاوہ اسکے، محکم دل والا ہی گراں امور کے لئے کمر کس کر کود سکے گا۔

علاوہ اسکے، محکم دل والا آدمی کلاں کلاں امور مکروہہ کی گٹھڑی اٹھا سکے گا۔

علاوہ اسکے، دل کے اِحکام ہی سے آدمی لوگوں کے ہر طرح کے معمول کو گوارا کرے گا۔

علاوہ اسکے، دل کے اِحکام ہی سے آدمی رائے اور ادراک سے ہر ارادے کو کہ ہو، مکمل کر سکے گا۔

علاوہ اسکے، آدمی کے لئے آساں ہوگا کہ وہ سرسری طور مکھڑے کو مسکراہٹ سے دمکا لے، گو وہ دراصل روٹھا ہوا ہو، اور اسکا دل کسی سے کھٹا ہو، اگر اسکا دل محکم ہوگا۔ (کل دس امور ہوئے)۔

دلاوری سہ طرح کی

[۱] آگاہی رہے کہ اس گھڑی کہ دو گروہوں کا ٹکراؤ ہوا ور رو، در، رو، عدو آئے اس لمحہ معرکہ آراء سرِعام آکر اعلاں کردے کہ:

ہے کوئی کہ مرے آگے آکر لڑ سکے؟۔

[۲] اور اس دم کہ لڑائی گرم ہوا ور لوگ ادھر ادھر ہوں اور ہر اک لاعلم ہو کہ سہمِ مرگ کہاں سے آئے گا؟ اور گولی کدھر سے وار کرے گی؟ اس گھڑی حواس کو لگام لگائے رکھے، دل کو ٹھوس اور محکم رکھے، اور مکمل ادراک و احساس سے کام لے۔

[۳] اگر کسی لمحہ معرکہ آراؤں کے گام اکھڑ رہے ہوں اور مورال گر رہا ہو سو وہ معرکہ آراؤں کے دلوں کو محکم کرے ولولوں سے معمور کرے، اور حوصلہ دلائے۔ اللہ ورسول کے کلام سے دلوں کو گرمائے، ہمراہوں کو سہارا دے، لڑائی کے لئے مکرر آمادہ کرے اور معرکہ آرائی کے مصرعوں سے ماحول کو اکسائے۔ اور اسی طرح وہ مڑ مڑ کر حملے کرے۔

معلوم رہے کہ اصل دلاور اور سورماوہ ہے کہ دل کو لگام دے ڈالے۔ ھوئی ہوس سے اسکا دل مطہر ہو۔

سو وہ آدمی کہ اسکا دروں احکام الٰہی کا اسطرح عادی اور سودائی ہو کہ: اسلام ہر وہ امر کہ اس کو دے وہ اسے کر ڈالے۔ اور اگر روک دے وہاں رکا رہے۔ اگر آگے کرے آگے ہو، اگر لوٹائے لوٹ آئے۔ سو ہی ساروں سے سوا دلاور اور وہی سورما ہے۔

اور اگر کوئی آدمی ہر کام، روا ہو کہ حرام، اسے کر ڈالے اور ارادے کو ہر حال مکمل ہی کرے، گو

ہر طرح کا ہو، اسے دلاوری سے کہاں کا واسطہ؟ وہ سراسر ہٹ دھرم اور دل کا مملوک ہے۔

اک کلام رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا ماحصل ہے کہ:

دلاور وہ ہے کہ اسکا دل اسکی مٹھی آئے۔ اور وہ اسے حاوی ہو۔

کم حوصلگی آدمی کے لئے مرگ ہے اور دلاوری اسکی ڈھال۔ دراصل کم حوصلگی اللہ کے ہاں آدمی کے لئے اسکے لکھے کے حوالے سے وسوسہ اور وھم ہے، اور مآل ہے اس امر کا کہ کم حوصلہ اللہ سے ردی گماں رکھے۔ اسلئے کہ وہ آدمی کہ اسکا دل ٹھکا ہو کہ مرگ کی اک گھڑی طے ہے۔ اور محال ہے کہ مرگ اس معہود لمحہ سے ادھر ادھر ہو سکے۔ اور کلام الٰہی گواہ ہے کہ ہر روح والا مرگ کو گلے لگائے گا، اور ہر اک کے لئے اک گھڑی طے کر دی گئی ہے۔ سو اسطرح کا آدمی کم حوصلگی سے سدا لاعلم اور دور رہے گا اور مدام اس امر سے ہٹ کر رہے گا کہ کسی معرکہ کے دوراں دل ہار دے۔

ہاں اگر اسے اللہ کے لکھے کے حوالے سے کھٹکا ہو اور اسے اس امر کا احساس ہو کہ گھر رہ کر مری مرگ کی راہ مسدود رہے گی اور مری عمر سوا ہو گی۔ حالاں کہ مرگ وہ حکم الٰہی ہے کہ ہر ڈھال اور ہر گر اسکے آگے دھرا کا دھرا ہے اللہ کا لکھا اور "دک"(۷۵۲) اٹل ہے محال ہے کہ وہ دگرگوں ہو۔

رسول اکرم سرور دو عالم ؐ کی دلاوری

سارے اولاد آدم سے سوا محکم دل والا ہمارا رسول ہمارا مولیٰ ہمارا سردار محمد رسول اللہ (صلی اللہ علی رسولہ وسلم) ہے۔ ہر گراں گھاٹی کے مرور کی گھڑی اور ہر گراں مرحلہ کے دوراں مدام رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے گام ڈٹے رہے حالاں کہ کئی کئی دلاوروں کے گام وہاں لڑکھڑائے مگر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) محکم کوہ کی طرح کھڑے رہے اور آگے ہی آگے رہے۔ محال ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا ارادہ معمم گومگو ہوا ہو اور حوصلہ معمولی سا کم ہوا ہو، ہر دلاور کی عمر کے دوراں وہ اک گھڑی لامحالہ آئی ہو گی کہ اسے احساس ہوا ہو

---

(۷۵۲) تقدیر

کہ وہ معرکہ گاہ سے سرموڑ کر دوڑ لگا دے اور کم حوصلگی اسے حاوی ہوئی ہو، مگر سرکار دوعالم علی روحہ السلام سے اس احساس کا مرور ہی دل سے ہوا ہو محال ہے۔ اسی لئے کلام الٰہی گواہی دے رہا ہے کہ:

"(اے رسول!) اعلیٰ کردار والے ہو۔"(۷۵۳)

مکرم دار رسول(۷۵۴) سے مروی ہے کہ مصر رسول(۷۵۵) کے لوگوں کو آرام کے دوراں(۷۵۶) اک ہول والی صدا آئی۔ لوگ اٹھے اور وہاں کو دوڑے۔ اک دم معلوم ہوا کہ اللہ کا رسول وہاں سے لوٹ کر آرہا ہے اسلئے کہ اللہ کا رسول سارے لوگوں سے اوّل وہاں گئے۔ والد طلحہ کے گھوڑے کی عاری کمر ہے اور اللہ کا رسول سوار ہے گلے کے اردگرد صمصام لٹک رہی ہے اور اللہ کا رسول لوگوں سے کہہ رہا ہے کہ:

"آرام سے رہو! ہر طرح کے ڈر کا کھٹکا معدوم ہے۔"(۷۵۷)

اسی طرح علی مکرم کرمہ اللہ سے مروی ہے کہ:

"رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی ہر معرکہ کے دوراں اعداء سے (سارے ہمدموں سے سوا) کم دوری رہی۔ علی کا کہا ہے کہ اے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) معرکہ اولیٰ(۷۵۸) کے دوراں دِکھ گئے کہ ہم سارے لوگوں سے ہر اک رسول اکرم کی آڑ لے کر کھڑا ہے اور رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی ہم سے سوا عدو سے کم دوری رہی۔ اور اس معرکہ کے دوراں ساروں سے کڑی اور گھمسان لڑائی رسول اللہ کی رہی۔" (رواہ مسلم)

مکرم عمراں راوی ہے کہ ہر اس مرحلہ کے دوراں کہ رسول اللہ کا گمراہوں کے کسی ٹولے سے ٹکراؤ ہوا رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اولاً حملہ آور رہے۔

اک اور ہمدم مکرم(۷۵۹) اک معرکہ(۷۶۰) کی روئداد کا راوی ہے کہ: اسے لوگ دکھائی دے گئے کہ معرکہ گاہ سے دوڑ کر دور ہو گئے۔ مگر اللہ کا رسول اک گورے ٹٹو کو سواری کر کے سوار ہے،

---

(۷۵۳) وانک لعلی خلق عظیم (القلم) (۷۵۴) حضرت انسؓ (۷۵۵) مدینہ منورہ (۷۵۶) رات کو سوتے میں (۷۵۷) متفق علیہ (۷۵۸) بدر (۷۵۹) براء بن عازبؓ (۷۶۰) حنین

اور اک ہمدم عالی حوصلہ (۷۶۱) اس ٹٹو کی لگام لئے ہوئے ہے۔ اللہ کا رسول مکمل حوصلہ اور حواس سے دلاوری کا مصرعہ کہہ رہا ہے کہ:

> ''لوگو! اللہ کا محکم رسول ہوں (اور دادا کا اسم گرامی لے کر کہا کہ) اس دلاور کا (دلاور) لڑکا ہوں۔'' (۷۶۲)

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا عم مکرم (۷۶۳) راوی ہے کہ اسی محررہ لڑائی کے دوراں اولاً اس گھڑی کہ اہل اسلام اور اہل الحاد کا ٹکراؤ ہوا مسلم اعداء کے حملہ سے ڈر کر دوڑے۔ مگر اللہ کا رسول سواری (ٹٹو کی) کو اکسا کر سوئے اعداء مسلسل گام اٹھا رہا ہے اور عم مکرم سواری کی لگام کو لئے اسے اصرار سے روک رہا ہے۔

ادھر احد کی لڑائی کے دوراں اللہ کے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے گام کوہ کی طرح ڈٹے رہے۔ محال ہے کہ اک لمحہ کے لئے ادھر ادھر ہوئے اور اس محل سے ہٹے ہوں۔ حالاں کہ سماں اسطرح کا ہے کہ عدو ہر سو سے حملہ آور ہے اور ہمراہی گو کہ معمولی لمحہ کے لئے ہی سہی مگر دل ہار گئے ہوں اور ''دس کم اسی'' ہمدم اللہ کے لئے سر دھڑ وار گئے ہوں۔ اسی کڑے لمحہ کے دوراں اک عدوِ رسول (۷۶۴) حملہ آور ہوا مگر اللہ کا رسول مکمل حواس سے اسکے حملہ کو روک کر اسے مردار کر گئے۔ حالاں کہ ساری راہ کے دوراں اس عدو مردود کا مصمم ارادہ رہا اور عہد کہا کہا کر کہا کہ: وہ رسول کو اس معرکہ کے دوراں مار دے گا۔ مگر اسکا مکر اللہ کے ارادے اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی دلاوری اور حوصلہ سے الٹا ہوا، اور رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے کاری وار سے آگ کا راہی ہوا۔ اور اسی مکہ اور اسکے اردگرد کے سارے ملکوں کے کلاں کلاں سوار اور سورما، کلاں کلاں لڑاکو اور معرکہ آراء، اولوا الرائے لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے آگے ہار مسلّم کر کے سر رکھ گئے۔ محال ہے کہ اک دلاور اور سورما معمولی آدمی کا مامور ہو، اور کسی کھوکھلے کم حوصلہ آدمی کو سردار کہہ دے۔ مگر وہ عمر کہ ہر آدمی اس سے ہرا سماں ہے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے آگے مملوک کی طرح لگ رہا ہے۔

---

(۷۶۱) ابو سفیان بن حارثؓ (۷۶۲) انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب (۷۶۳) عباسؓ (۷۶۴) ابی بن خلف (۷۶۵) خالد بن ولید

وہ صمصام الٰہی (۷۶۵) کہ ہر معرکہ کا سالار رہا رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے حکم کو سر سے لگا رہا ہے۔ وہ اسد اللہ (۷۶۶) کہ رسول کا عم مکرم ہے، دلاور ہے مگر رسول اللہ کی سرداری اسے مسلّم ہے۔ اور اس طرح کے کئی دلاور اور دھاک وساکھ والے لوگ۔ مآل کار ہر اک کا مسلم ہوا۔ رسول اکرم کی دلاوری کی کوئی حد کہاں ہے؟ اسراء کی رہروی (۷۶۷) کے دوراں کسطرح دلاوری دکھائی۔ اللہ کی دمک کو سہہ کر اسکے آگے کھڑے رہے۔ وہ دمک کہ موسیٰؑ کی طرح کا رسول اسے کہاں سہہ سکا؟ کوئی معمولی دلاوری ہے؟۔

رسول اکرمؐ کی کم حوصلگی سے دعائے اماں

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کاہلی، طول عمر، حرصِ مال اور اسطرح کے اور ردی اطوار کی طرح کم حوصلگی سے دائماً اماں کے سائل رہے۔ کم حوصلگی اور ہلکے دل کا ادراک اس گھڑی ہو سکے گا کہ آدمی معرکہ آرائی کی اصل کا مکمل طرح ادراک کر لے۔ اسلئے کہ ادراک سے ماوراء امر ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کس لئے اسطرح اہم طور سے کم حوصلگی سے اماں کے سائل رہے؟ اور دلاوری کس لئے اہم ہے؟ حالاں کہ عام آدمی کو اس امر کا احساس کم ہی رہا ہے کہ وہ مدام دعا کے دوراں کم حوصلگی سے اماں کا سائل رہے۔ اور ہر گھڑی دعا کرے کہ: اے اللہ! ہم کو دلاور کر دے۔

مگر اگر آدمی معرکہ آرائی سے مکمل طرح سے آگہی حاصل کر لے سواسے معلوم ہوگا کہ اسطرح کی دعا کس لئے اہم طور سے درکار ہے؟ اسلئے کہ کم حوصلہ اور ہلکے دل والے کا دل ڈر سے مملو ہوگا۔ ہمہ لحہ وہ ہر گمراہ اور ملحد سے ہراساں رہے گا سہما سہما ہوگا۔ سو وہ الحاد کے ٹکراؤ سے دور دور رہے گا۔ اور ہولے ہولے وہ اس حد کو آئے گا کہ مآل کار وہ حکم الٰہی معرکہ آرائی کہ اسے عائد ہے، سے مکرے گا۔ اور اسطرح گمراہوں کے گروہ سے آملے گا۔ اسی طرح اگر حرص مال ہے سو وہ آدمی رکھائی کا معاملہ کرے گا کہ اللہ کے لئے مال لٹائے۔ اسطرح اک مرحلہ

---

(۷۶۶) حمزہؓ (۷۶۷) سفرمعراج

وہ آئے گا کہ اداء مال (۷۶۸) کے مؤکد حکم الٰہی سے منکر کر رہے گا اور دائرہ اسلام سے دور ہو کر مآلاً ملحد و گمراہ ہوگا۔ اسی لئے رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) ہر دو سے اماں کے سائل ہوئے۔ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کہا ہے کہ:

> ''وہ دو طرح کے اطوار آدمی کے، کہ سارے اطوار سے سوا ردی ہوں، اک مال کی حرص و ہوس ہے اور دوسری وہ کم حوصلگی کہ دل کو کھوکھلا کر دے۔''

ہلکے دل اور کم حوصلگی کا مداوا

معلوم رہے کہ دلاوری کا مسمّٰی اور مدلول ہے کہ آدمی مصمم ارادہ کر کے ڈٹا رہے۔ اور کم حوصلگی اسکا عکس ہے۔ اسکے عوامل و علل سے اک محرک وہ معاملہ ہے کہ آدمی اصل حال سے لاعلم ہو۔ ہاں! اسطرح کی کم حوصلگی کا مداوا اکمل علم سے ہو سکے گا اور کہ آدمی اس کام کو مکرر مکرر کر کے اسکا ماہر ہو۔

مگر گاہے کم حوصلگی کا محرک اسطرح کا ہے کہ آدمی کا دل ہلکا ہو۔ اسکی اصلاح کا گر اسطرح ہے کہ آدمی معرکہ گاہ مکرر مکرر آئے اور اس آمد کو معمول کر کے اسکا عادی ہو۔

گاہے اک آدمی کا دل لڑائی سے ڈر رہا ہوگا مگر عملاً اک ادھ معرکوں سے اسکا ڈر معدوم ہو کر لوہے کی طرح اسکا دل ٹھوس ہوگا۔

گاہے کوئی آدمی ہار کے ڈر سے ہراساں ہوگا اسکی اصلاح اسطرح ہوگی کہ آدمی کامگاری کا اول ہی سے مصمم اور محکم ارادہ کر لے۔

حکماء کی رائے ہے کہ لڑائی کے دوراں دلی ولولہ سے کام لو کہ دل کا ولولہ کامگاری کا اصل محرک ہے۔ مراد اس سے ہے کہ ولولے اگر سو گئے ہوں اٹھا دو! کامگار رہو گے۔

صدر اول کے اہل الرائے لوگوں کا کہا ہے کہ، وہ آدمی کہ عدو سے ڈرا، سو اسکا ڈر اسکے لئے اسی کے آگے اک عسکر ہے کہ اول اس سے لڑ کر دور کر دے عدو سے لڑائی دوسرا مرحلہ ہے۔ مراد ہے کہ ہر وہ آدمی کہ ڈرا سو مرا۔ لڑائی کے ماہر لوگوں کا کلام ہے کہ کم

---

(۷۶۸) زکوٰۃ

حوصلگی مائدہ مرگ (۷۶۹) ہے۔ اسی لئے عدو مردود وسواس (۷۷۰) سدا سے اہل اسلام کے دلوں کو ڈرا رہا ہے اور طرح طرح کے کھٹکے اور وسوسے ڈال رہا ہے مگر اللہ کی مدد ملائکہ کے واسطہ سے ہے۔ اللہ کے اسم گرامی کا ورد مداوا ہے کم حوصلگی کا، اس سے دل محکم ہوگا اسلئے اسکا گر کم ہی کارگر ہے۔

کم حوصلہ معرکہ آراء کا صلہ

اک ہمدم رسول (۷۷۱) راوی ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہا:

> ''اس لمحہ کہ اک دلاور لڑ رہا ہو، اور دوسرا اک کم حوصلہ آدمی لڑ رہا ہو، سو کم حوصلہ معرکہ آراء کا صلہ اس دلاور سے کلاں ہے اسے سوا صلہ ملے گا۔''

اس کلام رسول کی مراد مصرح ہے کہ کم حوصلہ آدمی لڑائی کے لئے طوعاً و کرہاً آمادہ ہوگا اسکا دکھ سوا ہوگا وہ دل کی طمع کے علی العکس لڑائی کے لئے آئے گا اسلئے اسکا صلہ سوا ہوگا۔ اسکے الٹ، دلاور آدمی کے لئے لڑائی کا عمل سہل ہے وہ اک معمول کا کام ہے اسلئے صلہ کم ہے۔ اسلام کا اصول ہے کہ: صلہ سوا ملے گا اگر دکھ اور الم سوا ہوگا۔

معرکہ کے دوراں ڈر اور ڈراوے کا صلہ

آگاہی ہو کہ ہر وہ دکھ اور الم کہ کسی مسلم کو ملے اللہ کے ہاں سے اسے اسکا صلہ عطا ہوگا۔ اگر اک آدمی کو معمولی سے معمولی گھاؤ لگا، سو اللہ کے ہاں سے صلہ کا اہل ہے۔ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے کلام سے اس اصول کا علم ہوا ہے۔ اسلئے ہر وہ معرکہ آراء کہ اسے معرکہ آرائی کے اس اعلی عمل کے دوراں کوئی دکھ ملے اسے لامحالہ کس طرح کا کلاں صلہ ملے گا۔ اسی طرح عام دکھوں کے علاوہ اعداء اسلام کے گولے، راکٹ، اور دور مار اسلحوں کے مار کی سہار کوئی معمولی دکھ ہے؟ اسلئے اگر کسی لمحہ معرکہ آراء ڈرا، سو وہ اک عام معاملہ ہے ہر آدمی سے لگا ہوا ہے۔ ہاں! وہ مسئول اس گھڑی ہوگا کہ ڈر کر معرکہ گاہ سے دوڑ لگا دے سو وہ عاصی ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی معرکہ آراء اعداء کو ڈرائے سو وہ اک اعلی صلہ والا عمل ہے۔

---

(۷۶۹) موت کا دسترخوان (۷۷۰) ابلیس (۷۷۱) ابو عمران الجونیؒ

اللہ کے کلام کا ماحصل ہے کہ:

"وہ گھوڑے کہ کس کر رکھو، کہ اللہ اور اہل سلام کے اعداء کو گھوڑوں سے ڈراؤ۔"(۷۷۲)

ولد عمر راوی ہے کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہا کہ:

"ہر وہ عسکر اسلام اور کوئی حملہ آور ٹولہ اللہ کی راہ کے دوراں لڑ کر سالم لوٹ آئے اور اسی طرح مال معرکہ حاصل کرلے اسکی دو حصہ کمائی گئی۔ اور وہ گروہ اور حملہ آور ٹولہ کہ اسے عدو سے ڈر اور دکھ ملے سو اسکو مکمل صلہ ملا۔" (مسلم)

معلوم ہوا کہ معرکہ کے دوراں اگر عدو سے دکھ اور ڈر سوا ملے گا اسکا صلہ اسی طرح سوا ہوگا۔ اور دکھ درد اور ڈر کی کمی اور حصول مال اعلی صلہ سے محرومی ہے۔ ہاں! اصل معرکہ کا صلہ لامحالہ حاصل ہوگا۔

ام مالک سے مروی ہے کہ اسکا رسول اللہ سے اسکا سوال ہوا کہ: صلہ کی رو سے ساروں سے اعلی آدمی کہیے؟ کہا:

"سارے لوگوں سے سوا صلہ اس آدمی کے لئے ہے کہ گھوڑے کی لگام لے لی ہو اور اعداء کے آگے کھڑے ہو کر وہ اعداء کو ڈرا رہا ہو اور وہ اسے ڈرا رہے ہوں۔"

مولوی سعد ملوک کا کلام

ہمارے ہاں سرحد کے گاؤں "الائی کے محلہ کرگ" کا اک عالم متنی مولوی سعد ملوک کا اک رسالہ(۷۷۳) ہے۔ کلام رسول کے حوالہ سے لکھا ہے کہ معرکہ آرائی کا عمل صدائے اسلام کے آگے رال کی طرح ہے(۷۷۴)۔

اس سے مراد ہے مکرم کا کہ داعی کا عمل صدائے اسلام اعلی اور کلاں عمل ہے اور معرکہ آرائی اک معمولی عمل ہے حالاں کہ اس کلام رسول کا حوالہ اور سلسلہ راوی(۷۷۵) معدوم ہے۔ کس طرح کے راوی اور کہاں کا حوالہ ہے؟ اسی طرح معرکہ آرائی کے اصطلاحی مدلول اور

---

(۷۷۲)ومن رباط الخیل ترھبون به عدو الله وعدوکم (الانفال)(۷۷۳)خیر الامم بشرط الدعوة والارشاد۔ امت کی فضیات بسبب تبلیغ(۷۷۴)رسالہ مذکورہ صفحہ ۲۳، ۲۵(۷۷۵)سند

اسلامی مراد کو عام کر کے ہر سعی کو معرکہ آرائی کا عمل کہہ گئے۔ معلوم ہو رہا ہے کہ مکرم کا مرام ہے کہ معرکہ آرائی کے عمل کو معمولی سطح کو لے آئے۔ حالاں کہ داعی کا عمل سدا عام رہا ہے مگر مسلم امہ معرکہ آرائی کے عمل سے مدام دور رہی ہے (ہاں کم لوگوں کے سوا) سو اگر کوئی عالم اٹھ کر اسکو ادھر ادھر کے لاحاصل دلائل سے اور معمولی کہہ دے، لامحالہ مسلم امہ اس سے کلی طور دور ہو کر رہے گی، اور وہ عمل مردہ ہو کر رہے گا۔ لکھا ہے کہ:

معرکہ آرائی کا عمل طوعاً و کرہاً اسلئے ہے کہ اعلاء کلمہ الٰہی کی راہ کے دوراں رکاوٹ دور ہو، اگر کلمہ الٰہی کا اعلاء داعی کے عمل سے ہو سکے سو اس لمحہ معرکہ آرائی کی روک ٹوک ہوگی۔

حالاں کہ اعلاء کلمہ اسلام کے لئے الحاد سے ٹکراؤ حکم الٰہی ہے اور اس عالم کے لئے اصول الٰہی ہے کہ ہر دو گروہوں کا لامحالہ ٹکراؤ ہوگا۔ معرکہ آرائی کے لئے معہود اسم (۷۷۶) کی مراد وہی ہے کہ ہر اک کو معلوم ہے۔ علماء کے کلام سے مصرح ہے۔ اگر اصل مراد (۷۷۷) لو گے سو کوئی اور آدمی صلوہ کا اور اس طرح، ہر عمل کے لئے معہود اسم کو اصل مراد کو لوٹائے گا، اور عموم کا دعوی کرے گا۔

علماء کے کلام سے مصرح ہے کہ معرکہ آرائی کے عمل کی اصطلاح (۷۷۸) اسلام کی رو سے اسطرح ہے کہ: گمراہوں سے لڑائی کے دوراں مکمل سعی اور دم سے کام لے اور سارا حوصلہ اور ولولہ لٹا دے (۷۷۹)۔

اسی طرح ملا علی ہروی کا لکھا ہوا ہے کہ، مکمل دم (۷۸۰) کو ملحدوں سے ٹکراؤ کے دوراں لگا لے۔ اسلام کی رو سے اسطرح کا کام معرکہ آرائی (۷۸۱) ہے۔

مگر علامہ سعد ملوک کے ہاں علماء کے علی العکس اعلاء اسلام کے لئے ہر طرح کی سعی معرکہ آرائی (۷۸۲) ہے۔

اور مسموع ہو! لکھا ہے کہ ہر صالح عمل معرکہ آرائی ہے (۷۸۳)۔ آگے علمائے دل کی اصطلاح لکھی ہے کہ: کلاں معرکہ آرائی آدمی کے دروں (۷۸۴) سے ہے (۷۸۵)۔

---

(۷۷۶) جہاد (۷۷۷) لغوی معنی (۷۷۸) جہاد (۷۷۹) الجهاد شرعا: بذل الجهد فی قتال الکفار (فتح الباری) (۷۸۰) طاقت (۷۸۱) جہاد ہے (۷۸۲) حوالہ بالا (۷۸۳) ایضاً (۷۸۴) رجعنا من الجهاد الاصغر الخ (۷۸۵) باطن اور نفس

اسکار دمکمل طور ٹھوس دلائل کے حوالہ سے لکھا ہوا ہے مکرر مطالعہ کرلو! کام دے گا۔

للّٰہ، داعی کی صدا الگ عمل ہے، معرکہ آرائی علاحدہ عمل ہے، اس سے دور رہئے کہ ہر دو کو گڈ مڈ کرو، اور سارے علماء سے الگ راہ لو، کلام اللہ اور کلام رسول کے لئے اور محمل ٹٹولو اور معرکہ آرائی کے عمل کو اسکی سطح سے گراؤ، اور عوام کا دل اس اعلیٰ عمل سے کھٹا کرو۔

اور آگاہی رہے کہ اعمال صالحہ کا حکم اور مکروہ کاموں سے روک ٹوک (۷۸۶)کہ اسے اس دور کے داعی کا عمل الدعوہ کہا ہے معرکہ آرائی اسکا اول واعلیٰ سطح ہے، کلام رسول (۷۸۷)کی رو سے۔ سارے مکروہ امور کا کلاں امر گمراہی والحاد اور اسکا علو ہے اور اسکی روک ٹوک صمصام ہی سے ہے اور اسی کا امر ہے اس کلام رسول سے۔ اس لئے معرکہ آرائی کو اگر کوئی کلاً عمل الدعوہ سے کاٹے گا سو وہ راہ سداد سے دور ہوگا اور ٹھوکر کھائے گا۔ معرکہ آرائی اسکا اک حصہ اور اسی کا اک مرحلہ ہے۔ حرم مکی اور حرم رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) ہر دو کے امام (۷۸۸)کا کہا ہے کہ:

مرے ہاں اہل اصول کا مسلک عمدہ اور اولیٰ ہے کہ علماء اصول کا کلام ہے کہ: معرکہ آرائی صدائے مکرھہ (۷۸۹) ہے اور اسی لئے علماء کی رائے ہے کہ ہر سال لڑائی ہو، اور کم سے کم اک معرکہ سال کے دوراں لامحالہ ہو۔ ہاں! اگر اس سے اور سوا ہو وہ اور عمدہ معاملہ ہے۔

ہاں! اگر کوئی رکاوٹ ہو کہ اہل اسلام کا گروہ مالی وسائل سے محروم ہے، اور اسی طرح اہل اسلام کم ہوں، اسی طرح دھڑکا اور کھٹکا ہو، کہ اگر اہل اسلام حملہ آور ہوں گے سو امکاں ہے کہ معدوم ہوں سو در آں احوال روا ہے کہ اہل اسلام کا گروہ لڑائی کا عمل روک دے۔

امام مصر امام محمد رحمہ اللہ (۷۹۰)کا رسالہ مسمّی ''الام'' سے مسئلہ محررہ مصرح ہے۔

اور در حال حملہ اہل الحاد، داعی کا عمل، صدائے اسلام کالعدم ہوگا۔ سارے علماء کی اسی طرح رائے (۷۹۱) ہے کہ اگر اہل الحاد ہمارے ملک حملہ آور ہوں، سو صدا کا کام رک کر معاً حملہ آور گروہ سے ٹکراؤ ہوگا۔

---

(۷۸۶)امر بالمعروف ونہی عن المنکر (۷۸۷)من رایٔ منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ(الحدیث)

(۷۸۸)امام الحرمین ابو المعالی عبد الملک الجوینیؒ.(۷۸۹)الجہاد دعوۃ قہریۃ (جہاد قاہرانہ دعوت ہے)

(۷۹۰)امام شافعیؒ(۷۹۱) وان ھجموا علینا سقطت الدعوۃ

اور کئی علماء وائمہ کی رائے ہے کہ، معرکہ آرائی ہراک مسلم کو(۹۲ے) عائد ہے مگر ادھر اک سوال اٹھے گا کہ اسطرح امور عالم معطل ہوں گے۔ اگر سارے لوگ معرکہ گاہ وارد ہوں؟ سو اسکا حل اسطرح ہے کہ اس گروہ علماء کی مراد ہے کہ سلسلہ وار گروہ اہل اسلام معرکہ آرائی کے عمل کو مسلسل ساری رکھ کر اسے دوام دے۔

معلوم ہوا کہ معرکہ آرائی اک الگ اور علاحدہ عمل ہے اور وہ اسلئے عائد ہوا کہ الحاد وگمراہی کا حوصلہ ٹوٹے اور اسکی دھوم دھام مٹی سے ملکر مٹی ہو، اسکا دم گھٹے، اسکی سرکار اس عالم سے معدوم ہو کہ ''درِ دل'' کھلے اسلئے کہ اگر سرکار رہوگی سو دل کی راہ مسدود ہوگی، کہ گمراہوں کا ٹولہ اسلام لے آئے۔ اور لوگوں کا معمول ہے کہ اس گروہ کے اموراور کلام کو ہراک دل سے لگائے گا، کہ اسکی سرکار رہو۔ اور سرکار سے محروم لوگوں کا کلام کم کم ہی لوگوں کا دل موہ لے گا۔ اسی لئے مکی دور کے دوراں کم لوگ اسلام لائے اسلئے کہ وہاں اس دوراں سرکار دوسروں کی رہی۔

مگر اس دوراں کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) حرم رسول وارد ہوئے لوگ دھڑا دھڑ مسلم ہوئے۔ ادھر کا اصول ہی اسطرح ہے کہ حاوی ٹولے کے ہر کلام کے آگے ہراک آدمی سر ٹکائے گا۔ گو کہ وہ سرے سے ہی ردی اور مہمل اور گاؤدی آدمی کی طرح کلام کرے۔ اسلئے کہ اسکا سکہ ہے، اسکی دھاک ہے، اسکی ہر سو دھوم ہے۔ اسلئے اگر کوئی کہے کہ ہمکو گوروں کے ملک کی صدائے اسلام کے لئے راہداری مل گئی ہے اس لئے لڑائی رائگاں اور معطل ہے کہ اصل مرام حاصل ہوا ہے سو اس آدمی کا کلام لاعلمی اور دھوکہ ہے، عدو مردود کا وسوسہ ہے۔ اور اسکی سادگی ہے کہ وہ مسرور ہے کہ لڑائی سے رہائی ملی۔ اسلئے کہ اس طرح سے معرکہ آرائی کا اصل مرام کہاں حاصل ہوا ہے؟ کہاں کی سرکار عمل الدعوہ کے اس ساٹھ سالہ عہد کے دوراں الٹ گئی؟ اور وہاں اسلام کا کلمہ عالی ہوا؟ اور کہاں کے عوام اسطرح کے کسی داعی گروہ کے آگے رام ہوگئے ہوں، کہ وہاں کی سرکار اسکے حوالہ کردی ہو؟ حالاں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدموں کا کردار ہمارے آگے ہے کہ وہ صمصام کے ہمراہ صدائے اسلام کے لئے ہر

(۹۲ے) فرض عین

وہ ملک کہ وہ وہاں گئے، وہاں کے لوگ مسلم ہوئے ہوں کہ گمراہی رہے ہوں مگر وہ ہمدم وہاں کے راعی اور حکمراں ہو کر رہے۔ حمص ہو کہ مصر، روم ہو کہ ملک کسریٰ، سوس ہو کہ طرسوس، صور ہو کہ محلور۔ الحاصل اسلام کے ہر داعی کا اسی طرح عمل رہا۔ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدم صدائے اسلام کے لئے ہر ہر ملک گھومے مگر صمصام کے ہمراہ۔ اور سہ اصول ہر ملک والوں کے آگے رکھے۔

[۱] اسلام [۲] محصول [۳] لڑائی

ہاں! اک اور معاملہ، کہ معہود عمل الدعوہ دراصل عمل الدعوہ ہے کہ عمل اصلاح؟ اسلئے کہ اس داعی گروہ کا دعویٰ لوگوں کی اصلاح کا ہے اور دعوی ہے کہ اسکا مدعی ہے، کہ لوگوں کو سکھا رہا ہے۔ اور اسی طرح اک ولولہ ڈال رہا ہے کہ لوگ سوئے اسلام مائل ہوں اور اسکا کام سراسر اہل اسلام ہی سے ہے کہ وہ صوم وصلوٰہ کے عادی ہوں اور ہر اک مرد صالح ہو۔

مولوی سعد ملوک اجلل اللہ عمرہ کا کلام ہر دو معاملوں کو گڈمڈ کر رہا ہے۔ اسی طرح اگر معرکہ آرائی اک واسطہ اور آلہ کی طرح ہے، اور اصل عمل الدعوہ ہے سو سوال اٹھے گا کہ کلام اللہ کس لئے سارے اعمال نے سو اسطوٴلاً معرکہ آرائی کے عمل سے کلام کر رہا ہے؟ ہر مطوّل سورہ مطہرہ ہم کو لامحالہ ملے گی، کہ معرکہ آرائی کے کسی کروٹ سے وہ کلام کر رہی ہے۔ سارے اعمال کا کلام کم کم ہے مگر اسکا سوا ہے (۷۹۳)

علماء (۷۹۴) کا لکھا ہے کہ سارے اعمال کا مرام معرکہ آرائی ہے، صوم اسلئے کہ آدمی معرکہ کے دوراں روٹی اور طعام کی کمی کو سہار سکے۔ سال کے دوراں مال کی معہود ادائے گی کا عمل (۷۹۵) اسلئے کہ معرکہ آرائی کے لئے مال لٹا سکے۔ صلوٰہ کا عمل اسلئے کہ اک امام کی طرح اک سالار کے ہمراہ گروہی طور سے معرکہ آرائی کر سکے۔ عمرہ اور موسم احرام کے دوراں رہروی حرم (۷۹۶) اسلئے ہے کہ معرکہ کے لئے گھر سے دوری کا عادی ہو، رہروی کے آلام اور دکھوں کو گوارا کر سکے۔ اور ڈھوروں کی کٹائی (۷۹۷) اسلئے ہے کہ سر دھڑ کو اللہ کے لئے وار دے۔

---

(۷۹۳) یعنی یہ تو قلب موضوع ہے کہ مقصود سے بحث کم ہو اور غیر مقصود سے زیادہ ہو (۷۹۴) التفسیرات العبیدیہ للقاضی عبید اللہؒ (۷۹۵) زکوٰۃ (۷۹۶) حج (۷۹۷) جانوروں کی قربانی.

الحاصل سارے اعمال معرکہ کے لئے اور معرکہ آرائی اعلاء کلمہ الٰہی کے لئے ہے۔

ہاں! اگر کسی گاؤں اور کسی ملک کے لوگ داعی کی صدا سے اول ہی مرحلہ کے دوراں مسلم ہو گئے۔ سو اس گھڑی لامحالہ لڑائی کی روک ٹوک ہو گی، مگر وہ معرکہ آرائی ہی کا اک حصہ اور اسکا ہی اک مرحلہ ہے۔ (واللہ اعلم)

معرکہ آرائی کے لئے درکار امور

معرکہ آرائی کا وہ مرحلہ کہ اہل اسلام گمراہوں کے ملک وارد ہو کر اولاً حملہ آور ہوں، اسکے لئے معدودے امور درکار ہوں گے۔ اگر معرکہ آراء لڑائی کے درکار امور سے محروم ہو گا، اسکے لئے معرکہ آرائی کا عمل گھاٹے کا سودا ہو گا۔

اک اہم امر دل کا ارادہ ہے کہ، وہ معرکہ اللہ کے لئے ہو اور ارادہ ہو کہ اسلئے لڑ رہا ہوں کہ اللہ کا کلمہ عالی ہو، اور اسلام حاوی ہو، اور اگر کوئی اسلئے لڑے کہ مری دھوم ہو، ہر کوئی دلاور کہے اور مری مدح ہو سو وہ معرکہ سراسر دل کے لئے ہے۔ اسلئے معرکہ کے لئے اہم ہے کہ آدمی دل کی اصلاح کئے ہوئے ہو۔ اصلاح کر کے اگر لڑے گا سو وہ اللہ کے لئے ہو گا۔

دوم کہ اک حاکم طے ہوا ہو، اگر حاکم اور سردار سے معرکہ آراء محروم ہوں گے، سو امکاں ہے کہ وہ اک دوسرے سے معرکہ آراء ہوں اور گروہ گروہ ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہوں۔

سوم اسکے لئے اک اہم امر ہر طرح کی کمک اور رسد کا حصول ہے، اگر لوگوں اور اسلحہ کی کمی ہو، اور کوئی گروہ لڑائی لڑے سو وہ اس آدمی کی طرح ہے کہ کسی ٹھوس لوہے سے سر ٹکرا ٹکرا کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ مگر امور مسطورہ کی حصول کی سعی ہر لمحہ ہر مسلم کو عائد ہے۔

معلوم ہوا کہ لوگوں کا وہ سوال کہ مکی دور کے عرصہ کے دوراں اصلاح اہم رہی اور اسی لئے وہاں اصطلاحی معرکہ آرائی معدوم رہی، اور اسی طرح دورِ رواں کے دوراں لوگوں کا حال اسی طرح ہے کہ ہر اک کو دل کی اصلاح درکار ہے کہ وہ اصلاح کی اس کسوٹی کا اہل کہاں ہے؟ سو اس سوال کا حل امور مسطورہ سے عمدہ طرح سے معلوم ہوا۔ (وللہ الحمد)

اور معرکہ آرائی کے اس مرحلہ کے دوراں اولاد کے لئے والد اور والدہ، مملوک کے لئے مالک کی آمادگی درکار ہے۔

اور اگر گمراہ دارالاسلام وارد ہو کر حملہ آور ہوں سو اس دوراں ہر آدمی، کھرے دل کا ہو کہ کھوٹے کا، لڑائی کے لئے رواں دواں ہوگا (کما مر مصرحا)

اک رائے کی اصلاح

کئی صالح لوگوں سے مسموع ہوا کہ داعی کے لئے اہم ہے کہ وہ ہر ہر آدمی کو الگ الگ مدعو کرے، اور اگر کوئی اس عمل سے دور رہے گا اس سے عالم معاد کے دوراں گمراہ اور ملحد سائل ہوں گے، کہ کس لئے ہم کو صدائے اسلام سے محروم رکھا؟ اور ہم مسئول ہوں گے۔ حالاں کہ ائمہ کی رائے لکھ دی گئی ہے کہ اس دور کے دوراں ہر اک کو صدائے اسلام کی رسائی ہوگئی ہے، اور اسے معلوم ہے کہ اسلام اک مسلک ہے، اور محمد رسول اللہ ہے (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اور ہر آدمی کو داعی مدعو کرے، کہاں اسکا دم اور اسکی وسع ہے؟ اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدموں کا عمل آگے رکھو! رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدم کہاں کسی ملک گئے، اور اولاً وہاں کے ہر ہر آدمی کو سوئے اسلام مدعو کر کے لڑے ہوں؟۔

ہاں! گروہی طور ساروں کو مدعو کر کے لڑے مگر وہ عمل لمحوں کا ہے، اور دورِ رواں کے دوراں سارے عالم کو اسلام کا علم حاصل ہوا ہے۔ اور کم سے کم ہر آدمی کو اسلام کا اسم گرامی مسموع ہوا ہے۔ اسلئے کئی علماء کے ہاں عمل الدعوہ حکم مؤکد سے کم ہو کر عمدہ اور اولیٰ سطح کا رہا ہے۔

علامہ لاہوریؒ کا کلام

اک عالم علامہ احمد علی لاہوری رحمہ اللہ سے اک سائل کا سوال ہوا کہ:

اک آدمی کہہ رہا ہے، کہ سرے سے ہی معدوم ہے کہ اسلام کا اہل اسلام کو حکم ہو کہ صمصام لٹکاؤ! اس آدمی کا کلام کس طرح کا ہے؟۔

کہا کہ: اہل اسلام کو اللہ کے ہاں سے حکم مؤکد اور عائد ہے، کہ وہ دورِ رواں کے سارے

اسلحوں سے مسلح ہوں، اس لئے کہ امر کا کلمہ حکم مؤکد کے لئے ہے۔ صلوٰۃ کس لئے عائد ہے اور ہر اک کس لئے اسے اہم گرداں رہا ہے؟ اسلئے کہ امر کا کلمہ وارد ہوا ہے، اسی طرح ادائے گی مال مؤکد (۷۹۸) کو کس لئے مؤکد کہہ رہے ہو؟ اسی لئے کہ امر کا کلمہ ہے، اسی طرح ''اعدوا'' امر کا کلمہ ہے، اور اس سے مراد وہی حکم مؤکد ہے کہ:

اے اہل اسلام! حکم مؤکد ہے کہ اعداء کے لئے اسلحہ اکٹھا رکھو!۔

علاّمہ لاہوری کے اس کلام سے مصرح ہوا کہ لاٹھی ہو کہ کلھاڑی، صمصام ہو کہ گولی، گولہ ہو کہ راکٹ، ہر مسلم کے لئے مؤکد ہے کہ وہ اسے ہر لمحہ ہمراہ رکھے اگر رکھ سکے۔

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدم صدائے اسلام کے عمل کے دوراں اسی کے عامل رہے، ہر وہ ملک کہ وہاں گئے، اسلحہ لے کر گئے مگر اس دور کے دوراں اک عالم وصالح اور داعی اگر کسی کو اسلحہ لٹکائے ملے، سو وہ ٹھٹھکے اور ٹھٹھا کرے، اور گالی دے، اور اسے اک ڈرامائی سماں لگے، اور کہے کہ مولوی اور داعی آدمی کو اسلحہ سے کہاں کا سروکار ہے؟ عالم اور داعی ہو کر اسلحہ اٹھا رہا ہے! کہاں ہم آگئے؟ الحاصل اسطرح کے کلام سے سعی ہوگی کہ وہ آدمی ملول ہو کر اسکا دل کھٹا ہو اور وہ اسلحہ رکھ دے۔

حالاں کہ علاّمہ احمد علی لاہوریؒ کے کلام سے معلوم ہوا کہ ہر مسلم کے لئے اہم ہے کہ وہ اسلحہ رکھے۔ اگر وہ عالم ہے، داعی ہے، اسے اور مؤکد ہے اسلئے کہ اسکا اسم ورسم اور اکرام (۷۹۹) سارے لوگوں سے سوا ہے۔

معرکہ کے لئے اکساہٹ

ہر داعی کے لئے درکار ہے کہ وہ لوگوں کو سوئے معرکہ مدعو کرے۔

کلام الٰہی ہے:

---

(۷۹۸) زکوٰۃ (۷۹۹) عزت و آبرو

”اور اہل اسلام کو (معرکہ کے لئے) اکساؤ! اللہ سے آس ہے کہ گمراہوں کی لڑائی روک دے۔“(۸۰۰)

اور اک اور محل کہا:

”اے رسول! اہل اسلام کو لڑائی کا حرص دلا! (اے اہل اسلام!) اگر دس اور دس ڈٹے ہوئے آدمی رکھو گے، سو وہ دو سو کو حاوی ہوں گے، اور اگر سو ڈٹے ہوئے ہوں، سو وہ دس سو گمراہوں کو حاوی ہوں گے، اسلئے کہ گمراہ ادراک و آگہی سے محروم گروہ ہے۔“(۸۰۱)

اگر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو اللہ کا حکم ہے کہ لوگوں کو لڑائی کے لئے اکسائے، آمادہ کرے اور حرص و طمع دلائے، سو اسکی مسلم امہ کو لامحالہ حکم ہوگا کہ وہ اک دوسرے کو معرکہ آرائی کے عمل کے لئے مدعو کرے، اسلئے کہ اصل مرام مسلم امہ کو حکم ہے، مگر رسول کو ہم کلام کر ڈالا کہ ہر مسلم اسکو اہم محسوس کرے، کہ اگر رسول کو اسکا حکم ہے سو وہ اسکا لامحالہ مأمور ہوگا۔

اور لڑائی کے لئے آمادگی کا کام اسی طرح اللہ عم کرمہ کا ہے، کہ ہم کو طمع دی معرکہ آرائی کے صلے کے اعلیٰ وعدے کئے اللہ کا کلام ہے:

اے اسلام والو: کہو! اک سوداگری کی اطلاع دوں؟ کہ وہ رہائی دلادے، اک درد والے صلہ سے، کہ: اللہ اور اسکے رسول کا دل سے صاد کرو اور اللہ کی راہ کے دوراں مال و سر دھڑ سے لڑو! اسطرح کا (عمل) عمدہ ہوگا، اگر آگہی والے ہو۔ معاصی کو مٹا دے گا اور اسطرح کے رودوں(۸۰۲) والے گل کدوں(۸۰۳) کو وارد کر دے گا، کہ وہ (رود) وہاں رواں دواں ہوں گے، اور مطہر محل ہوں گے، اور اللہ کی کلاں آمادگی ہوگی وہی ہے کلاں کامگاری(۸۰۴)۔

رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام اطہر ہے کہ:

---

(۸۰۰)وحرض المؤمنين عسى الله ان يكف باس الذين كفروا(النساء) (۸۰۱)يايها النبى حرض المؤمنين على القتال ان يكن منكم عشرون صابرون يغلبوا مائتين وان يكن منكم مئة يغلبوا الفا من الذين كفروا بانهم قوم لا يفقهون(الانفال)(۸۰۲)نهر(۸۰۳)باغ(۸۰۴)يايها الذين امنوا هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون فى سبيل الله باموالكم وانفسكم ذالكم خير لكم ان كنتم تعلمون يغفر لكم ذنوبكم ويدخلكم جنات تجرى من تحتها الانهار خالدين فيها ومساكن طيبة فى جنات عدن ذلك الفوز العظيم (الصف)

''وہ آدمی کہ (اس عالم کے دوراں) معرکہ آرائی کا داعی رہا ہوگا اور لوگوں کو معرکہ آرائی کی صدا دی ہوگی وہ دم سادھے دارالسلام کو وارد ہوگا، حالاں کہ اور لوگ سوال کے کڑے اور گراں مرحلہ کے دوراں اٹکے ہوئے ہوں گے۔''(۸۰۵)

علی کرمہ اللہ کا کلام عالی ہے کہا کہ:

''وہ ہر آدمی کہ کسی مسلم کو معرکہ آرائی کا حرص دلائے اسے اس (معرکہ آراء) کی طرح صلہ ملے گا، اور اسے ہر گام کے صلے اک سال کے عمل صالح کا صلہ ملے گا۔''(۸۰۶)

الحاصل معرکہ آرائی کے لئے صدا اور اسکے لئے لوگوں کی آمادگی کی سعی، الٰہی طور(۸۰۷) ہے۔ اللہ لوگوں کو معرکہ آرائی کے لئے اکسا رہا ہے، طمع دے رہا ہے اکرام کے وعدے کر رہا ہے، محو معاصی کی اطلاع دے رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ معرکہ آرائی کا داعی الٰہی عمل کر رہا ہے، وہ اسی کی راہ کا راہی ہے۔

اسی طرح معرکہ آرائی کے لئے صدا، رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا عمل ہے معرکہ اولیٰ(۸۰۸) کے دوراں ہمدموں کو لڑائی کے لئے اکسا کر کہا:

''وہ اللہ کہ مری روح اسکی ملک ہے، گواہ ہے کہ اس گھڑی ہر وہ آدمی کہ ڈٹ کر اللہ سے صلہ کی طمع رکھ کر آگے آگے ہو کر لڑے گا، اور اس سے دور رہے، کہ سر موڑ کر معرکہ گاہ سے دوڑ لگائے۔ اللہ اسے دارالسلام وارد کر دے گا۔ اسکو مسموع کر کے اک ہمدم مکرم حمام کے لڑکے(۸۰۹) کہہ اٹھے: ''واہ واہ! کوئی گمراہ ہم کو مار ڈالے وہی مری اور دارالسلام کی دوری ہے(۸۱۰) اسکو کہہ کر مٹھی سے گٹھلی(۸۱۱) کو گرا کر صمصام اٹھالی، اور لڑ لڑ کر عدو کے وار سے گھائل ہو کر واصل الی اللہ ہو گئے(۸۱۲)

داعی کس طرح کام کرے؟

آگاہی رہے کہ داعی کو درکار ہے کہ ملائمی سے اور آرام سے لوگوں کو مدعو کرے۔ حکم ومصالح، اور رواداری سے کام لے کہ کلام الٰہی کا اسی طرح کا حکم ہے(۸۱۳)۔

---

(۸۰۵) شفاء الصدور (۸۰۶) ایضاً (۸۰۷) سنت الٰہیہ (۸۰۸) بدر (۸۰۹) عمیر بن حمامؓ (۸۱۰) جنت کا فاصلہ (۸۱۱) کھجور کی گٹھلی (۸۱۲) شفاء الصدور (۸۱۳) ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن (النحل)

مگر معرکہ آرائی کے لئے صدا اور طرح کی صدا ہے اسکے لئے حکم ہے کہ لوگوں کو اکساؤ(۸۱۴) کو کسی طرح ہو، عار دلا کر ہو، طمع دے کر ہو، ملائمی سے ہو، ولولے سے ہو، مال دے کر ہو، معرکہ آراؤں کے لئے دارلسلام کی آسودگی واکرام، حوروں کی ڈالی(۸۱۵) کی اطلاع دے کر ہو، معاد کی آگ سے ڈرا کر ہو، اہل اسلام کے معصوموں، عروسوں، ماؤں، اور معمر و مہلبل(۸۱۶) لوگوں کے دگرگوں حال کو عوام کے آگے کھول کھول کر ہو، اعداء اسلام کے داؤ اور مکائد سے آگاہ کر کے ہو، دلاوروں کے کمال سے مطلع کر کے ہو، کم حوصلگی سے مطعوں کر کے ہو۔

الحاصل کسی طرح اور کسی طور ہو معرکہ آرائی کے داعی کے لئے روا ہے کہ لوگوں کو معرکہ کے لئے آمادہ کرے، اور لڑائی کے لئے مائل کرے۔ معرکہ آرائی کے لئے لوگوں کو صدا اک اعلیٰ اور کلاں عمل ہے۔ ہر آدمی اس سے دور رہے، کہ اسے اک معمولی سطح کا عمل کہے، اور اسکا واہمہ(۸۱۷) ہو، کہ معرکہ آرائی کی صدا دائرہ اعمال ہی سے علی حدہ ہے، اور سرے سے ہی اک رائگاں کام ہے لامحالہ وہ گمراہی کا رہرو ہے۔ ہمارا کام ہے، کہ ہم معرکہ آرائی کے گھر گھر داعی ہوں۔ اور سارا عالم ہماری صدا سے معمور ہو، اور دہل اٹھے، وہ اللہ کا کام ہے۔ اور امر اٹل ہے، کہ معرکہ آرائی کی صدا، اہل اسلام کے لئے اک دم کارگر ہے۔ اگر دل سے ہو، اور اللہ کے لئے ہو۔

اسلئے اے داعی! اے مدعی اسلام! اٹھ! اور اسکام کو کر! مصمم ارادہ کر! اور [illegible] سے لوگوں کو مدعو کر، کہ ہر اک سامع کا دل دہل اٹھے، اللہ کا ڈر طاری ہو، دھڑ دہل کر رہے، اور رنگا ہوا لہو، دوڑ لگائے، سر د ولولے گرم ہوں، اور آرام کو حرام کرے، اہل اسلام کا دکھ درد محسوس کرے۔

اسی طرح اس کام کی صدا کے لئے کم عمر لڑکوں اور گھر والوں کو سکھاؤ اگر کسی کی گھر والی اس عمل کی داعی ہو گی، لامحالہ اس ولولہ سے سارا ماحول معمور ہو گا۔ اس عمل کو مسلسل کرو! سامع اک آدمی ہو، دو ہوں، کہ لاکھوں، دور کا معاملہ ہو، کہ ہمسائے گی کا، سواری گھوڑا ہو کہ گاڑی، وسائل ہوں کہ وسائل معدوم ہوں۔ الحاصل ہر طرح سے لوگوں کو مدعو کرو! اگر گمراہ دھرموں کے گمراہ سادھو لوگوں کو اس گمراہ دھرم کی لڑائی کے لئے داعی ہوں، ہر طرح سے دکھ اٹھا کر آرام

---

(۸۱۴) حرض المومنین علی القتال (الانفال) (۸۱۵) تحفہ (۸۱۶) کمزور (۸۱۷) خیال

وار کر کے۔ سو ہم کس لئے اس امر سے کاہل ہوں؟ کہ اس محکم اور اٹل اسلام کے لئے سارا دھڑ، ساری عمر، سارا مال وار کر اس کے لئے کٹ مر کر، دار السلام وارد ہوں۔ حالاں کہ اللہ ہمارے اس عمل سے آمادہ اور مسرور ہو۔

معرکہ کے لئے عمر کی حد

مالک کا لڑکا (۸۱۸) راوی ہے کہا کہ: اللہ کے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ کہا کہ:

> ”ہر وہ آدمی کہ وہ اللہ کی راہ کے دوراں اک لڑائی لڑا، سو وہ (مرد) اس طرح ہے کہ اللہ کے سارے احکام و اوامر کی ادائے گی کی ہو۔“ (۸۱۹)

اللہ، اللہ! معرکہ اسلام کی ادائے گی سارے اعمال کی ادائے گی کے مساوی اور معادل ہے گو وہ کسی عمر کے دوراں ہو۔ معرکہ آرائی کے لئے کم سے کم عمر کی حد طے ہے، کہ کم عمر لڑکا مکمل مرد ہو، مگر سوا عمر کے لئے کوئی حد کہاں طے ہے؟ ہاں! اگر حد سے سوا ہی معمر ہو کہ کُلاً معطل ہو کر رہا ہو، سو وہ آدمی اس عمل سے الگ ہوگا۔ مگر عام معمر لوگوں سے کئی کا گماں اور رائے ہے کہ وہ معرکہ آرائی کی عمر سے عدول (۸۲۰) کر گئے۔

حالاں کہ اگر کوئی معلوم کرے، سو اسے معلوم ہوگا، کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو معرکہ آرائی کا حکم اس عرصہ کے دوراں ہوا، کہ عمر مس آدھی سے کئی سال سوا ہوئی، اور عمر کے الوداعی (۸۲۱) دس سالوں کے دوراں رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) لڑے۔ اللہ کا رسول معمر ہو کر لڑے، اور ہم کم عمر مرد ہو کر معرکہ سے روگرداں ہوں۔ آہ! کہاں ہے رسول سے لاڈ اور لگاؤ کا دعوی؟

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے کئی معمر ہمدم گمراہوں سے مسلح ہو کر لڑے۔

ولد عمر سے مروی ہے کہ اک معمر آدمی لاٹھی کے سہارے رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! مری عمر سوا ہوگئی ہے، ہر اک ہڈی کھوکھلی ہوگئی،

---

(۸۱۸) انس بن مالکؓ (۸۱۹) ابن عساکر (۸۲۰) تجاوز (۸۲۱) آخر

اور سارا دم معدوم ہے، اک اسطرح کا عمل کہئے کہ اسکے واسطے سے درگاہ الٰہی کی رسائی حاصل کرسکوں؟ رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہا کہ:

''اللہ کی راہ کی لڑائی کو مدام لامحالہ معمول رکھو!۔''(۸۲۲)

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا اک لولا(۸۲۳) اور معمر ہمدم عمرو(۸۲۴) معرکہ اولیٰ(۸۲۵) کے دوراں اولاد سے ہم کلام ہوا کہ: ہم کو اٹھا کر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے ملاؤ! اسکی اولاد رسول اکرم کو مطلع کر گئی کہ وہ لولا ہے، رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا امر ہوا: گھر ٹھہرے رہو! سو وہ رہ گئے۔ اسی طرح اگلے سال احد کی لڑائی کی آمد ہوئی، اس دوراں لڑکوں سے کہا: ہم کو لے کر لڑائی کے لئے ہمراہ رکھو! لڑکے ہم کلام ہوئے، اور کہا: اے والد مکرم! کس لئے اصرار کر رہے ہو؟ اس لئے کہ رکاوٹوں کے حامل(۸۲۶) ہو، اور رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے محرر(۸۲۷) ہو، کہ گھر رہو، کہا: آہ! کہ معرکہ اولیٰ سے ہم کو روکا، اور حالاً احد کے معرکہ سے مکرر، روک رہے ہو۔ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو اس کے کلام کا علم ہوا، کہا کہ: اسے رواں کردو! اسکا امکاں ہے کہ اللہ اسے مرگ معرکہ(۸۲۸) عطا ہی کر دے۔ سو وہ احد کی لڑائی کے لئے معرکہ گاہ وارد ہوئے اس لمحہ کہ ہر دو گروہ اک دوسرے کے آگے آکر ملے، اللہ کے رسول سے عمرو کا سوال ہوا، کہ اے اللہ کے رسول! اس ادھورے، اور لولے، گام کے ہمراہ دارالسلام وارد ہوں گا اگر عدو کے وار سے مرا؟ کہا: ہاں! سو عمرو ہم کلام ہوئے اور کہا: اللہ گواہ ہے کہ اس لڑائی کو لڑ کر لامحالہ اسی دوراں دارالسلام وارد ہو کر اس ادھورے اور لولے گام سے وہاں ادھر ادھر گھوموں گا۔ اس کلام کو کہہ کر مملوک(۸۲۹) سے کہا کہ گھر لوٹو! وہ عمرو سے ہم کلام ہوا کہ اگر ہم کو ہمراہ رکھ لو، کہ کوئی سود ہم کو حاصل ہو، سو کہاں کا گھاٹا ہوگا؟ عمرو اس کلام کو مسموع(۸۳۰) کر کے مملوک سے کہہ اٹھے: آگے آؤ! مملوک معرکہ گاہ کودا، اور ڈٹ کر لڑا، اور مآل کار گھائل ہو کر اللہ کو روح حوالہ کر دی،

---

(۸۲۳) لنگڑے (۸۲۴) عمرو بن الجموح (۸۲۵) غزوہ بدر (۸۲۶) معذور (۸۲۷) آزاد (۸۲۸) شہادت (۸۲۵) غزوہ بدر (۸۲۶) معذور (۸۲۷) آزاد (۸۲۸) شہادت (۸۲۹) غلام (۸۳۰) سنکر

اور اسی طرح عمرو حملہ کے لئے آگے دوڑے اور لڑ لڑ کر عدو کے وار سے واصل الی اللہ (۸۳۱) ہو گئے۔

کسی سے مروی ہے کہ گھر سے معرکہ آرائی کے لئے آمد کے دوراں عمرو اللہ سے دعا کے سائل ہوئے، کہ اے اللہ! معرکہ کی مرگ عطا کر، اور اس سے دور رکھ، کہ محروم ہو کر گھر لوٹوں۔

اسی طرح اک اور راوی سے مروی ہے کہ عمرو سوار (۸۳۲) کے سر لادے گئے کہ حرم رسول کے ارد گرد الوداعی آرامگاہ لحد (۸۳۳) لا کر وہاں مٹی کے حوالہ ہو۔ مگر وہ سواری رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے گاؤں کو آمد سے عملاً مکر کر ادھر ہی رکی رہی، مکرر مکرر سعی کی گئی مگر محال ہے، کہ وہ ٹس سے مس ہوئی ہو، مآلاً ادھر ہی مٹی کے حوالہ کئے گئے۔

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اسکے گھر آئے اسکی گھر والی سے کہا کہ:

> ”ہم کو اسکے الوداعی کلام سے آگاہ کرو! کہا کہ: وہ اللہ سے اس دعا کے سائل ہوئے، کہ معرکہ گاہ سے گھر لوٹ کر آمد سے محروم رہوں! (۸۳۴) رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اسے مسموع کر کے ہم کلام ہوئے، اور کہا: کہ کوئی کوئی آدمی اسطرح کا ملے گا کہ ادھر وہ عہد اٹھالے، ادھر اللہ اسکے عہد کو مکمل کر لے، اسی گروہ سے اک عمرو ہے، ہم کو وہ دکھائی دے رہا ہے کہ وہ ادھورے، لولے گام کے ہمراہ دار السلام وارد ہو کر وہاں ادھر ادھر گھوم رہا ہے۔“ (رواہ احمد)

اے اہل اسلام! اے معمر لوگو! اس معمر دلاور مرد معرکہ ہمدم رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے درس حاصل کرو! کہ وہ کس ولولے کا مالک ہے؟ حالاں کہ اسکا اک گام لولا، اور ٹوٹا ہے۔ اور اسکی عمر حد سے سوا ہے۔ مگر وہ معرکہ کے لئے کسک رکھ رہا ہے اسکی آس ہے کہ اللہ کے لئے کسی طرح کٹ مرے۔

معرکہ آراء کو الوداع کرے

رسول اکرم کا اسوہ مطہرہ ہے کہ معرکہ آراء اگر معرکہ کے لئے رواں ہو، سو دوسرا آدمی اسے الودع کرے، اور اسکے ہمراہ کئی اک گام راہروی کرے، کہ اس سے اسکا اکرام ہوگا۔

---

(۸۳۱) شہید ہوگئے (۸۳۲) اونٹ (۸۳۳) قبر (۸۳۴) اللھم لاتردنی الی اھلی

اک ہمدم مکرم(۸۳۵) سے مروی ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا معمول رہا کہ کسی عسکری گروہ کو الوداع کے لئے اسکے ہمراہ "وداع کی گھاٹی"(۸۳۶) آ کر مدام کہا کہ:

"اللہ کے حوالہ کر رہا ہوں سارے عسکر والوں کے اسلام کو، اور رکھوالی کے اہل ساماں کو، اور اعمال کے مآل کو۔"(۸۳۷)

اسی طرح کا معمول والی اسلام حاکم اول(۸۳۸) کا رہا، اک عسکر کی الوداعی کے لئے وہ سواری سے ہٹ کر گاموں سے ہی اسکے ہمراہ گئے، اور دور آ کر اسے الوداع کر کے کہا کہ:

"الحمد للہ، اللہ کا کرم و احساں ہے، کہ ہمارے گام اس راہ کے دوراں گرد آلود کئے۔ اک آدمی اٹھا اور کہا کہ ہماری آمد کا مدعا سراسر معرکہ آراؤں کی الوداعی رہا ہے (مراد ہے کہ ہم کہاں معرکہ کے لئے گئے؟) کہا: ہم معرکہ آراؤں کا ساماں مکمل کر کے معرکہ آراؤں کی الوداعی مرحلہ کے لئے ہمراہ آئے اور معرکہ آراؤں کے لئے دعا گو ہوئے۔"(۸۳۹)

اسی طرح حمص کے ملک(۸۴۰) کو اک عسکر کے ارسال کے دوراں اسکے ہمراہ الوداع کے لئے سواری سے محروم ہی گئے، عسکر والے کہہ اٹھے: اے رسول اللہ کی گدی کے مالک!(۸۴۱) اولیٰ ہوگا، اگر سوار ہو کر رہو، کہا: اللہ کی راہ کے دوراں گاموں کے صلہ کی مری طمع ہے(۸۴۲)۔

اک ہمدم مکرم(۸۴۳) کا کلام ہے کہ:

"اگر کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی سے کہے کہ آؤ! ہم اک معرکہ آراء کو الوداع کر کے معدود لمحوں کے لئے اسکے ہمراہ راہرو ہوں سو اس لمحہ اللہ کی صدا، آسماں اور کرسی سے ورے آئے گی کہ تمہد و اطلاع ہے، (دار السلام کی) اس کے لئے، کہ اس کلام کو کہا، اور اس کے لئے، کہ اسکا سامع ہوا(۸۴۴)

---

(۸۳۵) عبداللہ بن یزید خطمیؓ (۸۳۶) عقبۃ الوداع (۸۳۷) مستدرک حاکم (۸۳۸) حضرت ابوبکرؓ (۸۳۹) المصنف لابن ابی شیبہ (۸۴۰) شام (۸۴۱) جانشین (۸۴۲) المصنف لابن ابی شیبہ (۸۴۳) ابوہریرہؓ (۸۴۴) شفاء الصدور (۸۴۵) معاذؓ

اسی طرح اک اور ہمدم مکرم (۸۴۵) (اللہ اس سے مسرور ہوا) راوی ہے کہ سرور دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے، کہا:

> ''کسی سحر اور کسی عصر کو معرکہ آراء کی الوداع کے لئے اسکے ہمراہ رہروی کروں، اور اسے سوار کرا دوں، مرے لئے اس عالم اور اسکے سارے ساماں سے سوا لاڈلا (کام) ہے (۸۴۶) (رواہ الحاکم)

رسولوں کے علاوہ سارے لوگوں سے اعلیٰ ہمدم عالی (۸۴۷) اک معرکہ کے لئے سالار عسکر (۸۴۸) کے ہمراہ الوداع کے لئے سواری سے ہٹ کر ہی رہرو ہوئے۔ سالار اسلام کہہ اٹھے کہ، اے حاکم اہل اسلام! سوار ہو کر مرے ہمراہ رہئے، والا، ہم کو کہئے کہ، سواری سے الگ ہوں، کہا: سوار ہی رہئے! اور سواری کے علاوہ ہی رہرو رہوں گا۔ (مراد ہے کہ اسی حال رہو، اسی حال رہوں گا) اسلئے کہ اللہ کی راہ کے دوراں مرے اٹھے ہوئے گاموں کے صلہ کا اللہ سے مری طمع ہے (۸۴۹)

اس سارے کلام سے معلوم ہوا کہ معرکہ آراؤں کی معرکہ آرائی کے لئے رہروی کی تھوڑی لوگوں کو لامحالہ درکار ہے کہ ہر اک مسلم معرکہ آراء کو حوصلہ دلائے، اس طور سے کہ اپنے ہمراہ اک دوری طے کر کے اسے الوداع کرے، رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا اور ہمدموں کا اسوہ ہے۔

اسی طرح اگر کوئی معرکہ آراء معرکہ سے لوٹ رہا ہو، و اسی طرح اولیٰ ہے، کہ اسے اہلاً وسہلاً کہے اور اسکے لئے دور آ کر معرکہ آراء سے ملے (۸۵۰)۔

اک معرکہ (۸۵۱) کے دوراں کئی کم عمر ہمدم اکرام رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے دور اک گھاٹی (۸۵۲) آ کر ملے، اور اہلاً وسہلاً کہا۔

---

(۸۴۶) مستدرک للحاکم وابن ماجہ (۸۴۷) حضرت ابو بکر صدیق (۸۴۸) حضرت یزید (۸۴۹) ابن عساکر

(۸۵۰) استقبال کرے (۸۵۱) غزوہ تبوک (۸۵۲) ثنیۃ الوداع

اسی طرح معرکہ آراء کے گھر والوں کا کام ہے کہ ہراک اسے کھلے دل سے الوداع کرے، اسکے لئے دعا گو رہے، اور اگر وہ معرکہ سے لوٹے سو مسکراہٹ سے اور دھوم دھام سے اہلاً وسہلاً کہہ کر گلے لگائے، اس سے معرکہ آراء کا حوصلہ سوا ہوگا، دوسرے لوگ مائل ہوں گے اور اسکے ہمراہ اسکے گھر والے صلہ کے اسی کی طرح حصہ دار اور اہل ہوں گے، اور اللہ کا کرم ورحم وارد ہوگا۔

داعی معرکہ کا اکرام

معرکہ آرائی کے لئے درکار امور سے اک (معرکہ آراء کے اکرام کے علاوہ) داعی معرکہ کا اکرام ہے۔ سو اللہ عم کرمہ کا حکم عالی ہے کہ ہر آدمی اس داعی کا اکرام کرے۔ کلام الٰہی سے مصرح ہے کہ اگر کوئی داعی لوگوں کے ہاں اس لئے آئے کہ لوگوں کو معرکہ کے لئے مدعو کرے، اور اکسائے، اور آکر وہ لوگوں کو سلام کرے، سو لوگوں کو عائد ہے کہ ہراک اسکے سلام سے سوا کلموں سے اسکو سلام لوٹائے درحال دگر کم سے کم اسکے سلام کو اسی کی طرح ہی لوٹا دے(۸۵۳)۔

گو سلام کا حکم عام اور ہر مسلم کے لئے ہے مگر اک عالم موحد(۸۵۴) کا لکھا ہے کہ: ادھر سلام کا حکم معرکہ آرائی کے احکام کے وسط وارد ہوا ہے، اور سلسلہ کلام کی رو سے اس معہود مراد کو لکھا(۸۵۵)۔

الحاصل اصل مدلول اس کلام کا اس طرح سے معلوم ہو رہا ہے کہ اس داعی کا اکرام کرو! اور سرور اور کھلے دل سے اس سے ملو! اور اسکے حکم کو معمول کرو! اور اسکے لئے دعا گو رہو۔

اسی طرح اس کلام الٰہی سے معلوم ہوا کہ داعی اگر اس کام کے لئے آئے وہ سارے لوگوں کو سلام کرے کہ اس سے لوگوں کے ہاں اس کا اکرام سوا ہوگا، اور ہر ہوگا، اور اس کا کلام کارگر ہوگا، ہراک دل سے اسکا سامع ہوگا، اور اسکا عامل ہوگا۔

---

(۸۵۳) واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا او ردوھا (النساء) (۸۵۴) شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ

(۸۵۵) جواہر القرآن ص۲۳۲،۲۳۳ ج۱

اک کا اس سے دلی لگاؤ

ہدہد کا معرکہ آرائی سے لگاؤ

ہدہد حال آں کہ اک طائر (۸۵۶) ہے الٰہی احکام اولاد آدم ہی کو عائد ہوئے، مگر اس طا
معرکہ سے وہ لگاؤ ہے، کہ اہل علم کا کلام اس کا گواہ ہے۔

اک عالم (۸۵۷) کا لکھا ہے کہ: ہدہد اڑا، وہ سرگرداں ہوا، اسلئے کہ اللہ کے رسول داؤد علی روحہ السلام کے حکمراں لڑکے (۸۵۸) کے لئے معرکہ آرائی کے لئے معرکہ گاہ کی ٹوہ لگائے وہ دور دور اڑا۔ کئی ملک گھوما۔ مآل کار اک ملکہ (۸۵۹) کا ملک اسکو ملا، لوٹ کر ولد داؤد علی روحہما السلام کے ہاں آ کر اس سردار کے آگے ملکہ اور اسکے عوام کی گمراہی کا سارا حال کہہ ڈالا۔

الحاصل اسکی ساری دوڑ اسی لئے رہی کہ کوئی ملک اگر اسطرح کا ملے گا۔ اسکا حال سردار کو کہہ ڈالوں گا، اور وہ اس ملک کے لوگوں سے لڑ کر وہاں والوں کو رام کر کے اللہ کا حکم حاوی کر دے گا۔ اور اللہ کے کرم سے اسکا مدعا مکمل ہوا کہ وہ ملکہ اور اسکے عوام لڑائی کے علاوہ ہی اسلام کو گلے لگا کر اس رسول سردار کے ہمراہی اور ہمدم ہوئے، اور اسکے آگے رام ہوئے۔

معرکہ آراء عالم اور عامل ہو

معرکہ آرائی سے مدعا (۸۶۰) اس امر کا حصول ہے کہ علم کی مہک سے سارا عالم مہکے، اور دمکے، لاعلمی (۸۶۱) معدوم ہو، ہر سو علم کا دور دورہ ہو، کس طرح سے ہو؟ اس کے لئے اللہ ہاں سے اک الگ سورہ مطہرہ (۸۶۲) وارد ہوئی۔ اور وہاں اسکے لئے اک معہود صلوٰہ (۸۶۳) طے کر دی گئی، کہ لوگ اکٹھے ہوں، اور امام لوگوں کو مسائل و احکام سکھائے۔ اور وہ سورہ مطہرہ اگلی سورۂ مطہرہ (۸۶۴) سے مل کر دال ہے اس امر کی کہ معرکہ آرائی علم ہی کے واسطے سے ہو سکے گی۔ اسلئے کہ گمراہ آدمی محال ہے کہ کسی دوسرے گمراہ کو راہ ھدیٰ دکھا سکے اس لئے اہم ہے، کہ معرکہ

---

(۸۵۶) پرندہ (۸۵۷) قاضی عبید اللہ، تفسیرات عبیدیہ ص ۱۴۵ (۸۵۸) سلیمانؑ (۸۵۹) ملکہ سبا بلقیس

(۸۶۰) مطلوب (۸۶۱) جہالت (۸۶۲) سورہ جمعہ (۸۶۳) نماز جمعہ (۸۶۴) سورہ صف

آرا۔ عالم ہو، اور عامل صالح ہو، اور اسی لئے اس معبود صلوٰۃ کے لئے وہی امور(۸۶۵) طے ہوئے، کہ معرکہ آرائی کے لئے طے ہوئے۔ کہ حاکم ہو، اور ایکامر ہو، کئی لوٹے ہوں، مصر ہو، سعی ہو۔

الحاصل معرکہ آرائی کا مدار علم ہے کہ وہ علم ہی سے اٹھے گی۔ اس لئے اگلی سورہ مطہرہ "ارسل رسولہ"(۸۶۶) سے اور سورہ مسطورہ "وہ رسول لوگوں کے آگے اللہ کے کلام کے ٹکڑے کہے گا"(۸۶۷) سے رسول الملاحم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا عہدہ مصرح کر رہی ہے۔

"رعد" سے معرکہ آرائی مراد ہے

کلام الٰہی کی دوسری سورہ مطہرہ(۸۶۸) کے دوسرے رکوع کا اٹھارواں ٹکڑا(۸۶۹) ہے سلسلہ کلام "دورو" لوگوں(۸۷۰) کے احوال کا ہے اس سے اگلا ٹکڑا(۸۷۱)

اک سماں(۸۷۲) اس گروہ کے حال کو کھول رہا ہے، وہاں کئی اک کلمے وارد ہوئے۔ علماء کا لکھا ہے کہ کلمہ اولیٰ(۸۷۳) سے مراد اسلام ہے۔

کلمہ دوم(۸۷۴) سے مراد اوہام اور وساوس اور کھٹکوں کے علل وعوامل لئے گئے۔

اور کلمہ سوم "رعد" سے گمراہوں اور اسلام سے روگرداں لوگوں سے معرکہ آرائی اور لڑائی ہے۔ رعد کی اُردو کڑک ہے۔

اور اس سے اگلے کلمے(۸۷۵) سے مراد مال معرکہ اور اس عالم کے سود وعوائد(۸۷۶) لئے گئے کہ وہی سود وعوائد مدام اس "دورو" گروہ کی ساری سعی کا محور اور عمر کا حاصل رہے(۸۷۷)۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کا کلام اوائل ہی سے آدمی کو معرکہ اسلام سے آگاہی دلا رہا ہے اور وہی کسوٹی ہے اصل مسلم اور کھوکھلے مسلم کی۔ کہ "دورو" اور کھوکھلا اس رعد سے ڈرے گا، اور سود وعوائد کی تو وہی لگائے گا، اور اصل مسلم کا محور اللہ کا سرورو آمادگی ہوگا، اسلئے وہ اس کڑک اور رعد کو سہار لے گا۔

---

(۸۶۵) شانہ (۸۶۶) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق الآیہ (الصف) (۸۶۷) ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلو علیھم ایاتہ الآیہ (الجمعہ) (۸۶۸) سورہ بقرہ (۸۶۹) آیت (۸۷۰) منافقین (۸۷۱) او کصیب من السماء فیہ ظلمات ورعد وبرق (البقرہ) (۸۷۲) منظر (۸۷۳) صیب (۸۷۴) ظلمات (۸۷۵) برق (۸۷۶) فوائد و منافع (۸۷۷) تفسیرات حمیدیہ

ساگر کا معرکہ (۸۷۸)

معرکہ ساگر سے مراد معرکہ مائی ہے ہمدم مکرم عمرو ولد عاص کے لڑکے سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام اطہر ہے کہ:

''ساگر کا اک معرکہ مٹی کے دس معرکوں سے اولیٰ ہے، اور وہ آدمی کہ ساگر سے مرور کر لے وہ اسطرح ہے، کہ ہر اک وادی کو طے کر لے۔ اور ''مائد'' (وہ آدمی کہ معرکہ ساگر کے دوراں اسکا سر گھوم رہا ہو،) وہ کمائی کی رو سے اس آدمی کی طرح ہے کہ لہولہاں ہوا ہو،''(۸۷۹)

''مائد'' کا اک اور مدلول وہ آدمی ہے کہ اسے ساگر کی ہوا سے دھکے لگ رہے ہوں، اور اس کا سر ہل رہا ہو۔ اسی طرح وہ آدمی کے اسے الٹی آوے۔

معرکہ ساگر اور اک ہمدمہ مکرمہ کا ولولہ

رسول اللہ کے اک ہمدم مکرم سے مروی ہے کہ:

''رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی ام حرام کے گھر کو گاہے گاہے آمد رسول اللہ کا معمول رہا۔ اسی طرح مکرمہ ام حرام کا معمول رہا کہ اس اعلیٰ مہماں کو روٹی اور طعام کھلا دے، رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اسی معمول کے رو سے ام حرام کے گھر گئے، وہاں طعام کھا کر محو آرام ہوئے، ام حرام اس کام کے لئے کہ، موئے سر رسول ٹٹولے، لگ گئی اسی دوراں اللہ کے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سو گئے۔ کئی لمحے سو کر مسکراہٹ لئے اٹھے۔ ام حرام کا سوال ہوا کہ: اے اللہ کے رسول! کس لئے مسکرا رہے ہو؟ کہا کہ:

مری (مسلم) امہ کے کئی لوگ ہم کو دکھائے گئے کہ ساگر کی لہروں کے سوار ہو کر اللہ کی راہ کے دوراں معرکہ آراء ہوں گے۔ اور وہ لوگ لکڑی کے ٹکڑوں کو سہارا کر کے اسطرح لگے کہ ملوک و امراء ہوں۔''

ام حرام کا کہا ہے کہ مرا سوال ہوا کہ: اے اللہ کے رسول! مرے لئے دعا کر! کہ اس گروہ سے ہو کر رہوں۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) دعا کر کے مکرر سو گئے معدودے لمحے

---

(۸۷۸) بحری جہاد (۸۷۹) طبرانی

> آرام کر کے اٹھے اور مسلسل مسکرائے۔ ام حرام کا کلام ہے کہ مرا مکرر سوال ہوا کہ: اے رسول اللہ! کس لئے مسکراہٹ طاری ہے؟ اول ہی کی طرح کہا کہ:
>
> مری (مسلم) امہ کے لوگ دکھائے گئے کہ ساگر کی لہروں کو سواری کر کے اللہ کی راہ کی لڑائی کے معرکہ آراء ہوں گے ملوک و حکام کی طرح۔
>
> مرا سوال ہوا کہ اے رسول اللہ! اللہ سے دعا کر کہ ہمکو اس گروہ سے کر دے، کہا کہ: اول والوں سے ہو گئی ہو۔
>
> حاکم اسلام والئی سادس اور اہل اسلام کے ماموں (۸۸۰) کے دور کے دوراں ام حرام ساگر کے معرکے لئے سوار ہو کر گئی، مگر ساگر سے مرور کر کے آگے سواری سے گر گئی اور مر گئی۔
>
> (اللہ اسکو اعلیٰ مکاں عطا کرے)۔" (رواہ مسلم ومحمد (۸۸۱))

اس کلام رسول کا اک ٹکڑا اسطرح مروی ہے کہ: رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا، کہ:

> "مری (مسلم) امہ کا وہ اول عسکر کہ سوار ہو کر ساگر کی لڑائی لڑے گا، اسکے لئے دار السلام طے ہے۔ ملحاں کی لڑکی ام حرام کہہ اٹھی کہ: اے اللہ کے رسول! اس گروہ سے ہوں؟ کہا: ہاں! اسی سے ہو۔ اس سے آگے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا مکرر کلام ہوا کہ: مری (مسلم) امہ کا وہ اول عسکر کہ روم کے ملک سے لڑے گا، اسکے معاصی محو ہوں گے۔ ام حرام کا سوال ہوا کہ اس دوسرے گروہ سے ہوں؟ کہا کہ: اول ہی سے ہو۔" (۸۸۲)

آگاہی رہے کہ ام حرام رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی دودھ کے حوالہ سے محرم اور سگی رہی ہے۔ اور والی سادس (۸۸۳) وہ اول مرد دلاور ہے کہ ساگر کے لئے اسطول (۸۸۴) کو کام لا کر معرکہ ساگر کی اساس رکھی۔ وہ حاکم سوم دہرے داماد رسول (۸۸۵) کے عامل رہے اور اسی دور کے دوراں معرکہ ساگر کی مہم کی طرح ڈالی اور روم کے ملک کے اک حصہ (۸۸۶) کو اسطول سے حملہ کر کے حاصل کر گئے۔ اسی مہم کے دوراں ام حرام اور اسکا سہاگ ہر دو حصہ دار رہے۔ ام حرام ٹٹو کی سواری سے گری اسکی گدی کی ہڈی ٹوٹ گئی، اور اس طرح واصل الی اللہ ہو گئی۔

---

(۸۸۰) حضرت معاویہؓ (۸۸۱) بخاری (۸۸۲) صحیح بخاری (۸۸۳) حضرت معاویہؓ (۸۸۴) بحری بیڑہ (۸۸۵) حضرت عثمانؓ (۸۸۶) قبرص

اسی طرح ساگر کا وہ دوسرا معرکہ کہ رسول اللہ کے ہاں سے اسکے لئے عمدہ اطلاع ہے، وہ والئی سادس کے مکرم لڑکے (۸۸۷) کی سرکردگی کے دوراں سر ہوا۔ ہر دو عسکروں کے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے کلام کی رو سے دارالسلام کی عمدہ اطلاع ہے اور ہر دو معرکوں کے دوراں کئی ہمدم مکرم حصہ دار رہے۔

لکھا ہے کہ اردگرد کے لوگوں کا معمول رہا کہ ام حرام کی گور آ کر ماء سماوی (۸۸۸) کے لئے اللہ سے دعا گو ہوں۔ والی سادس کے ساگر کے معرکے اک اور اموی حکمراں (۸۸۹) کے عہد کے دوراں مکمل طور ساری رہے۔ اسکا لڑکا مسلمہ، ملک ٹرکی کے اک حصہ (۸۹۰) آ کر حملہ آور ہوا، لاکھ سے سوا عسکری حملہ آور ہوئے۔

اہل مصر اور مراکو (۸۹۱)، کے لوگ دس سو ساگری سواری کی کمک لے کر عمرو سالار کی سرکردگی کے ہمراہ حملہ آور ہوئے۔ سی ماہ (ڈھائی سال) وہاں کا محاصرہ کئے رکھا۔ اس سارے عرصہ کے دوراں کئی طرح کے دکھ اور آلام اٹھائے، مگر عساکر اسلام ڈٹے رہے گو کہ حملہ ادھورا رہا مگر اک اعلیٰ سطح کا معرکہ رہا۔

ساگر کا معرکہ مٹی کی لڑائی سے اولیٰ ہے اس لئے کہ وہاں دہرے دکھ اور ہمہ لمحہ مرگ کا مسلسل کھٹکا ہے، کہ ادھر لہر آئی، کہ آئی، اور ادھر معاً ہم مرے۔ اسی طرح اولاد آدم کے لئے در کار ساماں اور رسد معدوم، کمک کا امکاں کم، سوائے اللہ کے ہر سہارے سے محروم رہروی ہے۔

مکرم عمرو کے لڑکے (۸۹۲) کو اک معرکہ آراء ملے، کہ معرکہ ساگر کے لئے رواں دواں ہے، اس سے سائل ہوئے، کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا: معرکہ مائی کے لئے رہروی کا ارادہ ہے، کہا: کہ عمدہ رہروی اور عمدہ سواری ہے۔ کسی کا سوال ہوا کہ مٹی کی لڑائی کس طرح کی ہے؟ کہا: ساگر کا اک معرکہ سوکھے کے دس معرکوں کے مساوی ہے۔ اور اگر ساگر کی رہروی کے دوراں سر گھومے سو وہ صلہ کی رو سے اسطرح ہے کہ مٹی کے معرکہ کے دوراں کوئی آدمی لہولہاں ہو کر رل رہا ہو۔

---

(۸۸۷) امیر المؤمنین حضرت یزیدؒ (۸۸۸) بارش (۸۸۹) امیر المؤمنین سلیمانؒ (۸۹۰) قسطنطنیہ (۸۹۱) مراکش (۸۹۲) عبداللہ

ام حرام (اللہ اس سے مسرور ہو) راوی ہے کہ سرور دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کہا ہوا کلام ہے کہ:

> ساگر کے رہروی کے دوراں اگر کسی کا سر گھومے اور اسے الٹی آئے سو اسے معرکہ کے دوراں عدو کے وار سے مرے ہوئے اک آدمی کا صلہ ملے گا۔ اور وہ آدمی کہ ساگر کے وسط گر کر مرے، اسے اسطرح کے دو مردوں کا صلہ عطا ہوگا۔''(۸۹۳)

معرکہ ساگر کے دوراں عدو کے وار سے مرے ہوئے معرکہ آراؤں کی سطح، مٹی کے معرکہ کا دوراں مرے ہوا، معرکہ آراؤں کی سطح سے عالی ہے۔ اسلئے کہ اگر مائی معرکہ کے دوراں اگر کسی کا سر گھوم رہا ہو، اور الٹی آ رہی ہو، اسکا صلہ مٹی کے معرکہ کے دوراں عدو کے وار سے مرے ہوئے، اک معرکہ آراء کے مساوی ہے۔ سو مائی معرکہ کا مرا ہوا معرکہ آراء لامحالہ اعلی سطح کا مالک ہوگا۔

اک ہمدم مکرم سعد(۸۹۴) راوی ہے کہ رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہا کہ:

> ''اللہ کے ہاں ساگر کے دوراں عدو کے وار سے مرے ہوئے مٹی کے معرکہ کے دوراں اعداء کے وار سے مارے گئے لوگوں سے اولیٰ ہوں گے۔''(۸۹۵)

معرکہ ساگر کا صلہ معرکہ رسول کے مساوی

اک اور ہمدم مکرم(۸۹۶) سے کلام رسول مروی ہے کہ اللہ کے رسول کا کلام ہے کہ کہا کہ:

> ''ہر وہ آدمی کہ مرے ہمراہ معرکہ آرائی سے محروم رہا ہے اسکے لئے اولیٰ ہے کہ وہ ساگر کے معرکہ کے لئے حصہ لے(۸۹۷)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر اک آدمی کی طمع ہو کہ وہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمراہ معرکہ آرائی کے اکرام کو حاصل کرے، سو وہ ساگر کے معرکہ کا حصہ دار ہو، اس لئے کہ اسکا صلہ اسکے صلہ کے مساوی ہے۔ اور اسطرح رسول کے ہمراہ معرکہ سے محرومی کا مداوا ہوگا۔

---

(۸۹۳) ابوداود (۸۹۴) سعد بن جنادہؓ (۸۹۵) مجمع الزوائد والطبرانی (۸۹۶) واثلہ بن الاسقعؓ (۸۹۷) مجمع الزوائد للھیثمی والطبرانی

اک عالم ماہر وحی سماوی، اللہ والے (۸۹۸) رحمہ اللہ کا کلام ہے کہ کہا:

ساگر کا معرکہ آراء مٹی کے معرکہ آراء سے کئی طرح سے اعلیٰ واولیٰ ہے۔

[۱] اس لمحہ کہ وہ ساگر کے دروں اللہ سے صلہ کی آس رکھ کر گام رکھے اس لمحے اسکے لئے دارالسلام کے سارے در کھل کر وا ہوں۔ سو وہ عدو کے وار سے مرے، کہ سواری سے گر کر مرے، اس کے لئے معرکہ کے دوراں عدو کے وار سے مرے، دومُردوں کا صلہ ملے گا۔

[۲] اس گھڑی سے کہ ساگر کی سواری (۸۹۹) کے وسط وہ سوار ہو اس کے لئے مسلسل اس آدمی کا صلہ ملے گا کہ وہ گدی گنوا کے لہولہاں ہوالاّ آں کہ وہ گھر لوٹ کر معرکہ سے آئے۔

[۳] ساگر کی اک سحر ومساء مٹی کی اک ماہ سے اور اسکا اک ماہ ادھر مٹی کے اک سال سے (صلے کے رو سے) اولیٰ اور عمدہ ہے (۹۰۰)۔

سرور دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کہا ہے کہ:

“ساگر کی اک معرکہ آرائی مرے ہمراہ کئے گئے دس کم ساٹھ معرکوں کی طرح ہے۔ اور وہ آدمی کہ ساگر کا معرکہ کرلے اور مکرر اس مائی معرکہ کو لوٹ کر آئے سو وہ اس آدمی کی طرح ہے کہ اللہ اور اسکے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی صدا کو ہاں (۹۰۱) کردے۔” (۹۰۲)

ساگر کا معرکہ آگ معاد سے ڈھال

ہمدم مکرم عمراں (۹۰۳) کا کہا ہے کہ رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ کہا:

“ہر وہ آدمی کہ ساگر کے دروں اللہ کی راہ کی اک لڑائی کے لئے حصہ لے، اور اللہ کو اسکی راہ کا ہر رہرو معلوم ہے۔ سو وہ آدمی اللہ کے احکام کا مکمل عامل ہوا، اور دارالسلام کو ہر طرح سے حاصل کرکے آگ معاد سے ہر طور دور رہا۔” (۹۰۴)

ساگر اور مٹی کے معرکہ آراء

رسول دو عالم کا کلام اطہر ہے کہ:

---

(۸۹۸) کعب الاحبارؒ (۸۹۹) کشتی (۹۰۰) کتاب السنن (۹۰۱) لبیک کہہ دے (۹۰۲) ابن عساکر (۹۰۳) عمران بن حصین (۹۰۴) ابن عساکر

''مٹی کا معرکہ آراء اس آدمی سے، کہ اہل و مال کے ہمراہ گھر کا ہو عمدہ اور اکرام والا ہے اسی طرح ساگر کا معرکہ آراء مٹی کے معرکہ آراء سے سوا اکرام والا ہے۔''(۹۰۵)

آگاہ رہو! کہ سارے اولاد کی ارواح کے واسطے ملائکہ طے ہوئے اور ہر آدمی کی روح ''ملک مرگ''(۹۰۶) لے رہا ہے مگر ساگر کے معرکہ آراء کی روح اللہ ہی لے گا ملائکہ کے واسطے کو ہٹا کر۔

والد امامہ مکرم صدیؓ سے مروی ہے، کہ سرکار دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہا کہ:

''اللہ کے ہاں سے روحوں کے حصول لئے ملائکہ (کرام) کے گروہ سے اک ملک طے ہے۔ مگر معرکہ ساگر کے دوراں مرے ہوئے، معرکہ آراؤں کی روحوں کو وہی اللہ حاصل کر رہا ہے۔ اور اللہ مٹی کے معرکہ آراء کے سارے معاصی مٹا رہا ہے سوائے ادھار کے، مگر ساگر کے معرکہ کے مرے ہوؤں کے سارے کے سارے معاصی مع ادھار کے محو کرے گا۔''(۹۰۷)

ساگر کے معرکہ آراء، اداسی اور ڈر سے دور

رسول المسلم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام گرامی ہے کہ، اس دوراں کہ اللہ کے رسول سوئے ہوئے تھے (اسلامی) امہ کے اک گروہ کے لوگ ساگر کے دوراں معرکہ آراء دکھائے گئے۔ کہا کہ:

''اس گروہ کے لوگوں کو معاد کا کلاں ڈر اداس کرے، محال ہے۔''(۹۰۸)

معلوم ہوا کہ وہ معاد کو ہر طرح کے ڈر اور اداسی و ملال سے مامون ہوں گے۔

ساگر کی لہر

اک ہمدم مکرم (۹۰۹) راوی ہے کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہا کہ:

وہ آدمی کہ معرکہ ساگر کے لئے سوار ہوا، اسے ہر دو لہروں کے وسط کا صلہ، اس صلہ کے مساوی صلہ کی طرح کا ملے گا، کہ وہ اللہ کے سارے احکام کو عمل در آمد کرے اور عمل کر کر کے سارے سارے عالم کو طے کر ڈالا ہو۔''(۹۱۰)

---

(۹۰۵) طبرانی (۹۰۶) ملک الموت (۹۰۷) ابن ماجہ (۹۰۸) ایضاً (۹۰۹) ابو ہریرہؓ (۹۱۰) شفاء الصدور

مراد ہے کہ سارے عالم کو اسطرح طے کرلے کہ اللہ کو کامل طور سے مطاع کرلے اور اسکے ہر حکم کو معمول کرلے۔

ساگر کا معرکہ آراء، حاکم کی طرح

وحی کے عالم اک اہل اللہ (۹۱۱) رحمہ اللہ کا کلام ہے کہ:

اس گھڑی کہ اک آدمی معرکہ مائی کے دوراں ساگر کی سواری کے وسط گام اٹھا کر رکھے، سو اسکے سارے معاصی اس سے وزرے رہ گئے اور وہ سارے معاصی سے مطہر و طاہر ہوا، اس گھڑی کی طرح کہ اسکے دوراں وہ ماں کی کوکھ، اور رحم سے اس عالم کو معاصی سے مطہر مولود ہوکر وارد ہوا۔ اور وہ آدمی کہ ساگر کی رہروی کے دوراں اسکا سر گھومے، اور اسے الٹی آئے، وہ اس آدمی کی طرح ہے کہ، معرکہ کے دوراں لہو سے اسکا سارا دھڑ لال ہو۔ اور ساگر کے معرکہ کے دوراں، وہ آدمی کہ ڈٹ کر رہے، اس حاکم و سلطاں کی طرح ہے، کہ اسکا سر سہرے (۹۲۱)، اور کلاہ سے مرصع ہو (۹۱۳)۔

اللہ کی مسکراہٹ

ولد عمرو (۹۱۴) سے مروی ہے کہا کہ:

''اس دوراں کہ ساگر کے معرکہ آراء معرکہ کے لئے رواں ہوں، اس رہروی کے کئی مراحل کے دوراں (سرور سے) اللہ مسکرائے۔

[۱] اک وہ مرحلہ کہ وہ اہل و اولاد سے الوداع ہوکر ساگر کی سواری (۹۱۵) کو آکر سوار ہو۔

[۲] اور اس لمحہ کہ اسکا سر اس رہروی کے دوراں گھوم رہا ہو۔

[۳] اور اس لمحہ کہ وہ سوئے ساحل آئے اور اسے ساحل دکھائی دے (۹۱۶)

---

(۹۱۱) کعب الاحبار (۹۱۲) تاج (۹۱۳) کتاب السنن (۹۱۴) عبداللہ بن عمروؓ (۹۱۵) کشتی (۹۱۶) المصنف لابن ابی شیبہ

ساگر کے معرکہ آراء کی مرگ

رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے مروی ہے کہا کہ:

"وہ آدمی کہ ساگر کے معرکے کے دوراں مرے، اسے مرگ اسطرح محسوس ہو، کہ عسل ملا ہوا ماء سرد(۹۱۷) لے رہا ہے، اور مٹی کے معرکہ کے دوراں عدو کے وار سے مرے ہوئے کو اس طرح لگے، کہ اسے کوئی سمسمہ(۹۱۸) کاٹ گئی۔"(۹۱۹)

اس سے مراد ہے کہ مٹی کے معرکہ آراء کو اور لوگوں کے علی العکس حال مرگ کے دوراں معمولی سا دکھ لامحالہ ملے گا، مگر معرکہ ساگر کے دوراں مارے گئے معرکہ آراء کے مرگ کی سطح اس سے عالی ہے، کہ وہ ہر طرح کے مرگ کے دکھ اور الم سے دور رہے گا، گو کہ وہ معمولی سے معمولی اور کم سے کم ہو۔ الٹا اسے مرگ سے مٹھاس محسوس ہوگی۔

ساگر کا معرکہ مالی معرکہ سے اولیٰ ہے

ولد عمرو(۹۲۰) ہی سے مروی ہے کہ کہا کہ:

"مری رائے کی رو سے ساگر کی لڑائی اس سے اولی ہے، کہ کوئی آدمی اللہ کی راہ کے دوراں اللہ کو مسلم طلائی سکوں کا عرادہ(۹۲۱) لٹائے۔"(۹۲۲)

اللہ کا رحم و کرم

اک مرد صالح(۹۲۳) کا کہا ہے کہ:

اک مرد معرکہ آراء عاصم مر گئے۔ سو اس دوراں کہ وہ مرد صالح سو گئے، وہ مرد معرکہ آراء اسے آرام کے دوراں دکھائی دے گئے۔ سو وہ مرد صالح اس سے اسکے حال احوال کے سائل ہوئے۔ کہا: اللہ کے کرم واسع اور اعلیٰ گل کدوں(۹۲۴) کا اہل ہوں۔ اس مرد صالح کا سوال ہوا کہ کس عمل کو کر کے اس اعلیٰ سطح کو رسائی ہوئی ہے؟ کہا کہ: ساگر کے حد سے سوا معرکوں کے واسطہ سے۔(۹۲۵)

---

(۹۱۷) شہد کا شربت (۹۱۸) چیونٹی (۹۱۹) شفاء الصدور (۹۲۰) عبداللہ بن عمرو (۹۲۱) انبار یا ذخیرہ (۹۲۲) المصنف لابن ابی شیبہ (۹۲۳) خیثمہ (۹۲۴) اونچے باغوں (۹۲۵) ابن عساکر، مشارع الاشواق الی مصارع العشاق

اسلام ٹھوس کس طرح ہو؟

اک عالم (۹۲۶) کا لکھا ہے کہ: ہر وہ آدمی کہ اسکا دلی ارادہ ہو، کہ اللہ کو کامل طرح سے سہارا کرے، اور گماں کو مصمم کرے، اور اسکا دل گواہی دے، کہ اللہ ہی ہر کام کر رہا ہے، اور عوامل وعلل کی اصل اسکے آگے آئے (کہ سارے وسائل سراسر اللہ ہی حکم کی رو سے کاموں کے لئے آلوں کے طور اولاد آدم کو ملے) سو اسے مؤکد طور عائد ہے، کہ وہ معرکہ ساگر کے لئے سوار ہو۔

اس عالم کے کلام سے معلوم ہوا کہ اسلام کس طرح سے ٹھوس اور محکم ہوگا؟ دل کا صاد کس طرح سے مصمم ہوگا؟ سو اسکی اصل راہ معرکہ ساگر ہے اور ساگر کی رہروی ہے اسی راہ کا رہرو ہو کر وہ اسلام کے لئے ڈٹے گا اور اک ٹھوس مسلم ہو کر رہے گا۔

معرکہ ساگر کس لئے اولیٰ ہے؟

اک اور علامہ (۹۲۷) کا لکھا ہے کہ: ساگر کا معرکہ اس لئے اولیٰ ہے، کہ ساگر کی رہروی کھٹکوں، وساوس، اور آلام سے مملو ہے۔ اور اسکے معرکہ آراء کو اعداء کے علاوہ ساگر کی مرگ کا دھڑکا مسلسل لگا رہے گا، اور اسی طرح اسکے لئے محال ہے کہ معرکہ گاہ سے اک وہی معرکہ آراء، دوڑ (۹۲۸) لگا کر لوٹ آئے (۹۲۹)۔

آگاہی رہے کہ گو کہ معرکہ ساگر اک اولیٰ معرکہ ہے مگر وہ اس گھڑی روا ہے کہ ساگر ٹھہرا ہوا ہو، اور ہوا راس آئے۔ اور اگر اسکی لہروں کے طلاطم سے اسکا امکاں کم ہو، کہ آدمی سالم لوٹ آئے، سو اس گھڑی معرکہ کے لئے رہروی کی روک ٹوک ہے۔

ساگر کی ہر دھار کے صلے، کمائی

ہمدم مکرم والد درداء، راوی ہے کہ رسول الملاحم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام سامی ہے

کہ:

---

(۹۲۶) قاضی ابوبکر ابن العربی (۹۲۷) ابن قدامہ حنبلی (۹۲۸) تنہا بھاگ جائے (۹۲۹) المغنی

> ''ہر وہ آدمی کہ اس ارادہ سے ساگر کی سواری کرے، کہ معرکہ آرائی کا صلہ محمودہ ملے، اور اہل اسلام کے لئے ڈھال ہو، سوائے اللہ ساگر کی دھار کے ہر معمولی (۹۳۰) سرے کے صلے اکمل صالح (کاصلہ) عطا کرے گا۔''(۹۳۱)

معلوم رہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی مطہر لساں سے معرکہ ہائے ساگر کی اطلاع اس دور کا معاملہ ہے کہ کئی مسلم کے لئے اسکا احساس ہی محال رہا کہ ساگر کا معرکہ ہو سکے گا اس لئے کہ اس دوراں اہل الحاد ہی سارے ساگروں کو حاوی اور مسلط رہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علی روحہ وسلم کے ہمدم اس اطلاع کو دل سے لگائے رکھے رہے۔ اور حاکم سوم کے عہد کے دوراں ساگر کی راہ لی۔ مآل کار وہ ساگروں کو حاوی ہوئے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو علم رہا کہ مکمل اعلاء کلمہ الٰہی کے لئے اہم ہے کہ اہل اسلام ساگر کی راہوں کو حاوی ہوں۔ اسی طرح مالی امور کے لئے ساگر کی راہداری کا حصول اہم ہے اور اسی طرح اک ٹھوس اور محکم عالمی سرکار کے لئے ساگر کے لعل وگوہر کا حصول اہم الاہم ہے۔ اسی لئے رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) معرکہ ساگر کے اکرام کو مؤکد طور سے ہمدموں کے آگے رکھا۔ اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدم اور صلحائے مسلم امہ معرکہ ساگر کے اکرام کے حصول کے لئے سر اور دھڑ کو وار گئے۔ اور وہ اعلی معرکے سر کئے کہ ساگروں کے دل ہمدموں کے لئے وا ہو گئے اور سارے لعل وگوہر ہمدموں کے آگے اگل گئے۔ اور وہ ہمدم اور صلحاء مٹی ہی کی طرح وہاں سکھ اور آرام لے آئے اور اسی طرح اللہ کے ہاں سے اعلی اکرام کے اہل ہوئے۔

اور وہ سارے کمال (کہ رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے ساگر کے معرکہ آراؤں کے لئے مصرح ہوئے) حاصل کر گئے۔

مگر ہائے ٹوٹلہ (۹۳۲) وائے گھاٹا! کہ اس لمحہ کہ اہل اسلام کے سر سے اسلامی سرکار (۹۳۳) کی کلاہ ہٹادی گئی اور اہل اسلام کے سوء اعمال اور مکائد اعداء (۹۳۴) اہل اسلام کو معرکہ آرائی سے محروم کر گئے اور وہ اک مسلم امہ گروہوں، ملکوں کی حدود کو لے کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

---

(۹۳۰) ہر قطرے (۹۳۱) مجمع الزوائد، والطبرانی (۹۳۲) خسران (۹۳۳) خلافت اسلامیہ کا تاج (۹۳۴) سازشیں

سو آل کا رمٹی ہی کی طرح ساگر سے اہل اسلام کی دھاک اٹھ گئی۔ اسی لئے دورِ رواں کے دوراں گورے، امری کی، اطالوی، اسرائلی، اہل الحاد سارے گرم ساگروں کو حاوی اور مسلط ہوئے۔ اور ہر سو اہل الحاد کے مائی اسطول (۹۳۵) سرگرداں ہوئے۔ اور ساگر کا وہ اکا دکا حصہ کہ اہل اسلام کی وہاں ملک ہے وہاں در اصل گمراہوں کی عملداری ہے۔ وہاں سولی (۹۳۶) کی صمصام (۹۳۷) گاڑ دی گئی ہے۔ وہاں سے ہی اہل الحاد کا گروہ اہل اسلام کے سر راکٹ اور گولے مار رہا ہے۔ گو ادر ہو کہ دمام ہر سو گمراہوں کی سرکار ہے۔ ہر مسلم ملک گھرا ہوا ہے اور ہر اس گھڑی کہ گمراہوں کے گروہ کا ارادہ ہو اور دل کہے موصل ہو، کہ سوڈاں کہ ملا عمر کا ملک، گولے مار دے اہل اسلام کو کھلے عام مار دے۔ اسلئے کہ اہل اسلام کے حکمراں وہ گروہ ہے کہ اسلام سے اور معرکہ آرائی سے مکمل لاعلم ہے اللہ کے ڈر سے عاری ہو کر اہل الحاد کے آگے سر ٹکائے ہوئے ہے اور الٹا اہل اسلام کے ساگروں کی حدود کا ملحدوں سے سودا کر رہا ہے۔ اس دور کے دوراں گو کہ ساگر کا معرکہ اہل اسلام کے لئے گراں ہے مگر وہ آساں کہاں رہا ہے؟ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدم سدا صحراؤں کے عادی رہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علی روحہ وسلم کے کلام کو دل سے مسلم کر کے اس کڑے معرکہ کے لئے کود گئے آسماں سے الٰہی مدد آئی اور معاً ہی ہر سو وہ حاوی ہو گئے۔ اگر دورِ رواں کے دوراں 'امری کی' اسطول ساگر کے سر ادھر ادھر گھوم رہے ہوں اور مسلم ہراساں ہوں، سو آگاہ رہو کہ اسی طرح ہمدموں کے عہد کے دوراں کلاں کلاں رومی اسطول ہر سو رہے مگر ہمدم ٹکرا گئے۔

سو اے اہل اسلام! اے حرم مطہر کے رکھوالو! اے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے دلی لگاؤ کے دعووں والو! اس دور کے دوراں گمراہوں کا ہر اسطول گمراہوں کی مرگ کے ساماں اور وسائل سے لدا ہوا ہے اسلئے معرکہ ساگر آساں ہے معرکہ ساگر کی مرگ کی مٹھاس کا احساس کروا اٹھو! اور ملک س ی اور اہل اسلام کے اور ملکوں کے ساگروں کو ملحدوں سے مطہر کر دو اور ہر سو کلمہ الٰہی کے علم گاڑ دو! اللہ ہم کو اسکا اہل کر دے۔

---

(۹۳۵) بحری بیڑے (۹۳۶) صلیب (۹۳۷) تلوار

معرکہ آرائی کی رکاوٹ والے آٹھ گروہ

عمومی طور معرکہ آرائی کے حکم کے کئی گروہ رکاوٹ کے طور آگے آئے مگر ساروں کا حاصل آٹھ گروہ ہوئے آدھے علمی اور آدھے عملی۔

اول وہ گروہ ہے کہ سرے سے معرکہ آرائی کے حکم سے مکرا ہوا ہے۔ کئی اک لوگ گو کہ اسلام کے دعوے دار ہوئے مگر اسلام کے اس حکم سے مکر گئے اس گروہ کا سہارا احمدی (۹۳۸) ولاہوری ٹولے کے ردی اور مہمل دلائل ہوئے۔ مگر اس گروہ کو سمجھا ہوا ہے کہ ساری مسلم امہ کی اک رائے ہے کہ صلوٰہ کی طرح معرکہ آرائی کے حکم سے مکرا ہوا آدمی دائرہ اسلام سے دور ملحد ہے۔

دوسرا گروہ وہ ہے کہ گو کہ وہ اس امر کو مسلم کہہ رہا ہے کہ اگر عدو حملہ آور ہو سو اس لمحہ ٹکرا ؤ روا ہے، کہ اہل اسلام کی رکھوالی (۹۳۹) ہو سکے مگر اسکے الٹ اہل اسلام کے لئے روک ٹوک ہے کہ آگے ہو کر اہل الحاد کے کسی ملک حملہ آور (۹۴۰) ہوں۔ حالاں کہ اصل معرکہ وہی ہے کہ اہل اسلام اولاً حملہ آور ہوں۔ اس گروہ کے لوگ صلحاء کی رداء (۹۴۱) اوڑھ کر دراصل گمراہوں کے طرح طرح کے سوالوں سے سہم گئے اور اسلام کے اک اہم حکم اور اسکی اک اہم ڈالی سے مکر گئے اور اسلام کے ادوار اولی (۹۴۲) کی اعلی کامگاری کی دمک کو احساس عار کی دھول ڈالکر اسے مدھم کر گئے۔ دراصل وہ گروہ معرکہ آرائی کے حکم سے مکمل مکرا ہوا ہے مگر حوصلے سے محروم ہے کہ کھل کر مکر سکے اسلئے۔ مؤول کلام کا سہارا لے کر اس طرح کی معرکہ آرائی سے مکر گئے۔ حالاں کہ دھاوے والی لڑائی کا حکم کلام الٰہی اور کلام رسول سے محکم طور مدلل ہے اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے مکرم ہمدموں کے عمل سے موکد ہے مگر اس گروہ کے لوگ اسلام کو محدود کر کے اس اہم عمل سے محروم ہوئے اور اسی طرح وہ گروہ دوسروں کو محروم کر رہا ہے۔

سوم گروہ وہ ہے کہ کلام الٰہی کے وہ ٹکڑے اور کلمے کہ معرکہ آرائی کے لئے آئے اسکی مراد کو اصل مراد الٰہی کے عکس الٹا کہہ رہا ہے گو کہ اصل کلمہ سالم طور سے کہہ رہا ہو مگر اسکے مدلول

---

(۹۳۸) قادیانی (۹۳۹) دفاعی جہاد (۹۴۰) اقدامی جہاد (۹۴۱) یعنی دین داروں کا لبادہ اوڑھ کر کہا ہو (۹۴۲) ماضی

ومسمی کو دگرگوں کر رہا ہو، اسرائلی گروہ کی طرح کہ وہ موسیٰ کی وحی کے کلموں کی مراد دگرگوں کر کے گمراہ ہوئے۔ اسی طرح اس دور کا اک گروہ کلام اللہ لے کر اسکے کلموں کی اصل مرادِ الٰہی کو الٹ رہا ہے اور معرکہ آرائی کے لئے اور مدلول ٹٹول رہا ہے کوئی کہہ رہا ہے کہ اس سے مراد دل سے لڑائی ہے کوئی کہہ رہا ہے کہ ہر سعی اسکا مدلول ہے حالاں کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اور ہمدموں کے عہد اور ادوار اولیٰ کے دوراں اس سے مصرح طور مراد اعداء اسلام سے مسلح لڑائی ہی رہی۔

رہے عملی گروہ کہ معرکہ آرائی سے عملاً روگرداں ہوں۔

اول لاعمل لوگوں کا گروہ ہے کئی لوگ معاد سے ساہی (۹۴۳) ہو گئے اور ادھر کے امور کے لئے سرگرداں ہو گئے کہ ہمارا کل عمدہ ہو۔ ہر آدمی مادی کامگاری کے لئے دوڑ لگا رہا ہے اور مال کا سودائی ہو کر گاؤدی لوگوں کی طرح کوئی ادھر دوڑ رہا ہے کوئی ادھر دوڑ رہا ہے۔ اور ہر آدمی کے لئے محال ہوا ہے کہ معدودے لمحوں۔ کے لئے ہی سہی اس عالم کے معاملوں سے سر اٹھا کر احساس کرے کہ وہ دراصل کس امر کا مسئول ہے اور کس لئے اس عالم کو اسکی آمد ہوئی؟ وہ اسلام اور معاد کے احساس سے عاری ہے اہل اسلام کے دکھوں سے اسے کہاں کا سروکار؟ اگر اسے سروکار ہے کسی سے سو وہ سراسر گھر، اولاد اور مال ہی سے ہے۔ سو اسطرح کے لوگوں کے لئے دعا کرو کہ اسلام سے دور ہو گئے اور معرکہ آرائی ہی کی طرح اسلام کے اوراحکام سے اسی طرح کٹ گئے۔

دوسرا عملی گروہ وہ ہے کہ اسکے سر وسوسہ مسلط ہوا کہ معرکہ آرائی اولادِ آدم کے علاوہ کسی اور کا کام ہے اسے وہم ہے کہ ہمارا اسلام رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدموں کی طرح کہاں ہے؟ اور اسی طرح ہم ہمدموں کی طرح دلاوری کے حامل کہاں؟ اور اسی طرح اس دور کا عہد معرکوں کا دور کہاں رہا ہے؟ اس لئے معرکہ آرائی کے صلہ دوسرے کام معلوم کر لئے

---

(۹۴۳) غافل

کہ اسی طرح کے کاموں سے معرکہ آرائی کا سا صلہ اور اسکی کمائی ملے گی۔ سو کوئی گروہ سڑک آکر دھاڑ دھاڑ کر (۹۴۴) صدا لگا کر محسوس کر رہا ہے کہ معرکہ آرائی کا عمل ادا ہوا۔ کوئی لوگوں کو کلمے اور مسائل صلوٰہ سکھا کر مدعی ہے کہ اصل معرکہ آرائی اسی کا عمل ہے۔ اگر اسلام کے ٹکڑوں کو اسی طرح دل کے کہے سے کوئی ادھر ادھر کرے گا سو اک دور آئے گا کہ ہر آدمی صوم وصلوٰہ کے اور دوسرے حکموں کے اصل مدلول محو کر کے دوسرے مدلول مراد لے گا۔

اے اللہ! اسلام کی رکھوالی کر۔

سوم گروہ وہ ہے کہ عوامی سرکار کے لئے مساعی کر رہا ہے اور اسے عمدہ لڑائی کہہ رہا ہے۔ حال آں کہ عوام کے ووٹ سے مدام گمراہوں کی سرکار ہی آئی ہے۔ ہاں اسلامی سرکار کا اسی گھڑی امکاں ہے کہ آسماں سے ملائکہ کرام ووٹوں کے لئے وارد ہوں۔ عوام سرداروں اور ملکوں کے ہی سدا حامی ہوں گے گو کہ ووٹ کا معاملہ اک اہم معاملہ ہے اور علماء کے لئے اہم ہے کہ اک ٹولہ علماء کا اس راہ کا رہرو رہے۔ اور اہل الحاد کے لئے سد راہ ہو اور سرکاری ارکاں کے دائرہ کار کو محدود کر سکے اور اسلام کے لئے کارگر صدا اٹھا سکے۔ اگر علماء ووٹ کے عمل سے دور ہوں گے سو ووٹ کا اکھاڑہ گمراہوں کے لئے ہی ہو کر رہے گا اور عوام اصل ھادی (۹۴۵) سے محروم ہوں گے۔ مگر اسلام کی کامگاری اور اسکی سرکار اس راہ سے آئے محال ہے۔ اگر مسطورہ رائے ہر اک کی ہوگی سو اس لمحہ معرکہ آرائی کی راہ کھلے گی کہ عمداً ہمارے لئے مسدود کر دی گئی ہے۔

اسکے علاوہ اک گروہ گوروں کا مسلط کردہ ہے۔ اور وہ گروہ وہ ہے کہ معدودے مسائل کو لے کر اہل اسلام کو مسائل کے اسی ٹولہ کے لئے سرگرم کر کے لڑوا رہا ہے۔ اسکے ہاں اسلام وہی معدودے مسائل کا اسم ہے۔ اسطرح سے مسلماں سرگرم ہو کر معرکہ آرائی سے دور ہوں گے حالاں کہ اسلام اللہ کا اعلیٰ اور کلاں دھرم ہے۔ ساٹھ سو (۹۴۶) سے سوا کلام الٰہی کے ٹکڑے وارد ہوئے اور کلامہائے رسول کا اس کے لئے مروی عدد لاکھوں کا رہا۔

---

(۹۴۴) مظاہرے اور جلوس نکال کر نعرے لگائے (۹۴۵) رہنما (۹۴۶) چھ ہزار سے زیادہ آیات

امام محمد (۹۴۷) اٹھے اور اک لاکھ سالم اور ٹھوس کلامہائے رسول سے اسی سو (۹۴۸) سے معمولی کم رسول اللہ کے کلام اکٹھے کئے۔

امام الائمۃ والد حماد (۹۴۹) رحمہ اللہ اٹھے اور کلام اللہ اور کلام رسول سے دو لاکھ سوا دس لاکھ (۹۵۰) مسائل واحکام لئے۔ اسلام کے مالی، عدل ودادرسی، سرکاری، معرکہ آرائی اور ماحول کے احکام (۹۵۱) کے لئے لاکھوں رسائل لکھے گئے۔ مگر کئی لوگ اسلام کو محدود کر گئے ساری مساعی کا حاصل معدودے مسائل صلوٰہ ہوئے۔ اسکے لئے لاکھوں لٹائے گئے اور مسلم اک دوسرے سے لڑے اور لڑوائے گئے۔

اک گروہ اور ہے اور وہ گروہ وہ ہے کہ اسکے ہاں اصل اسلام رسموں کا حاصل ہے سوئم، دسواں اور اسطرح کے اور رسوم کرو، اردو کا اک گھڑا ہوا درود کہو، حلوے کہاؤ، رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے دلدادگی اور لاڈ کے کھوکھلے دعوے کرو اور گمراہوں سے معرکہ آراء موحدوں کو گمراہ کہو، اور موحدوں سے لڑو، گالی دو، رسول اکرم صلی اللہ علی روحہ وسلم کے اطوار کے علی العکس گھڑے ہوئے اطوار وکردار کو گلے سے لگاؤ اور اسوہ محمودہ کو اکہاڑو، علم سے دور رہو، اللہ کے رسول اور اللہ کے ہر ولی کو اللہ کے مساوی کہو، ہر ولی کے گور کے آگے سر لگاؤ، ہر اک سے مدد کا سوال کرو، اگر کوئی دلائل سے اصل امر سے آگاہ کرے ہٹ دھرمی سے رد کرو اور گمراہی کو اور ہوا دو، اگر کوئی معرکہ آرائی کا عمل کرے اسکا ٹھٹھا اڑاؤ کہ س ی کا مال ہے ادھر کا مال ادھر کا مال ہے مگر اگر کوئی معرکہ آرائی کے لئے مدعو کرے ٹال مٹول کرو عوام کو اصل احکام الٰہی سے دور اور لاعلم رکھو۔

الحاصل اس گروہ کا اصل کام رہا ہے کہ اسلام کے کھرے اور اصلی موحد اور معرکہ آراء گروہ سے کسی طرح لوگوں کو دور رکھے اور اگر کوئی دکھ کی گھڑی آئے سو اعداء اسلام کا ہمراہ ہو اور گمراہوں اور ملحدوں سے معرکہ آراء گروہ کو طرح طرح کے اسم عطا کرے اسلئے کہ اعداء اسلام اس سے مسرور ہوں اور اسکو اس کام کا مکمل اور عمدہ صلہ ملے۔

مسطورہ آٹھ گروہ معرکہ آرائی کی راہ کے حائل گروہ رہے اہل اسلام کا ہر آدمی آگاہ رہے

---

(۹۴۷) امام بخاریؒ (۹۴۸) ساڑھے سات ہزار احادیث (۹۴۹) امام ابوحنیفہؒ (۹۵۰) بارہ لاکھ (۹۵۱) معاشرتی مسائل

معرکہ کے دوراں امور مہمہ

[۱] لڑائی کے لئے گھر سے الوداعی لمحوں کے دوراں اللہ کا اسم لے۔

[۲] اکڑ سے دور رہے۔

[۳] اک دوسرے سے لڑائی سے دور رہے۔

[۴] معرکہ کے دوراں ڈٹ کر رہے اور حلم سے کام لے۔

[۵] لڑائی ہی کے دوراں اسم الٰہی کا ورد رکھے۔

وہ اللہ کہ اسکے لئے سردھڑ وار رہا ہے اسکا ہر لمحہ احساس کرے۔ اللہ عم کرمہ کا کلام ہے:

> ''اے اسلام والو! اس گھڑی کہ ملحدوں سے (لڑائی کے دوراں) ملو سو [۱] معرکہ کے دوراں گام ڈٹ کر رکھو! [۲] اور اللہ کا ورد اور سوا کرو کہ کامگار و کامراں ہو سکو [۳] اور اللہ و رسول کے ہر حکم اور ہر امر کے آگے سر رکھ دو [۴] اور اک دوسرے سے لڑائی سے دور رہو کہ اس سے کم حوصلہ ہو گے اور ساری ہوا اکھڑ کر رہے گی [۵] اور اس سے دور رہو کہ گمراہوں کی طرح ہو۔ وہ گمراہ کہ گھروں سے آئے اکڑ کر اور لوگوں کو دکھلا دکھلا کر اور (گمراہوں کا وہ گروہ) لوگوں کو اللہ کی راہ سے روک رہا ہے اور اللہ ساروں کے اعمال کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔''(۹۵۲)

[۶] اس امر سے دور رہو کہ کلہ دار اور سرگراں (۹۵۳) ہو کہ ہمارا عدد اور ساماں سوا ہے۔

اسی طرح اس امر سے دور رہو کہ کم عدد سے ڈرو اور ہر حال اللہ کو سہارا رکھو! کامگاری کا اصل مالک اسی کو کہو! اللہ کا کلام ہے:

> ''اللہ کے ہاں سے (اے اہل اسلام) کئی معرکہ گاہوں کے (معرکوں کے) دوراں مدد کئے گئے ہو اور اوطاس (۹۵۴) کے معرکہ کے دوراں اس گھڑی کہ مسرور

---

(۹۵۲) یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئة فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارھم بطرا ورئاء الناس ویصدون عن سبیل اللہ واللہ بما یعملون محیط. (انفال ایت ۴۵ تا ۴۷)(۹۵۳) مغرور و متکبر (۹۵۴) غزوہ حنین

ہو گئے کہ ہمارا اک کلاں عدد ہے (اسلئے اکڑ گئے) مگر محال ہے کہ وہ کلاں عدد (والے لوگ) معمولی سا ہی کام آئے ہوں(۹۵۵)

[۷] اس گھڑی کہ سواری کرو سو اللہ کے احساں اور کرم کو محسوس کرو اللہ کا کلام ہے:

"مطہر ہے وہ اللہ کہ اس سواری کو ہمارے لئے رام کر کے (ہم کو دی ہے) اور ہم سارے اسی اللہ کو لوٹ کر وارد ہوں گے۔"(۹۵۶)

[۸] اس دوراں کہ کسی عالی سطح مکاں کو صعود کرو سو اللہ کے علو کا ادراک و احساس کر کے کہو کہ "اللہ ہر اک سے کلاں ہے"(۹۵۷) اور اگر عالی سطح مکاں سے آؤ سو کہو کہ "اللہ مطہر ہے"(۹۵۸)۔

[۹] اور اگر اللہ کے کرم سے اہل اسلام کے عسکر کو کامگاری ملے اور وہ معرکہ سر کر لے سو سردار سارے معرکہ آراؤں کو کھڑا کرے اللہ کی حمد کہے اور "اللہم لک الحمد کلہ" والی دعا کرے(۹۵۹) سارا عسکر اسکے ہمراہ دعا کرے۔

[۱۰] اسی طرح کامگار و کامراں ہو کر اس سے دور رہو کہ اکڑ کر کہو کہ ہم کامگار ہوئے اور ہم معرکہ سر کر گئے۔ الٹا کہو کہ اللہ کے رحم و کرم اور اسکی مدد سے کامگاری حاصل ہوئی۔ رسول الملحمہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا دائماً معمول رہا اس گھڑی کہ معرکہ سے لوٹے "لا الٰہ الا اللہ وحدہ" والے کلمے(۹۶۰) ورد لساں رکھے

---

(۹۵۵) لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ ویوم حنین اذاعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم فنتکم شینا (التوبہ)(۹۵۶)سبحان الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون(الزخرف) (۹۵۷) اللہ اکبر(۹۵۸) سبحا ن اللہ (۹۵۹) آگے ہے لا قابضُ لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا ھادی لمن اضللت ولا مضل لمن ھدیت ولا معطی لما منعت ولامانع لما اعطیت ولا مقرب لما باعدت ولامباعد لما قربت اللھم ابسط علینامن برکاتک ورحمتک وفضلک ورفقک (ابن حبان، نسائی) (۹۶۰) آگے یوں ہیں . لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر آئبون تا ئبون عابدون ساجدون سائحون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزا ب وحدہ (بخاری، مسلم ،ترمذی ،نسائی)

[۱۱] اس سے دور رہو کہ کارواں کے ہمراہ کوئی سگ، ٹالی (۹۶۱) اور ڈھول ہو اسلئے کہ وہ کارواں کہ سگ اور ٹالی اور ڈھول ہمراہ لے گا ملائکہ کی ہمراہی سے محروم رہے گا کلام رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی رو سے (رواہ مسلم)

صدائے علو (۹۶۲)

اک ہمدم مکرم (۹۶۳) سے مروی ہے کہ سرور دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ:

(اللہ کا معمول ہے کہ) سہ صداؤں کو مسموع کر کے اللہ ملائکہ کے آگے مسرور ہو (۹۶۴)۔

[۱] صدائے صلاۃ (۹۶۵)۔

[۲] معرکہ کے دوراں صدائے علو۔

[۳] رہروی حرم حق (۹۶۶) کے دوراں معہود ورد (۹۶۷)۔

(راوہ ولد عساکر)

اک اور ہمدم و دلدادہ رسول (۹۶۸) راوی ہے کہ:

اک سحر کو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اسرائلی گروہ کے اک گڑھی (۹۶۹) آکر حملہ آور ہوئے اس دوراں کہ وہاں کا ہر آدمی کدال لئے، گھر سے کام کے لئے رواں دواں ہوا معاً وہاں کے لوگوں کو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) دکھائی دے گئے۔ سو دوڑ لگا کر سوئے حصار لوٹ گئے، اور کہا کہ: محمدؐ مع عسکر کے آگئے! رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کھڑے ہوئے، سر اٹھا کر صدائے علو کہی کہ:

> ''اللہ ہر اک سے کلاں ہے'' (۹۷۰) ''اللہ ہر اک سے کلاں ہے'' ''اللہ ہر اک سے کلاں ہے'' اور کہا: حصار ہلاک ہوا، مسمار ہوا، لامحالہ اس گھڑی کہ ہم کسی گروہ کے ہاں آکر حملہ آور ہوں سو اس لحہ ڈرائے ہوئے لوگوں کی سحر دگرگوں (۹۷۱) ہے۔ (رواہ محمد و مسلم)

---

(۹۶۱) گھنٹی (۹۶۲) نعرہ تکبیر (۹۶۳) حضرت جابر (۹۶۴) خوش ہو فخر کرے (۹۶۵) اذان (۹۶۶) حج (۹۶۷) تلبیہ (۹۶۸) حضرت انسؓ (۹۶۹) قلعہ خیبر (۹۷۰) اللہ اکبر (۹۷۱) خراب اور بری

اک روئداد (۹۷۲)

اللہ کے رسول مکرم روح اللہ (۹۷۳) علی روحہ السلام کا اک گور کے ہاں سے مرور ہوا، معلوم ہوا کہ اس مردے کو کڑا دکھ مل رہا ہے، اور آگ کے کوڑوں سے مار لگ رہی ہے۔ مکرم روح اللہؑ رحم کھا کر کھڑے ہوئے، معاً اسی دوراں اس لحد کے دروں اور ارد گرد، اللہ کے رحم وکرم کا ورود ہوا، اور وہ گور دمک سے مملو ہو گئی، ہر سو دمک ہی دمک۔ مکرم روح اللہ اس گور والے سے ہم کلام ہوئے، اور کہا کہ:

اللہ کے حکم سے اٹھ کھڑا ہو! سو وہ مردہ اس گور سے اٹھ کھڑا ہوا۔ مکرم روح اللہ اس سے اس سارے حال کے سائل ہوئے، کہا کہ: مرا ولد ام (۹۷۴) اللہ کی راہ کے دوراں (سرحد کی) رکھوالی (۹۷۵) کے لئے لگا ہوا ہے، اسکا ارادہ ہوا کہ مرے صلہ کے لئے صدائے علو لگائے، سو کہا کہ: "اللہ ہر اک سے کلاں (۹۷۶) ہے" ادھر اللہ کا کرم ہوا، اور مرے سارے معاصی مٹا کر سارے دکھ دور کئے گئے (۹۷۷)

معرکہ آرائی کے معمہ (۹۷۸) مسائل

معرکہ آرائی کے مسائل کے حوالے سے کئی معمے لکھ رہا ہوں معموں کا حل آگے لکھوں گا۔

معمّہ [۱] اک گڑھی اور حصار ہے وہاں گمراہوں کا اک گروہ ہے۔ مسلم وہاں آکر حملہ آور ہوئے اور معرکہ سر کر گئے۔ ساری گڑھی اہل اسلام کو مل گئی اور سارے گمراہ اماں سے محروم رہے مگر وہ گمراہ سارے کے سارے معصوم الدم رہے۔ کس طرح؟

[۲] اس ملحد کا کہو کہ اسکے لئے حکم ہے کہ اسے کس کر محصور (۹۷۹) کر لو! اور اصرار کرو کہ وہ طوعاً وکرہاً اسلام لے آئے مگر اس کی مرگ سے دور رہو؟

[۳] اس معصوم لڑکے کا کہو کہ دار الاسلام ہی اسکا دار الولادہ (۹۸۰) ہو اور اسکا والد اور والدہ معاہد ہو مگر وہ لڑکا مسلم معدود ہو؟

---

(۹۷۲) قصہ (۹۷۳) حضرت عیسیٰ بن مریم (۹۷۴) بھائی (۹۷۵) پہرے داری (۹۷۶) اللہ اکبر (۹۷۷) مشارع الاشواق (۹۷۸) پہیلی (۹۷۹) گرفتار (۹۸۰) جائے پیدائش

[۴] اس آدمی کا کہو کہ دس سو ملحدوں کے لئے اماں کا سائل ہو اور اسکے سوال سے مسطورہ ملحد مرگ سے مامون ہوں مگر وہ سائل مرگ کا اہل ہی رہے اور حاکم اسلام اسے مار ڈالے؟

[۵] اس لڑکے کا کہو کہ وہ کم عمر لڑکا ماں کا دودھ لے رہا ہو اور وہ اصول سے ہٹ کر مسلم ہی معدود ہو۔ حالاں کہ اسکے اصول سے اسکا والد ہو اور وہ گمراہ اور ملحد ہو؟

[۶] اہل الردہ کے اس آدمی کا کہو کہ حاکم اس امر سے دور رہے گا کہ اسلام کے لئے اس کے آگے اصرار اور اکراہ سے کام لے؟

[۷] اس حلال مال کا کہو کہ سوداگری کا ہو مگر اسکے سودے کی روک ٹوک ہو؟

[۸] وہ صلاہ کہو کہ اسکے دوراں روا ہو کہ حرم مکی سے روئے مصلی مڑ رہے اور وہ مصلی مصلی سے گھوم کر آئے؟

[۹] وہ لڑائی کہو کہ مہم ہو کر معرکہ آرائی کہلائی؟

[۱۰] وہ مسلم معرکہ آراء کہو کہ صوم و صلوٰہ اور دوسرے سارے اسلامی اعمال سے محروم رہا مگر دار السلام کا اہل ہوا؟

حل

حل [۱] دراصل وہاں اک معاہد(۹۸۱) ہے اور لا معلوم ہے اس لئے اس اک کے لئے کل کے کل معصوم الدم ہوں گے۔

[۲] وہ وہ لڑکا ہے کہ کسی کو راہ کے دوراں گرا ہوا(۹۸۲) ملے۔ اور وہ گمراہی کے حال کے دوراں کلاں ہو کر مرد ہو۔ اس لئے کہ اسکا اسلام حکمی ہے

[۳] وہ اس آدمی کا لڑکا ہے کہ وہ معاہد ہو اور ولی والوں سے ہو۔ وہ آدمی اس لڑکے کو دودھ کے لئے اک دائی اماں کے حوالے کر دے۔ اسی دوراں اک مسلم آدمی آ کر اس دائی کو اک مولود لڑکا دودھ کے لئے دے دے۔ اسطرح وہ لڑکے مل کر گڈمڈ ہوں۔ اور محال ہو کہ وہ

---

(۹۸۱) معاہد (۹۸۲) لقیط

لڑکا مسلم لڑکے سے الگ معلوم ہو سکے، سو وہ مسلم ہی گرداں ہوگا۔ کہ رسول اکرم کا کلام ہے کہ:

اسلام ہی عالی ہے اور محال ہے کہ کوئی اور اس سے عالی ہو (۹۸۳)

[۴] وہ دارالالحاد کا وہ ملحد ہے کہ اس کے سوال سے دس سو ملحدوں کو اماں حاصل ہوگئی وہ لوگ دارالاسلام آگئے اور مامون ہو کر رہے۔ وہ سائل الگ دارالاسلام وارد ہوا۔ اسکی گردن اڑے گی اسلئے کہ وہ دس سو کے عدد کے علاوہ ہے۔

[۵] وہ وہ لڑکا ہے کہ راہ کے دوران کسی کو ملے اور وہ اٹھا کر لے آئے۔ اور وہ گاؤں اور ملک اہل اسلام کا ہو اور کوئی معاہد اٹھ کر دعوی کردے کہ وہ مرا لڑکا ہے۔ سو اسکا دعوی مسلّم ہوگا اور وہ اسکا لڑکا ہوگا مگر وہ لڑکا مسلم معدود ہوگا۔

[۶] وہ لڑکا ہے کہ کسی مسلم کا ہو اور اسکی ماں مرگئی اور والد اسے دودھ کے لئے کسی ملحدہ دائی کے حوالے کردے۔ اس دائی کا اک سگا لڑکا ہو اور وہ دائی ہر دو لڑکوں کو دودھ دے رہی ہو۔ اسی دوران اس لڑکے کا والد گم ہوا۔ اور وہ دائی مرگئی۔ حالانکہ ہر دو لڑکے ملحد ہی معدود ہوں گے اگر محال ہو کہ مسلم لڑکا اس دائی کے لڑکے سے الگ معلوم ہو سکے۔

[۷] وہ لوہا اور اسلحہ ہے کہ اہل الحاد سے اسکا مول ہو اور اہل الحاد کا گروہ اہل اسلام کو مول دے کر وہ مال حاصل کرے۔

[۸] وہ ”ڈر والی صلوٰۃ“ (۹۸۴) ہے کہ معرکہ کے دوران امام معرکہ آراؤں کو ادا کروائے۔

[۹] ”معرکہ امراء“ (۹۸۵) ہے

[۱۰] وہ اسود راعی ہے کہ کلمہ کہہ کر لڑائی (۹۸۶) کے لئے کودا اور عدو کے وار سے مرا۔

---

(۹۸۳) الحق یعلو ولا یعلی علیہ (۹۸۴) صلوٰۃ الخوف (۹۸۵) غزوہ موتہ (۹۸۶) غزوہ خیبر

رسول اللہؐ کے معرکے

اک اہم امر: ۔ معرکہ سے مری مراد وہ لڑائی ہے کہ اسے ہمدموں سے ملکر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) لڑے ہوں۔ اور مہم سے مراد مری وہ لڑائی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اک عسکر کو ارسال کر کے لڑائی کا حکم دے گئے ہوں اور اس لڑائی کے لئے ہمدم ہی گئے ہوں۔ اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) گھر ہی رہ گئے ہوں۔ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ سلم) کے دور کے سارے معرکوں اور مہموں کے دوراں مارے گئے لوگوں کا کل عدد دوس سواٹھارہ ہے۔ اس عدد سے دو سو اک کم ساٹھ مارے گئے، اہل اسلام کا عدد طرح کر دو! اسکے علاوہ سارے کے سارے مارے گئے ملحدوں اور گمراہوں کا عدد ہے۔ معلوم ہوا کہ اہل اسلام ملحدوں سے کم مارے گئے۔

عدد معرکہ ہائے رسول

موسیٰ (۹۸۷) محمد (۹۸۸) محمد ولد سعد اور دوسرے اہل علم کی رائے ہے کہ سہ کم سی (۹۸۹) معرکے لڑے گئے۔ اک عالم کامل (۹۹۰) سے اس سے سہ (۹۹۱) کم مروی ہوئے۔ اک ہمدم رسول (۹۹۲) سے اور سہ کم مروی (۹۹۳) ہوئے۔ اک اور ہمدم رسول (۹۹۴) سے اک سو اٹھا رہ (۹۹۵) معرکے مروی ہوئے۔ دراصل ہر اک کی رائے الگ الگ اسلئے ہوئی کہ اک رہروی کی رو سے کوئی دو معرکوں کو اک معرکہ کہہ گئے۔ اسی طرح امکاں ہے کہ کوئی کسی معرکہ سے لاعلم رہا ہو

مہموں کی عدد

اسی طرح سے مہموں کے لئے علماء کی رائے الگ الگ ہوئی۔ ولد سعد سے اسی کا آدھا (۹۹۶)، علامہ مالکی (۹۹۷) سے اس سے سہ اور دو کم (۹۹۸) محمد (۹۹۹) سے اسی کے آدھے سے دو کم (۱۰۰۰) اور اک اور عالم (۱۰۰۱) سے دو اور دو کم ساٹھ (۱۰۰۲) کا عدد مروی ہے۔ (۱۰۰۳)

---

(۹۸۷) بن عقبہ (۹۸۸) بن اسحاق (۹۸۹) تین کم تیس یعنی ۲۷ (۹۹۰) سعید بن مسیبؒ (۹۹۱) ۲۴ (۹۹۲) جابر بن عبداللہ (۹۹۳) ۲۱ (۹۹۴) زید بن ارقمؓ (۹۹۵) ۱۹ (۹۹۶) ۳۰ (۹۹۷) ابن عبد البر (۹۹۸) ۳۵ (۹۹۹) ابن اسحاق (۱۰۰۰) ۳۸ (۱۰۰۱) ابن جوزی (۱۰۰۲) ۵۶ (۱۰۰۳) زرقانی ۳۸۸/ج ۱

مہم عم رسولؐ

اس گھڑی کہ حرم رسول کو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی مکہ مکرمہ سے آمد کو اک ماہ کم آٹھ ماہ(۱۰۰۴) ہو گئے۔ سال اول کے ماہ صوم(۱۰۰۵)، کہ سال دوم کے ماہ صوم(۱۰۰۶) (اہل علم کی الگ الگ آراء کی رو سے) مکی ہمدموں(۱۰۰۷) کے سی عدد(۱۰۰۸) والے عسکر کے عم رسول(۱۰۰۹) کو سالار کر کے کورا دودھیا علم دے کر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) مرسل ہوئے۔ اسلئے کہ مکہ والوں کا سہ صد سواروں کا وہ کارواں کہ مکہ لوٹ رہا ہے اس سے ٹکر لے۔ اسلام کی اس اول مہم کے لوگ سارے کے سارے مکہ سے آئے ہمدم ہی رہے۔ مددگار ہمدم(۱۰۱۰) اس سے الگ ہی رہے۔ اس گھڑی کہ ہر دو عسکر اک دوسرے سے ملے اور لڑائی کے لئے آ گئے آئے معاً اک آدمی ولد عمرو(۱۰۱۱) آگے آئے اور ہر دو گروہوں کو اک دوسرے سے الگ کر کے لڑائی ٹال دی۔ گمراہوں کا سردار(۱۰۱۲) کارواں لے کر مکہ کو رواں دواں ہوا اور عم رسول ہمراہیوں کو لے کر لوٹ آئے(۱۰۱۳)۔

دوسری مہم

ماہ صوم سے اگلے ماہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اک ہمدم مکرم (۱۰۱۴) کی سرکردگی کا حکم دے کر ساٹھ (اور دوسری رائے ہے کہ اسی) سواروں کو اک مہم کے لئے رواں کر گئے۔ سارے سوار مکی ہمدم ہی رہے مددگار ہمدم الگ رہے۔ اک محل(۱۰۱۵) آ کر مکہ والوں کے دو سو سواروں سے ہمدموں کا ٹکراؤ ہوا مگر لڑائی سے دور رہے۔ ہاں ہمدم مکرم سعد(۱۰۱۶) اک سہم(۱۰۱۷) کا وار کر گئے۔ وہ سہم اسلام کا اول سہم ہے کہ اللہ کی راہ کے دوران اسے مارا۔ اہل مکہ کے گروہ کے سردار عکرمہ رہے۔ کسی کی رائے ہے کہ کوئی اور(۱۰۱۸)

(۱۰۰۴) سات ماہ (۱۰۰۵) رمضان (۱۰۰۶) ربیع الاول (۱۰۰۷) مہاجرین (۱۰۰۸) ۳۰ (۱۰۰۹) حمزہ (۱۰۱۰) انصار (۱۰۱۱) مجدی بن عمرو جہنی (۱۰۱۲) ابو جہل (۱۰۱۳) طبقات ابن سعد ص ۲ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۲۴۴ ج ۲ (۱۰۱۴) عبیدہ بن حارثؓ (۱۰۱۵) رابغ (۱۰۱۶) بن ابی وقاصؓ (۱۰۱۷) تیر (۱۰۱۸) ابو سفیان یا مکرز بن حفص

اس گروہ کا سردار رہا۔ ادھر ولد عمرو (۱۰۱۹) مع اک ہمراہی کے گوکہ مکہ کے دوراں ہی اسلام لائے مگر مکی کارواں کے ہمراہ اس لئے ہولئے کہ اسکا امکاں ہے کہ کسی مرحلے کے دوراں کوئی لمحہ ملے کہ گمراہوں سے الگ ہوکر مسلم عساکر سے آمل سکوں، سو مع ہمراہی کے آملوں گا۔ اسلئے اس گھڑی کہ ہردو عساکر کا ٹکراؤ ہوا ہردو ہمدم گمراہوں کے گروہ سے ہولے سے الگ ہوکر اہل اسلام سے آملے (۱۰۲۰)۔ اس مہم کے دوراں اہل اسلام کا گوراعلم مکرم مسطح کے حوالے رہا۔ ہردو مہموں کی رہروی اک دوسرے سے لگ کر ہے۔ اسلئے اہل علم کی رائے الگ الگ ہے۔ کسی کا کہا ہے کہ مسطورہ مہم اول ہے، اور کسی کی رائے ہے، کہ عم رسول کی مہم اول ہے اور کسی کا کہا ہے، کہ ہردو مہم معاً ہوئے، اسلئے معاملہ گڈمڈ ہوا۔ واللہ اعلم۔

مہم سعد (۱۰۲۱)

ماہ صوم سے اگلے دوسرے ماہ (۱۰۲۲) کے دوراں سواری سے محروم دس اور دس مکی ہمدموں کے اک عسکر کو مع سرکردگی سعد کے رواں کر گئے۔ وہ لوگ گوراعلم لے کر اک وادی (۱۰۲۳) آئے۔ وہاں آکر معلوم ہوا کہ اہل مکہ کے کارواں کے لوگ اس وادی سے مرور کر کے آگے گئے اور دور ہوگئے۔ اس لئے وہ لوٹ آئے (۱۰۲۴)

گوراعلم مکرم والد عمرو (۱۰۲۵) کے حوالے ہوا۔ آگاہی رہے کہ محمد ولد سعد کی رائے ہے کہ محررہ ہر سہ مہم اول سال کے دوراں ہی ہوئے مگر محمد (۱۰۲۶) کی رائے ہے کہ ہر سہ مہم دوسرے سال ارسال کئے گئے۔

معرکہ وڈّاں (۱۰۲۷)

رسول اللہ صلی (اللہ علی روحہ وسلم) کا اول معرکہ، ''معرکہ وداں'' ہے۔ دوسرے اسلامی سال کے دوسرے ماہ کو ساٹھ مکی ہمدموں کو لے کر سوئے مکی کارواں حملہ کے لئے اک مکاں

(۱۰۱۹) مقداد بن عمروؓ اور عتبہ بن غزوان (۱۰۲۰) زرقانی ص ۳۹۱ ج ۱ (۱۰۲۱) سریہ سعد بن ابی وقاص (۱۰۲۲) ذوالقعدہ ۱ھ

(۱۰۲۳) خرار (۱۰۲۴) زاد المعاد ص ۸۳ ج ۲ (۱۰۲۵) مقداد (۱۰۲۶) ابن اسحاق (۱۰۲۷) غزوہ ابواء جسکا دوسرا نام ودان ہے

رواں ہوئے۔ اور حرم رسول اور اسکے اردگرد کے محلوں کا حاکم مکرم سعد (۱۰۲۸) کو کر گئے۔ اس معرکہ کے دوران گورا علم رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے عم مکرم (۱۰۲۹) اٹھائے رہے مگر اس گھڑی کہ اس محل وہ وارد ہوئے معلوم ہوا کہ اہل مکہ کے کارواں کے لوگ وہاں سے مرور کر کے دور ہو گئے اسلئے وہاں کے لوگوں کے سردار ولد عمرو (۱۰۳۰) سے صلح کر کے لوٹ گئے۔

امور صلح اسطرح طے ہوئے کہ:

وہ لوگ اس سے دور ہوں گے کہ اہل اسلام سے معرکہ آرا ہوں،

اور اس سے کہ اعداء اہل اسلام کے حامی اور مددگار ہوں،

اور اس سے کہ اہل اسلام کو اس گروہ کا کوئی آدمی دھوکہ دے گا،

اور اس سے کہ اگر اس گروہ کی مدد اہل اسلام کو درکار ہوگی وہ امداد کرے گا۔

اک کم سولہ سحر رہ کر رسول اللہ صلی اللہ علی روحہ وسلم لوٹ آئے۔ اور ساری رہروی لڑائی سے عاری رہی (۱۰۳۱)۔

دوسرا معرکہ (۱۰۳۲)

رسول مکرم سرور دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو وحی کے واسطے سے معلوم ہوا کہ مکہ والوں کا اک سوداگری کا کارواں مکہ مکرمہ کے لئے رواں دواں ہے۔ اسلئے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) حملہ آوری کے لئے دوسو لوگوں کو دوسرے اسلامی سال کے ماہ سوم، کہ اس سے اگلے ماہ (۱۰۳۳) کو سوئے کارواں راہرو ہوئے۔ اک کوہ (۱۰۳۴) آ کر معلوم ہوا کہ سو لوگوں کا وہ کارواں وہاں سے آگے مرور کر کے دور ہوا ہے اس لئے رسول اللہ وہاں سے لوٹ کر آ گئے۔

اس معرکہ کا علم گورا رہا اور مکرم سعد کے حوالے رہا۔

(۱۰۲۸) حضرت سعد بن عبادہ قائم مقام بنے (۱۰۲۹) حمزہ (۱۰۳۰) بنی ضمرہ کے سردار مخشی بن عمرو (۱۰۳۱) طبقات ابن سعد (۱۰۳۲) غزوہ بواط (۱۰۳۳) ربیع الاول یا ربیع الثانی (۱۰۳۴) بواط

معرکہ سوم (۱۰۳۵)

دوسرے اسلامی سال کے ماہ سوم سے آگے دوسرے ماہ (۱۰۳۶) کے دوراں اہل مکہ کے اک کارواں کا معلوم کرکے دوسو مکی ہمدموں کو لے کر حملہ کے لئے راہ لی۔ ادھر رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی گدی کے لئے والد سلمہ (۱۰۳۷) مامور ہوئے۔ بسی عدد سواری ہمراہ لے کر رسول اکرمؐ رواں ہوئے مگر اک گاؤں (۱۰۳۸) آکر معلوم ہوا کہ وہ کارواں مرور کرکے دور ہوا ہے۔ اللہ کے رسول اس ماہ اور ماہ سادس (۱۰۳۹) کے اوائل کو وہاں رہے اور وہاں کے لوگوں سے معاہدہ کرکے لوٹ آئے۔ اس دوراں گوری لواء رسول اللہؐ کے عم مکرم کے حوالے رہی۔

اک معمولی معرکہ (۱۰۴۰)

اسی دوراں گمراہوں کا اک سردار (۱۰۴۱) آکر ڈاکہ ڈال کر اہل اسلام کا مال ڈھور لوٹ کر لوٹا۔ علی کو گورا علم دے کر اللہ کے رسول ہمراہوں کو لے کر اسکی راہ لگ گئے اک وادی (۱۰۴۲) آئے معلوم ہوا کہ وہ آدمی اور اسکے ہمراہی گم ہوگئے۔ اسلئے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) لوٹ آئے۔

آگاہی رہے کہ وہ آدمی آگے دور کے دوراں مسلم ہوا اور عمدہ مسلم ہوا۔ مآل کار وہ مسلم معرکہ مکہ کے دوراں اللہ کے لئے کام آئے۔

لڑائی والی اول مہم (۱۰۴۳)

اگلے ماہ (۱۰۴۴) رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اک ہمدم (۱۰۴۵) کو اک سوادس مکی ہمدم دے کر مکہ سے آگے اک گاؤں (۱۰۴۶) رواں کر گئے۔ وہ ہمدم دور اسلام کا اول حاکم وسالار رہے۔ اسکو اک مراسلہ دے کر کہا کہ:

(۱۰۳۵) غزوہ عشیرہ (۱۰۳۶) جمادی الاولی (۱۰۳۷) ابوسلمہ بن عبدالاسد نائب رسول ہوئے (۱۰۳۸) عشیرہ کہ ینبع کے نزدیک ہے (۱۰۳۹) جمادی الثانی (۱۰۴۰) معرکہ سفوان یا بدر الصغریٰ (۱۰۴۱) کرز بن جابر فہری (۱۰۴۲) سفوان (۱۰۴۳) سریہ عبداللہ بن جحشؓ (۱۰۴۴) رجب ۲ھ (۱۰۴۵) عبداللہ بن جحش

> "اس گھڑی کہ دو سحر کی راہ طے کر لو اسکو کھول دو اور اسکے لکھے ہوئے سے آگہی حاصل کر کے عمل کرو! اور اس سے دور رہو کہ کسی ہمراہ سے اسکے لئے اصرار کرو! وہ رواں ہوئے دو سحر کی رہروی کر کے آگہی کے حصول کے لئے اس مراسلہ کو لے کر کھولا معلوم ہوا کہ لکھا ہے کہ: مسلسل رہروی کرو! اور مکہ سے ادھر اک گاؤں (۱۰۴۶) کا کہا کہ: وہاں رکو اور اہل مکہ کی ٹوہ لگاؤ اور ہم کو اطلاع دو!"

وہ ہمدم اس حکم سے آگاہ ہوئے اور کہا: سمعاً وطاعۃ! سارے ہمراہوں کو اس سے مطلع کر کے کہا کہ: اصرار سے دور رہوں گا ہر وہ آدمی کہ اسے مرگ معرکہ لاڈلی ہو وہ مرے ہمراہ آئے۔

اس کلام کو مسموع کر کے سارے ہمدم دل سے اسکے ہمراہ ہو لئے۔ رہروی کے دوران سعد اور اسکے ہمراہی کی سواری ادھر ادھر ہو گئی۔ وہ اسکی ٹوہ کے لئے لگ کر گم ہو گئے۔ اور دوسرے ہمدم اس محل آ گئے کہ رسول اللہ کا وہاں کے لئے امر ہوا (۱۰۴۷)

ادھر اس ماہ حرام (۱۰۴۸) کی الوداعی گھڑی کے دوران معاملہ گڈمڈ ہوا کہ وہ سحر اس ماہ کی ہے کہ اگلے ماہ (۱۰۴۹) کی، کہ سال کا آٹھواں ہے ماہ۔ اسی دوران اہل مکہ کے سوداگروں کی اک کارواں کی آمد ہوئی۔ وہ سوداگری کر کے مکہ لوٹا۔ ہمدموں کی صلاح ہوئی کہ معاملہ گراں ہے اگر اس کارواں کی راہ کھول دی گئی سو وہ مکہ آ کر وہاں کے لوگوں کو ہماری اطلاع کر دے گا اور اگر ہم اس سے معرکہ آراء ہوں سو ماہ حرام کے اکرام کا حکم ہے۔ مآل کار ساروں کی رائے ہوئی کہ لڑائی اہم ہے اسلئے کہ کھٹکا دور ہوگا۔ اسلئے اک ہمدم (۱۰۵۰) آگے ہوئے اور سہم مارا۔ اس سے اک آدمی عمرو (۱۰۵۱) وہاں ہی مرا۔ حکم اور اسکا اک ہمراہی (۱۰۵۲) محصور ہوا اور اک ہمراہی (۱۰۵۳) دوڑ لگا کر مکہ آ کر ہی دم لے کر ٹھہرا۔

ادھر ہمدم گمراہوں کا مال حاصل کر کے اکٹھا کر گئے۔ ہمدموں کے سردار (۱۰۵۴) کی رائے ہوئی کہ مال کو حصے حصے کر لے دو اور سہ (۱۰۵۵) حصے کر کے علاوہ اک حصہ کے سارا مال ہمدموں

(۱۰۴۶) نخلہ (۱۰۴۷) فتح الباری، زرقانی ص ۳۹۷ ج ۱ (۱۰۴۸) رجب کہ اشہر حرم سے ہے اسکی آخری تاریخ تھی (۱۰۴۹) شعبان (۱۰۵۰) واقد بن عبداللہؓ (۱۰۵۱) عمرو بن الحضرمی (۱۰۵۲) عثمان (۱۰۵۳) نوفل (۱۰۵۴) عبداللہ بن جحشؓ (۱۰۵۵) پانچ خمس

کو عطا کر کے اک (۱۰۵۶) حصہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے لئے رکھا اور حرم رسولؐ آ کر رسول اللہ کو اسکی اطلاع دی۔ رسول اللہ روٹھ گئے اور کہا کہ:

> مرے ہاں سے ماہ حرام کے دوراں لڑائی کا حکم کہاں ملا ہے؟
> حالا اس مال اور سارے اساری کو رکھو اگر وحی الٰہی آئی گی سو اسکے عامل ہوں گے۔

وہ لوگ ملول ہوئے ادھر گمراہوں کے ہاں سے ہوائی اڑی کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اور ہمدم رسول ماہ حرام کے دوراں لڑائی کو حلال کر گئے۔ اسی طرح اہل اسلام کو وہ امر مکروہ لگا مگر آسماں سے وحی آئی کہ:

> (اے رسول) لوگوں کا سوال ہے ماہ حرام (کے دوراں لڑائی کے لئے)
> کھوا! کہ ماہ حرام کے دوراں عمداً لڑائی کلاں (معاصی سے) ہے مگر اللہ کی راہ سے روک ٹوک، اللہ سے الحاد اور اللہ کے مکرم گھر سے روک ٹوک، اور (کوئی) اہل حرم کو حرم سے محروم کر کے دور ہٹائے اللہ کے ہاں سارے معاصی سے کلاں (آوارگی) ہے۔ اور الحاد وگمراہی مارے سوا کلاں ہے (۱۰۵۷)

اس وحی کی آمد سے معاملہ کھلا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) مال معرکہ کے لئے آمادہ ہوئے اور اسکا اک حصہ لے کر اور سارا کا سارا معرکہ آراؤں کو حصہ حصہ کر کے عطا کر گئے۔ سالار معرکہ اور اسکے ہمراہی اس وحی کو مسموع کر کے مسرور ہوئے مگر معاد کے صلہ کی طمع ہوئی کہا کہ: اے اللہ کے رسول! ہمارے لئے روا ہے کہ اس معرکہ کے صلہ کی آس ہم کو اللہ سے ہو؟ سو دوسری وحی آئی:

> وہ لوگ کہ اسلام لائے اور گھر اور ملک سے محروم ہو کر دوسرے ملک کی راہ لی اور اللہ کی راہ کے لئے لڑے، سو وہی گروہ اللہ کے کرم کی آس کا حامل ہے (۱۰۵۸)

(۱۰۵۶) خمس (۱۰۵۷) یسئلونک عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير وصد عن سبيل الله و كفر به والمسجد الحرام واخراج اهله منه اكبر عند الله و الفتنة اشد من القتل (البقرة) (۱۰۵۸) ان الذين امنوا وهاجروا الخ

وہ مال کہ اہل اسلام کو ملا اول مال معرکہ ہے کہ گمراہوں سے حاصل ہوا۔ اور عمرو(۱۰۵۹) اول گمراہ ہے کہ اہل اسلام کے وار سے مردار ہوا۔ اہل مکہ کے ہاں سے حکم اور اسکے ہمراہی(۱۰۶۰) کی رہائی کے لئے امواں لائے گئے مگر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہ:

> ”اہل مکہ کے اساریٰ کو محصور ہی رکھوں گا الا آں کہ مرا ہمدم سعد مع ہمراہی(۱۰۶۱) لوٹ آئے اس لئے کہ کھٹکا ہے کہ سعد اور اسکے ہمراہی کو مار ڈالو گے (اور آگاہ رہو) سارے اساریٰ کو مار ڈالوں گا اگر مرے ہمدموں کو مار ڈالو گے۔“

معدودے سحر ہی ہوئے کہ سعد مع ہمراہی کے لوٹ آئے۔ اسلئے مال لے کر حکم اور اس کے ہمراہی(۱۰۶۲) کو رہا کر گئے۔ وہ ہمراہی رہا ہو کر مکہ لوٹا اور وہاں ہی گمراہی کے دوراں مرا۔ اور حکم اسلام لائے اور ادھر ہی رہ گئے۔ اور اک معرکہ کے دوراں اللہ کے لئے کام آئے۔

اعلی معرکہ اسلام(۱۰۶۳)

وہ معرکہ، کہ اسلام کا اعلی اور مہا معرکہ ہے وہ معرکہ ہے کہ دوسرے اسلامی سال کے ماہ صوم(۱۰۶۴) کے دوراں ہوا۔ مادی وسائل سے ہٹ کر سراسر اللہ کے ہاں سے اہل اسلام کو امداد اور ڈھارس ملی۔ اور الحاد و گمراہی کے سر اک کاری وار لگا کہ اسکے سر کی ہڈی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ وہ معرکہ اسلام اور الحاد کی دوئی کا معرکہ رہا۔ ماہ صوم وہ ماہ ہے کہ اسکے دوراں کلام الٰہی وارد ہوا، اسی کے دوراں احکام صوم آئے اور اسی دوراں وہ معرکہ سر ہوا۔

روئداد معرکہ

ماہ صوم کے اوائل کے دوراں رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو اطلاع ملی کہ اہل مکہ کا اک سردار(۱۰۶۵) سوداگری کا اک کارواں مکہ لا رہا ہے اور وہ مال و ساماں سے مملو ہے۔

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے اکٹھے کئے ہوئے اہل اسلام کو اسکی اطلاع ملی اور کہا کہ:

(۱۰۵۹) عمرو بن حضرمی (۱۰۶۰) عثمان (۱۰۶۱) عتبہ (۱۰۶۲) عثمان بن عبداللہ (۱۰۶۳) غزوہ بدر (۱۰۶۴) رمضان

وہ کارواں سوداگروں کا ہے مال سے مالا مال ہے اسلئے اسکی راہ لو! آس ہے کہ اللہ کے ہاں سے وہ کارواں مالِ معرکہ کے طور عطا ہو۔

ادھر اہلِ اسلام کے وہم وگماں لڑائی کے ارادے سے عاری رہے اسلئے اسلحہ وسواری کے حصول سے ہٹ کر ہی کارواں کی راہ لی۔ ادھر وہ مکی سردار رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے احوال کی ٹوہ کے لئے لگا اور ہر راہرو سے رسول اللہؐ کے احوال کے حوالے سے سوال کئے۔ کئی اک رہروؤں سے اس کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے ہمدموں کو حکم ہوا ہے کہ کارواں کی راہ لو اور حملہ کر دو! مکی سردار اسی لمحہ اک آدمی (۱۰۶۶) کو کمائی دے کر مکہ کو رواں کر کے اسکے واسطے سے اہلِ مکہ کو اطلاع دی کہ: کسی ٹال مٹول سے دور رہ کر اک دم کارواں کی رکھوالی کے لئے وہاں سے رواں ہوں اسلئے کہ محمد (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سارے ہمدموں کو لے کر حملہ کے لئے آرہا ہے (۱۰۶۷)

رہروی

ماہِ صوم کی دس اور دو کو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) حرمِ رسول سے معرکہ کے لئے رواں ہوئے۔ سہ صد اور سہ (کہ اس سے اک دوسوا) آدمی ہمراہ ہوئے۔ سارے کارواں کو دس کم اسی سار (۱۰۶۸) سواری اور دو گھوڑے حاصل رہے۔ اک گھوڑا ولدِ عوام (۱۰۶۹) کا اور دوسرا گھوڑا ولدِ اسود کا۔ طے ہوا اک اک سار (۱۰۶۸) دو دو اور سہ سہ ہمدموں کے لئے ہوگا اک مرحلہ کے لئے اک سواری کرے گا اور دوسرے کے لئے دوسرا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے حصہ دار مکرم دامادِ رسول علی کرمہ اللہ اور اک اور ہمدم (۱۰۷۰) ہوئے۔ سواری سے رسول اللہؐ کی محرومی کے مرحلہ کے دوران وہ رسول اللہؐ سے سائل ہوئے کہ اللہ کا رسول ہی سوار رہے مگر رسول اللہ مصر رہے کہ سواری کرو۔

(۱۰۶۵) ابوسفیان (۱۰۶۶) ضمضم غفاری (۱۰۶۷) سیرت ابن ہشام (۱۰۶۸) اونٹ (۱۰۶۹) زبیر (۱۰۷۰) مقداد

حرم رسول سے اک کوس دور آ کر ٹھہرے اور سارے عسکر سے آگاہی حاصل کی۔ عمر لڑکوں کو لوٹا کر رواں ہوئے روحاء آئے وہاں اک ہمدم (۱۰۷۱) کو حرم رسول کے اردگرد کا والی اور حاکم کر کے لوٹا گئے۔ اس عسکر کے سہ علم سہ ہمدموں (۱۰۷۲) کو ملے۔ وہاں سے رواں ہوئے آگے اک اور محل (۱۰۷۳) آئے۔ وہاں مکی کارواں کی ٹوہ کے لئے ولد عمرو (۱۰۷۴) اور عدی کو آگے رواں کر گئے۔

ادھر مکی کارواں کے سردار کا ہرکارہ مکہ آ کر وہاں کے لوگوں سے ملا اور کہا کہ: مکی کارواں کو اہل اسلام کا دھڑکا ہے اسلئے دوڑو اور اسکی اطلاع حاصل کرو! اس اطلاع سے ہر سو ہاہا کار اور دھم کا سماں ہوا۔ اسلئے کہ مکہ والوں کے ہر مرد اور ہر مادام کا مال سوداگری کے لئے اس کارواں کے حوالے ہوا۔ اور ہر کس اس کا حصہ دار ہوا۔ اسلئے اک ولولہ اٹھا اور دس سو آدمی مکمل مسلح ہو کر رواں دواں ہو گئے۔ والد حکم عمرو (۱۰۷۵) اس کارواں کا سردار ہوا۔ ہر سو گہما گہمی کا سماں ہے۔ گلوکاری کے لئے کئی عروسوں اور ڈھولوں کو ہمراہ لے کر اکڑ اکڑ کر اور سرود گا گا کر رواں دواں ہوئے۔ مکہ کے سارے سردار رہرو ہوئے ماسوائے رسول اللہؐ کے گمراہ عم (۱۰۷۶) کے اور اسکے صلے عاص رہرو ہوا۔ ٹوہ کے۔ لئے گئے ہمدم عدی مع ہمراہی کے لوٹ آئے۔ اور رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو اہل مکہ کی آمد کی اطلاع دی۔ اللہ کے رسولؐ سارے ہمدموں کو اکٹھا کر کے اہل مکہ کی اس دھوم دھام آمد سے مطلع کر گئے۔ اک دم والد اسماء ہمدم اول (۱۰۷۷) کھڑے ہو گئے اور رسول اللہؐ کے ہر حکم کی عملدر آمد کے لئے وعدہ کر گئے اسی طرح مکرم عمر کھڑے ہو گئے اور دل سے مصمم وعدے کئے کہ ہر اک سر دھڑ وار دے گا۔

(۱۰۷۱) ابولبابہؓ (۱۰۷۲) علی، مصعب اور ایک اور انصاریؓ (۱۰۷۳) صفراء (۱۰۷۴) بسبس بن عمرو جہنی اور عدی بن ابی الزغباء جہنی (۱۰۷۵) ابوجہل (۱۰۷۶) ابولہب (۱۰۷۷) ابوبکرؓ

ولد اسود کا عہد

ہمدم مکرم ولد اسود (۱۰۷۸) اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ:

"اے رسول اللہ! وہ کام کر! کہ اللہ کے ہاں سے اسکا حکم ہوا ہے ہم سارے کے سارے ہمراہ ہوں گے۔ اللہ گواہ ہے اسرائلی گروہ کے اس کلام کی طرح کے کلام سے ہم دور ہوں گے کہ موسیٰ علی روحہ السلام سے ہوا کہ اے موسیٰ! اللہ کو ہمراہ لے کر معرکہ کی راہ لے کر لڑ! ہم ادھر ہی ہوں گے۔"

"مگر اسکے علی العکس ہمارا کلام ہے کہ اے اللہ کے رسول! اللہ کو لے کر ہر دو لڑو! ہم ہمراہ ہوں گے۔"

اس کلام کے راوی ولد مسعود کا کہا ہے کہ اس کلام کو مسموع کر کے سرور سے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا مکھڑا دمک اٹھا اور اس ہمدم کے لئے عمدہ دعا کی۔ اسی طرح سارے ہمدموں کا وہی کلام رہا کہ اللہ اور اس کے رسول کے ہمراہ معرکہ آراء ہوں گے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) ہمدموں کے کلام سے مسرور ہوئے اور کہا کہ:

"اسم الٰہی لے کر راہ لو اور عمدہ اطلاع حاصل کرو کہ اللہ کا ہم سے وعدہ ہے کہ: دو گروہوں سے اک کو رام کر کے لامحالہ مدد اور کامگاری عطا کروں گا۔ اور ہم کو وہ سارے محل دکھلائے گئے کہ گمراہ وہاں کٹ مر کر مردار ہوں گے۔"

ادھر عدو کی ٹوہ کے لئے آئے ولد عمرو اور عدی اک گاؤں (۱۰۷۹) (وہی گاؤں کہ معرکہ ادھر گرم ہوا اور معرکہ اسکے اسم سے موسوم ہوا) آکر سواری ٹھہرا کر رکے۔ اسی دوران دو عروسوں کا کلام مسموع ہوا کہ اک دوسرے سے کہہ رہی ہے کہ: مرا ادھار لوٹا دو! وہ کہہ اٹھی کہ: کل اور اس کے اگلے کل ملکی کارواں کی آمد کا امکاں ہے اس لمحہ کما کر سارا ادھار ادا کر دوں گی۔ وہاں اک اور ولد عمرو (۱۰۸۰) کھڑا کہہ اٹھا کہ: ہاں، ہاں! اس مادام کا کلام ٹھوس ہے۔ اور ہر دو کی صلح [illegible]۔ مدی اور اسکا ہمراہی ولد عمرو معاً سوار ہو کر رہرو ہوئے اور آکر رسول اللہ (صلی اللہ علی حہ وسلم) کو اس معاملہ کی اطلاع دی۔

(۱۰۷۸) مقداد بن اسود (۱۰۷۹) بدر (۱۰۸۰) مجدی بن عمرو جہنی

bestudybooks.wordpress.com

ادھر مکہ کا اک سردار (۱۰۸۱) رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے حال کی ٹوہ کے لئے وہاں آ کر رکا۔ اور اس ولد عمرو سے سائل ہوا کہ: کسی اسطرح کے آدمی کا علم ہے؟ کہ ادھر اسکی آمد ہوئی ہو؟ کہا: ہاں! دو سوار آ کر اور معدودے لمحے رکے مگر اگلے لمحوں کے دوران مڑ کر لوٹ گئے اور آگے کی راہ لی۔ وہ سردار اک دم وہاں آ کر رکا، ادھر ادھر ٹوہ لگائی۔ اسے اک گٹھلی ملی کہا کہ: اللہ گواہ ہے کہ حرم رسول کی گٹھلی ہے۔ اک دم وہاں سے لوٹا اور کارواں کو دوسری راہ کی رہروی کا حکم دے کر ساحل کی راہ سے اسے مکہ لے آئے۔ اور مکہ والوں کو اطلاع ارسال کی کہ وہ مرام، کہ اسکے لئے گئے ہو کہ کارواں سے عدو کو ہٹا دو اور لوگوں اور اموال کو سالم لے آؤ وہ مرام لڑائی کے سوا ہی مکمل ہوا ہے اسلئے سارے لوٹ آؤ۔

مگر اک اور سردار گمراہاں والد عکرمہ (۱۰۸۲) مصر ہوا کہ ہمارا ہر آدمی (معرکہ گاہ والے گاؤں (۱۰۸۳) کا اسم لے کر کہا کہ وہاں آ کر) سہ سحر ٹھاٹھ سے کھا کھا کر اور راگ و سرود گا گا کر ہی مکہ لوٹے گا۔ مگر اک گروہ (۱۰۸۴) کے لوگ اسکے سردار (۱۰۸۵) کے کہے سے لوٹ گئے۔ کہ اصل مرام حاصل ہوا حالاً لڑائی اک رائگاں کام ہے۔

اللہ کے کرم سے سارے اموال لوٹ کھسوٹ سے سالم رہے۔ مگر والد عکرمہ (عمرو) ہٹ دھرم رہا اور معرکہ گاہ کو رواں ہوا۔ ادھر رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) مع ہمراہوں کے وہاں وارد ہوئے مگر اہل مکہ اہل اسلام سے اول ہی آ دھمکے اور عمدہ حصہ معرکہ گاہ گھاٹ والا حاصل کر کے وہاں ٹھہر گئے۔ اور اس حصے کو ہموار کر کے آرام سے رہے۔ ادھر اہل اسلام کو ردی حصہ ملا۔ دک ولک (۱۰۸۶) صحراء، مٹی ہی مٹی، ہر آدمی کو گراں ہو کہ ادھر ادھر ٹہل سکے مگر اللہ کا رحم ہوا کہ ماءِ مطر (۱۰۸۷) ارسال ہوا۔ اور ساری مٹی ٹھوس ہو گئی۔ وہاں اسکے لئے گڑھے کھودے گئے کہ وہ اکٹھا ہو کر کام آ سکے۔ عصر سے ورے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم)، علی، ولد عوام، سعد اور دوسرے کئی اک ہمدموں کو اہل مکہ کے حال کی اطلاع کے لئے رواں کر گئے۔

(۱۰۸۱) ابو سفیان (۱۰۸۲) ابو جہل (۱۰۸۳) بدر (۱۰۸۴) بنی زہرہ (۱۰۸۵) اخنس بن شریق

(۱۰۸۶) لق و دق (۱۰۸۷) بارش

ہدموں کے اس ٹولے کو دو مملوک ملے وہ مملوکوں کو لے آئے۔ اور ہر دو سے سوال کئے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) صلوٰہ کے دوراں رہے۔ اک مملوک کا کلام ہوا کہ: ہم اس لئے وہاں آئے کہ مکہ والوں کے لئے ماء(۱۰۸۸) کی ٹوہ لگا کر اسے حاصل کر کے لے کر سوئے عسکر رہرو ہوں مگر ہدموں کو وہ کلام دھوکہ لگا۔ مملوکوں کو مارا کہ امکاں ہے کہ کارواں کے حال سے مطلع ہوں مار کھا کر مملوک ڈر گئے۔ اور کہا کہ: ہمارا لگاؤ کارواں کے سردار(۱۰۸۹) سے ہے اس اطلاع سے مار روک دی گئی۔ اللہ کے رسول صلاہ مکمل کر کے ہدموں سے ہمکلام ہوئے کہا کہ:

> اس گھڑی کہ مملوک اصل حال کہہ گئے ہدم اٹھے اور مملوکوں کو مارا۔ اور اس گھڑی کہ الٹ حال کہا مار روک دی۔ اللہ گواہ ہے کہ وہ کس گروہ سے آئے۔

اس کو کہہ کر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) مملوکوں سے سائل ہوئے کہ "مکہ والوں کا عسکری گروہ کہاں ہے"؟ کہا: واللہ اس ٹی لہ سے ورے ہے۔ کہا: لوگوں کا عدد کہو؟ کہا: اک کلاں عسکر ہے ہم کو اسکا عدد کہاں معلوم ہے؟ کہا: کہ ہر سحر طعام کے لئے کتنے عدد ڈھور (سواری(۱۰۹۰) والے) حلال کر رہا ہے؟ کہا کہ: اک سحر کو اک کم دس اور اک کو دس۔ کہا کہ: سو سوا آٹھ(۱۰۹۱) سو سے لے کر دس سو کا عدد ہے کہا کہ: مکہ والوں کے کس کس سردار کی آمد ہوئی ہے؟ کہا کہ: ولد عمرو،(۱۰۹۲) والد عکرمہ،(۱۰۹۳) ولد اسود،(۱۰۹۴) عمرو،(۱۰۹۵) ولد عدی،(۱۰۹۶) ولد عامر،(۱۰۹۷) اور دوسرے کئی سرداروں کی آمد کی اطلاع دی۔ رسول اللہؐ اس کو مسموع کر کے روئے اطہر ہدموں کو موڑ کر کہا کہ:

> "مکہ مکرمہ دل کے سارے ٹکڑوں کو ادھر ڈال گئی ہے۔"

اسطرح رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو مکہ والوں کا حال معلوم ہوا۔

(۱۰۸۸) پانی (۱۰۸۹) ابوسفیان (۱۰۹۰) اونٹ (۱۰۹۱) نوسو (۱۰۹۲) سہیل بن عمرو (۱۰۹۳) ابوجہل (۱۰۹۴) زمعہ بن اسود (۱۰۹۵) عمرو بن عبدود (۱۰۹۶) طعیمہ (۱۰۹۷) حارث بن عامر

اگلی سحر

اگلی سحر کو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) لڑائی کے لئے مکمل آمادہ ہوئے۔ اور ہمدم مکرم سعد (۱۰۹۸) کی رائے سے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے لئے اک عالی ٹی لہ طے کر کے وہاں اک سائے دار سطح (۱۰۹۹) لگائی گئی کہ وہاں سے سارے معرکہ گاہ کا حال دکھائی دے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) وہاں والد اسماء حاکم اسلام (۱۱۰۰) کو لے کر آئے اور دور کوع صلوٰہ ادا کی اور گروہ مددگاراں (۱۱۰۱) کے سردار سعد، صمصام لے کر رکھوالی کے لئے کھڑے ہو گئے۔ داماد رسول علی کرمہ اللہ کا کہا ہے کہ: مساء سے سحر آرام کے واسطے سارے کے سارے سو گئے۔ ما سوائے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے۔ آرام کے وہ سارے لمحوں کے دوراں اللہ سے دعا گو رہے اور گڑگڑا گڑگڑا کر مسلسل روئے۔ اسی طرح سحر کر دی۔ طلوع سحر کے معاً صلوٰہ کے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی صداء آئی۔ سارے لوگ اکٹھے ہوئے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) لوگوں کے امام ہوئے اور صلوٰہ ادا کی۔ ماہ صوم کی سولہ سے اگلی سحر (۱۱۰۲) ہے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو معلوم ہوا کہ اہل مکہ کا ٹڈی دل عسکر مکمل اسلحہ سے مسلح ہو کر سوئے معرکہ گاہ آ رہا ہے۔ اک دم کردگار عالم سے مدد کے سائل ہوئے اور ہلاکِ اعداء کے لئے دعا کی۔ عساکر کو اک اک سطر کی طرح ہموار کر کے لوٹ آئے۔ والد اسماء ہمراہ رہے اور سعد اسی طرح صمصام لے کر کھڑے ہو گئے۔ اہل مکہ آرام و سکوں سے ہو کر لڑائی سے ورے اک آدمی (۱۱۰۳) کو ارسال کر کے اس سے کہا کہ: عسکر اسلام کو اٹکل سے معلوم کر لو! وہ گھوڑے کی سواری کر کے عسکر اہل اسلام کے اردگرد گھوم کر لوٹا اور کہا کہ: کم سے کم سہ صد لوگوں کا عسکر ہے مگر ٹھہرو! اور گھوم آؤں، امکاں ہے کہ کوئی اور گروہ کمک اور مدد کے لئے ادھر ادھر ٹھہرا ہوا اور ہم اس سے لاعلم ہوں۔ سو وہ سوار ہو کر دور دور گھوم آئے کہا کہ:

(۱۰۹۸) بن معاذ (۱۰۹۹) چھپر (۱۱۰۰) ابوبکر (۱۰۰۱) انصار (۱۱۰۲) سترہویں تاریخ (۱۱۰۳) عمیر بن وھب الجمحی۔

سراسر وہی سہ صد لوگوں کا عسکر ہے مگر دکھائی دے رہا ہے کہ حرم رسول کی ہر سواری لال مرگ لادی ہوئی ہے اس گروہ کا سوائے صمصام کے دوسرا سہارا کہاں ہے؟ واللہ اس گروہ کا ہر آدمی، اس سے معرکہ آراء ہر آدمی کو مار کر ہی مرے گا۔ سو اگر ہمارے مرے ہوئے اور اس گروہ کے مرے ہوئے مساوی ہوں سو اس عمر کا ٹھاٹھ ہی کہاں رہے گا؟ اک دوسرے سے صلاح کر کے کوئی رائے دو! اک آدمی (۱۱۰۴) اٹھا اور کہا: معاملہ مسلّم ہے۔ اور اک سردار (۱۱۰۵) کے ہاں آکر اس سے کہا کہ: مکہ والوں کے سردار ہو، اس امر کے دلدادہ ہو کہ مدام عمدہ آدمی کہلاؤ؟ کہا: معاملہ کہو؟ کہا کہ: عمرو (۱۱۰۶) کے لہو کے مال (۱۱۰۷) کے مسئول ہو کر لوگوں کو لوٹا دو کہا کہ: عمرو کے لہو کے مال کا مسئول ہو رہا ہوں مگر والد عکرمہ سے رائے لے لو!

سردار (۱۱۰۸) کا کلام

"اے مکہ والو! واللہ محمد (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اور اسکے ہمدموں سے لڑائی کر کے سعی لا حاصل کرو گے وہ سارے ہمارے سگے اور محرم رہے آل کار اولاد اعمام اور ماموؤں کی اولاد کے۔ محمد اور دوسری اولاد معمار حرم کے آگے سے ہٹو! اگر وہ لوگ محمد کو معدوم کر کے کامگار ہوں، سو دلی مراد حاصل کر لو گے، اور اگر اللہ کے ہاں سے وہ کامگار ہو۔ سو ہم ساروں کا اکرام اور سرور ہے اسلئے کہ وہ ہمارے ہی گروہ کا آدمی ہے اسکی کامگاری ہماری کامگاری ہے۔ اسلئے اس سے دور رہو کہ مرے کلام کو رد کر دو اور ہم کو گاؤدی سڑی اور گاؤدی آدمی گماں کر لو!۔"

اس آدمی (۱۱۰۹) کا کہنا ہے کہ: وہ والد عکرمہ (۱۱۱۰) کے ہاں آکر اس سردار کے اس کلام کی اسے اطلاع دی۔ معلوم ہوا کہ وہ مسلح ہو کر لڑائی کے لئے مکمل آمادہ اور اڑا ہوا ہے۔ وہ اس کلام سے مطلع ہو کر کھول اٹھا، اور گرمی دکھائی اور کہا کہ: وہ لڑائی سے ڈر رہا ہے اسلئے کہ اسکا لڑکا (۱۱۱۱) اہل اسلام کے ہمراہ ہے۔ واللہ محال ہے کہ ہم سے کوئی آدمی لڑائی سے محروم لوٹے الا آں کہ اللہ ہمارے اور محمد (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے لئے کوئی حکم کر دے۔ اور عمرو کے ولدام، (۱۱۱۲)

(۱۱۰۴) حکیم بن حزام (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) بن حضرمی (۱۱۰۷) دیت (۱۱۰۸) عتبہ (۱۱۰۹) حکیم بن حزام (۱۱۱۰) ابو جہل (۱۱۱۱) ابوحذیفہ (۱۱۱۲) بھائی شیبہ

عامر (۱۱۱۳) کو مدعو کر کے اسے اکسا کر کہا کہ: اس کا ہم عہد سردار لوگوں کو آمادہ کر رہا ہے کہ لڑائی کے ارادے سے رک کر مکہ راہرو ہوں، اور عمرو کا لہو ہمارے آگے ہے۔ عامر اک دم ہی دھاڑا اور واعمراہ! واعمراہ! ہائے عمرو! ہائے عمرو کی صدا لگائی۔ اس سے سارا عسکر ولولہ سے معمور ہوا۔ اور سارے کے سارے لڑائی کے لئے آمادہ ہو گئے۔

لڑائی کا مرحلہ اولیٰ

والد عکرمہ کا کلام کارگر رہا اور وہ سردار (۱۱۱۴) لڑائی کے لئے آمادہ ہوا۔ اور گمراہوں کے گروہ سے اول وہی ولد ام، اور لڑکے (۱۱۱۵) کو لے کر معرکہ گاہ وارد ہوا۔ اور ٹکراؤ کے لئے اہل اسلام سے آدمی کا سائل ہوا۔ عسکر اسلامی سے سہ آدمی ٹکراؤ کے لئے آگے آئے۔ اک ولد رواحہ (۱۱۱۶) اور دو اور (۱۱۱۸)۔ وہ سردار سائل ہوا کہ کس گروہ سے ہو؟ کہا کہ: گروہ مددگاراں سے۔ کہا کہ: ہم کو اس گروہ سے کہاں کا سروکار؟ ہماری لڑائی ہمارے لوگوں سے ہے اور صدا دی: اے محمدؐ! ہمارے لئے ہمارے مساوی ہمسر لوگ ارسال کر! رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا حکم ہوا کہ لوٹ آؤ! عم رسول (۱۱۱۹) مع اک اور ہمدم (۱۱۲۰) کے اور علی کرمہم اللہ کو حکم ہوا کہ لڑائی کے لئے گام اٹھادو! وہ ڈھاٹا لگائے آئے۔ اس سردار کا وہی سوال ہوا۔ وہ اسکو اسماء گرامی سے آگاہ کر گئے۔ وہ سردار کہہ اٹھا کہ: ہاں ہمارے مساوی اور ہمسر ہو اور مکرم ہو۔

اور لڑائی کی آگ سلگ اٹھی اس سردار سے اک ہمدم (۱۱۲۱) ٹکرا گئے۔ اور عم رسول اسد اللہ اسکے ولد ام (۱۱۲۲) سے لڑائی کے لئے حملہ آور ہوئے اور علی کرمہ اللہ آگے آئے اور اسکے لڑکے (۱۱۲۳) سے ٹکر لی۔ علی اور عم رسول اک اک وار ہی سے کام کر گئے۔ مگر وہ سردار اور اس سے معرکہ آراء ہمدم ہر دو گھائل ہوئے۔ تا کار اس سردار کے اک کاری وار سے اس ہمدم کے گام کٹ گئے۔ ادھر علی اور عم رسول اس ہمدم کی امداد کو آئے اور اس سردار کو مار ڈالا۔ اس سے آگے معرکہ گرم ہوا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اس عالی سطح مکاں (۱۱۲۴) سے آئے اور

(۱۱۱۳) عامر الحضر می (۱۱۱۴) عتبہ (۱۱۱۵) ولید (۱۱۱۶) عبداللہ (۱۱۱۷) عوف اور معوذ (۱۱۱۸) انصار (۱۱۱۹) حمزہ (۱۱۲۰) عبیدہ بن حارث (۱۱۲۱) عبیدہ (۱۱۲۲) بھائی شیبہ (۱۱۲۳) ولید (۱۱۲۴) چھپر

ہدموں کو ہموار کر کے والد اسماء(۱۱۲۵) کو ہمراہ لے کر لوٹ گئے۔ اس گھڑی کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو اہل اسلام کی کمی محسوس ہوئی، اسلحہ کی کمی دکھائی دی اور اعداء اسلام کے ٹڈی دل عسکر سے آگاہی ہوئی، سو صلوٰہ کے لئے کھڑے ہوگئے اور دورکوع صلوہ ادا کی اور دعاء کے لئے لگ گئے۔ اس دوراں اک معہود حال طاری ہوا، گاہے سر رکھ کر، گاہے مٹی سے سر اٹھا کر کم مائے گی کا احساس کر کے گدائی سے اور آہ و الحاح سے اللہ کی مدد کے سائل ہوئے۔ اسطرح سے دعا کے لئے محو کہ رداء اطہر گر رہی ہے۔ مگر اللہ کا رسول مسلسل اللہ سے ہمکلام ہے۔ ہمدم مکرم عمر کا کہا ہے کہ: اس لمحہ کہ لڑائی کی سحر ہوئی اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو معلوم ہوا کہ مکہ کے گمراہوں کے عسکر کا عدد دس سو ہے اور ہدموں کا سہ صد، رسول اکرم سطح عالی والے مکاں آئے اور اللہ کے گھر(۱۱۲٦) کو روئے اطہر کر کے درگاہ الٰہی سے مدد کے واسطے دعا کے لئے محو ہوئے، اور کہا کہ:

> ''اے اللہ! وہ وعدہ کہ مرے سے کر گئے ہوا سے مرے لئے مکمل کر دے! اے اللہ! اگر اہل اسلام کی ٹولی ہلاک ہوگئی سو کرہ مٹی کی سطح کوئی آدمی اللہ کے آگے سر رکھ دے محال ہوگا'' (رواہ مسلم)

کئی لمحے اسی طرح مسلسل رو رو کر دعا گو رہے رداء اطہر گر گئی۔ والد اسماء آئے رداء اطہر اٹھائی اور رسول اکرم کی کمر اطہر سے لگ کر کہا کہ: (اے اللہ کے رسول) ٹھہرو! اللہ کے آگے حد سے سوا آہ والحاح کر گئے ہو۔

امام محمد(۱۱۲۷) راوی ہے کہ ہرگاہ اللہ کے رسول اس مکاں سے آئے اس کلام الٰہی کو ورد لساں رکھا کہ اسکا ماحصل ہے کہ:

> ''گمراہوں کا ٹولہ ہارے گا اور الٹے گام کمر موڑ کر دوڑے گا۔''(۱۱۲۸)

اک اور علامہ محمد(۱۱۲۹) کا کہا ہے کہ: دعا کے دوراں رسول اللہ سو گئے سو کر اٹھے اور والد اسماء سے ہم کلام ہو کر کہا کہ:

(۱۱۲۵) ابوبکر صدیقؓ (۱۱۲٦) بیت اللہ (۱۱۲۷) امام بخاری (۱۱۲۸) سیھزم الجمع ویولون الدبر (القمر)

(۱۱۲۹) محمد بن اسحاق

''سروروالی اطلاع حاصل کرو اللہ کے ہاں سے مدد آ گئی وہ سردار ملائکہ (۱۱۳۰) گھوڑے کی لگام لئے کھڑا ہے اسکی آگے کی ڈاڑھ گرد آلود ہے۔''(۱۱۳۱)

اہل اسلام کی امداد کے لئے آسماں سے ملائکہ کا ورود

اللہ کا کرم ہوا اولاً اہل اسلام کی مدد کے لئے دس سو ملائکہ ارسال کئے اور دوسرے مرحلہ کے دوران سی صد (۱۱۳۲) ملائکہ آئے۔ اور مرحلہ سوم کے دوراں دس دس سو کے ملائکہ کرام کے اور دو گروہ آئے۔

اس دوراں اللہ کے ہاں سے اہل اسلام کا کئی طرح سے اکرام ہوا:

اول ملائکہ کی آمد ہی عمدگی کا محرک و عامل ہے۔

دوم ملائکہ کو حکم ہوا کہ اہل اسلام کو روحی حوصلہ دلاؤ! کلام الٰہی ہے کہ اسکا ماحصل ہے:

''اس گھڑی کا احساس کرو ہرگاہ کہ اللہ کا ملائکہ کو امر ہوا کہ ساروں کے ہمراہ ہوں، سو اہل اسلام کو محکم کرو۔''(۱۱۳۳)

عدو مردود اہرام (۱۱۳۴) کی طرح کہ اسے اللہ کے ہاں سے اس امر کی ڈھارس ملی ہے کہ آدمی کے دل کو وسوسہ سے مکدر کر دے، اسی طرح ملائکہ کو آساں ہے کہ کوئی ملک عمدہ کلام سے اہل کرم کے دلوں کو معمور کر دے اسکو 'لمہ اور ''الہام'' کی اصطلاح دی گئی ہے۔ اور وہ الہام کہ اہل اسلام کے دلوں کے وسط ڈالا وہ دلاوری کا الہام ہے کہ اللہ کے اعداء سے ڈٹ کر لڑو! وہی ساروں کا عمدہ حامی اور مولیٰ اور عمدہ مددگار ہے اسلئے ڈر کس کا اور ہول کس سے؟

سوم کرم اللہ کا ہوا کہ ملائکہ کو اہل اسلام کے اعداء سے لڑائی اور معرکہ آرائی کا حکم ہوا۔

اک اور کرم اللہ کا کہ گو اصل معرکہ آراء ہمدم رسول رہے مگر ملائکہ کو ہمدموں کا مددگار کر ڈالا۔ کلمہ ''ممدکم'' سے اسکا ادراک ہو رہا ہے۔

اک اور کرم الٰہی ہوا کہ گمراہی کے دلوں کو اہل اسلام کی دھاک سے مملو کر ڈالا (۱۱۳۵)۔

(۱۱۳۰) جبرئیل (۱۱۳۱) فتح الباری (۱۱۳۲) تین ہزار (۱۱۳۳) اذ یوحی ربک الی الملائکۃ انی معکم فثبتوا الذین آمنوا (الانفال) (۱۱۳۴) ابلیس (۱۱۳۵) قال تعالی: سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب (انفال)

والدعکرمہ کی دعا

مکہ کے اس مارے گئے سردار اور اسکے ولدام اور لڑکے کی مرگ سے اگلے لمحہ والدعکرمہ آگے آئے۔ اور لوگوں کو حوصلہ دلا کر دلاسہ اور ڈھارس دی۔ اور کہا:

"اے لوگو! اس امر سے دور رہو کہ سردار مکہ اور اسکے لڑکے کی مرگ سے ڈرو اور حوصلہ ہار دو۔ ہمارے الٰہ گواہ ہوں کہ ہم اس گھڑی ہی مکہ کو لوٹ کر راہرو ہوں گے کہ اہل اسلام کے ہر آدمی کو رسی سے کس کر کامگار ہوں۔ اس کلام کو کہہ کر اللہ سے دعا گو ہوا: اے اللہ! ہم سے وہ آدمی کہ صلہ رحمی کاٹ رہا ہو اور مکروہ امور کر رہا ہو اسے ہلاک کر دے اور ہم سے وہ کہ اللہ کے ہاں ساروں سے لاڈلا اور دلدادہ ہو اسکو مدد اور کامگاری عطا کر دے۔"

ادھر گمراہوں کا سردار اعلیٰ دعا گو ہے ادھر اللہ کا رسول سرور دو عالم مالک اصلی سے دعا کے لئے الحاح کر رہا ہے۔ اس سے آگے گھمسان کی لڑائی لگ گئی۔ اللہ کے رسول اس سطح عالی سے آئے اور ہمدموں کو لڑائی کی حرص دلائی۔ اور کہا کہ:

ہر وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوراں عدو کے وار سے مرے گا اللہ اسکو دار السلام وارد کرے گا(۱۱۳۶)

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) وہاں کھڑے ہوئے اور سردار ملائکہ(۱۱۳۷) کے کہے سے اک مٹھی مٹی لے کر سوئے اعداء اڑائی۔ گمراہوں کے ہر آدمی کو وہ مٹی کڑک سے آ لگی۔

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا ہمدموں کو حکم ہوا کہ: حملہ کر دو!

اللہ کو معلوم کہ وہ مٹی کسطرح سے کارگر رہی کہ اک دم اعداء معرکہ گاہ سے دوڑ لگا گئے۔

اس لمحہ کہ لڑائی گرم ہوئی رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کہہ اٹھے:

"مکھڑے سڑ گئے۔ مکھڑے سڑ گئے۔ مکھڑے سڑ گئے۔"(۱۱۳۸)

اس دم کو کہہ کر مٹی ماری۔ اک لمحہ کے دوراں ہی گمراہوں کے مکھڑے حسی اور روحی رسوائی

(۱۱۳۶) زرقانی ص ۳۲۷ ج ۱ (۱۱۳۷) جبرئل (۱۱۳۸) شاہت الوجوہ

bestudybooks.wordpress.com

کی گرد اور دھول سے اٹ گئے۔ ہر آدمی سرگرداں ہوا کہ کہاں کو دوڑے؟ اور کدھر کا ارادہ کرے؟ اہل اسلام اک دم حملہ آور ہوئے۔ کئی دلاور مارے گئے کئی سورما محصور ہوئے۔ اہل اسلام کے دو ہی کام رہ گئے [۱] گمراہوں کی مرگ [۲] محصوری۔

ادھر ہمدم مکرم سعد در رسولؐ کے رکھوالے کے طور صمصام لئے کھڑا ہے اور رسول اللہ کو وہ اسطرح دکھائی دے رہا ہے کہ روٹھا ہوا ہو اور اسکے آگے اسکی رائے کے الٹ کوئی کام ہو رہا ہو اسلئے کہا کہ:

> "اے سعد! اہل مکہ کی محصوری مکروہ لگ رہی ہے؟ کہا: ہاں واللہ اے اللہ کے رسول! اول
> معاملہ ہے اللہ کا مکہ کے
> گمراہوں سے، مری رائے کی رو سے گمراہوں کی لہولہان
> مرگ اس سے اولی اور عمدہ ہے کہ گمراہ سالم رہ کر محصور ہوں(۱۱۳۹)

اک اور سردار ہلاک

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا اک اور کلاں عدو(۱۱۴۰) اس لڑائی کے دوراں ہلاک ہوا۔ ہوا اسطرح کہ مکہ کو ہمدم مکرم سعد آئے۔ اور اس گھڑی کہ وہ معرکہ کے وہم و گماں سے دور اور عاری اس عدو سے آکر ملے اور اسکو اک الم والی مرگ کی اطلاع دی کہ وہ اطلاع دراصل سعد کو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے ملی۔ اسلئے اس معرکہ کے لئے آمد کے دوراں وہ عدو ڈرا اور ٹال مٹول کی مگر والد عکرمہ کے مسلسل اصرار سے آمادہ ہوا اور دل سے کہا کہ:

اک عمدہ سواری لے لوں گا اور آدھی راہ ہی سے ہولے سے لوٹ آؤں گا۔ اور گھر والی سے کہا کہ: رہروی کا ساماں اکٹھا کر دے۔ گھر والی ملول ہوئی اور کہا کہ ہمدم کا کلام سہو کر گئے؟ (کہ محمد (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدموں کے وار سے مرو گے) کہا: ہاں معلوم ہے مرا ارادہ ہی کہاں ہے؟ معدودے گام اٹھاؤں گا اور آدھی راہ ہی سے کسی طرح لوٹ آؤں گا۔

(۱۱۳۹) سیرت ابن ہشام (۱۱۴۰) امیہ بن خلف

مگراسی طرح مراحل طے کرکر کے معرکہ گاہ آکر ہی رکا (۱۱۴۱) اور وہاں اول اسکا لڑکا ہلاک ہوا اور اگلے لمحے ہمدموں کی صمصاموں سے وہ آلام کدہ معاد کا راہی ہوا گو کہ اک ہمدم مکرم اسکے ڈھال ہوئے مگر اور ہمدموں کے وار کاری رہے۔

عدواللہ والد عکرمہ مردار

اک ہمدم مکرم (۱۱۴۲) کا کہا ہے کہ: وہ اس لمحہ کہ معرکہ گاہ کے وسط آکھڑا ہوا۔ معاً ارد گرد گروہ مددگاراں (۱۱۴۳) کے دولڑکے (۱۱۴۴) کھڑے دکھائی دے گئے۔ اسے دھڑکا لگا کہ اسطرح کھڑا ہوں کہ مرے ارد گرد دو کم عمر لڑکے آکھڑے ہوئے امکاں ہے کہ کوئی عدو آکر اسے دھر لے، اسی احساس کے دوراں اک لڑکا آگے ہوا اور ہولے سے کہا: اے عم مکرم! ہم کو والد عکرمہ دکھاؤ کہ کہاں ہے؟ وہ ہمدم کہہ اٹھا کس لئے اسکا معلوم کر رہے ہو؟ کہا: ”کہ اللہ سے مرا عہد ہے کہ اگر وہ دکھائی دے گا اسے مار ڈالوں گا در حال دگر سر دھڑ وار دوں گا اسلئے کہ ہمکو معلوم ہوا کہ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو مدام گالی دے رہا ہے۔ گواہ ہے وہ اللہ کہ مری روح اسکی ملک ہے، اگر وہ دکھائی دے سو محال ہے کہ مرے سائے سے اسکے سائے کی علاحدگی ہو الا آں کہ ہم سے وہ اک مرے کہ اس کی مرگ دوسرے سے اول لکھ دی گئی ہو“۔ اس ہمدم کا کلام ہے کہ اس لڑکے کا وہ کلام مسموع کر کے مرے دل سے وہ کھٹکا مکمل معدوم ہوا اور اسے اس عدواللہ سے آگاہ کر ڈالا کہ وہ کھڑا ہے۔ وہ لڑکے اک دم دوڑے اور حملہ کر کے اسکو مردار کر گئے۔

مردہ دھڑ کی ٹوہ

والد عکرمہ سردار الحاد اس حملہ سے گھائل ہوا۔ اک ہمدم مکرم (۱۱۴۵) سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا سوال ہوا کہ:

”ہے کوئی کہ اس عدواللہ کی اطلاع لائے“؟

(۱۱۴۱) بخاری (۱۱۴۲) عبدالرحمن بن عوف (۱۱۴۳) انصار (۱۱۴۴) معاذ اور معوذ، حضرت عفراء کے بیٹے (۱۱۴۵) انس۔

ہمدم مکرم ولد مس (۱۱۴۶) اٹھ کھڑے ہوئے اور اسکی ٹوہ کے لئے گئے۔ وہ اس حال کا ملا کہ معمولی سی روح رہ گئی ہے۔ ولد مسآ گے ہوئے اسکی گدی کو گام سے ٹھوکر لگا کر کہا: اے عدواللہ (اللہ کا کرم ہے کہ) رسوا کرڈالا اور اس کا سر کاٹ کر لے آئے اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے آگے لاڈالا اور کہا کہ: اللہ کے عدو والد عکرمہ کا سر ہے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کہہ اٹھے:

> ''واللہ اسی کا سر ہے؟ کہا کہ: ہاں وہ اللہ کہ اسکے علاوہ ہر الہٰ معدوم ہے گواہ ہے کہ اسی عدواللہ کا سر ہے۔ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) مسرور ہوئے اور الحمد للہ کہا اور کہا حمد ہے اس اللہ کی کہ اسلام اور اسلام والوں کو اکرام عطاء کرڈالا۔

اسارائے معرکہ (۱۱۴۷)

الحمد للہ معرکہ سر ہوا۔ اہل اسلام کو اعلیٰ کامگاری ملی۔ مکہ والوں کے دس کم اسی آدمی مردار ہوئے، اور دس کم اسی ہی محصور ہوکر اساڑی ہوئے۔ مردہ گمراہوں کے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا حکم ہوا کہ وہاں کے کہائی اور کرود (۱۱۴۸) کولا کر وہاں گرا کرڈالدو! مگر اک سردار (۱۱۴۹) کا دھڑ ورم سے سڑا۔ اور اس گھڑی کہ اس سے درع (۱۱۵۰) کی علاحدگی کا ارادہ ہوا، اس کے مردہ سڑے ہوئے دھڑ کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اسلئے وہاں ہی مٹی ڈالدی گئی (۱۱۵۱)۔ سہ سحر و مساء رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) وہاں رہ کر ہمدموں کے ہمراہ اس کہائی کو آئے (کہ وہاں مکہ کے کلاں کلاں مردہ سردار ڈلوائے گئے) وہاں آکر مردہ سرداروں سے ہر اک کا اسم لے کر ہمکلام ہوئے۔ اور حرم رسول کو معرکہ کی کامگاری کی اس عمدہ اطلاع کے لئے ولد رواحہ اور اک اور ہمدم والد اسامہ (۱۱۵۲) کو ارسال کرڈالا۔ اس کام کو کر کے رسول مع ہمدموں اور اساری کے کارواں کے رواں ہوئے۔ اور معرکہ سے ملا ہوا مال (۱۱۵۳) گروہ مددگاراں

(۱۱۴۶) عبداللہ بن مسؓ (۱۱۴۷) قیدی (۱۱۴۸) کنواں (۱۱۴۹) امیہ بن خلف (۱۱۵۰) زرہ (۱۱۵۱) زرقانی (۱۱۵۲) عبداللہ بن رواحہ اور زید بن حارثہ (۱۱۵۳) مال غنیمت

کے اک ہمدم مکرم (۱۱۵۴) کو حوالہ کر گئے۔ اور آگے اک گاؤں (۱۱۵۵) آ کر اس مال کے حصے کیے۔ گو کہ اس مال کے لئے ہمدموں کی رائے الگ الگ ہوئی مگر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو وحی آئی اور اس وحی الٰہی (۱۱۵۶) کی رو سے سارے ہمدموں کو مساوی حصے عطا کیے۔ اسکے علاوہ آٹھ اور لوگوں کو حصے عطاء ہوئے گو کہ وہ آٹھ آدمی معرکہ سے محروم رہے مگر وہ محرومی رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی رائے اور حکم سے ہوئی۔

اک رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے دہرے اموی داماد (۱۱۵۷) طلحہ اور اسکا ہمراہی (۱۱۵۸) کہ وہ ہر دو ملکی کارواں کی اطلاع کے حصول کے لئے رسول اکرمؐ کے حکم سے گئے، عاصم ولد عدی اور اک اور ہمدم مکرم (۱۱۵۹) کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے حکم سے کوئے رسول کی رکھوالی کے لئے رکے رہے ولد صمہ (۱۱۶۰) اور اسی کے اسم والے اک اور ہمدم (۱۱۶۱) اور اسکے علاوہ اک اور ہمدم مکرم (۱۱۶۲) کو معرکہ سے محروم رہے مگر مال معرکہ کے حصہ دار ٹھہرائے گئے۔ اور وہاں ہی رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا حکم ہوا کہ محصور گمراہوں سے اک ولد کلدہ کا اسم (۱۱۶۳) لے کر کہا:

اسکو مار ڈالو!

آگے اک اور محل (۱۱۶۴) آ کر اک اور محصور گمراہ (۱۱۶۵) کی مرگ کا حکم ہوا۔ اور وہاں ہی اسکی گدی اڑا دی گئی۔ اسکو ہمدم مکرم عاصم مار کر کامگار ہوئے اور ولد کلدہ (۱۱۶۶) علی کرمہ اللہ کی صمصام سے مردار ہوا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) دوسرے اساری اور ہمدموں کو لے کر حرم رسول لوٹ گئے۔ وہاں سارے اساری کو الگ الگ کر کے ہمدموں کے حوالے کیے اور ہمدموں کو حکم ہوا:

”کہ اساریٰ سے عمدہ سلوک کرو“!

(۱۱۵۴) عبد اللہ بن کعب انصاری (۱۱۵۵) صفراء (۱۱۵۶) سورۃ انفال نازل ہوئی (۱۱۵۷) عثمان بن عفان (۱۱۵۸) طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زیدؓ (۱۱۵۹) ابولبابہ (۱۱۶۰) حارث بن صمہ (۱۱۶۱) حارث بن حاطب (۱۱۶۲) خوات بن جبیر (۱۱۶۳) نضر بن حارث بن کلدہ (۱۱۶۴) مقام عرق الظبیہ (۱۱۶۵) عقبہ بن ابی معیط (۱۱۶۶) نضر۔

اور ہمدموں سے رائے لی کہ اساری کا معاملہ کسطرح حل ہو؟ مآل کار مال طے ہوا۔ اور وہ اسے ادا کر کے رہا ہو گئے، کسی کسی کے لئے لکھائی کا درس رہائی کا عامل ہوا کسی کسی کو احساں کے طور رہا کر ڈالا ۔

ماء الکدر کا معرکہ (۱۱۶۷)

ماہ صوم سے اگلے ماہ کے اوائل کے دوراں رسول اللہ کو معلوم ہوا کہ دو گروہ (۱۱۶۸) اہل اسلام سے لڑائی کے لئے ملکر اکٹھے ہو گئے۔ رسول اللہؐ دو صد لوگ ہمراہ لے کر رواں ہوئے۔ مگر کدر کے گھاٹ آ کر معلوم ہوا کہ اعداء اسلام رسول اکرم کی آمد سے مطلع ہو کر ادھر ادھر ہو گئے۔ سہ سحر رسول اکرمؐ وہاں رہ کر لڑائی سے محروم ہی لوٹ آئے۔ مگر اک روئداد سے معلوم ہو رہا ہے کہ اک مہم کو رسول اللہؐ ارسال کر گئے۔ اور وہ مال معرکہ کے طور سہ صد کم آٹھ سو سواری (۱۱۶۹) اعداء اسلام سے حاصل کر کے کامگار لوٹ آئے۔

سوداگر اور کاری گر اسرائلی گروہ (۱۱۷۰) سے معرکہ

ہمدم مکرم ولد سلام (۱۱۷۱) کے سگے اسرائلی گروہ کے لوگ دلاوری کے حامل رہے۔ مدام سوداگری اور کاری گری کی۔ رسول اکرم کا سارے اسرائلی گروہوں سے معاہدہ صلح ہوا مگر اولاً اسی گروہ کے ہاں سے معاہدہ ٹوٹا اور وہ آمادہ لڑائی ہوئے۔ رسول اکرمؐ ماہ صوم سے اگلے ماہ کی سولہ کو عسکر لے کر گئے۔ وہ لوگ محصور ہو گئے۔ آدھے ماہ محاصرہ رہا اس سے اگلے ماہ کا ہلال طلوع ہوا۔ مآل کار محاصرہ کے دوراں اہل اسلام کی دھاک اور ڈر طاری ہوا۔ اور وہ رسول اللہؐ کے ہر حکم کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اور حصار سے آ گئے اور دھر لئے گئے۔ رسول اکرمؐ کا حکم ہوا کہ:

”ساروں کو کس لو! اور حکم ہوا کہ ادھر سے کسی اور ملک کی راہ لو!

(۱۱۶۷) قرقرۃ الکدر۔ کدر ایک چشمہ کا نام ہے (۱۱۶۸) سلیم وغطفان (۱۱۶۹) پانچ سو اونٹ (۱۱۷۰) غزوہ بنی قینقاع یہود کا یہ قبیلہ تاجر اور صناع تھا (۱۱۷۱) عبداللہ بن سلامؓ۔

اور سارا مال لے کر اس گروہ کو کسی اور ملک کا رہرو کر کے رسول اکرمؐ مال معرکہ لے کر لوٹ آئے۔ رسول اکرمؐ اس مال کو لے آئے اور اس سے سہ کماں، (۱۱۷۲) دو درع، سہ صمصام او رسہ رماح لئے۔ اور اک معہود حصہ (۱۱۷۳) الگ کر کے اور اموال محمد ولد مسلمہ کے حوالہ کئے۔

کدر کا اک اور معرکہ (۱۱۷۴)

اسلام کے اعلی معرکہ کا مآل اور حاصل اعداء اسلام کی ہار اور رسوائی رہی اور اس گھڑی کہ وہ ہارا ہوا عسکری گروہ رسوا ہو کر مکہ مکرمہ وارد ہوا، اک سردار (۱۱۷۵) کا عہد ہوا کہا کہ: حرام ہے کہ سر دھولوں الا آں کہ محمد سے لڑائی لڑلوں۔

وہ سردار اس عہد کی رو سے دو سو آدمی لے کر ہولے سے رسول اللہ کے ملک رواں ہوا حرم رسول سے سہ کوس دور اک گاؤں (۱۱۷۶)آکر مساء کو سلام (۱۱۷۷) کے ہاں ٹھہرا۔ سحر کو اک گل کدہ (۱۱۷۸)آکر آگ لگائی اور دو آدمی مار ڈالے، اک اس گل کدے کے مالی کو، اور اک ہاری کو۔ اور اسطرح سے عہد کامل کر کے وہاں سے اک دم لوٹ کر دوڑ لگادی۔ اور راہ کے دوران سارالدا ہوا طعام (۱۱۷۹) گرا ڈالا کہ ہلکے ہوں۔ ادھر رسول اللہ کو اسکی اطلاع ملی، دو سو ہمدموں کو لے کر رواں ہوئے کدر کے گھاٹ آئے مگر ساری سعی لا حاصل رہی۔ ہاں گمراہوں کا سارا طعام اہل اسلام کو ملا مگر گمراہوں کا گروہ رسائی سے دور ہی رہا اسلئے لوٹ آئے۔

امر والا معرکہ (۱۱۸۰)

رسول اللہؐ کے حرم رسول ورود کے سال سوم کے ماہ محرم کے دوراں اطلاع آئی کہ دو گروہ گمراہاں (۱۱۸۱) اہل اسلام سے لڑائی کے لئے اکٹھے ہو گئے اور ارادہ ہے کہ لوٹ ڈالکر حملہ آور ہوں۔ داماد رسول (۱۱۸۲)کو حرم رسول کی رکھوالی حوالہ کر کے ہمراہوں کو لے کر رسول اللہ لڑائی

(۱۱۷۲) تین کمان، دو زرہیں، تین تلواریں، تین نیزے (۱۱۷۳) خمس (۱۱۷۴) غزوۃ السویق (۱۱۷۵) ابو سفیان (۱۱۷۶) سلام بن مشکم (۱۱۷۷) مقام عریض جو مدینہ سے تین میل دور تھا (۱۱۷۸) باغ (۱۱۷۹) جو کہ ستو تھا (۱۱۸۰) غزوہ غطفان جو ذی امر اور انمار کے نام سے بھی جانا جاتا ہے (۱۱۸۱) بنی ثعلبہ اور بنی محارب (۱۱۸۲) حضرت عثمان

کے ارادہ سے گمراہوں کے ملک کو رواں ہوئے۔ گمراہ، رسول اکرم کی آمد سے مطلع ہو کر دوڑ لگا گئے۔ اور کوہساروں کے دروں کو آ کر ادھر ادھر گم ہو گئے۔ اک ہی آدمی اہل اسلام کو ملا۔ اسے لے کر رسول اللہ کی درگاہ اطہر لے آئے۔ رسول اکرم اسکو اسلام کے داعی ہوئے۔ وہ آدمی اسلام کو گلے لگا کر مسلم ہوا۔ اگلے ماہ (۱۱۸۳) رسول اکرمؐ ادھر ہی رہے۔

ماہ سوم (۱۱۸۴) کے دوران رسول اللہ مع ہمدموں کے لوٹ آئے۔ رہروی کے دوران اک معاملہ ہوا کہ موسلا دھار مطر (۱۱۸۵) ہو گئی ہمدم رک گئے۔ حلے لٹکا ڈالے کہ سکھا کر اوڑھ کر وہاں سے آگے رواں ہوں گے۔ اور رسول اکرم محو آرام ہوئے۔ گاؤں کے لوگوں کو وہ محو آرام دکھائی دے گئے۔ وہاں کے دلاور سردار (۱۱۸۶) سے کہا کہ: محمد وھاں محو آرام ہے اور اسکے ہمراہی ادھر ادھر ہو گئے۔ اسلئے وہاں کی راہ لو اور اسکو مار ڈالکر آؤ۔

وہ صمصام اٹھا کر وہاں آ کر کھڑا ہوا اور کہا: اے محمد! کوئی ہے! کہ مری صمصام سے رکھوالی کرے؟

کہا: اللہ رکھوالی کرے گا۔ ادھر اک دم سردار ملائکہ (۱۱۸۷) آئے اور اسکے دل (صدر) (۱۱۸۸) کو مکا مارا۔ اسی لحہ صمصام اسکی مٹھی سے گر گئی، رسول اکرم اٹھے اور وہ اٹھالی۔ اور کہا: ہاں کہو! حالا مری صمصام کے وار سے کس کا دم ہے کہ رکھوالی کرے؟ کہا کہ: کہاں ہے؟ اور اسلام لا کر کلمہ کہا: ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“۔ اور وعدہ کر ڈالا کہ: حالا اس سے دور رہوں گا کہ اہل اسلام سے لڑائی کے واسطہ کوئی عسکری گروہ اکٹھا کروں۔ رسول اللہؐ مسرور ہوئے اور اسکی صمصام اسے دے دی۔ وہ کئی گام اٹھا کر لوٹا اور کہا: کہ واللہ ہم سے عمدہ ہو، اسکو کہہ کر وہاں سے گاؤں والوں کے ہاں لوٹا وہ لوگ کہہ اٹھے کہ: وہ کلام کہاں ہے کہ ہم سے ہوا؟ وہ سردار ساری روئداد سے مطلع کر کے کہہ اٹھا کہ: مرے صدر کو اک مکا لگا اور اس سے الٹا گرا۔ اسلئے مرا گماں ہوا کہ مکا ملائکہ کرام سے کسی کا ہے اسلئے مسلم ہو کر رسول کی گواہی دی۔

(۱۱۸۳) صفر (۱۱۸۴) ربیع الاول (۱۱۸۵) بارش (۱۱۸۶) دعثور نامی سردار (۱۱۸۷) جبرئیلؑ (۱۱۸۸) سینہ

اک ملی گروہ سے معرکہ (۱۱۸۹)

امرد معرکہ سے لوٹ کر رسول اکرمؐ اسلامی سال کے ماہ سوم کو گھر رہے۔ اس سے اگلے ماہ اطلاع آئی کہ مکہ والوں کا اک گروہ اہل اسلام سے ٹکر کے لئے اکٹھا ہو رہا ہے۔ رسول اکرمؐ اس سے مطلع ہوئے۔ اک دم سہ صد ہمدموں کا اک عسکری گروہ لے کر لڑائی کے لئے راہ لی۔ اور اک اعمیٰ ہمدم (۱۱۹۰) کو حرم رسول کی رکھوالی کے لئے مامور کر ڈالا۔ وہ لوگ رسول اکرمؐ کی آمد سے مطلع ہو کر ڈر گئے۔ اور ادھر ادھر ہو گئے۔ رسول اکرمؐ اور ہمدم لڑائی سے مامون ہو کر لوٹ آئے۔ رسول اللہؐ وہاں کے سحر رہے؟ اہل علم کی رائے الگ الگ ہے۔ کئی اہل علم کا کہا ہے کہ: دس مساء ہی وہاں رکے رہے۔ اور کئی دوسرے علماء کی رائے ہے کہ ماہ سوئم سے اگلے ماہ (۱۱۹۱) وہاں رہے اور اس سے اگلے ماہ (۱۱۹۲) کی سولہ کو وہاں سے لوٹ آئے۔ واللہ اعلم وعلمہ اکمل واحکم۔

سو ہمدموں کی مہم (۱۱۹۳)

کلاں معرکہ اسلام (۱۱۹۴) سے گمرہ و ملحد ہراساں ہوئے۔ اور اہل اسلام کے حملوں سے سوداگری کے لئے معمول کی راہ سے ہٹ کر ملک موصل (۱۱۹۵) کی راہ لی۔ اور ہادی کے طور اک آدمی (۱۱۹۶) کو ہمراہ رکھا اور اسکے لئے دہاڑی طے کی۔ اور اک کارواں اس ملک سوداگری کے لئے مال لے کر مکہ مکرمہ سے کلاں کلاں سرداروں کے ہمراہ رواں ہوا۔ اس اطلاع کی آمد سے رسول اللہ سو ہمدموں کو حملہ کے لئے رواں کر گئے۔ اور رسول اللہؐ کے مملوک ہمدم (۱۱۹۷) کی سر کردگی اور سالاری کا حکم ہوا۔ وہ لوگ کارواں کی ٹوہ کے لئے رواں ہوئے۔ مآل کار وہ ملا حملہ کر کے کارواں کو لوٹ ڈالا گو کہ کارواں حاصل ہوا مگر ملحدوں کے سردار دوڑ لگا گئے۔

(۱۱۸۹) بنی سلیم اسے غزوہ بحران بھی کہتے ہیں (۱۱۹۰) عبداللہ بن ام مکتومؓ (۱۱۹۱) ربیع الثانی (۱۱۹۲) جمادی الاولیٰ

(۱۱۹۳) سریہ حضرت زید بن حارثہؓ (۱۱۹۴) بدر (۱۱۹۵) عراق (۱۱۹۶) فرات بن حیان العجلی (۱۱۹۷) زید بن

ہاں اک وہی ہادی ملا۔ اسے کس کھ ہمراہ لائے وہ وہاں آکر مسلم ہوا۔ اس کارواں سے اک لاکھ درہم مال معرکہ حاصل ہوا۔ اس مہم کا معاملہ سوئم اسلامی سال کی ماہ سادس(۱۱۹۸) کے اوائل کے دوراں ہوا۔ اسطرح گو اس کارواں کے لوگ سالم رہ گئے۔ مگر اہل اسلام کو اس سے مالی آسودگی الحمدللہ حاصل ہوئی۔

معرکہ احد

اسلام کے اعلیٰ معرکہ(۱۱۹۹) کے دوراں اہل مکہ کے سرکردہ رؤساء وامراء مارے گئے۔ اسلئے اس سے اہل مکہ کو حد سے سوا صدمہ ملا۔ ہر آدمی اس ہار سے ملول ہوا۔ مگر وہ لوگ کہ اس معرکہ کے دوراں سگے محارم سے محروم ہوئے وہ اوروں سے اور سوا اداس وملال ہوئے۔ او راس روگ سے ہر آدمی مکمل ولولہ سے مملو لڑائی کا دلدادہ ہوا۔ ملحدوں کو معلوم ہوا کہ وہ سارا مال کہ کارواں(۱۲۰۰) لے آکر کامگار ہوا وہ مال مع سود اور کمائی کے رکھا ہوا ہے۔ سارے رؤسائے مکہ رائے وصلاح کے لئے اکٹھے ہوئے، کہ اس مال کے اصل سرمائے کو حصے حصے کر کے سارے حصص کو مالکوں کے حوالہ کر کے اسکی کمائی لے کر لڑائی کے لئے مکمل اسلحہ اور دوسرے ساماں کے حصول کے لئے سعی ہو۔ اس رائے کو سارے لوگوں کی ہاں حاصل ہوئی۔ اور آدھے لاکھ طلائی سکے(۱۲۰۱) اس مال کی کمائی، اس کام کے لئے اکٹھے کئے گئے۔

لڑائی کے دوراں عروسوں کا کردار

الحاصل مکہ والے دھوم دھام سے لڑائی کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اور عروسوں کو ہمراہ کر گئے، کہ ہر اک کی گھر والی ولولہ والے مصرعے کہہ کر لڑاکوؤں کے دلوں کو گرمائے گی۔ اور اگر کوئی کمر دکھا کر دوڑ لگائے گا۔ اسے عار دلا کر روکے گی اور حوصلہ دلائے گی۔ اور وہ اس احساس سے کہ اسکی گھر والی کی رسوائی کا دھڑکا ہے دل کھول کر صدر ٹھوک کر لڑے گا۔ اسی طرح

حارثہ(۱۱۹۸) جمادی الثانیہ(۱۱۹۹) بدر(۱۲۰۰) ابوسفیان کا قافلہ تجارت(۱۲۰۱) پچاس ہزار دینار۔

beststudybooks.wordpress.com

ادھر ادھر کے گاؤں اور امصار کو ہرکارے دوڑائے کہ اس لڑائی کے حصے دار ہوں۔ اسطرح سی صد(۱۲۰۲) مردوں کا عسکری گروہ اکٹھا ہوا۔ سو کم آٹھ سو آدمی درع اوڑھے، دو سو گھوڑے، سی صد سواری، اور اک کم سولہ مادام(۱۲۰۳) لئے دھوم دھام سے ماہ صوم سے اگلے ماہ کے اوائل کے دوراں رواں ہوا۔ سرکردگی مکہ کے اک سردار(۱۲۰۴) کے حوالہ ہوئی۔

عم رسول(۱۲۰۵) سارے احوال لکھ گئے اور اک ہرکارہ کو دے کر رسول اللہ کو ارسال کئے اور اسے کہا: کہ اک دم رہروی کر کے سہ سحر کے دوراں رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو مطلع کردو! رسول اللہ اس امر سے مطلع ہوئے۔ اور دو ہمدم(۱۲۰۶) اہل مکہ کے گروہ سے آگاہی کے لئے ارسال کئے۔ وہ لوٹ آئے اور کہا کہ: مکہ والوں کا عسکری گروہ ادھر سے معمولی سا دور ہے۔ اسلئے رسول اکرمؐ کے ہمدم مصرِ رسول(۱۲۰۷) کی رکھوالی کے لئے اسکے اردگرد کھڑے ہوگئے۔ سحر ہوئی رسول اکرمؐ سارے ہمدموں کو صلاح کے لئے مدعو کر گئے اور ہر اک سے رائے لی۔

عمومی رائے لوگوں کی محصور رہ کر لڑائی کی رہی۔ اسی طرح معمر ہمدموں کی رائے آئی کہ ادھر ہی رہ کر معرکہ ہو۔ اسکے علاوہ رسول اکرمؐ اس رائے کے حامل رہے کہ گمراہ حملہ آور ہوں اور مسلم مرد آگے آ کر معرکہ آراء ہوں اور ہر مسلم مادام گھر کی سطح سے روڑے مار مار کر گمراہوں کو گھائل کرے۔ رسول اللہؐ کا کلام ہوا کہ:

”وہ مساء کو سو گئے۔ اس دوراں اسطرح کے سماں(۱۲۰۸) دکھائے گئے کہ رسول اکرمؐ اک محکم درع اوڑھے ہوئے ہے اور اک گائے حلال ہو رہی ہے۔“

کہا کہ:

”محکم درع“ سے مراد مصرِ رسول ہے اور ”گائے کٹ رہی ہے“ سے مراد ہے کہ مرے کئی ہمدم مرگِ معرکہ(۱۲۰۹) سے مالا مال ہوں گے۔ اسلئے مری رائے ہے کہ ادھر ہی رہ کر لڑائی ہو۔ اسی طرح اس سماں(۱۲۱۰) کے دوراں مری صمصام دکھائی دی کہ اسے لہرا کر ہلا رہا ہوں۔

(۱۲۰۲) تین ہزار (۱۲۰۳) عورت (۱۲۰۴) ابوسفیان (۱۲۰۵) عباس (۱۲۰۶) انس اور موئس (۱۲۰۷) مدینہ

(۱۲۰۸) خواب۔ (۱۲۰۹) شہادت (۱۲۱۰) منظر (خواب)

اس سے اسکا اگلا حصہ ٹوٹ کر گرا۔ اسی طرح اسی صمصام کو مکرر ہلا رہا ہوں اس دوراں وہ اول حال سے عمدہ ہوگئی۔"

سو اس سماں کے دوراں "صمصام" سے مراد ہمدموں کی ٹولی ہے کہ وہ اعداء کے لئے صمصام کی طرح ہے "اول وہ ہلائی سو اسکا اگلا حصہ ٹوٹا" اس سے مراد ہے کہ کئی ہمدم اس معرکہ کے دوراں کام آکر اور مر کر کامگار ہوں گے "مکرر وہ ہلائی" مراد ہے کہ اگلے مرحلے کے دوراں معرکہ سر ہوا۔

اسی طرح ڈھکی گمراہی کے حامل سرسری مسلم ولد سلول سے رائے لی گئی۔ اس کی رائے وہی رہی کہ دوسرے لوگوں کی رہی۔ مگر وہ کم عمر لوگ کہ اسلام کے عالی معرکہ اولیٰ سے محروم رہے۔ وہ مرگ معرکہ کے دلدادہ اس عمومی رائے کے الٹ رائے دے گئے اور کہا: ہم آگے گام اٹھا کر حملہ آور ہوں گے۔ اور اگر ہم ادھر ہی رہے سو ہم کم حوصلہ ڈرے ہوئے، اور دل کے ہلکے معلوم ہوں گے۔ اس رائے کے لئے حد سے سوا مصر ہوئے۔ اور ڈٹ گئے۔ اسی طرح کی رائے ولد مالک،(۱۳۱۱) سعد،(۱۳۱۲) اور عم رسول(۱۳۱۳) کی رائے رہی، مآل کار رسول اکرمؐ اس ٹولے کا ولولہ اور دلدادگی کا احساس کر کے اس رائے کے حامی ہوگئے۔ اور مصر رسول سے آگے کی راہ لے کر لڑائی کے لئے مکمل آمادہ ہوگئے عصر کی صلاہ ادا کر کے رسول اکرم گھر گئے۔ دو ہمدم والد اسماء اور عمر ہمراہ گئے۔ اسی دوراں سعد(۱۳۱۴) اور اک دوسرے ہمدم لوگوں کو اس امر کا احساس دلا گئے کہ رسول اللہ لوگوں کے اصرار سے آمادہ ہوئے حالاں کہ اللہ کے رسول وحی کی ورود سے مالا مال ہے۔ ہمارے لئے اہم ہے کہ رسول اللہ کی رائے کو آگے رکھ کر اسکے عامل ہوں، اسلئے اولیٰ ہوگا کہ اس امر کو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی رائے کے حوالہ کر دو۔

ادھر رسول اللہ اکرمؐ دو درع اوڑھکر اور مسلح ہو کر گھر سے آگئے۔

ہمدم کہہ اٹھے کہ: اے اللہ کے رسول! ہر وہ امر کہ اولیٰ ہو، کر دے۔ ہمارا اصرار اللہ کے رسول کی عمدہ رائے کے عکس ہے۔ کہا:

(۱۳۱۱) نعمان (۱۳۱۲) بن عبادہ (۱۳۱۳) حمزہ (۱۳۱۴) سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر

"ہر رسول کے لئے حرام ہے کہ مسلح ہو کر اسلحہ رکھ دے الا آں کہ اللہ کے اعداء سے لڑائی لڑ لے۔ سو اللہ کا اسم لے کر راہ لو! ہر وہ حکم کہ اسے دوں وہ کرو! اور معلوم کر لو کہ اگر ڈٹے رہو گے اللہ کی مدد و کامگاری کے اہل ہو گے۔"

عسکر اسلام کی رہروی

سردار اسحار(۱۲۱۵) کی عصری صلاہ ادا کر کے دس سو کا عسکر لے کر رسول الملاحمؐ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) حرم رسول سے رواں ہو گئے۔ اک اسم "سعد" کے حامل دو ہمدم(۱۲۱۶) درع اوڑھے رسول اللہؐ کے آگے آگے رہے۔

سماں اس طرح کا ہے کہ رسول اللہ کی سواری گھوڑا ہے گھڑ سوار رسول کا کارواں دھوم دھام سے سوئے معرکہ رواں دواں ہے۔ اس لمحہ کہ احد کا اکھاڑہ معمولی سا دور رہا "دور و "لوگوں(۱۲۱۷) کا سردار ولد سلول سہ صد آدمی لے کر اسلامی عسکر سے الگ ہو کر لوٹا اور کہا کہ: مری رائے رد کر دی گئی۔ سو ہم کس لئے مر کر رائگاں ہلاک ہوں؟ ہماری رائے کی رو سے اس کاروائی کو لڑائی سے کہاں سروکار ہے اور کہاں کا واسطہ ہے؟

رسول اکرمؐ کے ہمراہ اک سو کم آٹھ سو آدمی رہ گئے۔ اس عسکر کے سو آدمی ہی درع اوڑھے اور کل دو گھوڑے رہ گئے۔ اک رسول اللہ کا، اور دوسرا اک اور ہمدم(۱۲۱۸) کا۔

اولاد مسلمہ کا گروہ اور اوس کے اک گروہ(۱۲۱۹) کا ارادہ ہوا کہ ولد سلول کے ہمراہ لوٹے مگر معاً اللہ سے حوصلہ ملا اور رک گئے۔

مساء کو صلاہ ادا کر کے ادھر ہی رسول اللہ مع ہمراہوں کے رہ گئے، لوگ سو گئے۔ اور مسلمہ کے لڑکے محمد رکھوالی کے لئے کھڑے رہے۔

اس لمحہ کہ سحر معمولی دور رہ گئی۔ رسول اکرمؐ رواں ہو گئے۔ احد سے ادھر اک محل آ کر سحری صلاہ ادا کی۔

(۱۲۱۵) سردار ایام یوم الجمعہ (۱۲۱۶) سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ (۱۲۱۷) منافق (۱۲۱۸) ابو بردہؓ (۱۲۱۹) بنی حارثہ

صلاہ ادا کر کے رسول اللہ لڑائی کے واسطے ہمدموں کی اصلاح (۱۲۲۰) کے لئے لگ گئے۔ داو ردس کم ساٹھ سہام کار (۱۲۲۱) کو احد کے اک حصے لا کر رکھوالی کے لئے کھڑا کر گئے۔ اور کہا کہ: ہر حال ادھر ہی ڈٹے رہو گو ہم کامگار ہوں، کہ ہم کو ہار ہو، اور گو ہم کو عدو مار رہا ہو۔ مگر کسی طور اس سے دور رہو کہ ادھر سے ہلو اور ٹلو۔ اہل مکہ سی صد (۱۲۲۲) عام سواری کے علاوہ دوسو گھوڑے لائے۔ سی صد (۱۲۲۲) کے عسکر سے اک سو کم آٹھ سو آدمی دروع (۱۲۲۳) اوڑھے ہوئے، آئے۔ اسکے علاوہ اک کم سولہ عروسوں کو ہمراہ عسکر لائے۔ اسلئے کہ ہر اک مصرعے گا گا کر مردوں کو ولولہ دلائے گی۔

اک مادام، اسلام کے والی سادس، اہل اسلام کے ماموں کی والدہ (۱۲۲۴) آئی، اک عکرمہ کی گھر والی (۱۲۲۵) اور اسکی ساس اور اسی طرح مس کی لڑکی (۱۲۲۶) آئی۔ اسی طرح والئی مصر عمرو کی گھر والی، (۱۲۲۷) اور سعد کی لڑکی طلحہ کی گھر والی (۱۲۲۸) اور مالک کی لڑکی (۱۲۲۹) اور اسی طرح عمرہ آئی۔

اسی طرح مکہ کے اعلی گھروں سے وہاں وہ لوگ اور عروسوں کو لائے، سوائے مالک کی لڑکی (۱۲۲۹) اور عمرہ کے، دوسری ہر اک مادام آگے کو اسلام کو گلے سے لگا کر مسلم ہو گئی۔ وللہ الحمد

اسی طرح اس لڑائی کے دوراں گمراہوں کے عسکر کے ہر حصے کا سردار (صمصام الٰہی (۱۲۳۰) عکرمہ، عمرو اور دو اور سرکردہ (۱۲۳۱)) آگے دور کے دوراں اسلام لا کر مسلم ہوا۔ والحمد للہ۔

لڑائی گرم ہو گئی

عسکر مکہ سے اول اوس کا سردار عمرو کا لڑکا والد عامر عدو رسول آدھمکا۔ مکھوالوں کو اکسا اکسا کر لڑائی کے لئے آمادہ کر کے وہاں وارد ہوا۔ دور لا علمی کے دوراں اک مرد صالح کے طور اسکی دھوم رہی مگر اسلام کی آمد سے حسد کا مارا اسلام سے روگرداں ہوا۔ مارے حسد کے مکہ آ کر وہاں کے لوگوں سے کہا کہ: ہم سے آگاہ ہو کر اوس کے لوگ ادھر کو مائل ہوں گے۔ وہاں معرکہ

(۱۲۲۰) صف بندی شروع کی (۱۲۲۱) تیر انداز۔ (۱۲۲۲) تین ہزار (۱۲۲۳) زرہیں (۱۲۲۴) ہند حضرت معاویہؓ کی والدہ ماجدہ (۱۲۲۵) ام حکیم بنت حارث اور فاطمہ بنت ولید (۱۲۲۶) برزہ بنت مس (۱۲۲۷) ریطہ بنت شیبہ (۱۲۲۸) سلافہ بنت سعد (۱۲۲۹) خناس (۱۲۳۰) خالد بن ولید (۱۲۳۱) صفوان بن امیہ اور عبداللہ بن ابی ربیعہ۔

گاہ کے اکھاڑے آکر اوس کو صدا دی مگر وہ اسکی صدا کو رد کر گئے اور وہ عار لے کر لوٹا۔ اسطرح اسکی ساری سعی لاحاصل رہی۔ اسی کا لڑکا (۱۲۳۲) اہل اسلام سے ملکر گمراہوں سے لڑا۔ اس سحر اہل اسلام سے رسول اکرمؐ کے عم مکرم اسد اللہ واسد رسولہ، (۱۲۳۳) مکرم طلحہ، مکرم علی، مکرم سعد (۱۲۳۴)، اور دوسرے کئی ہمدم رسول دلاوری سے ڈٹ کر لڑے اوائل سحر کے دوراں مسلم کا مراں رہے اہل اسلام کا پلہ کارگر رہا۔ اور گمراہ الٹے گام اکھاڑے سے دور ہوگئے۔ اور گمراہ عروسوں حمے ہاں آئے۔

ادھر سہام کاروں کی وہ ٹولی کہ درہ کی رکھوالی کے لئے لگائی گئی۔ وہ ٹولی اہل اسلام کی کامگاری سے مطلع ہوکر درے سے اکھاڑے آگئی کہ مال معرکہ اکٹھا کر سکے گو کہ اسکے سردار (۱۲۳۵) دس ہمراہوں کے ہمراہ رکے رہے اور اس ٹولی کو اصرار کر کے روکا مگر وہ اس سردار کے حکم سے روگرداں رہی کہ معرکہ سر ہوا۔ حالاً کاہے کو ادھر ٹھہر کر مال معرکہ سے محروم ہوں۔

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اور اس سردار کی اس حکم عدولی سے معاملہ الٹا۔ گمراہوں کے اک سردار (صمصام الہی) (۱۲۳۶) کو معلوم ہوا کہ وہ درہ کھلا ہے وہ اک دم لوٹ کر اس گھاٹی سے حملہ آور ہوا۔ وہاں دس کے دس ہمدم مع سردار کے سر دھڑ وار گئے۔ اس اک دم کے حملہ سے اہل اسلام کے حواس گم ہوگئے۔ دس کم اسی ہمدم رسول مارے گئے۔ اودوسرے حوصلہ ہار گئے۔ رسول اللہ گھر گئے، ہر سو گمراہ ہی گمراہ حاوی ہوگئے۔ رسول اکرم کا روئے اطہر گھائل ہوا۔ موصلہ ٹوٹا۔ لوہے کی کلاہ سر کے وسط گھس گئی اور اسکا کڑا اگڑ کر اٹکا۔ گمراہ آگے آئے۔ اور رسول اللہ کو روڑے مارے۔ رسول اللہ کی کروٹ کو گھاؤ لگا اور والد عامر کے کھدے ہوئے اک گڑھے کے وسط گر گئے مکرم علی کرمہ اللہ آگے ہوئے اور رسول اللہ کو وہاں سے اٹھا کر لائے طلحہ مددگار ہوئے۔ گڑے ہوئے لوہے کے کڑے کو گال سے اک اور ہمدم (۱۲۳۷) ڈاڑھوں سے الگ کر گئے۔

(۱۲۳۲) حضرت حنظلہ (۱۲۳۳) حمزہ (۱۲۳۴) سعد بن الربیع (۱۲۳۵) عبداللہ بن جبیر (۱۲۳۶) خالد بن ولید۔

(۱۲۳۷) ابوعبیدہ بن الجراح

bestudubooks.wordpress.com

اہل الحاد کا ارادہ ہوا کہ وہ مسلم کہ ہمارے لئے رسول اللہ سے رکاوٹ ہو گئے ہوں سو اس طرح کے اہل اسلام کو آگے سے ہٹا کر رسول اللہ کے سر آ کر حملہ آور ہوں اسلئے وہ اک دم حملہ آور ہوئے مگر مسلم حائل ہو گئے دس ہمدم ادھر ہی کام آ گئے۔ اک ہمدم سماک (۱۳۳۸) کمر کو ڈھال کر کے رسول اکرم کے آگے کھڑے ہو گئے۔ اہل الحاد سہام مار مار کر اسکی ساری کمر کو گھائل کر گئے۔ مگر وہ ڈٹے رہے۔

علم اٹھائے اک ہمدم (۱۳۳۹) رسول اکرمؐ کے آگے ڈٹ کر لڑے اور مآل کار اک گمراہ عمرو (۱۳۴۰) کے وار سے کام آ گئے۔ عمرو کو لگا کہ رسول اللہ کام آ گئے۔ اسلئے وہ دوڑا دوڑا اہل الحاد کے ہاں آ کر دعویٰ کر ڈالا کہ رسول اللہ کو مار ڈالا۔

اس ہمدم مس (۱۳۳۹) کی لواء علی کرمہ اللہ کو ملی۔

اسد اللہ عم رسول کے حملوں سے گمراہ لوگ سہمے سہمے اور ہراساں ہو گئے۔ گمراہوں کا علم اٹھائے ارطاہ (۱۳۴۱) اور والد طلحہ کے لڑکے عم رسول کی صمصام سے مردار ہوئے۔ اور کئی گمراہ ہلاک کئے اور دلاوری کے گوہر دکھائے۔ مآل کار ولد مطعم کے کالے مملوک (۱۳۴۲) کے دور سے مارے گئے سہم کے کاری وار سے گھائل ہوئے اک دو گام آگے آئے مگر لڑکھڑا کر گر گئے۔ اور روح اطہر دھڑ سے الوداع ہوئی۔ وہی کالا مملوک (۱۳۴۲) معرکہ مکہ مکرمہ کے ورے درگاہ رسول اکرم آ کر اسلام سے مالا مال ہوا۔ اور مآل کار اک کلاں ملحد اور ادعائی رسول (۱۳۴۳) کو مار کر عم رسول کی مرگ کا صلہ ادا کر ڈالا۔ اس ملحد کا دعویٰ ہوا کہ: وہ اللہ کا رسول ہے اور امر وحی کے لئے رسول اکرمؐ کا حصہ دار ہے۔

اک گمراہ والد عامر (۱۳۴۴) کے لڑکے رسولؐ اللہ کے ہمراہ ملحدوں سے لڑے۔ ولد اسود (۱۳۴۶) کے اک وار سے اللہ کے لئے کام آ گئے۔ رسولؐ اکرمؐ کا کلام ہوا کہ:

”ملائکہ کرام کا اک گروہ اسکے مردہ“ دھڑ کو دھو رہا ہے۔“

(۱۳۳۸) ابو دجانہ (۱۳۳۹) مصعب بن عمیر (۱۳۴۰) عمرو بن قمیہ (۱۳۴۱) ارطاۃ بن شرحبیل اور عثمان بن ابی طلحہ (۱۳۴۲) وحشی بن حرب (۱۳۴۳) مسیلمہ کذاب (۱۳۴۴) ابو عامر فاسق (۱۳۴۵) شداد بن اسود (۱۳۴۶) غسیل الملائکہ حضرت حنظلہ

اسی لئے وہ ”ملائکہ کے دھلے ہوئے“ کہلائے۔ گھروالی سے **معلوم** ہوا کہ سہاگ کے لمحوں کے دوراں صدائے معرکہ آئی وہ اک دم معرکہ گاہ رواں ہوئے۔ اور اسی طرح اللہ کے لئے سر دھڑ وار گئے۔

الحاصل اہل اسلام ہر سو سے گھر گئے۔ لڑائی گھمساں کی ہوگئی۔ اک عدو اللہ کی اک عالی مکاں سے اس صدا کہ: محمد مار ڈالے گئے۔ سے اہل اسلام کے حواس گم ہوگئے، اور الم وصدمہ کی اک لہر ہر سو دوڑ گئی۔ ولد مالک کے عم مکرم (۱۲۴۷) کو عمر اور طلحہ کئی ہمدموں کے ہمراہ لڑائی سے ہٹے دکھائی دے گئے کہا:

> ”کس لئے ادھر آئے ہو؟ کہا کہ: رسول اللہؐ اللہ کے لئے کام آگئے کہا کہ: سو ہماری عمر کس کام کی؟ اٹھو! اور اس کام کے لئے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اسکے لئے سر دھڑ وار گئے، سر دے دو! اور اس کلام کو کہہ کر آگے ہوئے۔“

اور سعد (۱۲۴۸) سے کہا کہ: اے سعد! ہم کو احد کے ہاں سے دار السلام کی مہک آرہی ہے۔ اور ڈٹ کر لڑے۔

مآل کار اللہ کے لئے سر دھڑ وار گئے۔ ولد مالک کا کہا ہے کہ: مرے عم مکرم کو دس کم اسی گھاؤ لگے اور امام محمدؒ (۱۲۴۹) کا لکھا ہے کہ اسی سے سوا گھاؤ لگے۔

اسی دوراں رسول اکرم کی آمد ہوئی ولد مالک (۱۲۵۰) رسول اللہ کی آمد سے آگاہ ہو کر سرور کے مارے اک دم اہل اسلام کو صدا دے گئے کہ:

لوگو! عمدہ اطلاع ہے کہ اللہ کا رسول ادھر ہے۔ سارے ہمدم اس اطلاع سے آگاہ ہو کر ادھر آ کر اکٹھے ہوگئے۔ رسول اکرمؐ وہاں سے اک گھاٹی آئے۔ والد اسماء (۱۲۵۱) عمر، علی، طلحہ، ولد عوام (۱۲۵۲) ولد صمہ (۱۲۵۳) اور دوسرے ہمدم ہمراہ رہے رسول اکرمؐ کے گھاؤ سے مسلسل لہو رِس رِس کر گرا۔ اسلئے دم ٹوٹا ٹوٹا سا لگا۔ وہاں صلوٰہ ادا کی ہمدم ہمراہ رہے۔

(۱۲۴۷) حضرت انس کے چچا انس بن نضر (۱۲۴۸) سعد بن معاذ (۱۲۴۹) امام بخاری (۱۲۵۰) کعب بن مالک (۱۲۵۱) ابوبکر (۱۲۵۲) زبیر (۱۲۵۳) حارث بن صمہ

اک گمراہ گھڑسوار (۱۲۵۴) اس ارادہ سے وہاں وارد ہوا کہ رسول اکرم کو مار ڈالے۔ ہمدم آگے ہوئے مگر رسول اکرم کے حکم سے رک گئے اور رسول اکرمؐ آگے ہوئے ولد صمہ سے اک رمح (۱۲۵۵) لے کر اس سے اسکی گدی کو مارا۔ وہ گمراہ اٹھا گو کہ وار معمولی لگا مگر کاری رہا اور الٹے گاموں دوڑا۔ اہل مکہ کے ہاں آکر حد سے سوا آہ آہ اور ہائے وائے کی۔ لوگوں کو اسکی ہائے وائے مکروہ لگی کہا کہ: اک معمولی وار سے حد سے سوا کراہ رہے ہو؟ کہا کہ: اس امر سے لاعلم ہو کہ محمد کا ہم سے کلام ہوا ہے کہ: ’’مرے وار سے مروگے‘‘ اسلئے گو کہ معمولی گھاؤ ہے۔ مگر وار محمد کا ہے۔ اسلئے کاری ہے اگر وہ کسی کو رال (۱۲۵۶) سے مار دے سو وہ مر کر رہے۔

مآل کار اسی وار سے مردار ہوا۔ اسکے گھوڑ کا اسم ’’ ‘‘ ہے اور اس طمع سے اسکو کھلا کھلا کر موٹا کر کے رکھا کہ وہ گھوڑا مری سواری ہوگی۔ اور سوار ہو کر رسول اکرم کو مار ڈالوں گا۔ اسکا ارادہ مکہ مکرمہ ہی سے اسطرح کا رہا۔ رسول اکرم کو اس کا ارادہ معلوم ہوا کہا کہ:

’’اسکو مرگ مرے ہی وار سے آئی گی اگر اللہ کا ارادہ ہوگا۔‘‘

اس طرح احد کی لڑائی کے دوراں وہ رسول اکرم کے وار سے مرا اور رسول اکرم کا کلام اٹل رہا۔ ادھر لڑائی رک گئی۔ اسی دوراں مکرم علی کرمہ اللہ اور اسکی گھر والی رسول اکرم کی لاڈلی لڑکی (۱۲۵۷) ہر دو آئے اور رسول اللہ کے گھاؤ سے لہو کو دھو ڈالا اسی طرح سر اطہر کو دھو گئے۔

ادھر گمراہوں کے لوگ اکٹھے ہوئے اور مارے گئے اہل اسلام کے دھڑ ٹکڑے ٹکڑے کر کے کاٹ ڈالے۔

طرح طرح کے کئی کردار

اس لڑائی کے دوراں کئی طرح کے کردار لوگوں کو معلوم ہوئے۔

اک آدمی مسمی عمرو (۱۲۵۸) کہ مدام اسلام سے دور رہا مگر معرکہ احد کے دوراں اسکا دل اک دم اسلام سے معمور ہوا۔ کلمہ کہہ کر صمصام اٹھائی اور لڑائی کے لئے کمر کس لی۔ سارے لوگ

(۱۲۵۴) ابی ابن خلف (۱۲۵۵) نیزہ (۱۲۵۶) یعنی تھوک دے کسی پر (۱۲۵۷) فاطمہ (۱۲۵۸) عمرو بن ثابت عرف اصیرم

اس سے لاعلم رہے مآل کار اس لمحہ کہ اسکے گروہی لوگ (۱۲۵۹) سکے لوگوں کے مردہ دھڑوں کی ٹوہ کے لگے معاً عمرو دکھائی دے گئے۔ اسکے ہاں آئے معمولی سی روح رکی ہوئی معلوم ہوئی اس سے سوال ہوا کہ: کس لئے آئے ہو؟ گروہی حوالہ سے کہ اسلام کے حوالہ سے؟ کہا: مسلم ہو کر وارد ہوا ہوں اور رسول اکرم کا حامی ہو کر لڑا سو مرا حال دکھائی دے رہا ہے۔ اور اسی گھڑی روح دھڑ سے الگ ہوگئی گو کہ ہر طرح کے اوراعمال صالحہ اور صوم وصلوہ سے محروم رہے مگر اسلام اور معرکہ آرائی کے عمل سے دارالسلام کے اہل ٹھہرے۔

اسی طرح اک اور آدمی (۱۲۶۰) معرکہ احد کے ذوراں اہل اسلام کے ہمراہ دلاوری سے ڈٹ کر لڑا، کئی گمراہ مردار کیئے، رسول اللہ کے ہمدم اس کی کاروائی سے مسرور ہوئے۔ مآل کار وہ گھائل ہوا ہمدم اسے معرکہ گاہ سے اٹھا کر دور (۱۲۶۱) لے آئے۔ وہاں اسکی کاروائی سراہی اور دارالسلام کی سروروالی اطلاع دی۔ کہا کہ: کس امر کو سراہ رہے ہو؟ واللہ! مری لڑائی سراسر گروہی لڑائی رہی اور گروہ کا حامی ہو کر لڑا ہوں سو مآل کار اسی اسلحے سے دھڑ کو مارڈالا کہ اس سے دوسرے ملحد اس کے وار سے مرے۔ رسول اللہ کا اسکے لئے کلام ہوا کہ وہ آگ والوں سے ہے۔

ادھر اسرائلی گروہ کا اک آدمی (۱۲۶۲) اٹھا اور کہا: اے گروہ ھود! واللہ ساروں کو علم ہے کہ اس گھڑی محمد کی مدد (معاہدہ کی روسے) ساروں کے سر عائد ہے۔ مگر وہ لوگ رکے رہے اور وہ اسرائلی، صمصام حمائل کر کے معرکہ گاہ وارد ہوا اور لڑائی کر کر کے مآل کار عدو کے وار سے مرا۔ رسول اکرمؐ اس سے مسرور ہوئے اور اسکی مدح کی۔

اک دکھاوے کا ادعائی مسلم (۱۲۶۳) معرکہ احد کے دوراں رسول اللہ کے ہمراہ حصہ دار ہوا مگر اک مرحلہ کے دوراں اک ہمدم رسول (۱۲۶۴) کو عمداً مارڈالا اور اہل مکہ کے ہمراہ مکہ کو دوڑا۔

اک عرصہ وہاں رہ کر رسول اللہ سے رحم کا سائل ہوا۔ مگر اسکا سوال رد ہوا۔ اک عرصہ وہاں رہ کر حرم رسول لوٹا اسطرح سے کہ لوگ لاعلم ہوں مگر رسول اللہ اس سے آگاہ ہوگئے رسول

(۱۲۵۹) بنی عبدالاشہل (۱۲۶۰) قزمان۔ (۱۲۶۱) دار بنی ظفر (۱۲۶۲) بنی قینقاع کا یہودی مخیریق جو پکا عاشق رسول تھا

(۱۲۶۳) حارث بن سوید بن صامت منافق (۱۲۶۴) مجذر بن زیاد بلویؓ

اکرم کا داماد رسول (۱۲۶۵) کو حکم ہوا کہ: اسے مار ڈالو! سو داماد رسول کے وار سے وہ آگ کا راہی ہوا ادھر مکہ کے اک ملحد و گمراہ آدمی (۱۲۶۶) کو معلوم ہوا کہ مکہ کا سردار (۱۲۶۷) اک کماں سے عم رسول (۱۲۶۸) کے روئے اطہر کو مار رہا ہے اسکو وہ امر مکروہ لگا اور لوگوں سے کہا کہ: وہ مکہ والوں کا کلاں سردار ہے اور اولاد عم سے اسطرح کا سلوک کر رہا ہے۔

وہ سردار مکہ اک دم ٹھٹھکا اور اس امر کو روک کر کہا کہ: ہمکو ٹھوکر لگ گئی۔ اسلئے اس سے دور رہو کہ کسی اور کو اس معاملہ سے آگاہ کر دو!

وہ سردار کوہ احد کے سر آکر اہل اسلام سے ہمکلام ہوا کہ: اس معرکہ سے معرکہ اولیٰ کا صلہ ادا ہوا۔ اس معرکہ کے دوراں ہمارا الٰہ (۱۲۶۹) حاوی رہا۔ رسول اللہ کے حکم سے مکرم عمر کہہ اٹھے کہ: اللہ ہی حاوی اور عالی ہے ہمسری کہاں کی؟ ہمارے لوگ دار السلام کو راہی ہوئے۔ اور گمراہوں کے مرے ہوئے دائمی آگ کے رہرو ہوئے۔

لڑائی کا حاصل

اس معرکہ کے دوراں مکہ والوں کے آٹھ کم سی سردار (۱۲۷۰) مارے گئے۔ اور اہل اسلام کے دس کم اسی ہمدم رسول اللہ کے لئے کام آئے۔

کئی کلاں اور گرامی ہمدموں کی مرگ کا صدمہ اہل اسلام کو ملا اور اہل اسلام کو درس حاصل ہوا کہ: اگر رسول اکرم کی حکم عدولی ہوگی سو اسکا مآل دکھ، درد اور گھاٹے کا ہوگا۔ وہ گھڑی اسلام والوں کے لئے الم اور ملال کی گھڑی رہی۔ اسی طرح اس معرکہ کے دوراں کھرے اور کھوٹے مسلم معلوم ہوگئے۔ اور اللہ کے معاملہ کا علم ہوا کہ گاہے گمراہ حاوی ہوں گے اور گاہے مسلم کامگار رہوں گے مگر مآل اہل اسلام کا ہے اسلئے کہ اگر سدا اہل اسلام ہی کامگار رہوں سو امکاں ہے کہ دل اکڑ سے مملو ہوں اور اللہ سے کٹ کر دور ہوں۔ گاہے گاہے اگر ہار ہوگی سو ہر مسلم اللہ کے آگے کم مائےگی دکھائے گا اور اس سے لو لگائے گا، اسی سے مدد کا سوال کرے گا اور اسی کو سہارا کرے گا۔

(۱۲۶۵) حضرت عثمان (۱۲۶۶) حلیس بن زیاد کنانی (۱۲۶۷) ابوسفیان (۱۲۶۸) حمزہ (۱۲۶۹) ہبل نامی بت

(۱۲۷۰) ۲۲

معرکہ حمراء الاسد

اہل مکہ معرکہ احد سے لوٹ کر روحاء آکر ٹھہرے وہاں احساس ہوا کہ کام ادھورا رہا ہے۔ ہم محمدؐ کے کئی ہمدموں کو مار کر کئی کو گھائل کر کے آگئے۔ سو اگر ہم لوٹ کر اک دم حملہ آور ہوں ہمارے لئے اک عمدہ امر ہوگا اہل اسلام کا حوصلہ اور مورال گرا ہوا ہوگا ہر آدمی گھائل ہے اسلئے اہل اسلام کی مکمل ہار اک سہل معاملہ ہوگا مگر اک آدمی (۱۲۷۱) اٹھا اور کہا:

مکہ لوٹو! اسلئے کہ محمد کے ہمراہی ولولہ سے معمور ہوں گے۔ اسلئے امکاں ہے کہ دوسرا حملہ لاحاصل رہے۔ اور ہار کا عار لے کر لوٹو۔

اہل مکہ کے اس مکالمہ کی اطلاع رسول اللہؐ کو اگلی سحر کو اک اطلاع رساں سے ملی۔ اسی گھڑی اک ہمدم مکرم (۱۲۷۲) کو ارسال کر کے سارے لوگوں کو سرعام مطلع کر ڈالا کہ: ہر آدمی رہروی کے لئے کمر کس لے اور وہی ہمراہ ہوں کہ احد کی لڑائی لڑی ہے۔ سارے ہمدم گو کہ لہولہاں اور آرام سے محروم رہے مگر اک صدائے رسول سے لڑائی کے لئے اک دم آمادہ ہوگئے۔

ماہ صوم سے اگلی ماہ کی سولہ کو حرم رسول سے رواں ہو کر حمراء الاسد آٹھہرے۔ حمراء الاسد حرم رسول سے آٹھ دس کوس دور ہے وہاں کا اک سردار (۱۲۷۳) احد کی ہار کا معلوم کر کے دلاسہ کے لئے رسول اللہ کے ہاں وارد ہوا۔ اور احد کے دوراں مارے گئے ہمدموں کے لئے رسول اکرم کو دلاسہ دے ڈالا۔ وہاں سے الوداع ہو کر روحاء آکر سردار مکہ (۱۲۷۴) سے ملا۔ سردار مکہ اس سے ہمکلام ہوا اور اس رائے کو اسکے آگے رکھا کہ: ہم لوٹ کر مکرر حملہ آور ہوں وہ سردار کہہ اٹھا کہ: معلوم ہے؟ محمد کی اک ٹڈی دل عسکر لے کر حملہ کے لئے آمد ہوئی ہے۔ وہ سردار اس امر سے حوصلہ ہار کر مکہ لوٹا۔ رسول اکرمؐ سہ سحر وہاں رہ کر حرم رسول لوٹ آئے۔

(۱۲۷۱) صفوان بن امیہ (۱۲۷۲) بلال (۱۲۷۳) معبد خزاعی (۱۲۷۴) ابوسفیان

والد سلمہ کی مہم (۱۲۷۵)

اگلے سال (۱۲۷۶) محرم الحرام کی اول سحر کو رسول اکرم کو اطلاع ملی کہ سلمہ مع ولد ام (۱۲۷۷) کے لوگوں کو رسول اللہ سے لڑائی کے لئے اکٹھا کر رہا ہے۔ رسول اللہ کا والد سلمہ کو حکم ہوا۔ وہ اک ٹولہ لے کر اولاد اسد سے لڑائی کے لئے گئے۔ ادھر اولاد اسد کو اس ٹولے کی آمد کی اطلاع ہوئی وہ الٹے گاموں دوڑ لگا گئے اور اہل اسلام کو اس مہم سے مال ملا۔

محرم کی اک اور مہم

اوائل محرم کی اک سوموار کو معلوم ہوا کہ اک گمراہ (۱۲۷۸) کی مساعی سے اک عسکر اکٹھا ہوا ہے۔ رسول اللہ کا اک ہمدم مکرم (۱۲۷۹) کو حکم ہوا۔ وہ گئے اور اس گمراہ کو مار کر اسکا سر کاٹ کر اک کھوہ آ کر رکے۔ اک مکڑی آئی اور اس کھوہ کے سرے کو گھر سے مسدود کر گئی۔ عدو ٹوہ کے لئے آئے مگر مکڑی کے گھر کو محسوس کر کے لوٹ گئے۔ وہ ہمدم سر لے کر وہاں سے رواں ہو کر حرم رسول آ کر وہ سر رسول اکرمؐ کے آگے لا کر رکھا رسول اکرمؐ مسرور ہوئے۔ اور اس ہمدم کو عصا عطا کر کے کہا کہ:

> ”اس لاٹھی کو لے کر دار السلام وارد ہو کر وہاں ٹہلو اسلئے کہ وہاں کم کم ہی کوئی ہوگا کہ لاٹھی کے ہمراہ ٹہل رہا ہوگا“ (۱۲۸۰)

وہ ہمدم ساری عمر اس عصا کے رکھوالے رہے اور مرگ کے لمحوں کے دوران اس امر کے موصی ہوئے کہ اس عصا کو گور کے وسط اسکے ہمراہ کوئی رکھ دے۔

گمراہوں کا دھوکہ

ماہ محرم الحرام سے اگلے ماہ کے اوائل کے دوران گمراہوں کے دو گروہوں (۱۲۸۱) کے لوگ مصر رسول آئے اور کہا کہ:

(۱۲۷۵) ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد (۱۲۷۶) ۴ھ (۱۲۷۷) اپنے بھائی طلیحہ کے (۱۲۷۸) خالد بن سفیان ہذلی (۱۲۷۹) عبداللہ بن انیسؓ (۱۲۸۰) تخصر بهذه فی الجنة فان المختصرین فی الجنة قلیل (۱۲۸۱) عضل اور قارہ

ہمارے کئی لوگ اسلام لائے اسلئے رسول اکرم سے کہا کہ:

ہمارے ہمراہ کئی اک ہمدموں کو ارسال کردو کہ احکام اسلام کا علم وہاں ہمدموں کے واسطے سے عام ہو اور کلام الٰہی کا درس وہاں ہر ہمدم لوگوں کو دے۔ رسول اکرم کا دس ہمدموں کو حکم ہوا کہ وہ اس ٹولے کے لوگوں کے ہمراہ رہرو ہوں اور ہمدم مکرم عاصم کو ہمدموں کا سردار کر ڈالا وہ لوگ رواں ہوئے۔ اس گھڑی کہ اک گھاٹ (۱۲۸۲) آئے۔ وہ لوگ دھوکہ کر کے کسر عہد کے لئے آمادہ ہوئے۔ اور اس گھاٹ کے مالک گروہ (۱۲۸۳) کے لوگوں کو صدا دی۔ وہ لوگ صمصاموں کو لئے آ گئے۔ سارے ہمدم اعداء سے گھر گئے ہمدم صمصام لے کر لڑائی کے لئے آمادہ ہوئے۔ مگر وہ لوگ کہہ اٹھے:

ہمارا ارادہ اہل مکہ سے مال کے حصول ہی کا ہے سارے ہمدم ہم سے آملو! ہمارا اللہ کو واسطہ کر کے عہد ہے کہ ہم اس امر سے دور ہوں گے کہ ہمارا کوئی آدمی کسی ہمدم کو مار ڈالے۔

عاصم اور اسکے دو ہمراہی (۱۲۸۴) اس عہد کو رد کر گئے اور کہا کہ: محال ہے کہ ہم کو ملحدوں کا عہد مسلّم ہو۔ اسلئے وہ لڑے اور لڑ لڑ کر مارے گئے۔ مگر دو سرے ہمراہی ملائمی سے کام لے گئے۔ اسلئے محصور ہو گئے۔ اور کس لئے گئے، اسی لمحہ اک ہمدم (۱۲۸۵) کہہ اٹھے کہ: کسر عہد کا اول معاملہ ہم سے ہوا۔ مگر آگے راہ کے دوراں کسی طرح سے اک کلائی کھول لی اور صمصام لہرائی مگر گمراہ دور دور رہے اور دور سے ہی اک روڑا مار کر مار ڈالا۔ اور ولد عدی (۱۲۸۶) اور دوسرے ہمدم (۱۲۸۷) کو لے کر مکہ آ گئے۔

اور ہر دو کا مکہ والوں سے سودا کر گئے۔ ولد عدی کے ہمراہی کو اک گمراہ (۱۲۸۸) کے امر سے اسکا مملوک (۱۲۸۹) حرم سے دور (۱۲۹۰) لے آئے۔ کئی لوگ اکٹھے ہوئے۔ وہ مملوک آگے ہوا اور اس ہمدم کو مار ڈالا۔ اور ولد عدی کامل ماہ حرام محصور ہی رہے۔ مآل کار گمراہوں کا ارادہ ہوا اور اسی طرح حرم سے دور (۱۲۹۰) لا کر ولد عدی کو سولی دے دی۔

(۱۲۸۱) عضل اور قارہ (۱۲۸۲) رجیع (۱۲۸۳) بنی ھذیل (۱۲۸۴) مرثد اور خالد (۱۲۸۵) عبداللہ بن طارقؓ (۱۲۸۶) خبیب (۱۲۸۷) زید بن دثنہ (۱۲۸۸) صفوان بن امیہ (۱۲۸۹) نسطاس (۱۲۹۰) مقام تنعیم (۱۲۹۱) قصہ بیر معونہ یعنی سریۃ القراء

دوسرا دھوکہ (۱۲۹۱)

اسی ماہ کے دوران مکر اور دھوکے کا اک اور معاملہ ہوا۔ وہ اسطرح کہ مالک کے لڑکے عامر کی رسول اللہ کے ہاں آمد ہوئی رسول اکرمؐ داعی اسلام ہوئے۔ مگر وہ گم صم رہا اور اسکے عکس کہا کہ:

اے رسول اللہؐ! اک ٹولہ ہمدموں کا ہمارے ہاں (۱۲۹۲) ارسال کردو! وہ وہاں اسلام کے داعی ہوں امکاں ہے کہ وہاں کے لوگ اسلام کو گلے لگا کر مسلم ہوں۔ کہا:

وہاں (۱۲۹۲) کے لوگوں سے کھٹکا ہے کہا کہ: ہمارا عہد ہے اور ہم اسکے مسئول ہوں گے۔ اسطرح رسول اللہ کا دس کم اسی کلام الٰہی کے ماہر ہمدموں کو حکم ہوا اور ولد عمرو ساعدی (۱۲۹۳) کو ہمدموں کا سردار کر گئے ولد صمہ (۱۲۹۴)، حرام، عروہ ولد اسماء السلمی۔ عامر اور دوسرے کئی اہل علم اور ماہر کلام الٰہی ہمدم اس کارواں کے رہرو ہوئے۔

وہ کارواں رواں ہوا۔ اس گھڑی کہ وہ اولاد عامر (۱۲۹۵) اور حرہ گروہوں کے وسطی حصے کے اک کرود (۱۲۹۶) آکر ٹھہرے۔ وہاں سے رسول اکرمؐ کا اک مراسلہ حرام کو دے کر کہا گیا: اس مراسلہ کو اولاد عامر کے سردار عامر (۱۲۹۷) کو دے آؤ! وہ گئے اور اس کو وہ مراسلہ حوالہ کر گئے۔ مگر اک دم ہولے سے اک آدمی کو کہا کہ: اسکو مار ڈالو! وہ آگے ہوا اور لاعلمی کے دوراں ہی وار کر کے ہمدم مکرم حرام کو مار ڈالا۔ اور عامر وہاں سے اٹھ کر اولاد عامر کے ہاں آدھمکا اور اولاد عامر کو ہمدموں کی ہلاکی کے لئے اکسا اکسا کر حرص و طمع دلائی مگر وہ لوگ اسکے عم عامر ولد مالک کے رسول اکرمؐ سے کئے گئے عہد کی رو سے اسکے حکم سے مکر گئے۔ وہ وہاں سے رسوا ہو کر رعل وعصی (۱۲۹۸) اور دوسرے گروہوں سے امداد کا سائل ہوا۔ وہ اسکی امداد کے لئے آمادہ ہو گئے اور سارے ملکر اک دم حملہ آور ہوئے۔ اور سارے ہمدموں کو دھوکہ سے مار ڈالا۔ اک ہی ہمدم (۱۲۹۹) مرگ سے رہ گئے اسکے علاوہ دو اور آدمی ولد محمد (۱۳۰۰) اور

(۱۲۹۲) نجد (۱۲۹۳) منذر (۱۲۹۴) حارث بن الصمہ (۱۲۹۵) بنی عامر اور حرہ بنی سلیم (۱۲۹۶) یعنی کنواں (۱۲۹۷) عامر بن طفیل (۱۲۹۸) عصیہ اور ذکوان (۱۲۹۹) کعب بن زید (۱۳۰۰) منذر

عمرو (۱۳۰۱) مرگ سے اسلئے دور رہے کہ وہ وہاں سے دور رہے مگر ہر دو کی رائے ہوئی اور اعداء سے لڑ لڑ کر ولد محمد اللہ کے لئے سر دھڑ وار گئے۔ اور عمرو دھر لئے گئے اور عامر کے ہاں اعداء اسے لے گئے۔ عامر (۱۳۰۲) اٹھا اور عمرو کے موئے سر کاٹ کر اسے رہا کر ڈالا۔

اسی معرکہ کے دوران صہر رسول والد اسماء (۱۳۰۳) کے مملوک عامر (۱۳۰۴) اللہ کے لئے مارے گئے۔ ملائکہ اسکا مردہ دھڑ سوئے گردوں اٹھا کر لے گئے۔

رسول اکرم کو اس سارے معاملہ سے وہ صدمہ ہوا کہ ساری عمر محال ہے کہ اس طرح کا کوئی اور صدمہ اور دکھ ہوا ہو۔ مسلسل اک ماہ ہلاکی اعداء کے لئے سحر کی صلاہ کے دوران دعا کی۔

اسرائلی سردار ''حی'' کے گروہ سے معرکہ (۱۳۰۵)

اس گھڑی کہ ہمدم مکرم عمرو (۱۳۰۶) اولاد عامر کے سردار (۱۳۰۷) عامر کے ہاں سے رہا ہو کر لوٹے۔ راہ کے دوران اولاد عامر کے دو آدمی عمرو کے ہمراہ ہوئے۔ رہروی کے دوران وہ دو آدمی سو گئے۔ عمرو کی رائے ہوئی کہ اس گروہ کے سردار عامر کے مکر سے دس کم اسی مسلم مارے گئے۔ اسلئے حالاً اگر سوئے ہوئے دو مردوں کو مار ڈالوں سو اس مکر کا معمولی سا مداوا ہو سکے گا۔ اور اک دو کا ہی سہی صلہ لے لوں گا۔ اسلئے اٹھے اور وہ سوئے ہوئے آدمی مار ڈالے۔ حالاں کہ رسول اللہ کا اس گروہ سے معاہدہ رہا مگر عمرو اس سے لاعلم رہے اور حرم رسول آکر رسول اللہ سے ساری روداد کہہ ڈالی۔ رسول اللہ اس امر سے آگاہ ہو کر کہہ اٹھے کہ:

> ''اولاد عامر سے ہمارا معاہدہ ہوا ہے اسلئے ہر دو مردوں کے دم کی مالی صلہ (۱۳۰۸) کی ادائے گی ہمارے سر عائد ہو گئی ہے۔''

اسرائلی سردار حی کے گروہ (۱۳۰۹) کا رسول اللہؐ سے معاہدہ اک عرصہ سے رہا۔ اسلئے اک معاہد کی رو سے صلاح کے لئے رسول اکرم اس گروہ کے ہاں گئے والد اسماء (۱۳۱۰)، عمر، علی، اور

(۱۳۰۱) بن امیہ ضمری (۱۳۰۲) عامر بن طفیل (۱۳۰۳) ابوبکر صدیقؓ (۱۳۰۴) عامر بن فہیرہ (۱۳۰۵) غزوہ بنی نضیر
(۱۳۰۶) عمرو بن امیہ (۱۳۰۷) ابن طفیل (۱۳۰۸) دیت (۱۳۰۹) حی بن اخطب کا قبیلہ بنو نضیر (۱۳۱۰) ابوبکر

دوسرے ہمدم رحمہم اللہ ہمراہ ہوئے۔ وہ لوگ رسول اکرم سے سطحی طور کھلے دل اور عمدہ اطوار سے ملے اور صلہ دم کی ادائے گی کے لئے حصہ داری کا وعدہ کر گئے اور اک دی وار کے سائے کو رسول اللہ کو لا کر وہاں ٹھہرا گئے۔ اسرائلی وہاں سے دور آئے اور اک دوسرے سے رائے لی کہ کسی طرح سے کوئی دی وار کی سطح سے رسول اکرمؐ کے سر روڑا گرا کر رسول اللہ کو مسل کر مار ڈالے (۱۳۱۱)۔ اک اسرائلی عمرو (۱۳۱۲) اس کام کے لئے آمادہ ہوا۔ عمرو روڑا لے کر دی وار کی سطح کو آ کر کھڑا ہوا۔ ادھر وحی کے واسطے سے رسول اللہؐ کو اس مکر کا علم ہوا وہ اک دم ہو لے سے وہاں سے اٹھ کر آ گئے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدموں کو اسکا علم ہوا سو وہ لوٹ آئے۔ رسول اکرمؐ ہمدموں سے ملے اور اسرائلی گروہ کے اس مکر کا حال کھولا۔ اس معاملہ سے اس اسرائلی گروہ کا مکر کھل کر معلوم ہوا۔

رسول اللہؐ کا ہمدموں کو حملے کا حکم ہوا۔ اک اعمیٰ ہمدم (۱۳۱۳) کو حرم رسول کا عامل اور والی کر کے اس اسرائلی گروہ کے گاؤں کو رواں ہوئے۔ علی کرمہ اللہ کو علم ملا وہاں آ کر اسکا محاصرہ کر گئے۔ دورو لوگوں (۱۳۱۴) کے سردار کے ہاں سے اسرائلی گروہ کو اطلاع آئی کہ ہماری کمک آئے گی اسلئے ڈٹے رہو۔ وہ کمک کی اس اطلاع سے اور اکڑ گئے اور حصار کے دروں گھس کر کواڑ لگا کر محصور ہو گئے مگر ہر طرح کے کمک سے محروم رہے اسلئے دل ہار گئے اور حوصلہ ٹوٹا۔

مآل کار رسوا ہو کر اس امر کے لئے آمادہ ہو گئے۔ کہ اس حصار اور گاؤں سے کسی اور گاؤں کی راہ لے کر وہاں سے الوداع ہوں۔

رسول اکرمؐ کا حکم ہوا کہ:

"دس سحر کے دوراں کسی اور ملک کی راہ لے لو! دس سحر سے آگے کوئی ادھر ملے گا مرگ کا اہل ہوگا۔ سوائے اسلحہ اگر کوئی اور ساماں ہمراہ لو گے لے سکو گے۔"

وہ مع آل و اہل اور ساماں کے وہاں سے گئے۔ اہل اسلام کو وہاں سے اسلحہ حاصل ہوا۔

(۱۳۱۱) یعنی کچل ڈالے (۱۳۱۲) ابن حجاش (۱۳۱۳) عبداللہ بن ام مکتوم (۱۳۱۴) منافق۔

آٹھ سو ہمدموں کا معرکہ (۱۳۱۵)

اسرائلی گروہ کے معرکہ سے لوٹ کر آ گئے . . (۱۳۱۶) مکمل آرام رہا۔ اس سے اگلے ماہ (۱۳۱۷) اطلاع آئی کہ دو گروہوں (۱۳۱۸) کا ملکر اہل اسلام سے لڑائی کا ارادہ ہے۔

رسول اللہ آٹھ سو ہمدموں کو لے کر لڑائی کے ارادہ سے رواں ہوئے۔ اک رائے ہے کہ رسول اللہ کے ہمراہ اک سو کم آٹھ سو ہمدم ہمراہ ہوئے۔ اور اک اور رائے ہے کہ آٹھ سو کے آدھے (۱۳۱۹) رسول اللہ ہمراہ گئے۔

گمراہوں کا اک ٹولہ لڑائی کے لئے ملا مگر لڑائی کی آگ سرد رہی۔ اسی معرکہ کے دوراں ڈروالی صلاہ (۱۳۲۰) ادا کی۔

والد موسی (۱۳۲۱) کا کہا ہے کہ: اس معرکہ کے دوراں ہمدم مسلسل رہرو رہے اسلئے لوگوں کے گام کٹ گئے۔ اور گودڑوں کے ٹکڑوں سے گام کسے۔ اسلئے وہ معرکہ موسوم ہے ''ٹکڑوں گودڑوں والے معرکہ (۱۳۱۵) سے'' کسی کا کہا ہے کہ وہ اسم دراصل کسی کوہ کے حوالہ (۱۳۲۲) سے ہے وہاں رسول اللہ آ کر رکے۔

رسول اللہ لوٹ آئے۔ راہروی کے دوراں اک مکاں آ کر صمصام ڈالی (۱۳۲۳) سے لٹکا کر سو گئے اک گمراہ (۱۳۲۴) آ دھمکا اور اس لٹکی ہوئی صمصام کو لے کر رسول اللہ سے سائل ہوا کہ: کہو کوئی ہے کہ مرے وار سے رکھوالی کر سکے؟ کہا:

اللہ!

سردار ملائکہ (۱۳۲۵) آئے اور اسے اک مکا مارا۔ اسکی مٹھی سے صمصام گر گئی۔ رسول اللہ اٹھے اور صمصام اٹھالی اور کہا:

(۱۳۱۵) غزوہ ذات الرقاع (۱۳۱۶) ربیع الثانی (۱۳۱۷) جمادی الاولی ۴ھ (۱۳۱۸) بنی محارب و بنی ثعلبہ (۱۳۱۹) یعنی چارسو (۱۳۲۰) صلوۃ الخوف (۱۳۲۱) ابوموسی اشعری (۱۳۲۲) یعنی ذات الرقاع پہاڑ کا نام ہے (۱۳۲۳) ٹہنی (۱۳۲۴) غورث بن حارث (۱۳۲۵) جبرئیل

کہو! مرے وارے کوئی ہے کہ رکھوالی کر سکے؟

وہ کہہ اٹھا کہ: کہاں؟ کہا کہ: راہ لو مرے ہاں سے رہا ہو!

وہ آدمی مسلم ہوا اور ملک لوٹ کر اسلام کا داعی ہوا۔ کئی لوگ اسکی مساعی سے اسلام لے آئے

معرکہ موعد

اگلے ماہ حرام (۱۳۲۶) کو مکمل آرام رہا۔ اگلے ماہ (۱۳۲۷) رسول اکرمؐ اک سو کم سولہ سو ہمدم اور دس گھوڑے ہمراہ لے کر معرکہ گاہ اعلیٰ معرکہ اسلام (۱۳۲۸) رواں ہو گئے۔ اسلئے کہ معرکہ احد کے دوراں سردار اہل مکہ للکارا کہ: اگلے سال ہماری لڑائی ہوگی اور رسول اکرم اس سے وعدہ کر گئے۔ اکمال وعدہ کے لئے وہ وہاں آئے۔ علی کرمہ اللہ کو علم ملا رسول اللہ وہاں آٹھ سحر رہے۔ سردار مکہ اہل مکہ کو لے کر مکہ مکرمہ سے رہرو ہوئے مگر حوصلہ ہار گئے اور آدھی راہ سے مکہ لوٹ گئے۔ اور کہا کہ: اس سال کال (۱۳۲۹) ہے اور سو کہا ہے اسلئے لڑائی سے دوری اولیٰ ہے۔

معرکہ دومہ

اگلے سال کے ماہ سوم (۱۳۳۱) کو اطلاع ملی کہ حمص کے گاؤں دومہ کا اک حصار (۱۳۳۲) ہے وہاں گمراہ اسلئے اکٹھے ہوئے کہ حملہ آور ہوں۔ رسول اکرمؐ دس سو ہمدموں کو ہمراہ لے کر گئے اور وہاں کی راہ لی۔ وہاں کے گمراہوں کو رسول اللہؐ کی آمد کا علم ہوا ادھر ادھر ہو گئے۔ رسول اکرم وہاں کئی سحر ٹھہر کر لوٹ آئے اور ہر طرح سے آرام و سکوں رہا گو کہ دومہ سے ادھر ادھر کئی مہم اعداء کی ٹوہ کے لئے ارسال کئے مگر اعداء اسلام سہم کر لڑائی سے دور ہی رہے۔

(۱۳۲۶) رجب (۱۳۲۷) شعبان ۴ھ (۱۳۲۸) بدر (۱۳۲۹) قحط (۱۳۳۰) دومۃ الجندل (۱۳۳۱) ربیع الاول ۵ھ (۱۳۳۲) یعنی قلعہ جندل

معرکہ اولا دولد سعد (۱۳۳۳)

اک سال آرام رہا۔ اگلے سال کا آٹھواں ماہ (۱۳۳۴) ہے کہ رسول اللہ کو اطلاع ملی کہ اولا دولد سعد کا سردار (۱۳۳۵) اک عسکری ٹولہ اکٹھا کر کے حملہ کے لئے آمادہ ہے۔ رسول اللہ کا اک سُلمی ہمدم (۱۳۳۶) کو حکم ہوا کہ:

''اصل معاملہ کی ٹوہ لگا کر کے لوٹ آؤ!''

وہ گئے اور معاملہ معلوم کر کے لوٹ آئے اور کہا کہ: اطلاع کھری ہے۔ رسول اللہ مع ہمدموں کے اک دم کمر کس کر لڑائی کے لئے آمادہ ہو گئے۔ سی عدد (۱۳۳۷) گھوڑے ہمراہ سواری کے لئے لئے۔ دوروگروہ (۱۳۳۸) والے اس معرکہ کے دوراں مال کی طمع لے کر ہمراہ ہو گئے۔ حالاں کہ معرکہ آرائی کے عمل سے وہ مدام دور رہے ماہ کی دوسری سحر سوموار کو رسول اللہؐ مع ہمدموں کے اس سردار کے ملک آ کر اک دم حملہ آور ہوئے وہ لوگ اس حملہ سے حوصلہ ہار گئے۔ گمراہوں کے دس آدمی مار ڈالے گئے اور دوسرے مرد، عروس، معمر اور کم عمر لڑکے محصور کر لئے گئے۔ اموال لوٹ لئے گئے۔ اک علم صہر رسول والدا سماء اور دوسرا علم ہمدم سعد (۱۳۳۹) کو ملا۔ گمراہوں کے سردار کی لڑکی (۱۳۴۰) محصور ہوئی اور اک ہمدم (۱۳۴۱) کی مملوکہ ہوگئی۔ رسول اللہ اسے مال دے کر اس سردار کی لڑکی اس سے مول کر رہا کر گئے اور مآل کار اس سے عروسی کی اور رسول اکرمؐ اسکے سہاگ ہو گئے۔ اور وہ اہل اسلام کی ماں ہوگئی۔ سارے ہمدم اس لڑکی کے گروہ کے سارے محصوروں کو رہا کر گئے اسلئے کہ وہ اس عروسی سے رسول اللہ کے سسرالی ہو گئے۔ اس لڑکی کے والد لڑکی ہی کی طرح اسلام لے آئے۔

اس معرکہ کے دوراں اک مسلم (۱۳۴۲) کے وار سے دوسرے مسلم (۱۳۴۳) لاعلمی کے دوراں مارے گئے وہ اسے اعداء کا آدمی محسوس کر گئے۔ دوسرے اہل اسلام ہر طرح کے گھاٹے سے دور رہے۔

(۱۳۳۳) بنی المصطلق مصطلق بنوخزاعہ کے ایک آدمی جذیمہ بن سعد کا لقب ہے (۱۳۳۴) ۵ ھ شعبان (۱۳۳۵) حارث بن ابی ضرار (۱۳۳۶) بریدہ بن حصیب (۱۳۳۷) ۳۰ (۱۳۳۸) منافق (۱۳۳۹) بن عبادہ (۱۳۴۰) جویریہ بنت حارث (۱۳۴۱) ثابت بن قیس (۱۳۴۲) حضرت عبادہ بن صامت (۱۳۴۳) ہشام بن صبابہ

معرکہ کوہ سلع (۱۳۴۴)

اس سال ماہ صوم سے اگلے ماہ (۱۳۴۵) کو معرکہ کوہ سلع (کھائی والا معرکہ (۱۳۴۴)) ہوا۔

ہوا اسطرح کہ اس گھڑی کہ اسرائلی سردار حی (۱۳۴۷) کا گروہ اہل اسلام سے ہار کر مال وملک سے محروم ہوا۔ اس گروہ کے سردار حی، سلام (۱۳۴۸)، والد عمار وائلی، سلام (۱۳۴۹) اور دوسرے سردار مکہ گئے۔ اور مکہ والوں کو رسول اللہ سے لڑائی کے لئے اکسا اکسا کر اور اصرار کر کے آمادہ کر گئے۔ اور وعدہ کر ڈالا کہ لڑائی کے لئے اٹھو! ہم ہمراہ ہوں گے۔ اہل مکہ آمادہ ہو گئے۔ اس طرح دوسرے گاؤں گئے اور وہاں کے لوگوں کو لڑائی کے لئے آمادہ کر ڈالا۔ اہل مکہ سہ صد گھوڑے اور دس سو سواری ہمراہ لے کر لڑائی کے لئے رہرو ہوئے۔ رہروی کے دوراں اولاد اسد، اولا دمرہ اور دوسرے کئی گروہوں کے لوگ آ کر ملے۔ اسطرح کے دس دس سو کے دس ٹولوں کا اک کلاں عسکر اکٹھا ہوا۔ اور ہلاکی اہل اسلام کے ارادہ سے سوئے حرم رسول رواں دواں ہوا۔

ادھر رسول اللہ (صلی اللہ علی رحہ وسلم) کو اس ٹڈی دل عسکر کی آمد کی اطلاع ہوئی اس مسئلہ کے حل کے لئے ہمدموں سے رائے لی۔ ملک کسریٰ (۱۳۴۹) سے آئے ہوئے ہمدم مکرم سلماں کی رائے ہوئی کہ حرم رسول کے اردگرد کھائی کھود کر ہی حملہ آوروں کی راہ کھوٹی ہو سکے گی۔ کھلے معرکہ گاہ کے عکس کھائی کی آڑ سے لڑائی کا گر اور کارآمد ہوگا۔ ہر اک کو وہ رائے عمدہ لگی۔ رسول اللہ اٹھے اور کھائی کے لئے حدود طے کئے۔ کوہ سلع کے آگے کھائی کھودی گئی۔ سارے ہمدم مع رسول اللہ کے گڑھوں کی کھدائی کے لئے لگ گئے۔ اور حال اسطرح کہ سرد موسم کے دوراں ہر اک سردی سے ٹھٹھر رہا ہے، سرد ہوا اڑ رہی ہے، معدے طعام سے محروم، سہ سہ سحر روٹی اور طعام سے محرومی، معدوں سے روڑے کسے ہوئے، مگر اسلامی ولولہ حاوی ہے،

(۱۳۴۴) غزوہ خندق (۱۳۴۵) شوال ۵ھ (۱۳۴۶) حی بن اخطب کا قبیلہ بنونضیر (۱۳۴۷) ابن ابی الحقیق (۱۳۴۸) مشکم (۱۳۴۹) فارس کے سلمان فارسیؓ

کوئی گڑھا کھود رہا ہے، کوئی مٹی ڈھو رہا ہے، کوئی کدال مار رہا ہے، رسول اکرمؐ کے موئے صدر (۱۳۵۰) کام کے دوراں مٹی اور گرد سے اٹ گئے۔ اللہ کا رسول اوروں کے عکس دوہرے روڑے کسے ہوئے ہے۔ ہر آدمی کو حرص ہے، کہ اوروں سے سوا کام کرے۔ مصرع گا گا کر ہر آدمی دوڑ دوڑ کر کام کر رہا ہے۔ اک ہمدم سلماں ہی کا کام دس مردوں کے کام کے مساوی رہا۔ مکی ہمدم (۱۳۵۱) کہہ اٹھے کہ: سلماں ہم سے ہے۔ مددگار ہمدم (۱۳۵۲) کہہ اٹھے کہ: سلماں ہمارا ہے، رسول اللہ کے آگے معاملہ رکھا کہا کہ:

''سلماں مرے گھر والوں سے ہے۔''

اگر کسی مسلم کو کوئی اور کام ہوا وہ رسول اللہ سے کہہ کر ہی وہاں سے ہٹا مگر دورو (۱۳۵۳) ہولے سے ادھر ادھر کھسک کر گھروں کو گئے۔ اور اسطرح اس کام سے کاہلی دکھائی۔

کھدائی کے دوراں لوگوں کو اک کلاں روڑا ملا۔ ہمدموں کا ہر وار دھرا کا دھرا رہا اور وہ روڑا اسی طرح سالم رہا۔ مآل کار رسول اکرمؐ کو اسکا حال کہا وہ آئے، اور اک کدال ماری وہ ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوا۔

امام احمد سے مروی ہے کہ اس روڑے کو سہ وار مارے۔ ہر وار سے وہ روڑا دمک اٹھا اور اسی دمک سے سہ ممالک (۱۳۵۴) رسول اکرمؐ کو وہاں دکھائے گئے۔ رسول اکرمؐ ہمدموں کو اس دمک کی اصل سر اور لم سے آگاہ کر گئے۔ اور ہر سہ ممالک کے حصول کی اطلاع دی اور کہا کہ:

''مری (مسلم) امہ ہر سہ ممالک کے معرکوں کو کامگاری سے سر کرے گی اور وہاں کے اموال کی مالک ہوگی۔''

الحاصل ادھر کھائی مکمل ہوئی اور ادھر گمراہوں کا ٹڈی دل عسکر آ دھمکا اور کوہ احد کے ادھر ٹھہر گئے۔ رسول اکرمؐ دس دس سو کے سہ ٹولے ہمدموں کے لے کر کھائی اور کوہ سلع کے وسطی حصہ آ کر ٹھہر گئے۔ آگے کو کھائی رہی، اور ورے کوہ سلع۔

(۱۳۵۰) سینہ کے بال (۱۳۵۱) مہاجرین (۱۳۵۲) انصار (۱۳۵۳) منافق (۱۳۵۴) شام، ایران اور یمن

اسرائلی سردار حی سردار مکہ (۱۳۵۵) سے صلاح کر کے دوسرے اسرائلی گروہ (۱۳۵۶) کے سردار ولد اسد (۱۳۵۷) کے ہاں آ کر اس سے ملا۔ ولد اسد کا معاہدہ ہوا رسول اللہ سے، اس لئے وہ کواڑ لگا کر اس سے مکر گئے کہ حی کے لئے کواڑ کھول دے اور کہا کہ: او کم اصل! ہمارا رسول للہ سے معاہدہ ہوا ہے، اسلئے کسر عہد سے دور رہوں گا۔ مگر حی کسی طرح سے اسکو آمادہ کر گئے کہ کواڑ کھول دے اور اس سے ملکر اصرار و الحاح کر کے مآل کار اسے آمادہ کر ہی ڈالا، کہ معاہدہ سے وہ مکر کر گمراہوں کی مدد کر دے۔ اس کسر عہد سے گمراہ حد سے سوا مسرور ہو گئے۔ رسول اکرم کو ولد اسد کے کسر عہد کا علم ہوا معاملہ کی اصل ٹوہ کے لئے سعد^(۱۳۵۸)، ولد رواحہ، سعد

اور اک دو اور ہمدموں کو کہا کہ:

> ''ٹوہ لگا کر کے آؤ اگر معاملہ اسی طرح ہو سو ہم کو اس طرح سے گول مول اطلاع کرو کہ لوگوں کا حوصلہ رہے۔ اور مورال عالی رہے۔''

وہ لوگ اس اسرائلی سردار سے ملے اور اسکو معاہدہ کا احساس دلا ڈالا مگر وہ اور اسکے دوسرے گرگے اس معاہدہ سے مکر گئے اور کہا: کہاں کا معاہدہ؟ اور کھلم کھلا رسول اکرم کے لئے ردی کلمے کہے۔

وہ ہمدم لوٹ آئے اور رسول اللہؐ کے آگے سارا حال کھول کر رکہا۔ رسول اللہ کو اس کسر عہد سے حد سے سوا صدمہ ہوا۔ کم حوصلہ مسلم اس امر سے اور سہم گئے۔ دل دہل گئے، عدو کی دھاک حاوی ہوئی، دل گلوں کو آ گئے، اور اللہ کے لئے طرح طرح کے گماں کئے گئے۔ رسول اللہ کو حرم رسول کی رکھوالی کا احساس ہوا اسلئے اک ہمدم^(۱۳۵۹) کو سہ صد ہمدموں کے ہمراہ رکھوالی کے لئے وہاں ارسال کر گئے۔

(۱۳۵۵) ابو سفیان (۱۳۵۶) بنو قریظہ (۱۳۵۷) کعب (۱۳۵۸) یعنی سعد بن معاذ، عبداللہ، سعد بن عبادہ، خوات بن جبیر اور عبداللہ بن زبیر۔ (۱۳۵۹) زید بن حارثہ

دو رو گروہ کے لوگوں کا ارادہ ہوا کہ مکر کر کے وہاں سے کسی طرح لوٹ کر گھروں کو رہرو ہوں اسلئے آئے اور رسول اکرم سے کہا:

اے اللہ کے رسول! ہمارے گھر اور مکاں کسی مرد رکھوالے سے محروم ہوگئے اسلئے کہ ہم ادھر آگئے سو ہمارا ارادہ ہے، کہ لوٹ کر گھروں کے رکھوالے ہوں اسلئے الوداع کے لئے آئے۔

دراصل وہ لڑائی سے سہم گئے، اسلئے اس مکر کو گھڑا مگر اصلی مسلم ڈٹے رہے۔ اور اس کسوٹی سے کھوٹے اور کھرے مسلم الگ الگ معلوم ہوگئے۔

گمراہوں کا محاصرہ اک ماہ سے کم رہا، رو در رو لڑائی کی آگ سرد رہی مگر دور دور سے اک دوسرے کو سہم مارے گئے، مگر گھمسم گھسا لڑائی سے کہائی حائل رہی۔

مآل کار اک سحر کو عمرو (۱۳۶۰) عکرمہ اور دوسرے دو گمراہ (۱۳۶۱) مسلح ہوئے اور گھوڑ سوار ہو کر کہائی کے سرے، کو آگئے مگر کسی حل کے لئے سرگرداں ہوگئے، کہ کس طرح اس کہائی سے کود کر حملہ آور ہوں۔ اسی دوراں اک سرے سے کم دوری کا معلوم کر کے وہاں سے کود گئے، اور اہل اسلام کو للکارا۔ ہمدم مکرم علی اور دوسرے کئی ہمدم وہاں آگئے۔ علی کی عمرو سے لڑائی ہوئی اور مآلاً عمرو کو مار ڈالا، حالاں کہ اسکی مدام اہل مکہ کی اک دلاور اور سور مار کے طور دھوم رہی۔ دوسرے لڑاکو الٹے گام مڑے اور دوڑ لگا گئے۔

محاصرہ کے طول سے اہل اسلام کو کئی دکھ ملے طرح طرح کے آلام اٹھائے۔ اہل اسلام کے دکھوں کا احساس کر کے رسول اللہ کا ارادہ ہوا کہ گمراہوں کے کسی اک ٹولے سے مال کے صلہ صلح ہو، اس طرح گمراہ دو دھڑے ہوں گے اس لئے گمراہوں کے اک ٹولے کے دو سرداروں (۱۳۶۲) کو مدعو کر کے ہر دو کے آگے صلح کا معاملہ رکھا۔ سارا معاملہ طے ہوا مگر اسموں کی لکھائی رہ گئی رسول اکرم صلاح کے لئے اک ہی اسم سعد سے موسوم دو ہمدموں (۱۳۶۳) کو مدعو کر گئے۔ اور ہر دو سے رائے لی۔ وہ اس معاہدہ کے لئے سائل ہوئے کہ: اللہ کا حکم ہے کہ

(۱۳۶۰) عمرو بن عبدود (۱۳۶۱) ہبیرہ بن ابی وھب اور ضرار بن الخطاب (۱۳۶۲) بنی غطفان کے عیینہ بن حصن اور حارثہ بن عوف (۱۳۶۳) سعد بن معاذ اوس کے سردار، سعد بن عبادہ خزرج کے سردار

ہمارے حال کی رو سے رسول اللہ کی رائے ہے؟ کہا: ہماری رائے ہے، اس سے اعداء اسلام کے دو دھڑے ہوں گے کہا کہ: گمراہی کے دور کے دوراں وہ ہمارا مال ہم سے کہاں لے سکے کہ اسلام کے اس اعلیٰ حال کے دوراں گمراہوں کا کوئی ٹولہ حوصلہ کر کے اسطرح سے ہمارا مال لے سکے گا؟ اللہ گواہ ہے کہ وہ معاہدہ ہمارے لئے ردی ہے۔ ہمارے کام کا کہاں کہاں ہے۔؟ اور رسول اللہؐ وہ معاہدہ لے کر اوس کے سردار سعد کو حوالہ کر گئے۔ اور وہ اسے لے کر اس ساری لکھائی کو مٹا گئے۔

اک گمراہ (۱۳۶۴) کہ عکرمہ کے ہمراہ لڑائی کے لئے اسکی آمد ہوئی وہ اس ارادہ سے کہ رسول اللہ کو مار ڈالے گھڑسوار ہو کر حملہ آور ہوا اسکا گھوڑا کود امگر کھائی کے وسط گرا گدی کی ہڈی ٹوٹ گئی اور ادھر ہی مردار ہوا۔

اک سحر کو گمراہوں کا اک کڑا حملہ ہوا ہر سو سے اعداء کھائی کے اس سرے سے حملہ آور ہوئے رسول اللہ مع ہمدموں کے اس حملہ کی کاٹ کے لئے ڈٹ گئے۔ اور اسطرح سے سر گرم ہو گئے کہ کئی صلاہ کی ادائے گی سے محروم رہ گئے (۱۳۶۵)۔

ہمدم مکرم سعد (سردار اوس) کی رگ الحل (۱۳۶۶) کو گمراہوں کا اک سہم آ کر لگا وہ رگ کٹ گئی لہولہاں ہو گئے، اور اسی گھاؤ سے اسرائلی گروہ کے اگلے معرکہ (۱۳۶۷) سے آگے کو مر گئے۔

اسی دوراں اللہ کی مدد، کہ مس ولد عامر کے لڑکے (۱۳۶۸) رسول اللہؐ سے آ کر ملے اور کہا: اے اللہ کے رسول! مسلم ہوا ہوں مگر مرا گروہ مرے اسلام سے لاعلم ہے اگر حکم ہو سو کسی داؤ اور مکر سے کام لوں کہ اس سے حصار ٹوٹے۔ کہا کہ:

''ہاں ہاں کرو! اسلئے کہ لڑائی دھوکہ ہے۔''

وہ اول اسرائلی سردار ولد اسد (۱۳۶۹) کے ہاں گئے۔ وہاں اس اسرائلی گروہ کا دل اہل مکہ سے کھٹا کر گئے۔ وہاں سے اہل مکہ کے ہاں آئے وہاں ادھر ادھر کی کہہ کر اہل مکہ کے دل اس

(۱۳۶۴) نوفل بن عبداللہ۔ (۱۳۶۵) چار نمازیں قضا ہو گئیں (۱۳۶۶) شہ رگ (۱۳۶۷) غزوہ بنو قریظہ (۱۳۶۸) نعیم بن مسعود اشجعی غطفانی (۱۳۶۹) بنو قریظہ کے سردار کعب بن اسد

اسرائلی گروہ سے کھٹے کئے۔ اسطرح وہ دو دھڑے ہوگئے ادھر اک مدد اور اللہ کی آئی کہ اللہ کے ہاں سے اک کڑی ہوا گمراہوں کے سر مسلط ہوئی۔ وہ ہوا اڑی کہ الاماں، رسے ٹوٹ کر اکھڑ گئے آگ سرد ہوگئی، سارے لوگ دھول اور گرد سے اٹ گئے، موسم اور سرد ہوا۔

رسول اللہ ہمدموں سے ہم کلام ہوئے۔ کہا کہ:

”ہے کوئی کہ گمراہوں کا حال لائے اور وہاں کے لوگوں کے ارادہ سے ہم کو مطلع کرے“؟

سردی کے مارے سارے ہمدم گم صم رہے آل کار رسول اکرم اک ہمدم (۱۳۷۰) کا اسم لے کر اسے کہا کہ:

”وہ وہاں ہو آئے۔“

وہ گئے اور سارا حال معلوم کر کے لوٹ آئے اور کہا کہ: گمراہوں کے حواس گم ہوگئے۔ اور سردار مکہ (۱۳۷۱) کا مکہ والوں کو حکم ہوا کہ: مکہ لوٹو! اسلئے کہ ہمارے سارے ڈھور (۱۳۷۲) ہلاک ہوگئے۔ اسرائلی ہم سے الگ ہوگئے، اور اس ہوا سے محال ہے کہ ادھر کوئی ٹھہر سکے۔

اسطرح مکہ والے محاصرہ اٹھا کر لوٹ گئے۔ دوسرے گروہوں کو اہل مکہ کے ارادے کا علم ہوا سو وہ سارے کے سارے سعی لاحاصل کر کے لوٹ گئے۔ رسول اللہ کا کلام ہے:

”اللہ کے حکم سے ہوا سے مری مدد کی گئی۔ اور اسی ہوا سے عاد کے لوگ ہلاک کئے گئے۔“

اگلی سحر رسول اللہؐ مع ہمدموں کے کامگار و کامراں لوٹ گئے۔ اس معرکہ کے دوراں گمراہوں کے سہ آدمی مارے گئے اہل اسلام کے دو کم آٹھ۔

اسرائلی سردار ولد اسد (۱۳۷۳) کے گروہ (۱۳۷۴) سے معرکہ

رسول اللہؐ معرکہ کوہ سلع کے معرکہ گاہ سے سحر کو لوٹے۔ اہل اسلام کی ماں مکرمہ ام سلمہ کرمہا اللہ کے گھر آئے۔ اسی گھڑی سردار ملائکہ (۱۳۷۵)ؑ آئے کہ:

”اے اللہ کے رسول! اسلحہ رکھ گئے؟ کہا: ہاں! کہا: ملائکہ کرام سے ہر اک اسی طرح اسلحہ اٹھائے ہوئے ہے اللہ کا حکم ہوا ہے ولد اسد کے گروہ سے لڑائی کا۔ اسلئے ادھر ہی

(۱۳۷۰) حذیفہ بن الیمان (۱۳۷۱) ابوسفیانؓ (۱۳۷۲) جانور (۱۳۷۳) کعب بن اسد (۱۳۷۴) بنو قریظہ (۱۳۷۵) جبریل۔

کامرا ارادہ ہے، اور وہاں اس گروہ کو لڑکھڑاؤں گا"۔

سردار ملائکہ مع ملائکہ کے وہاں گئے، اور وہاں کا اک محلہ عسکر ملائکہ کی آمد سے گرد اور دھول سے مملو ہوا۔ ادھر رسول اللہ کا ہمدموں کو وہاں کے لئے رہروی کا حکم ہوا اور کہا کہ:

"ہر آدمی عصر کی صلاہ وہاں ہی ادا کرے!"

مگر رہروی کے دوراں عصر کی صلاہ کی گھڑی آئی۔ ہمدموں کی رائے الگ الگ ہوئی۔ کوئی رہروی کے دوراں ہی ادائے گی صلاہ کے لئے کھڑا ہوا اور کوئی حکم رسول کی رو سے اسرائلی گروہ کے گاؤں وارد ہو کر عصر کی صلاہ کے لئے کھڑا ہوا۔ وہاں کے اسرائلی حصاروں کے دروں گھس کر محصور ہو گئے۔ اہل اسلام وہاں آئے، اور گروہ ہود کا محاصرہ کر ڈالا۔ محاصرہ کے طول سے اسرائلی عوام کا دم ٹوٹا۔ اور وہ حوصلہ ہار گئے۔ وہاں کے سردار ولد اسد اسرائلی عوام سے ہمکلام ہوئے۔ اور کہا کہ: سہ امور سے کسی اک امر کو ہاں کر دو! اس دکھ اور الم والے حال سے رہائی حاصل کرلو گے اول اس آدمی (محمد رسول اللہؐ) کو رسول اور مطاع دل سے مسلّم کرلو اور اسلام گلے سے لگالو اسلئے کہ ہر اک کو معلوم ہے، کہ وہ رسول ہے۔

دوم گھر والوں اور اولاد کو مار ڈالو اور صمصام لے کر گام اٹھاؤ! کامگاری ملے، کہ مرگ ملے۔

سوم ہماری وہ معہود سحر(۱۳۷۶) کہ احکام الٰہی کے لئے طے ہے اور ہمارے ہاں مکرم ہے۔ اس سحر کو سارے ملکر اک دم حملہ کر دو! اہل اسلام کا گماں ہو گا کہ اس سحر کی اکرام کے واسطے لڑائی کے ارادے سے دور رہ کر ہم آرام کر رہے ہوں گے۔ اسطرح وہ رام ہوں گے۔

مگر وہ لوگ سارے امور رد کر گئے۔ اور رسول اللہؐ سے اک ہمدم(۱۳۷۷) کے ارسال کے سائل ہوئے۔ اسلئے کہ اس گروہ کے اس ہمدم سے اک عرصہ مراسم رہے، وہ آس لگا گئے کہ امکاں ہے کہ وہ کوئی مدد کر سکے اور کوئی حل اسکی مدد سے ہم کو معلوم ہو۔ رسول اللہؐ کے حکم سے وہ وہاں گئے، اسرائلی گروہ کے گھر والے مع اولاد کے وہاں اسکے آگے آ کر اکٹھے ہوئے۔ اور گڑگڑا کر روئے۔ اس ہمدم کا دل رحم سے گھل کر موم ہوا۔ اسرائلی گروہ کا اس ہمدم سے سوال ہوا کہ:

(۱۳۷۶) ہفتہ یوم السبت (۱۳۷۷) ابولبابہ بن عبدالمنذر ر۔

رسول اللہؐ کے حکم کے لئے ہم آمادہ ہوں؟ کہا: ہاں! مگر گلے کے لئے کہا کہ: وہ کٹے گا۔ رسول اللہؐ کا ارادہ ساروں کی مرگ کا ہے۔

اس کلام کو کہہ کر معاً احساس ہوا کہ اللہ اور اسکے رسول سے دھوکہ کر ڈالا۔ اسلئے اک دم لوٹے، اور حرم رسول آکر اک عمود(۱۳۷۸) سے دھڑ کو کس گئے اور عہد کر گئے کہ: ادھر ہی کسا رہوں گا الا آں کہ اللہ مری اس ٹھوکر کو مٹا کر رحم کر دے۔ اور اسی طرح عہد کر گئے کہ سدا کے لئے اسرائلی گروہ کے اس گاؤں سے دور رہوں گا۔ کئی سحر اسی طرح رہے۔ تآ لآ وحی آئی اور اس کی ٹھوکر اللہ کے ہاں سے محو کر دی گئی۔ رسول اکرمؐ آئے۔ اور اسے کھول ڈالا۔

الحاصل اس اسرائلی گروہ کے لوگ طوعاً و کرھاً رسول اللہ کے حکم کے آگے سر رکھ گئے۔ اس گھڑی اسرائلی گروہ کے ہم معاہدہ اوس آگے ہوئے۔ اور کہا: اے اللہ کے رسول! سود اگر اسرائلی گروہ(۱۳۷۹) سے رسول اللہؐ کا معاملہ ہر اک کو معلوم ہے۔ اسی طرح اس اسرائلی گروہ کے محاکمہ کے لئے ہماری رائے کی رو سے اور ہمارے کہے سے معاملہ کر دے، کہا: آمادہ ہو گے اگر اوس ہی کے کسی آدمی کو حکم کر دوں؟ سارے آمادہ ہوئے اور کہا: ہاں! کہا: اس گروہ کا محاکمہ سعد (سردار اوس) کے حوالہ ہے۔ سارے لوگ مسرور ہو گئے۔ اس گھڑی سعد وہاں سے دور رہے اسلئے کہ معرکہ کوہ سلع کے دوراں سعد کو اک کاری وار لگا۔ لوگ گئے اور سعد کو لے آئے رسول اکرم کا حکم ہوا کہ: اس سردار کے لئے اٹھو! لوگ کہہ اٹھے کہ: اے سعد! اسرائلی گروہ کے محاکمہ کے لئے مدعو کئے گئے ہو۔ کہا: مرا حکم لاگو ہوگا؟ کہا: ہاں! کہا: اہل اسلام کو مسلّم ہوگا؟ کہا: ہاں! کہا: رسول اکرم کو مسلّم ہوگا؟ کہا: ہاں! کہا: مرا اسرائلی گروہ کے لئے حکم ہے کہ: اسکے لڑاکو مردوں کے سر اڑا دو اور گھر والوں اور اولاد کو سراری(۱۳۸۰) اور مملوک کر ڈالو! اور اس گروہ کے اموال کو حصے حصے کر کے اہل اسلام کو دے دو۔

رسول اللہ کو سعد کا حکم مسلّم ہوا۔ اور کہا: اے سعد! اللہ کے حکم کی رو سے محاکمہ کر گئے ہو۔

(۱۳۷۸) ستون (۱۳۷۹) بنو قینقاع (۱۳۸۰) کنیزیں

اسطرح اسرائلی گروہ کے آٹھ سو سے سوکم (۱۳۸۱) مرد مارے گئے۔ اک مادام (۱۳۸۲) مارڈالی گئی۔ اور سارے اساری کا سودا کر کے اس سے حاصل مال سے گھوڑے اور اسلحے مول لئے گئے اور دوسرا سامان اہل اسلام کو عطا ہوا۔ وللہ الحمد

محمد ولد مسلمہ کی مہم (۱۳۸۳)

عام السادس (۱۳۸۴) کے ماہ محرم الحرام کی دس کو رسول اللہ کا سی سواروں کے ہمراہ محمد ولد مسلمہ کو اس مہم کے لئے حکم ہوا۔ وہ گئے اور حملہ کر کے دس گمراہوں کو مارڈالا دوسرے دوڑ لگا گئے۔ وہاں سے اموال حاصل ہوئے۔ اٹھارہ سحر لگا کر اگلی سحر (۱۳۸۵) کو حرم رسول لوٹ آئے۔ رسول اکرم اموال کے حصے حصے کر کے معرکہ آراؤں کو عطا کر گئے، وہ لوگ اس مہم کے دوراں گمراہوں کے اک سردار (۱۳۸۶) کو کس کر لے آئے۔ رسول اللہ کا حکم ہوا کہ:

"اسے حرم رسول کے اک عمود سے کس لو!"

وہ کس لئے گئے، اگلی سحر اسی طرح۔ پھر اس سے اگلی سحر کو رسول اکرم کا حکم ہوا کہ اسے کھول دو! وہ رہا ہوئے رہا ہو کر وہ گئے اور سر دھو کر لوٹ آئے اور کلمہ اسلام ادا کر کے مسلم ہوگئے۔ اور سدا اک عمدہ مسلم رہے وللہ الحمد۔

معرکہ کراع (۱۳۸۷)

اسلامی سال کے ماہ سوم (۱۳۸۸) رسول اللہ دوسو ہمدموں کو لے کر عاصم، ولد عدی (۱۳۸۹) اور دوسرے ہمدموں کے، گمراہوں کے اک گروہ (۱۳۹۰) سے صلہ دم (۱۳۹۱) کے لئے گئے۔ وہ لوگ مطلع ہو کر ادھر ادھر دروں کو دوڑ لگا کر گم ہوگئے۔ رسول اللہ دو سحر وہاں ٹھہرے رہے، مگر اعداء گم ہی رہے۔ ادھر ادھر مہم ارسال کئے والد اسماء (۱۳۹۲) اور سعد (۱۳۹۳) کو دس سوار ملے۔ وہ کراع (۱۳۹۴) گئے مگر لڑائی سے محرومی ہی رہی اس لئے لوٹ آئے۔

(۱۳۸۱) تقریباً سات سو (۱۳۸۲) بنانہ (۱۳۸۳) قرطاء کی طرف (۱۳۸۴) ۶ھ (۱۳۸۵) ۲۹ محرم کو انیسویں دن (۱۳۸۶) ثمامہ بن اثال سردار بنی حنیفہ۔ (۱۳۸۷) غزوہ بنی لحیان (۱۳۸۸) ربیع الاول ۶ھ (۱۳۸۹) خبیب بن عدی (۱۳۹۰) بنولحیان (۱۳۹۱) انتقام (۱۳۹۲) ابوبکر صدیقؓ (۱۳۹۳) بن عبادہ (۱۳۹۴) کراع الغمیم

رسول اکرم کا اس معرکہ سے ارادہ ہوا کہ اہل مکہ کو اہل اسلام کے سواروں کی آمد معلوم ہو اور وہ دھاک سے ہراساں ہوں اس معرکہ کے دوراں رسول اللہؐ دو کم سولہ سحر (۱۳۹۵) وہاں رہ کر لوٹ آئے۔

گھاٹ والا معرکہ (۱۳۹۶)

کوہ سلع سے ملی ہوئی اک گھاٹ ہے وہاں رسول اللہ کی اک مرعیٰ (۱۳۹۷) رہی۔ وہاں اک سحر اک گمراہ (۱۳۹۸) مع سواروں کے حملہ آور ہوا ڈاکہ ڈالا داعی (۱۳۹۹) کو مار ڈالا۔ اور کئی سواری (۱۴۰۰) لوٹ کر وہ لوگ لے گئے۔ ادھر رسول اللہ کے مملوک (۱۴۰۱) اور ہمدم سلمہ ولد اکوع، طلحہ کا گھوڑا لے کر رسول اکرمؐ کے حکم سے وہاں آئے۔ وہاں آکر اس حملہ کا علم ہوا سلمہ اس مملوک کو طلحہ کا گھوڑا دے کر رسول اللہ کو معاملہ کی اطلاع کے لئے لوٹا گئے اور کہا کہ: گھوڑا طلحہ کو لوٹا دو اور رسول اللہ کو اس معاملہ سے مطلع کر دو! سلمہ ولد اکوع سوئے حرم رسول رو کر کے لوگوں کے آگاہی کے لئے صدا دے کر اعداء سے ٹکر کے لئے دوڑے کئی سہام اور اک صمصام ہمراہ لی۔ راہ کے دوراں اک گھاٹ آکر اعداء مل گئے سلمہ اور آگے آئے اور سہام مارے۔ اک اک سہم سے اعداء کے ہر آدمی کو گھائل کر گئے اور اک سلمہ واحد آدمی سارے اعداء کے لئے دردسر ہو گئے۔ اک اک کر کے لوٹی گئی ہر سواری اعداء سے لے لی۔ گو کہ اعداء لوٹا ہوا سارا مال دے گئے۔ مگر سلمہ مسلسل لڑے عدو آگے آگے دوڑ رہا ہے۔ اور سلمہ اسکے در پے رہے۔ اعداء اور ڈرے اور سبھی عدو رداء اور رماح گرا گئے کہ ہلکے ہوں مگر سلمہ ولد اکوع لگے رہے۔ ادھر ولد عمرو (۱۴۰۲) رسول اللہؐ کے ہاں آئے۔ رسول اللہ کا حکم ہوا کہ:

گام اٹھاؤ! اور اسکی رمح سے لواء کس کر لہرا دی۔ وہ گئے اسکے علاوہ رسول اللہؐ اور آٹھ ہمدموں (۱۴۰۳) کو رواں کر گئے اور اگلے مرحلے کے دوراں رسول اللہؐ مع عسکر اسلامی کے رواں

(۱۳۹۵) چودہ روز (۱۳۹۶) غزوہ ذی قرد (۱۳۹۷) چراگاہ (۱۳۹۸) عبدالرحمن بن عیینہ یا عیینہ بن حصن فزاری (۱۳۹۹) چرواہا (۱۴۰۰) اونٹ (۱۴۰۱) رباح (۱۴۰۲) مقداد (۱۴۰۳) عباد بن بشر، سعد بن زید، اسید بن ظہیر، عکاشہ بن محصن، محرز بن نضلہ، ابوقتادہ، ابوعیاش، عبید بن زید

bestudybooks.wordpress.com

ہوئے۔ رسول اللہ کے ہمراہ سوکم آٹھ سوار گئے۔ وہ آٹھ سوار وہاں آ کر سلمہ ے ملکر لڑے۔ دو گمراہ مسعدہ ولد حکمہ اور ولد عمر (۱۴۰۴) مارے گئے علاوہ اسکے ڈاکوؤں کا سردار (۱۴۰۵) مردار ہوا۔ دو ہمدم (۱۴۰۶) اللہ کے لئے کام آئے ہمدم سلمہ اعداء کو اور دوڑا گئے۔ اور دو گھوڑے حاصل کر کے لوٹ آئے۔ رسول اللہؐ سے کہا کہ: اے رسول اللہؐ! سارے اعداء سرگرداں ہو گئے اور ساروں کا حال دگرگوں ہے۔ اسلئے اگر ہم کو سو سوار عطا ہوں ساروں کو مار ڈالوں گا۔ رسول اکرمؐ مسکرائے اور کہا:

''اے سلمہ! اس گھڑی کہ اللہ کے ہاں سے کامگاری ملے سوملائمی سے کام لو۔''

اسدی ہمدم (۱۴۰۷) کی مہم

اسی ماہ رسول اللہ اسدی (۱۴۰۷) ہمدم کو اسی کا آدھا (۱۴۰۸) عسکر دے کر اولاد اسد سے لڑائی کے لئے اک گھاٹ (۱۴۰۹) رواں کر گئے۔ وہ لوگ اس سے آگاہ ہو کر ادھر ادھر دروں کو دوڑ کر گم ہو گئے۔ وہاں اک آدمی ملا اس سے مرعیٰ کا معلوم ہوا وہاں سے دو سو سواری (۱۴۱۰) حاصل کر کے وہ ہمدم لوٹ آئے۔

محمد ولد مسلمہ کی مہم

عام السادس کے ماہ سوم (۱۴۱۱) کو دس آدمی محمد ولد مسلمہ کو رسول اللہؐ سے ملے اور رسول اللہ کا حکم ہوا کہ:

''اولاد عوال (۱۴۱۲) سے لڑو!''

وہ سارے وہاں گئے۔ گمراہ دوڑ لگا کر ادھر ادھر گم ہو گئے۔ ہمدم مساء (۱۴۱۳) کو سو گئے۔ اسی دوراں سو آدمی آ کر حملہ آور ہوئے اور ساروں کو مار ڈالا سوائے محمد کے، وہ گھائل ہوئے اعداء اسے مردہ محسوس کر کے لوٹ گئے۔ وہاں سے اک مسلم آدمی کا مرور ہوا وہ اسے اٹھا کر لے آئے۔

(۱۴۰۴) ابان (۱۴۰۵) عبدالرحمن بن عیینہ (۱۴۰۶) محرز بن نضلہ اور وقاص بن مجزز المدلجی۔ (۱۴۰۷) عکاشہ بن محصن اسدی (۱۴۰۸) چالیس (۱۴۰۹) غمر (۱۴۱۰) اونٹ (۱۴۱۱) ربیع الاول ۵ھ (۱۴۱۲) ذی القصہ میں بنی ثعلبہ اور بنی عوال سے لڑائی کا حکم ہوا (۱۴۱۳) شام کو

اولادعوال کی مہم

اس معاملہ سے رسول اللہؐ سے آگاہ ہوکر ملول ہوئے اور اگلے ماہ (۱۴۱۴) کو اسی سے آدھے ہمدموں کو محمد ولد مسلمہ اور اسکے ہمراہی ہمدموں کے صلہ دم کے لئے ارسال کر گئے۔ وہ وہاں آکر اک دم حملہ آور ہوئے اعداء ڈر کر حوصلہ ہار گئے اور دوڑ لگادی۔ اک آدمی ملا مگر وہ اسلام لاکر مسلم ہوا۔ اسلئے گمراہوں کے ڈھور اور اموال لے کر لوٹ آئے۔

مملوک رسول (۱۴۱۵) کی مہم (۱۴۱۶)

اسی ماہ (۱۴۱۷) کو رسول اللہؐ مملوک رسول کو ہمدموں کا اک ٹولہ دے کر گمراہوں کے اک گروہ (۱۴۱۸) سے لڑائی کے واسطے ارسال کر گئے۔ وہ اس گروہ کے گاؤں (۱۴۱۹) آئے وہاں اک مادام (۱۴۲۰) ملی۔ اس سے گروہ کے اموال کا مرعی (۱۴۲۱) معلوم کر کے وہاں حملہ آور ہوئے۔ وہاں سے اموال ملے اور کئی آدمی محصور ہوئے۔ اسی طرح محصور لوگوں کے ہمراہ اس مادام کا گھر والا محصور ہوا۔ وہ دوسحر رہ کر سارے اموال اور اساریٰ لے کر لوٹ آئے۔ رسول اللہ کے حکم سے وہ مادام اور اسکا گھر والا رہا ہو گئے۔

مملوک رسول (۱۴۱۵) کی اک اور مہم (۱۴۲۲)

اگلے ماہ (۱۴۲۳) رسول اکرم کو اطلاع ملی کہ مکہ والوں کے سوداگری کے لئے گئے ہوئے لوگوں کا کارواں لوٹ کر آرہا ہے۔ اور ساحل سے ہو کر مکہ وارد ہوگا اسی لئے والد اسامہ کو دس کم اک سو اسی ہمراہی دے کر حملہ کا حکم دے ڈالا۔ وہ گئے کارواں کو روکا۔ کارواں کے کئی آدمی مع داماد رسول والد عاص (۱۴۲۴) کے دھر لئے گئے (علیٰ رائ) اور کارواں کے اموال لوٹ کر حرم رسول مع اساریٰ کے لے آئے۔ والد عاص کو رسول اللہ سے اماں ملکر رہائی مل گئی اسلئے کہ رسول اللہ

(۱۴۱۴) ربیع الآخر (۱۴۱۵) زید بن حارثہ (۱۴۱۶) سریہ جموم (۱۴۱۷) ربیع الثانی (۱۴۱۸) بنی سلیم (۱۴۱۹) جموم (۱۴۲۰) حلیمہ (۱۴۲۱) چراگاہ (۱۴۲۲) سریہ عیص (۱۴۲۳) جمادی الاولیٰ ۶ھ (۱۴۲۴) ابو العاص بن الربیع (۱۴۲۵) زینب سے

کی لڑکی اور والد عاص کی گھر والی (۱۴۲۵) اسے اماں دے گئی۔ اور اسی طرح سارے اموال اسکو لوٹائے گئے۔ مگر اس مہم کے دوراں والد عاص کی محصوری اور رہائی کا معاملہ محل کلام ہے اسکے لئے اہل علم کے کلام کا مطالعہ کرو! ماحصل کے طور آگاہ رہو! کہ والد عاص کے اسلام کا سال دراصل آٹھواں (۱۴۲۶) سال ہے

والد اسامہ (۱۴۲۷) کی اک اور مہم (۱۴۲۸)

اسی ماہ اور کسی کا کہا ہے اگلے ماہ (۱۴۲۹) رسول اللہؐ والد اسامہ کو اک کم سولہ ہمراہی دے کر اک گھاٹ (۱۴۳۰) والوں سے لڑائی کے لئے ارسال کر گئے۔ وہ لوگ ہراساں ہو کر دوڑ لگا گئے۔ والد اسامہ کو وہاں سے اموال (۱۴۳۱) ملے وہ لے کر لوٹ آئے۔

حسمٰی کی مہم

دراصل رسول اکرمؐ کے اک ہمدم (۱۴۳۲) رسول اللہؐ کا مراسلہ لے کر روم گئے۔ حاکم روم سے ملے اسے مراسلہ دے کر وہاں سے لوٹے۔ حاکم روم سے رسول اکرمؐ کے لئے ڈالی (۱۴۳۳) کے طور اموال ملے وہ اموال لے کر رواں ہو گئے۔ اسی دوراں حسمٰی کے گاؤں سے مرور ہوا۔ حسمٰی والوں کو معلوم ہوا وہ آئے اور ڈاکہ مار کر سارا مال لوٹ کر لے گئے سوائے اک رداء کے۔ اسی گاؤں کے اک مسلم ہمدم (۱۴۳۴) کو اس معاملہ کا علم ہوا وہ مع اور ہمدموں کے گئے اور ڈاکوؤں سے وہ مال حاصل کر کے اس ہمدم کو لوٹا گئے۔ وہ اموال لے کر رسول اکرم کے ہاں آئے اور اس سارے حال سے رسول اللہؐ کو آگاہ کر ڈالا۔ رسول اکرمؐ کا والد اسامہ کو ہمراہی دے کر حسمٰی والوں سے لڑائی کا حکم ہوا۔

(۱۴۲۶) یعنی صحیح بات یہ ہیکہ ابوالعاص ۶ھ میں زینبؓ سے تفریق کے چھ سال بعد ۸ھ میں مسلمان ہوئے اور اسی نکاح پر برقرار رکھے گئے۔ اسلئے سریہ عیص میں حضرت ابوالعاص کی گرفتاری کا ذکر وہم یا تسامح ہے صحیح امر ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ کی روایتوں سے واضح ہوجاتا ہے (۱۴۲۷) زید بن حارثہ (۱۴۲۸) سریہ طرف (۱۴۲۹) جمادی الثانیہ (۱۴۳۰) طرق یا طرف جو بنی ثعلبہ کا چشمہ تھا (۱۴۳۱) بیس اونٹ اور کچھ بکریاں ملیں (۱۴۳۲) قیصر کے پاس حضرت دحیہ کلبی قاصد بن کر گئے (۱۴۳۳) تحفہ (۱۴۳۴) رفاعہ بن زید جذامی

وہ وہاں اک دم گئے اور حملہ کر کے اس گرہ کے سرکردہ آدمی (۱۴۳۵) اور اسکے لڑکے کو مار ڈالا۔ سو عدد دھر لئے گئے اور اموال حاصل ہوئے۔ گو کہ کئی لوگوں کی رائے ہے کہ اسی ماہ (۱۴۲۹) حسمی کی مہم ہوئی مگر دراصل حسمی کی مہم اگلے سال (۱۴۳۶) محرم الحرام کو ہوئی اسلئے کہ ملوک عالم کو مراسلے صلح کے معاہدہ سے لوٹ کر ارسال کئے گئے اور اسی طرح کے مراسلوں سے اک مراسلہ وہ ہے کہ حاکم روم کو ارسال ہوا۔

وادی کی مہم (۱۴۳۷)

اس سے اگلے ماہ حرام (۱۴۳۸) کو والد اسامہ اس مہم کے لئے رسول اللہ کے حکم سے گئے۔ وہ اسلئے کہ والد اسامہ کئی لوگوں کا مال لے کر سوداگری کے لئے رہرو ہوئے (۱۴۳۹)۔ سوداگری کر کے لوٹے اور اس گھڑی کہ اس وادی سے والد اسامہ کا مرور ہوا، وادی کے لوگ آئے اور ڈاکہ مارا کارواں والے وادی کے لوگوں سے مار کھا کھا کر لٹ گئے۔ کارواں کے لوگ اور والد اسامہ رسول اکرم کے ہاں آئے اور اس سارے معاملہ سے آگاہ کر ڈالا۔ رسول اکرم کا والد اسامہ کو کارواں کی مدد کے لئے اک ٹولہ دے کر حکم ہوا:

''لوٹ کر وادی والوں سے لڑ کر اسکا صلہ لو!''

وہ لوگ گئے کئی اک وادی والے مارے گئے دوسرے دوڑ لگا گئے۔ معدودے مسلم مارے گئے والد اسامہ گھائل ہوئے۔

دومہ (۱۴۴۰) کی مہم

اگلے ماہ (۱۴۴۱) والد سلمہ کے والد ہمدم مکرم (۱۴۴۲) کو رسول اکرم کا حکم ہوا کہ:

''اک مہم کے لئے ارسال کر رہا ہوں اسلئے کمر کس کر رکھو!۔''

اگلی سحر اس ہمدم کے سر کالا عمامہ کسا اور اک علم دے کر اللہ کی حمد کہی اور درود کہہ کر اس ہمدم سے کہا کہ:

(۱۴۳۵) عید جذامی (۱۴۳۶) محرم ۷ھ (۱۴۳۷) سریہ وادی القریٰ (۱۴۳۸) ماہ رجب ۶ھ (۱۴۳۹) شام کو گئے

(۱۴۴۰) دومۃ الجندل (۱۴۴۱) شعبان (۱۴۴۲) عبدالرحمٰن بن عوف جو ابو سلمہ کے والد ہیں

> "اس علم کو لے کر اللہ کی راہ کی لڑائی کے لئے راہ لو! اللہ سے روگرداں لوگوں سے لڑو، ٹھگی اور دھوکہ سے دور رہو اور اس امر سے کہ کسی مردہ کے دھڑ کے ٹکڑے ٹکڑے کرو اور اس سے کہ کسی کم عمر لڑکے کو مار ڈالو۔ اللہ کا عہد اور اسکے رسول کا اسوہ ہے۔"
>
> سوکم آٹھ سو معرکہ آراء ہمراہ کئے اور کہا کہ:
>
> "اگر وہاں کے لوگ اسلام کو گلے لگا کر مسلم ہوں سو وھاں کے سردار کی لڑکی سے عروسی کرلو!"

وہ وہاں گئے۔ اور وہاں کے لوگوں کو مسلسل سہ سحر سوئے اسلام مدعو کر کے سعی کی کہ وہ مسلم ہوں۔ سوم سحر کو دومہ کے سردار ولد عمر (۱۴۴۳) اسلام لے آئے اسی طرح وہاں کے لوگ اسلام لے آئے۔ اس ہمدم کی عروسی اس سردار کی لڑکی (۱۴۴۴) سے ہوئی۔ وہ اسے ہمراہ لے آئے اور اس لڑکی سے والد سلمہ ہوئے والد سلمہ آگے حرم رسول کے کلاں علماء سے اک کلاں عالم ہوئے۔

علی کرمہ اللہ کی مہم (۱۴۴۵)

اس ماہ (۱۴۴۶) رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو معلوم ہوا کہ گروہ ھود کی امداد کے لئے اولاد سعد (۱۴۴۷) کا گروہ اک عسکری ٹولہ اکٹھا کر رہا ہے۔ رسول اللہؐ کے حکم سے ہمدم مکرم داماد رسول علی کرمہ اللہ سو عدد آدمی لے کر اس گروہ سے ٹکر کے لئے گئے۔ مساء سے سحر کو آرام اور سحر سے مساء کو رہروی رہی۔ اسی دوراں اک آدمی ملا اسکو ڈرا دھمکا کر اس سے معلوم کر ڈالا کہ وہ (۱۴۴۸) ٹوہ کے لئے گھوم رہا ہے۔ اسکو اماں دے کر اس سے اولاد سعد کی راہ معلوم کر کے وہاں آ کر معاً حملہ آور ہوئے۔ وہ لوگ حوصلہ ہار کر دوڑ لگا گئے اہل اسلام کو وہاں سے (۱۴۴۹) اموال حاصل ہوئے۔ الحمدللہ

(۱۴۴۳) اصبغ بن عمر (۱۴۴۴) تماضر بنت اصبغ (۱۴۴۵) سریہ فدک (۱۴۴۶) شعبان ۶ھ (۱۴۴۷) بنی سعد بن بکر

(۱۴۴۸) جاسوسی (۱۴۴۹) ۵۰۰ اونٹ ۲۰۰۰ بکریاں

والد اسامہ ہی کی اک اور مہم (۱۳۵۰)

والد اسامہ کا سوداگری کا مال لے کر اک مادام (۱۳۵۱) کے گروہ (۱۳۵۲) کے گاؤں سے مرور ہوا۔ وہ لوگ آئے اور حملہ کر کے والد اسامہ کو مار کر گھائل کر کے سارا ساماں لوٹ کر لے گئے والد اسامہ لوٹ آئے۔ اور سارا معاملہ رسول اللہ کو کہہ ڈالا۔ رسول اللہ کو صدمہ ہوا۔ اور اس گروہ سے لڑائی کے لئے ماہ صوم کے دوراں اک عسکری مہم ارسال کی سرکردگی والد اسامہ ہی کی رہی وہ عسکری مہم کامگار و کامراں رہی۔

ولد رواحہ کی مہم

اک مالدار اسرائلی سوداگر سلام (۱۳۵۳) رسول اللہ کا عدو، مدام اعدائے اسلام کا مالی مددگار، رسول اللہؐ کے حکم سے مسعود (۱۳۵۴) اور دوسرے ہمدموں کی مساعی سے مردار ہوا۔ اسکے گروہ کے لوگ اسکی مرگ سے آگاہ ہو کر اک اور اسرائلی آدمی (۱۳۵۵) کو سرداری حوالہ کر گئے، وہ سرداری حاصل کر کے رسول اللہ سے لڑائی کا مصمم ارادہ کر کے دوسرے گروہوں سے ملا اور ہر گروہ کو اس لڑائی کے لئے اکسا اکسا کر آمادہ کر ڈالا۔ رسول اللہؐ کو اس کی اطلاع ملی اس اطلاع کی ٹوہ کے لئے سہ آدمی ولد رواحہ کے ہمراہ رواں کر گئے۔ وہ گئے۔ ٹوہ لگائی، اور لوٹ کر رسول اللہ کو اطلاع دی کہ ہاں وہ لوگ لڑائی کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اور کمر کس لی ہے، اور اطلاع کھری ہے۔ رسول اکرمؐ ولد رواحہ کو سی آدمی دے کر رواں کر گئے۔ اور اس ٹولے سے کہا کہ:

وہ وہاں کے لوگوں کو مکالمہ کے لئے مدعو کرے۔

وہ لوگ مکالمہ کے لئے ہمراہ ہو کر اسی طرح سی عدد آدمی لے کر ولد رواحہ کے ہمراہ ہوئے۔ اک سواری کے دو دو آدمی سوار ہوئے، اک اسرائلی اور اک مسلم۔ مگر راہ کے دوراں اسرائلی لوگوں کا ارادہ دگرگوں ہوا۔ اسرائلی سردار (۱۳۵۵) کے ہمراہ سوار مسلم (۱۳۵۶) اس اسرائلی کی

(۱۳۵۰) سریہ ام قرفہ (۱۳۵۱) ام قرفہ فاطمہ بنت ربیعہ (۱۳۵۲) بنی فزارہ (۱۳۵۳) ابورافع سلام بن ابی الحقیق یا عبداللہ بن ابی الحقیق (۱۳۵۴) مسعود بن سنان، عبداللہ بن انیس ابوقتادہ حارث بن ربعی، خزاعی بن اسود اور عبداللہ بن عتیک سردارہم رضی اللہ عنہم (۱۳۵۵) اسیر بن رزام (۱۳۵۶) عبداللہ بن انیس

صمصام کے دو واروں سے سالم رہے۔ اور معاملہ کو ادھر ادھر کر کے ٹال گئے مگر وہ اسرائلی مکر سے کہاں رکا؟ مآل کار اسکے ہولے سے اک وار سے لڑائی کی آگ سلگ اٹھی سارے اسرائلی مارے گئے۔ سوائے اک آدمی کے، وہ دوڑ اٹھا اہل اسلام سارے کے سارے سالم رہے۔ سوائے اسی اک ہمدم کے کہ وہ گھائل ہوئے۔ وہ لوگ رسول اللہؐ کے ہاں لوٹ آئے۔ رسول اللہؐ مسرور ہوئے اور اس گھائل ہمدم کے گھاؤ کو رال لگا دی اک دم وہ گھاؤ معدوم ہوا او راس کے لئے دعا۔ کی ولد رواحہ کی محررہ مہم ماہ صوم سے اگلے ماہ (۱۴۵۷) ہوئی۔

عکل کی مہم

اسی ماہ عکل اور اک اور گروہ (۱۴۵۸) کے کئی لوگ حرم رسول آئے اور اسلام کا دعویٰ کر کے وہاں رہے۔ اک عرصہ رہ کر رسول للہؐ کے ہاں گلہ کے لئے آئے کہ: ہمارے معدوں کو ورم ہوا۔ ادھر کی ہوا ہمارے لئے ردی ہے ہمارا کام ڈھور (۱۴۵۹) و سوائم سے ہے اسلئے ہمارے لئے حکم ہو کہ حرم رسول سے دور کسی کھلے ماحول آ کر وہاں رہ کر ہمارے معدوں کی اصلاح ہو سکے اسلئے کہ کھلے ماحول کی ہوا ہم کو راس آئے گی اور ہم وہاں سرور سے ہوں گے۔ رسول اللہؐ اس معاملہ کے لئے ہاں کر گئے۔ حکم ہوا کہ حرم رسول سے دور اک مرعیٰ (۱۴۶۰) ہے وہاں کی راہ لو، وہاں رہو، دودھ سے کام لو۔ وہ لوگ وہاں رہ کر ہٹے کٹے ہو گئے مگر ہٹے کٹے ہو کر ہڈ حرام ہو گئے۔ اٹھے اور رسول اللہ کے راعی (۱۴۶۱) کو سلائی سے اعمیٰ (۱۴۶۲) کر کے مار ڈالا اور اس کے دھڑ کے ٹکڑے کئے۔ اور اسلام کو رد کر کے سواری والے (۱۴۶۳) ڈھور لوٹ کر لے گئے۔ رسول اللہ کو معلوم ہوا صدمہ ہوا اور سواروں کی اک ٹولی ڈاکوؤں کے ٹوہ کے لئے ارسال کی (۱۴۶۴)۔ وہ سارے کے سارے دھر لئے گئے۔ اور حرم رسول لائے گئے اور راعی ہی کی طرح مارے گئے دھڑ کاٹ کر حرہ لا کر ڈالے گئے ادھر ہی سسک سسک کر مر گئے۔

(۱۴۵۷) شوال ۶ھ (۱۴۵۸) عرینہ (۱۴۵۹) جانور (۱۴۶۰) چراگاہ (۱۴۶۱) چرواہا (۱۴۶۲) اندھا (۱۴۶۳) اونٹ

(۱۴۶۴) کرز بن جابر الفہری ؓ کی سرکردگی میں

ارسال عمرو

اہل مکہ کے کئی لوگوں سے اک سحر سردار مکہ (۱۴۶۵) ہم کلام ہوا۔ اور کہا کہ کوئی ہے؟ کہ محمد کو مار کر آئے اسلئے کہ اسکا معمول ہے کہ ہر طرح کے رکھوالے سے ہٹ کر وہ کھلے عام ادھر ادھر گھوم رہا ہے اسلئے اسکی مرگ کا معاملہ سہل ہے۔

گاؤں کا اک آدمی اٹھا اور کہا کہ: اس کام کا ماہر ہوں اس کام کو کر آؤں اگر مری امداد کرو سردار مکہ آمادہ ہوئے۔ اور اسے اک سواری دی اور راہ کے لئے مال دے کر اور امداد کا وعدہ کر ڈالا وہ آدمی اسلحہ لے کر رواں ہوا۔ حرم رسولؐ آدھمکا۔ رسول اللہ اس کی آمد سے آگاہ ہوئے کہا کہ: کسی ردی ارادہ سے آرہا ہے۔ اک ہمدم (۱۴۶۶) اٹھے اور اس کو رام کر کے لے آئے۔ وہ اسلحہ اسکی مٹھی سے گرا۔ رسول اللہ اس سے ہمکلام ہوئے کہ:۔

کھو کس ارداہ سے آئے ہو؟ کہا: ارادہ کہوں گا اگر اماں حاصل ہو؟ کہا:

اماں حاصل ہے۔ وہ آگے ہوا اور ساری روئداد کہہ ڈالی رسول اللہ اسکو رہا کر گئے وہ اس سلوک سے مسلم ہوا۔ اس سارے معاملہ سے آگاہ ہو کر رسول اللہ کا ہمدم مکرم عمرو (۱۴۶۷) اور اسلم کے لڑکے سلمہ کو حکم ہوا کہ:

"مکہ کی راہ لو اور وہاں کسی داؤ سے سردار مکہ (۱۴۶۸) کو مار کر لوٹ آؤ؟"

وہ مکہ گئے وہاں آکر اول ارادہ ہوا کہ ہر اک کام سے اول حرم مکی آکر اللہ کے گھر ہو آئے۔ ہاں سردار مکہ مل گئے وہ کہہ اٹھا کہ: وہ رہا عمرو! لامحالہ کسی ردی کام کے لئے آدھمکا ہے۔ اہل مکہ اس ڈر سے کہ عمرو سے ہم کو گھاٹے کا دھڑکا ہے۔ مال اکٹھا کر کے اسے دے گئے۔ عمرو ہمراہی سے ہم کلام ہوئے کہ ہمارا کام محال ہوا ہے اور محال ہے کہ ہم کامراں ہوں اسلئے ہمارے لئے اولیٰ ہوگا کہ لوٹ کر حرم رسولؐ رہرو ہوں وہ لوٹ گئے۔ آگے اک گمراہ ولد مالک (۱۴۶۹) کو مار ڈالا۔ آگے اک اور اعور آدمی (۱۴۷۰) کو اک وار کر کے مار ڈالا۔

(۱۴۶۵) ابوسفیان (۱۴۶۶) اسید بن حضیر (۱۴۶۷) عمرو بن امیہ ضمری (۱۴۶۸) ابوسفیان (۱۴۶۹) عبداللہ بن مالک تیمی (۱۴۷۰) کانا

آگے دو اور آدمی اہل مکہ کے ہاں سے رسول اللہؐ کے احوال کی ٹوہ کے لئے ارسال کئے ہوئے ملے وہ دھر لئے گئے ۔ اک کو مار ڈالا اور دوسرے کو حرم رسول لے آئے اور رسول اللہ کو حوالہ کر گئے اور سارا حال کہا ۔ رسول اللہ سارے معاملہ سے آگاہ ہو کر مسکرائے اور اس ہمدم کے لئے دعا کی

معرکہ صلح (۱۴۷۱)

معرکہ صلح مکہ مکرمہ سے اک کم دس کوس دور اک کرود (۱۴۷۲) اور اس سے ملے ہوئے ، اک گاؤں کے اسم (۱۴۷۳) سے موسوم ہے ۔ اس گاؤں کا اک حصہ حرم کا حصہ ہے ۔ اور معمولی سا حصہ حدود حل کا ہے ۔ معرکہ صلح عام السادس کو ہوا ۔ گروہ عکل کے معاملہ کے اگلے ماہ حرام (۱۴۷۴) کو رسول اللہ مع ہمدموں کے عمرہ کے ارادہ سے مکہ رواں ہوئے ۔ دراصل ہوا اسطرح کہ اک آرام کے دوراں (۱۴۷۵) کہ اللہ کے رسول اللہ سو گئے ۔ اسی آرام کے دوراں رسول اللہ کو اک سماں محسوس ہوا کہ مع ہمدموں کے مکہ گئے ۔ اور عمرہ ادا کر کے موئے سر کاٹ ڈالے ۔

احلام رسول (۱۴۷۶) سے ہر اک وحی ہے اسلئے اسکو مسموع کر کے ہر ہمدم رسولؐ کی دلدادگی حرم سوا ہو گئی اور اللہ کے گھر کی رہروی کے لئے سرگرم ہو گئے ۔

اس ماہ کی سحر اول کو رسول اکرم اک سو کم سولہ سو ہمدموں کو ہمراہ لے کر سراسر عمرہ ہی کے ارادہ سے سوئے مکہ رواں ہو گئے ۔ اسلئے اگر کوئی آمادہ ہوا ، وہ ہمراہ ہوا اور اگر کسی کا ارادہ ہوا کہ وہ رکے ، سو وہ رکا رہا ۔ رسول اللہ اصرار سے دور رہے ۔ اسی طرح ہمراہ رکھوالی کے لئے سہام و صمصام ہی لئے ۔ دوسرا اسلحہ رکھا ہی رہا ، اور اسطرح اس امر کو کھل کر مصرح کر ڈالا ۔ کہ لڑائی کے ارادہ سے دور رہ کر سراسر عمرہ کا ارادہ ہے ۔

(۱۴۷۱) غزوہ حدیبیہ (۱۴۷۲) کنواں (۱۴۷۳) حدیبیہ (۱۴۷۴) ذوالقعدہ ۶ھ (۱۴۷۵) یعنی نیند کے دوراں خواب دکھائی دیا (۱۴۷۶) خواب

کرودعلی (۱۴۷۷) آ کر ہدی کو ہار ڈالا اور ہدی کے کوہاں کو گھاؤ لگائے اور عمرہ کے ارادہ سے احرام کس کراوڑھا۔ دس کم اسی ہدی کے ڈھور ہمراہ لئے۔ ادھر ہی سے اہل مکہ کے حال کی ٹوہ کے لئے اک آدمی (۱۴۷۸) کورواں کر کے اسے کہا کہ:

''مکہ والوں کا ارادہ معلوم کرو!''

وہ آدمی مکہ آ کر وہاں والوں کا حال معلوم کر کے لوٹا اور رسول اللہ کو آ کر اطلاع دی کہ اہل مکہ رسول اللہ کی آمد سے آگاہ ہو کر اک دم لڑائی کے لئے کمر کس کر اکٹھے ہو گئے۔ اور کالے لوگ (۱۴۷۹) اکٹھے کئے۔ اور اس امر کا عہد کر ڈالا ہے کہ رسول اللہ کی مکہ آمد کے لئے سد راہ ہوں گے۔

اسی طرح اہل مکہ کے اک سالار (۱۴۸۰) دوسو سوار لے کر اس عسکری ٹولے سے آگے لڑائی کے لئے رواں ہو گئے۔ رسول اللہؐ اس سے آگاہ ہو کر اس راہ سے ہٹ کر دوسری راہ سے کرود والے گاؤں (۱۴۸۱) آ گئے۔ مرار کی گھاٹی (۱۴۸۲) آ کر سواری ٹھہری وہاں سے رسول اکرمؐ کا ارادہ ہوا کہ سواری سوئے مکہ مڑے مگر وہ ادھر ہی رک گئی لوگ آئے۔ اور سواری سے کہا کہ: ''حل، حل'' کہ سواری اٹھ کر آگے کی راہ لے مگر وہ کہاں ٹس سے مس ہوئی؟ لوگوں کو اسطرح لگا کہ سواری رسول ہٹ کر رہی ہے۔ اک دوسرے کو کہا کہ: سواری ہٹ کر رہی ہے مگر لوگوں کو رسول اکرم سے معلوم ہوا کہ سواری اللہ کے حکم سے ٹھہری ہے رسول اکرمؐ لوگوں سے ہمکلام ہوئے۔ اور کہا:

> ''واللہ! وہ سارے امور کہ حرم کے اکرام کے لئے ہوں اور اہل مکہ اسکے سائل ہوں ہم کو مسلّم ہوں گے اور اسطرح کے امور کے لئے ہاں کر دوں گا''۔

اس کلام کو کہہ کر سواری اٹھائی وہ اسی لحہ کود کر کھڑی ہو گئی وہاں سے اک اور محل آ کر ٹھہرے۔ گرمی کے موسم سے لوگوں کے گلے سوکھ گئے، لوگوں کا ماءِ مطہر کے لئے سوال ہوا۔ اک سہم لوگوں کو دے کر کہا:

(۱۴۷۷) بیر علی یعنی ذوالحلیفہ (۱۴۷۸) بشر بن سفیان (۱۴۷۹) احابش (۱۴۸۰) خالد بن ولید (۱۴۸۱) کنواں یعنی حدیبیہ (۱۴۸۲) ثنیۃ المرار

"اسے گڑھے کے وسط گاڑ دو!"

لوگ اس سہم کو لے کر اسے گڑھے کے وسط گاڑ گئے۔ وہ گڑھا ماء مطہر سے مملو ہوا۔ اور سارے عسکر کو ملا۔

وہاں سے اک ہمدم (۱۴۸۳) کو حکم ہوا کہ وہ مکہ کی راہ لے اور وہاں کے لوگوں کو مطلع کردے کہ ہمارا ارادہ سراسر عمرہ کی ادائے گی کا ہے لڑائی سے ہم الگ رہ کر وہاں وارد ہوں گے۔

وہ ہمدم مکہ گئے مگر اہل مکہ اسکے کلام کو رد کر کے اسکی سواری کو لٹا کر حلال کر گئے۔ اور ارادہ کر ڈالا، کہ اس ہمدم کو کوئی آدمی مار ڈالے مگر مکہ ہی کے کئی دوسرے لوگ آگے آئے اور لوگوں کو اس کام سے روکا وہ ہمدم لوٹ آئے اور رسول اللہ کو ساری روئداد کہہ ڈالی۔ رسول اللہ کا ہمدم مکرم عمر کے ارسال کا ارادہ ہوا مگر وہ کہہ اٹھے کہ:

وہاں کے سارے لوگ مرے عدو ہو گئے اور ہر اک روٹھا ہوا ہے۔ وہاں ہر طرح کے حامی اور مددگار سے محروم ہوں اسلئے اس کام کے لئے داماد رسول (۱۴۸۴) ہی اہل ہے اسکے کئی سگے لوگ وہاں اس کے حامی ہوں گے۔

رسول اکرمؐ کو عمر کی رائے عمدہ لگی اور داماد رسول کو مدعو کر کے اسے حکم دے ڈالا کہ:

> "مکہ کی راہ لو اور رؤسائے مکہ کو ہمارے ارادہ کی اطلاع کر دو اور مکہ کے مسلم لوگوں کو اس اطلاع سے مسرور کر دو کہ وہ گھڑی آ رہی ہے، کہ اللہ اسلام کو ادھر حاوی کر دے گا اسلئے ہر مسلم حوصلہ رکھے اور ہر طرح کے ڈر اور دھڑکے سے دور عالی حوصلہ رہے۔"

وہ مکہ آئے اور ولد العاص (۱۴۸۵) کے ہمراہ مکہ وارد ہوئے وہاں کے رؤساء کو ارادہ رسول سے آگاہ کر ڈالا۔ اور وہاں کے اہل اسلام کو حوصلہ دے گئے مگر مکہ کے سردار داماد رسول کی اطلاع کو رد کر گئے۔ اور کہا کہ: رسول اللہ کے لئے اس سال رکاوٹ ہوں گے۔ ہاں! اگر داماد رسول کا ارادہ ہو وہ اللہ کے گھر سے گھوم (۱۴۸۶) سکے گا مگر وہ مکر گئے اور کہا: مرے لئے رسول اکرمؐ

(۱۴۸۳) خراش بن امیہ خزاعیؓ (۱۴۸۴) حضرت عثمانؓ (۱۴۸۵) ابان بن سعید بن عاص (۱۴۸۶) طواف

کی ہمراہی سے الگ رہ کر ہر عمل محال ہے۔ اہل مکہ اس کلام سے گم صم ہو گئے۔ داماد رسول وہاں روک لئے گئے۔ ادھر رسول اکرمؐ کو اطلاع ملی کہ داماد رسول مار ڈالے گئے۔

رسول اللہ کو اس اطلاع سے گہرا صدمہ ہوا۔ اور کہا کہ:

"محال ہے کہ ادھر سے ہلوں الا آں کہ داماد رسولؐ کے لہو کا صلہ لے لوں۔"

ادھر ہی اک کیکر (۱۴۸۷) کے سائے کو آرامگاہ کر کے وہاں لوگوں کو مدعو کر ڈالا اور وہاں لڑائی کے لئے لوگوں سے مصمم عہد لئے اور کہا کہ:

"ہر آدمی مسلسل لڑے گا الا آں کہ روح دھڑ سے الگ ہو۔ اور ہر آدمی اس امر سے دور رہے گا کہ معرکہ گاہ سے رو گرداں ہو کر الٹی دوڑ لگانے۔"

سارے لوگ مصمم عہد اور مرگ کا سودا (۱۴۸۸) کر گئے اولاً اسدی ہمدم (۱۴۸۹) آئے اور عہد کر ڈالا۔ اسی طرح اور لوگ آئے اور عہد کئے۔ سلمہ ولد اکوع رسول اکرم سے سہ عہد کر گئے۔ ہاں اک آدمی اولاد سلمہ کے سردار (۱۴۹۰) وہاں سے کھسک کر عہد اور سودے سے دور رہے۔

سارے لوگوں سے عہد لے کر داماد رسول کے لئے اک مٹھی (الٹی) کھول کر کہا کہ:

"وہ داماد رسول کی ہے اور دوسری مٹھی کھول کر کہا کہ: وہ اللہ کے رسول کی ہے۔"

اور ہر دو کو ملا کر سودائے عہد (۱۴۹۱) کر کے داماد رسول کو اس عہد کا حصہ دار کر ڈالا۔ کلام الٰہی اس عہد کا گواہ ہے گو کہ مآل کار معلوم ہوا کہ وہ اطلاع اک ہوائی ہے کہ اڑائی گئی ہے۔ مگر اس طرح اہل مکہ اہل اسلام کے اس عہد والے معاملہ سے ڈر گئے، اور صلح کے لئے آمادہ ہوئے۔

ادھر رسول اللہ کے حامی اک سردار (۱۴۹۲) رسول اللہ سے ملے اور اطلاع دی کہ ولد لوی مکہ سے لڑائی کے لئے اک کلاں عسکر لے کر ادھر اک گھاٹ آ کر رکا ہے۔ اور اسکا ارادہ ہے کہ وہ عسکر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو ارادہ حرم سے ہر طرح سے روکے گا۔ اللہ کا رسول اس عسکری آمد سے مطلع ہو کر کہہ اٹھے کہ:

(۱۴۸۷) درخت کیکر (۱۴۸۸) بیعت (رضوان) (۱۴۸۹) ابوسنان (۱۴۹۰) جد بن قیس بن صخر سردار بنی سلمہ (منافق تھا)
(۱۴۹۱) بیعت (۱۴۹۲) بدیل بن ورقاء خزاعی۔

''ہم اسلحہ رکھ کر سراسر عمرہ کے لئے آئے۔ لڑائی سے مکہ والے کھوکھلے ہو گئے، اک عرصہ صلح کے لئے طے کر لوں اگر وہ آمادہ ہوں۔ گروہ مکہ دوسرے گروہوں سے لڑائی کے واسطے ہماری راہ سے ہٹ کر رہے۔ دوسرے گروہوں سے لڑائی کے دوراں اگر اللہ کے کرم سے ہم حاوی ہوئے سو گروہ اہل مکہ اسلام کو گلے لگا لے۔ اور اگر ہم رام ہو گئے اور ہار گئے، سو مکہ والوں کو مراد حاصل ہو گی۔ مگر اس امر کو کہہ دوں کہ اللہ عمر کرمہ لامحالہ اسلام کو حاوی کر کے رہے گا۔ اور اسکی مدد کا وعدہ مکمل ہو گا۔ مگر اگر مکہ والوں کا لڑائی ہی کے لئے اصرار ہو، سو واللہ! مکہ والوں سے مسلسل لڑوں گا، الا آں کہ مرا سر کٹ کر الگ ہو۔''

وہ سردار اس سارے کلام کو مسموع کر کے مکہ والوں کے ہاں گئے او ررسول اللہ کا سارا کلام وہاں کے رؤساء کو کہہ ڈالا۔ وہ لوگ مکالمہ کے لئے آمادہ ہو گئے اور عروہ ولد مسعود آئے، رسول اللہؐ سے ملے، اسی طرح ولد عمرو اور دوسرے لوگ آئے، اور مسلسل صلح کے لئے مکالمہ ہوا کئی دور آئے۔ مآل کار دس سال کے لئے صلح طے ہوئی اور اک معاہدہ ہوا۔ داماد رسول علی کرمہ اللہ مدعو ہوئے وہ آئے اور معاہدہ صلح لکھا معاہدہ صلح کے امور اسطرح طے ہوئے کہ:

دس سال لڑائی کی آگ سرد رہے گی سارے لوگ مامون ہوں گے۔

اور اہل اسلام اس سال ادھر ہی سے لوٹ کر اگلے سال حرم وارد ہوں۔

اور سہ سحر مکہ رہ کر اہل اسلام کا گروہ لوٹے گا۔

اور اہل اسلام کے لئے اسکی روک ٹوک ہو گی کہ کوئی مسلم کھلم کھلا اسلحہ لے کر گھومے۔

اور مکہ والوں کا کوئی آدمی اسلام لا کر اگر حرم رسول کی راہ لے گا اللہ کا رسول اسے مکہ والوں کو لوٹائے گا۔

اور اگر اہل اسلام کا کوئی آدمی مکہ آئے گا وہ ادھر ہی رہے گا۔

ہر گروہ مکر، دھوکہ دہی اور لڑائی سے دور رہے گا۔

دوسرے گروہوں سے ہر اک کے لئے روا ہے کہ وہ اہل اسلام اور اہل مکہ کے کسی گروہ سے معاہدہ کر لے۔

رسول اکرم صلح کر کے وہاں سے حرم رسول لوٹے۔ راہ کے دوراں ہی اللہ کی وحی آئی اور اس صلح کو "کھلی کامگاری"(۱۳۹۳) کہا۔

معرکہ اسرائلی گڑھی (۱۳۹۴)

عام السادس کے الوداعی ماہ(۱۳۹۵) کو رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) معرکہ صلح سے لوٹ آئے۔

اگلے سال ماہ(۱۳۹۶) محرم الحرام کو دوسو سوار اور دوسو کم سولہ سو دوسرے ہمدموں کو دوسری سواری کے علاوہ دوسو گھوڑوں کے ہمراہ لے کر اسرائلی گروہ سے ٹکراؤ کے لئے اہل ھود کی گڑھی رواں ہوگئے۔ اوروں کے علاوہ اہل اسلام کی ماں ام سلمہ کرمھا اللہ ہمراہ ہوئی۔

ہمدم مکرم سلمہ ولد اکوع کا کہا ہے کہ: عامر ولد اکوع آگے آئے اور مسلسل حدی گائی، رسول اکرمؐ اسکی حدی سے مسرور ہوئے اور اسکے لئے دعائے رحم الٰہی کی۔ راہ کے دوراں عصر کی صلاۃ ادا کی۔ اگلی سحر سو اسرائلی کدال اور دوسرے آلے کر کاموں کے لئے گھروں سے رواں ہوئے۔ معاً رسول اللہ مع ہمراہیوں کے دکھائی دے گئے کہہ اٹھے:

"محمد، واللہ! محمد۔ محمدؐ ہے، واللہ! محمدؐ ہے مع عسکر کے"

اور گڑھی کو الٹے گاموں دوڑے اور کواڑ لگا کر محصور ہوگئے۔ اہل اسلام وہاں آئے اور محاصرہ کر ڈالا۔ وہاں آٹھ اہم گڑھی اور حصار(۱۳۹۷) اسرائلی گروہ کے ملک رہے۔ اول اس گڑھی(۱۳۹۸) کا معرکہ سر ہوا کہ محمود ولد مسلمہ وہاں آرام کے لئے سائے کو معلوم کر کے آئے اور سوگئے۔ اور اک اسرائلی وہاں آکر کھڑا ہوا اور گڑھی کی عالی سطح سے اک کلاں روڑ مارا۔ اس سے محمود کے سر کے وسط لوہے کی کلاہ ٹوٹ کر گڑ گئی۔ سر کی کھال لٹک گئی۔ لوگ اٹھا کر رسول اکرم کے ہاں لے آئے مگر گھاؤ کاری لگا اسلئے راہی معاد ہوئے۔

(۱۳۹۳) فتح مبین (۱۳۹۴) غزوہ خیبر (خیبر کے معنی گڑھی اور قلعے کے ہیں) (۱۳۹۵) ذوالحجہ (۱۳۹۶) ۷ھ

(۱۳۹۷) ناعم، قموص، صعب معاذ، قلہ، نطاۃ، وطیح، سلالم اور کسی نے کہا کہ: النطاۃ، الشق، الناعم ایک جانب الکتیبہ، الوطیح، السلالم دوسری جانب تھے۔ اور قموص، اور صعب بن معاذ۔

(۱۳۹۸) قلعہ ناعم

اگلی سحر اک اور گڑھی (۱۴۹۹) کے معرکہ کا ارادہ ہوا مگر رسول اکرم کو آدھے سر کا درد ہوا۔ اسلئے والد اسماء (۱۵۰۰) کو علم دے کر حملہ کا حکم دے ڈالا۔ وہ گئے حملے کئے مگر سارے حملے رائگاں گئے اسلئے لوٹ آئے۔

اگلی سحر ہمدم مکرم عمر کو علم ملا، اور حملہ کا حکم ہوا وہ گئے مکمل سعی کی مسلسل لڑے مگر لڑائی لا حاصل رہی اسلئے لوٹ آئے۔ رسول اللہ کا اعلاں ہوا کہ:

”کل اس آدمی کو علم دوں گا کہ اس کو اللہ اور اسکے رسول لاڈلے ہوں گے اور اللہ کا رسولؐ اسے لاڈلا رکھ رہا ہو۔ اور اسی کے واسطے سے اللہ گڑھی کا معرکہ سر کروائے گا۔“

ہمدموں کے اک دوسرے سے مکالمے ہوئے کہ کل کس کو علم ملے گا؟ اگلی سحر کو سارے ہمدم آئے۔ رسول اکرمؐ کا سوال ہوا کہ علی کہاں ہے؟ کوئی کہہ اٹھا کہ: اسے رماد (۱۵۰۱) ہے۔ اور اس رماد سے وہ درد محسوس کر رہا ہے۔ کہا: اسے مدعو کرو! وہ آئے۔ رسول اللہؐ آگے ہوئے اور رال لے کر اسے مل دی، اور دعا کی وہ سارا رماد اور درد کلاً معدوم ہوا۔ اور علم دے کر کہا کہ:

”گمراہوں سے لڑائی کی راہ لو! مگر اول گمراہوں کو سوئے اسلام مدعو کرو!۔“

علی کرمہ اللہ علم لے کر گئے وہاں سے اہل ھود کا اک سورما (۱۵۰۲) لڑائی کے لئے آدھمکا۔ اولاً اسکا ٹکراؤ عامر ولد اکوع سے ہوا مگر عامر کا وار الٹا ہوا۔ اور عامر ہی کو لوٹ کر آ لگا وہ اس وار سے گھائل ہو کر کام آ گئے۔

دوسرے مرحلہ کے دوراں محمد ولد مسلمہ اس سے لڑے اور اسکے ہر دو گام کاٹ کر اسے گرا ڈالا۔ اور کہا کہ: ادھر ہی سسک سسک کر مرو! وہ گئے۔ ادھر علی کرمہ اللہ کا وہاں سے مرور ہوا وہ آگے آئے۔ اور اس گمراہ کا سر کاٹ ڈالا۔

مگر امام مسلم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اول وہلہ ہی سے اسکا ٹکراؤ علی سے ہوا اور علی کے وار ہی سے مردار ہوا۔

مآل کار اس گڑھی کا معرکہ سر ہوا اور علی کرمہ اللہ کامگار و کامراں ہو کر لوٹ آئے۔

(۱۴۹۹) قلعہ قموص (۱۵۰۰) حضرت ابو بکر (۱۵۰۱) آشوب چشم (۱۵۰۲) مرحب

اگلی سحر اک اور گڑھی (۱۵۰۳) رام ہوئی۔ وہاں سے گھی اور اکل وطعام کا دوسرا ساماں ملا۔ اسی طرح سہ سحر ولد العوام کی گڑھی (۱۵۰۴) کا محاصرہ کر کے اک اسرئلی کی مدد اور صلاح سے، کہ گھاٹ کی راہ کاٹ دو! گڑھی والوں کو لڑائی کے لئے گڑھی سے کھلے ماحول لائے۔ وہ طوعاً و کرہاً آئے، لڑائی ہوئی، دس اسرائلی مارے گئے، اور کئی مسلم کام آئے، اور وہ معرکہ سر ہوا۔

اسی طرح وہاں اور کئی معرکے کئے۔ اور اک اک گڑھی اہل اسلام کے آگے رام ہوئی۔ وللہ الحمد

سلالم کی لڑائی

مآل کار اسرائلی ادھر ادھر سے دوڑ لگا کر سلالم اور اس سے ملی ہوئی اک اور گڑھی (۱۵۰۵) آ کر اکٹھے ہو گئے۔ سارے اسرائلی سمٹ کر ادھر ہی آ کر محصور ہو گئے محاصرہ دو کم سولہ سحر رہا۔ رسول اللہ کا ارادہ ہوا کہ اک عراوہ (۱۵۰۶) کھڑی کر کے اس سے کوئی ہدم روڑے مارے۔ اسلئے اک عروسک (۱۵۰۶) لا کر کھڑی کی گئی۔ اسرائلی اس سے آگاہ ہو کر ہراساں ہو گئے۔ مآل کار صلح کے سائل ہوئے۔ اک سردار (۱۵۰۷) آئے اور رسول اللہ سے امور صلح طے کئے۔ طے ہوا کہ سارے مرد مع آل و اہل ادھر سے راہ لے کر کسی اور ملک وارد ہوں سارا ساماں ادھر ہی رہے گا۔ اگر کسی طرح کا کوئی ساماں اور مال ہمراہ لے گئے سو معاہدہ ٹوٹ کر کالعدم ہوگا۔

وہ اس معاہدہ صلح کے لئے گوہاں کر گئے مگر اک اسرائلی سردار حی کے اک مسک کی حوالگی سے رکے رہے۔ دراہم اور دوسرے اموال سے مملو اس مسک کے لئے رسول اکرم کا سوال ہوا۔ وہ لوگ کہہ اٹھے کہ: معرکوں اور دوسرے امور کے لئے وہ سارے اموال ہم لٹا گئے۔ مگر رسول اللہ کو اصل معاملہ وحی سے معلوم ہوا کہ وہ اموال اک گڑھا کھود کر وہاں رکھے گئے۔ اور مٹی ڈالدی گئی ہے۔ اسلئے اک ہمدم کو حکم ہوا کہ وہ اس گڑھے کو کھود کر وہاں سے وہ مال لے آئے۔ اور اسطرح وہ لوگ کہ رسول اللہ سے کئے گئے عہد کو ٹکڑے کر ڈالا۔ رسول اکرم کے حکم

(۱۵۰۳) صعب بن معاذ (۱۵۰۴) حصن قلہ جو پہاڑ کی چوٹی پر تھا جو بعد میں حضرت زبیر بن العوام کو ملا اسلئے قلعہ زبیر کہلایا (۱۵۰۵) وطیح (۱۵۰۶) منجنیق (۱۵۰۷) ابن ابی الحقیق

سے مارے گئے۔ اس سردار(۱۵۰۸) کے مارے گئے۔ مگر وہ دو لڑکوں(۱۵۰۹) کے علاوہ دوسرے لوگ سالم رہے۔ اور اسکے اک لڑکے کی گھر والی(۱۵۱۰) اساریٰ کے ہمراہ آئی۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اسے رہا کر گئے اور اس سے سگائی اور عروسی(۱۵۱۱) کی۔ اسطرح اسرائلی مکمل ہار گئے۔ اور اہل اسلام حاوی ہو گئے معرکہ سر ہوا۔ وللہ الحمد۔ وہاں کئی سحر رسول اکرمؐ رہ کر لوٹے۔

معرکہ اسرائلی وادی(۱۵۱۲)

راہ کے دوراں اک اسرائلی گروہ کی وادی آئی۔ وہاں کے لوگ اک دم حملہ آور ہوئے سہام مارے۔ رسول اللہ کے مملوک مدعم سہم سے کام آ گئے۔ لوگ کہہ اٹھے کہ:

مدعم کو دار السلام کا حصول مسعود ہو۔ رسول اللہ کا کلام ہوا کہ:

> ”واللہ! اسکے سر آگ سلگ رہی ہے اسلئے کہ گرمی کے معرکہ کے دوراں اسکو اسکا حصہ مال معرکہ سے ملا مگر وہ کہاں رکا؟ اور اسکے حصے کے علاوہ اک رداء ہولے سے لے لی۔ وہ رداء اسکے لئے معادی آگ ہو گئی ہے۔“

رسول اللہؐ لڑائی کے لئے آمادہ ہوئے اک لواء سعد کو دی، اک لواء سہل اوسی اور دو اور علم دو ہمدموں(۱۵۱۳) کو حوالہ کئے۔ وادی والوں کو اسلام کے لئے کہا مگر اک آدمی وادی کا لڑائی کے لئے کمر کس کر وارد ہوا۔ ولد عوام کے وار سے مردار ہوا۔ دوسرا آدھمکا اسی طرح وہ ولد عوام کے وار سے مرا۔ اک اور آدھمکا علی آگے ہوئے اور اسے مار ڈالا۔

الحاصل اک سو دس آدمی مردار ہوئے مسلسل لڑائی ہوئی مساء کو رک گئی۔ اگلی سحر معمولی سی لڑائی ہوئی اور مآل کار معرکہ سر ہوا۔

اک اور اسرائلی گاؤں(۱۵۱۴) والوں کو اہل وادی کا حال معلوم ہوا وہ اول وہلہ ہی سے صلح کے لئے آمادہ ہو گئے اسلئے وہ لڑائی سے سالم رہے اسطرح کامگار و کامراں ہو کر رسول اللہ حرم رسول لوٹ آئے۔

(۱۵۰۸) کنانہ بن ابی الحقیق (۱۵۰۹) صفیہ (۱۵۱۰) قیدیوں۔ (۱۵۱۱) منگنی (۱۵۱۲) وادی القریٰ (۱۵۱۳) حباب بن منذر اور عباد بن بشر (۱۵۱۴) اہل تماء

والد اسماء کی مہم (١٥١٥)

گڑھی کے معرکہ سے رسول اللہ لوٹ کر آئے اور آٹھ ماہ حرم رسول ہی ٹھہرے رہے۔ اس دوران کئی مہم ارسال کیئے۔ اک مہم والد اسماء کی سرکردگی کا طے کر کے ارسال کی۔ اور وہ اک گروہ (١٥١٦) کے ہاں گئے سلمہ ولد اکوع ہمراہ ہوئے۔

عمر کی مہم

رسول اللہ (صلی اللہ علی رسولہ وسلم) کے حکم سے سی عدد سوار لے کر ہمدم مکرم عمر کرمہ اللہ اعداء کے اک گروہ (١٥١٧) سے ٹکراؤ کے لئے گئے وہ سارے دوڑ لگا گئے۔ اک اور گروہ اعداء کا ہمدموں کو ملا ہمدموں کی رائے ہوئی کہ ہم کو اول گروہ سے ہی لڑائی کا حکم ہوا ہے اسلئے سارے لوٹ گئے۔

ولد سعد کی مہم (١٥١٨)

رسول اکرم کے ہاں سے ولد سعد سوئے اولاد مرہ ارسال کیئے گئے۔ وہ لوگ وہاں گئے اور لوٹ مار کی۔ سواری اور مال لے آئے۔ اعداء کو علم ہوا وہ آئے راہ کے دوران لڑائی ہوئی، کئی اک کس لئے گئے، کئی دوڑ لگا گئے، دوسرے لوگ لوٹ آئے، مگر ہمدم مکرم ولد سعد گھائل ہوئے، اک اسرائلی کے گھر رک گئے۔ ہٹے کٹے ہو کر لوٹے۔

اولاد ملوح کی مہم

ماہ محرم ٨ھ سے اگلے ماہ رسول اللہ کے ہاں سے اک مہم اولاد ملوح سے لڑائی کے لئے ارسال ہوئی، راہ کے دوران اک آدمی ولد مالک (١٥١٩) ملا اسے محصور کر ڈالا وہ کہہ اٹھا کہ:

ہمارا ارادہ اسلام کا ہے۔

(١٥١٥) سریہ حضرت ابوبکر (١٥١٦) نجد بنی فزارہ (١٥١٧) بنی ہوازن (١٥١٨) بشیر (١٥١٩) حارث بن مالک بن البرضاء اللیثی

اہل اسلام کے سالار (۱۵۲۰) کا کلام ہوا کہ: اگر ارادہ ہے کہ اسلام کو گلے لگاؤ سو ادھر ہی رکے رہو۔ اور اسے رسی سے کس کر کالے لوگوں کے حوالے کر کے کہا کہ: اسکی رکھوالی کرو اور مارڈالو اگر ماحول مکدر کرے! ہمارا ٹولہ لوٹ آ کر اسے لے لے گا۔

وہاں سے وہ آگے گئے عصر کو اک وادی (۱۵۲۱) آ کر ٹھہر گئے۔ مساء کو، اس گھڑی کہ لوگ سو گئے وہ اک دم حملہ آور ہوئے۔ کئی مارڈالے ڈھور اور مال ہمراہ لے کر لوٹ گئے۔ وہ لوگ اٹھے دوسروں کو مدد کے لئے صدا دی اور دوڑ لگائی مگر وہ ولد مالک کو لے کر اک دم گھوڑوں کو دوڑا کر دور ہو گئے راہ کے دوراں موسلا دھار مطر ہوئی۔ وادی ماء مطر سے مملو ہو گئی، اسلئے وہ وادی حائل ہو گئی، اور وہ لوگ ادھر ہی رہ گئے، اہل اسلام سالم لوٹ آئے۔ وللہ الحمد

ولد سعد کی اور مہم

اک آدمی (۱۵۲۲) رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے آ کر ملا اور اطلاع دی کہ گمراہوں کا اک سردار (۱۵۲۳) لوگوں کو حملہ کے لئے مدعو کر رہا ہے۔ اور کئی گروہوں (۱۵۲۴) کے لوگ اکٹھے ہو گئے اور ارادہ ہو رہا ہے، کہ اہل اسلام کے اردگرد سے حملہ آور ہوں۔

رسول اللہ کی والد اسماء اور عمر سے صلاح ہوئی اور ہر دو سے رائے لی۔ اور ولد سعد کو سہ صد آدمی دے کر رہروی کا حکم دے ڈالا۔ وہ اک دم گئے اور اول حملہ آور ہو گئے اعداء ادھر ادھر ہو گئے۔ وہاں ہو کا عالم محسوس ہوا۔ وہاں ڈھور مل گئے وہ لے لئے اور لوٹ گئے۔ راہ کے دوراں ٹوہ کے لئے (۱۵۲۵) ماموراک آدمی ملا اسے مارڈالا۔ آگے اک اور ٹولہ ملا مگر اک دوسرے سے لاعلم رہے۔

ہاں دو آدمی اس ٹولے کے علاحدہ ملے وہ حرم رسول لے آئے وہ وہاں آ کر اسلام لے آئے۔

گمراہوں کے اس سردار کو اک آدمی (۱۵۲۶) ملا اس آدمی کو وہ سردار ملول محسوس ہوا۔ اسے کہا کہ: اس امر سے لاعلم ہو کہ محمد سارے ممالک کو رام کر کے حاوی ہو گا؟ اور اس کے لاحاصل (ساعی) ہو رہے ہو۔

(۱۵۲۰) غالب بن عبد اللہ لیثی (۱۵۲۱) بطن کدید (۱۵۲۲) حسیل بن نویرہ (۱۵۲۳) عیینہ (۱۵۲۴) یمن، غطفان او رحیان (۱۵۲۵) جاسوس (۱۵۲۶) حارث بن عوف

والد حدرد الاسلمی کی مہم

گمراہوں کے اک سردار (۱۵۲۷) کے ارگرد کئی لوگ اکٹھے ہوئے کہ وہ کسی طرح رسول اللہ سے معرکہ آرائی کے لئے آمادہ ہو۔ رسول اللہ کو اسکا علم ہوا۔ والد حدرد اسلمی اور دو سرے آدمی ارسال کئے کہ اسکی اطلاع لاؤ وہ گئے۔ اس لمحہ کہ عصر کی گھڑی ڈھلی۔ اور مساء کی گھڑی آئی کہ وہ وہاں آگئے، لوگوں کی اک ٹولی دکھائی دی وہ اس ٹولی سے دور دم سادھے رک گئے۔ والد حدرد کا ہمراہیوں کو حکم ہوا کہ: وہ دوسرے سرے آکر کھڑے ہوں! اس گھڑی کہ صدائے علو (۱۵۲۸) لگاؤں اک دم آگے آؤ! اس سردار کا راعی ہر سحر کی طرح اس سحر کو کام کے لئے راہ لے کر الوداع ہوا۔ ہر عصر کو اس کا معمول رہا کہ وہ عصر کو کام سے لوٹے مگر اس عصر کو معمول سے ہٹ کر کئی لمحے ہو گئے مگر وہ ادھر ہی رکا رہا۔ وہ سردار ہم کلام ہوا کہ: لامحالہ کوئی معاملہ ہوا ہے اسلئے اسکی آمد رکی ہوئی ہے۔ وہ صمصام حمائل کر کے ٹوہ کے لئے اٹھا لوگ ہمراہ ہوئے مگر سردار کے حکم سے رک گئے۔ اور اک وہی سردار ہی راہ لے کر ٹوہ کے لئے رواں ہوا۔ اس گھڑی کہ اسکا والد حدرد کے آگے سے مرور ہوا، والد حدرد اٹھے اور اسکے دل کے وسط سہم مارا وہ اک دم گرا وہ آگے آئے اور اسکا سر گدی سے کاٹ ڈالا صدائے علو کہی۔ اسے مسموع کر کے دوسرے دو ہمراہی اٹھے اور صدائے علو لگائی۔ اس ٹولی کو وہم ہوا کہ کوئی عسکری ٹولہ آدھمکا ہے۔ سارے کے سارے دوڑ لگا گئے، وہاں سے اموال ملے۔ وہ لا کر رسول اللہ کے حوالہ کئے۔

والد حدرد اسلمی سے مروی ہے کہا کہ: مری عروسی ہوئی دو سو درہم مہر ٹھہرا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے اسکی ادائے گی کے لئے امداد کا سوال کر ڈالا۔ رسول اللہ کا کلام ہو اکہ:

"واللہ اس گھڑی مال سے عاری ہوں کہ کوئی مدد کر سکوں"۔

مگر اللہ کا کرم ہوا اور اس معرکہ سے مال ملا اور ساری دلدر دور ہوئی اور عروسی کا مسئلہ حل ہوا۔

(۱۵۲۷) قیس بن رفاعہ یا رفاعہ بن قیس بنی جشم کا معزز شخص (۱۵۲۸) نعرہ تکبیر۔

محلم کی مہم

رسول اکرم کے حکم سے اک مہم لڑائی کے لئے گئی۔ محلم (۱۵۲۹) اس مہم کے اک حصہ دار کے طور ہمراہ گئے۔ رہروی کے دوراں اک آدمی عامر مع ہمراہوں کے ملا۔ عامر (۱۵۳۰) اہل اسلام کا سا سلام کرکے ہمدموں سے ملے مگر محلم آگے ہوئے اسے مار کر اسکی سواری لے لی۔ اس گھڑی کہ اس مہم سے وہ لوگ لوٹے۔ رسول اللہ کو اس امر کی اطلاع دی۔ اس معاملہ کے لئے وحی الہٰی (۱۵۳۱) وارد ہوئی،

رسول اکرم محلم سے روٹھ گئے، اور کہا:

''وہ آدمی اسلام لاکر ملا مگر وہ کہاں رکے اور اسے مار ڈالا''

سہمی ہمدم کی مہم (۱۵۳۲)

علی کرمہ اللہ سے مروی ہے کہ گروہ مددگاراں (۱۵۳۳) کے اک آدمی (۱۵۳۲) کی سرکردگی طے کرکے اک مہم رسول اللہ کے حکم سے رہرو ہوئی۔ رسول اللہؐ کا لوگوں کو حکم ہوا کہ:

''اس سرکردہ آدمی کا کلام اور اسکا ہر امر مسلّم کرو۔ اور اسکے حکم کے آگے سر رکھو!''۔

وہ لوگ گئے اسی دوراں کوئی معاملہ ہوا اور وہ آدمی ہمراہوں سے روٹھ گئے۔ اور لوگوں سے لکڑی اکٹھی کروائی اور اسکو آگ لگوائی۔ اور لوگوں سے سوال کر ڈالا کہ: کہو! رسول اللہ کا مرے حکم کے لئے اسطرح کا کوئی کلام ہوا ہے کہ اسکے حکم کے آگے سر رکھ دو؟ کہا: ہاں، کہا: سو مرا حکم ہے کہ آگے آؤ اور اس آگ کے دروں کودو!

لوگ ٹھٹھک گئے اور کہا کہ: ہم آگ سے دوڑ کر ہی سوئے رسول اللہ آئے اسی لئے اسلام لائے۔ وہ سالار اس کلام سے سرد ہو گئے اور وہ آگ سرد کردی گئی۔

(۱۵۲۹) محلم بن جثامہ (۱۵۳۰) عامر بن الاضبط اشجعیؓ (۱۵۳۱) یا یھا الذین امنو ا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولاتقولو المقی الی الیکم السلام لست مؤمنا (النساء) (۱۵۳۲) عبد اللہ بن حذافہ السہمی (۱۵۳۳) انصار

معرکہ عسکر الامراء (۱۵۳۴)

کرک کے گاؤں سے ملا ہوا اک اور محل (۱۵۳۵) ہے۔ وہاں سے موسوم اس معرکہ سے کہ دراصل مہم ہے، رسول اللہ رکے رہے۔ اور ہمدموں ہی کو رواں کر گئے۔ مگر علماء کے ہاں سے اس کو معرکہ ہی کا اسم ملا اور اسے "عسکر الامراء" اسلئے کہا ہے کہ اول مرحلہ ہی سے رسول اللہ کے ہاں سے اسکے لئے اک اک کر کے امراء طے کئے گئے۔

ہوا اسطرح کہ آٹھواں اسلامی سال ہے کہ رسول اللہ کے ہاں سے عالمی ملوک و حکام کو مراسلے ارسال کئے گئے۔ اسی سلسلہ کی کڑی اک وہ مراسلہ ہے کہ ملک الروم کو ارسال ہوا۔ رسول اللہ کے اک ہرکارے (۱۵۳۶) اس مراسلہ کو لے کر گئے۔ مگر راہ کے دوراں ہی ملک الروم کا اک والی ولد عمرو (۱۵۳۷) اسے روک کر اس سے ہمکلام ہوا: کہاں کا ارادہ ہے؟ لگ رہا ہے کہ محمدؐ کے ہرکاروں سے ہو؟ کہا: ہاں! ولد عمرو کے حکم سے رسول اللہؐ کے ہمدم رسی سے کس لئے گئے۔ اور مآل کار مار ڈالا۔

کئی اہل علم کی رائے ہے کہ وہ مراسلہ اسی والی کو ارسال ہوا۔ رسول اللہ کو اس ہمدم کی مرگ گراں لگی، اور صدمہ ہوا۔ اسلئے کہ ہرکاروں کی مرگ عالمی اصول کے رو سے مدام مکروہ رہی ہے۔

دس دس سواروں کے سہ عدد ٹولے اکٹھے کر کے اک عسکر ملک الروم سے لڑائی کے لئے ارسال کر ڈالا۔ اور اسکی سالاری علم دے کر والد اسامہ (۱۵۳۸) کے حوالہ کی اور کہا:

> "اس محل کی راہ لو کہ وہاں وہ ہمدم مارے گئے! وہاں وارد ہو کر اول وہاں کے لوگوں کو اسلام کے لئے مدعو کرو! اگر وہ مسلم ہوں سو عمدہ امر ہے اور اگر وہ لڑائی کے لئے آمادہ ہوں سو اللہ سے مدد کا سوال کر کے لڑائی کے لئے کمر کس لو!"

(۱۵۳۴) غزوہ موتہ جسے غزوہ جیش الامراء بھی کہا جاتا ہے (۱۵۳۵) موتہ (۱۵۳۶) حارث بن عمیرؓ (۱۵۳۷) شام کا گورنر شرحبیل یا شرجیل بن عمرو الغسانی جو شاہ روم ہرقل کی طرف سے گورنر تھا۔ (۱۵۳۸) زید بن حارثہؓ

اور اللہ کے رسول وداع کی گھاٹی (۱۵۳۹) ہمراہ عسکر آئے کہ اللہ کا رسول عسکر کو الوداع کہے۔ وہاں آکر عسکری ٹولہ سے ہم کلام ہوئے اور کہا کہ:

> ہر حال ورع سے معمور رہو، اللہ سے ڈرو، ہمراہوں کے لئے دل کھلے رکھو، اللہ کا اسم لے کر اللہ سے مکرے ہوئے لوگوں سے لڑو! مکر، دھوکہ اور ٹھگی سے دور رہو، کسی مادام، کم عمر لڑکے اور معمر مرد اور سادھو سے لڑائی سے دور رہو۔

اس کو کہہ کر رسول اللہ لوٹ گئے۔ اسی طرح رسول اکرم کا حکم ہوا کہ:

> ”اگر والد اسامہ اللہ کے لئے کام آئے سو ولد عم رسول (۱۵۴۰) کو سالاری دے دو! اگر وہ کام آئے سو ولد رواحہ (۱۵۴۱) کو سالاری حوالہ کر دو! اگر اسی طرح وہ اللہ کے لئے کام آگئے سو اہل اسلام کے لئے روا ہے کہ اک دوسرے سے رائے لے کر کسی کو سالار کر کے معرکہ آراء ہوں!۔“

اسلامی عسکر وہاں سے آگے رہرو ہوا۔ راہ کے دوران (۱۵۴۲) اہل اسلام کو علم ہوا کہ ولد عمرو اک لاکھ کا عسکر لڑائی کے لئے اکٹھا کئے ہوئے ہے۔ اور ادھر حاکم روم اک اور عسکر اک لاکھ کا اسکی مدد اور کمک کے لئے لے کر آرہا ہے۔ اہل اسلام دو لاکھ کے ٹڈی دل عسکر کی آمد سے مطلع ہو کر اولاً کم حوصلہ ہوئے اور ٹھہر کر اک دوسرے سے رائے لی۔ اک رائے آئی کہ رسول اللہ کو اطلاع دو اور رکے رہو کہ اللہ کے رسول کا حکم اور امداد آئے۔ مگر ولد رواحہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: اے لوگو! مرگ معرکہ کے لئے آئے ہو، اور حالاً وہی مکروہ لگ رہی ہے، ہماری لڑائی کی اساس اسلحہ اور عدد سے ہٹ کر سراسر اسلام ہے۔ دراصل ہمارے آگے دو عمدہ امروں سے اک امر ہے: کامگاری، در حال دگر مرگ معرکہ۔

اس کلام سے سارے لوگوں کے دل ولولہ سے معمور ہو گئے۔ اور کہا: ولد رواحہ کا کلام اٹل ہے۔ اور اللہ کے دلدادہ لوگوں کا وہ معمولی ٹولہ ٹڈی دل عسکر سے لڑائی کے لئے وہاں سے معرکہ گاہ کو رواں دواں ہوا۔ آگے کرک سے لگے ہوئے معرکہ گاہ (۱۵۴۳) آکر ٹھہر گئے۔

(۱۵۳۹) ثنیۃ الوداع (۱۵۴۰) جعفر بن ابی طالب (۱۵۴۱) عبداللہ بن رواحہ (۱۵۴۲) معان نامی مقام میں (۱۵۴۳) موتہ نامی مقام پر جنگ ہوئی

ادھر ڈھائی لاکھ گمراہ گرد اڑا اڑا کر وہاں آدھمکے۔ دو لاکھ رومی اور آدھے لاکھ دوسرے گروہوں (۱۵۴۴) کے لوگ وہاں گھوڑوں اور ہر طرح کے ساماں اور اسلحوں سے مسلح اہل روم کی مدد کے لئے معرکہ گاہ وارد ہوئے۔ اولاً سالار اہل اسلام والد اسامہ (۱۵۴۵) رسول اللہ کی لواء لئے آئے۔ اور دلاوری کے گوہر دکھا دکھا کر کام آگئے۔ اک دم ولدِ عم رسول (۱۵۴۶) آگے ہوئے اور لواء اٹھائی اور اولاً لال گھوڑے کی سواری کر کے لڑے مگر محسوس ہوا کہ امکاں ہے کہ کوئی گمراہ حاوی ہو کر گھوڑا لے لے اور اہل اسلام سے لڑائی کے لئے کام لائے اسلئے گھوڑے سے کود کر اس کا گلا کاٹ ڈالا۔ اور وہ اول گھوڑا ہے کہ اللہ کی راہ کے دوراں اسکا سر کٹا۔

الحاصل گھوڑے سے محروم ہو کر وہ لڑے اور اسی دوراں ولولوں اور حوصلوں سے معمور کئی مصرعے کہے۔ لڑائی کے دوراں اک کلائی کٹ گئی۔ اک دم الٹی مٹھی سے علم اسلام لے کر اسے کھڑا رکھا، مگر اسی طرح وہ الٹی کلائی کٹ گئی۔ علم گرا مگر اک دم گود کے وسط رکھ کر کھڑا رکھا مآل کار اللہ کے لئے کام آگئے، دھڑ کا اگلا حصہ لہولہاں ہوا۔ سہام و صمصام کے دس کم سو سے سوا گھاؤ لگے مگر سارے کے سارے اگلے حصہ کو لگے کمر کا حصہ مکمل طور سے سالم رہا۔

معاً ولد رواحہ آگے آئے اور سالاری کا عہدہ حاصل کر کے لواء رسول اٹھائی گھڑ سوار ہو کر آئے۔ معمولی سے لمحے کے لئے گومگو کا حال ہوا، مگر مآل کار دل سے ہمکلام ہو کر مصرعے کہے اور لڑائی کے لئے گھوڑے سے کود گئے اور لڑ لڑ کر کام آگئے۔ لواء اسلام گر گئی۔ اسی لمحہ اک ہمدم (۱۵۴۷) آگے ہوئے اور لواء اٹھائی اور اہل اسلام سے کہا: کسی کو سالار کر دو! لوگوں کی رائے صمصام الٰہی (۱۵۴۸) کے لئے ہوئی کہ وہ ہمارے سالار رہوں! اسطرح وہ سالار اسلام ہو گئے۔ لواء اسلام اٹھائی اور ڈٹ کر لڑے اس معرکہ کے دوراں دس صمصاموں کو صمصام الٰہی کام لائے ہر صمصام ٹوٹ گئی، سوائے اک کے۔ اگلی سحر ہمراہوں کو ادھر ادھر کر کے اک اور طرح سے لڑائی لڑی۔ اس سے اعداء اسلام کو گماں ہوا کہ اور لوگ آگئے اور کمک مل گئی ہے اس لئے ہراساں

(۱۵۴۴) قبائل عرب بنی بکر، لخم، جذام (۱۵۴۵) زید بن حارثہ (۱۵۴۶) حضرت جعفر (۱۵۴۷) ثابت بن اخرم (۱۵۴۸) خالد بن ولید

ہو گئے اور مآل کار ڈھائی لاکھ لوگ ہار گئے اہل اسلام کو کامگاری ملی، مال ملا۔ رومی دوڑ لگا گئے۔ کل دس اور دو مسلم کام آئے۔

ادھر اس معرکہ کے سارے احوال کی اطلاع وحی کے واسطے سے رسول اللہ کو ہوئی۔ اعلان کر کے سارے مسلم اکٹھے کئے گئے۔ رسول اللہ آئے اور لوگوں کو رو رو کر اس معرکہ کے احوال اک اک کر کے کہے اور سالار اسلام (۱۵۴۹) کو ”اللہ کی صمصام“ (۱۵۵۰) کے اسم سے مسمی کر ڈالا۔

اہل اسلام معرکہ گاہ سے کامگار و کامراں لوٹ آئے اور رسول اللہؐ کے ہاں ”سے کرار“ کا اسم ملا

عمرو ولد العاص کی مہم (۱۵۵۱)

معرکہ عسکر امراء سے اگلے ماہ سادس (۱۵۵۲) کو رسول مکرم کو اطلاع ملی کہ اک گروہ کا ارادہ ہے کہ حرم رسول آ کر حملہ آور ہو۔ رسول اللہ کا ارادہ ہوا کہ اس گروہ کی راہ کھوٹی ہو۔ اسکے لئے عمرو ولد عاص کو حکم ہوا۔ وہ سہ صد آدمی اور سی عدد گھوڑے لے کر ”سلاسل والی“ کو رواں ہو گئے۔

امام محمد (۱۵۵۳) کا کہا ہے: کہ سلسل اک گھاٹ ہے اسی سے اس محل کا اسم ”سلاسل والی“ (۱۵۵۴) ہوا۔ اور اس سے وہ معرکہ موسوم ہوا۔ وہ لوگ وہاں آئے معلوم ہوا کہ عدو کا عدد سوا ہے۔ اک ہمدم (۱۵۵۵) کو سوئے رسول اللہ ارسال کر کے مدد کے سائل ہوئے۔ رسول اللہؐ کے حکم سے دو سو اور آدمی اک اور علم لے کر امداد کے لئے گئے۔ اس امدادی ٹولہ کے ارکان دوسروں کے علاوہ والد اسماء اور عمر، سعد (۱۵۵۶)، عامر (۱۵۵۷)، سعد (۱۵۵۸)، اور ہمدم رومی (۱۵۵۹) کی طرح کے اہم ہمدم ہوئے۔

(۱۵۴۹) خالد بن ولید (۱۵۵۰) سیف اللہ (۱۵۵۱) غزوہ یا سریہ ذات السلاسل (۱۵۵۲) جمادی الثانی ۸ھ
(۱۵۵۳) محمد بن اسحٰق (۱۵۵۴) ذات السلاسل (۱۵۵۵) رافع بن مکیث الجہنی (۱۵۵۶) بن ابی وقاص (۱۵۵۷) بن ربیعہ
(۱۵۵۸) بن عبادہ (۱۵۵۹) صہیب بن سنان رومیؓ

دوسری امدادی ٹولی کے سالار عامر(۱۵۶۰) اور سالار مہم عمرو کی رائے اول الگ الگ ہوئی کہ امام صلوہ کا عہدہ کسے حاصل ہو؟(۱۵۶۱) مگر مآل کار عمرو امام ہوئے اور سارے ہمدم ماموم(۱۵۶۲) ہوئے۔

ہر دو ٹولے ملکر گمراہوں کے گاؤں(۱۵۶۳) آئے حملہ آور ہوئے گمراہ سہم کر اہل اسلام کی حملہ کی دھاک سے دوڑ اٹھے اور ادھر ادھر ہو گئے۔ وہاں سے کامگاری کی اطلاع لے کر ولد مالک(۱۵۶۴) حرم رسول لوٹے۔ اہل اسلام وہاں کئی سحر ٹھہرے رہے اور کئی سوار حملوں کے لئے ادھر ادھر ارسال کئے۔

ساحل کی مہم

اس سے اگلے ماہ ماہ حرام(۱۵۶۵) کو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اک ہمدم مکرم عامر(۱۵۶۶) کو سہ صد آدمی دے کر سالار کر کے ساحل ساگر(۱۵۶۷) کی مہم کے لئے ارسال کر گئے۔

معلوم ہوا کہ وہاں سے اطلاع ملی کہ وہاں اہل مکہ کا اک گروہ(۱۵۶۸) معاہدہ صلح کے عکس معاملہ کر رہا ہے اور معاہدہ ٹکڑے کر رہا ہے۔ اسلئے ہمدم ارسال کئے گئے۔ مگر کئی اہل علم کی رائے ہے کہ وہ مہم عام السادس کو معاہدہ صلح سے اگلے عرصہ کے دوراں ہوئی۔ اسلئے معرکہ مکہ(۱۵۶۹) اور معاہدہ صلح کے وسطی عرصہ کے دوراں اہل مکہ سے مکمل صلح رہی۔ اور اللہ کے رسول سے محال ہے کہ اللہ کا رسول کسر عہد کرے مگر اصل وہی ہے کہ اول لکھا کہ معرکہ مکہ سے معمولی عرصہ ادھر ہی اہل مکہ کسر عہد کے عامل ہوئے۔ اسلئے اصل کسر عہد مکہ والوں کے ہاں سے ہوا ہے اور رسول اللہ اس مردود عمل سے معصوم و مطہر رہے۔

وہ لوگ ساحل کو گئے۔ مگر وہاں ہو کا عالم ملا۔ وہاں کے لوگ اس گاؤں سے دوڑ لگا گئے۔ رسول اللہ کے ہمدم وہاں اک ماہ رہے سارا طعام کھا گئے۔ مآل کار حال دگرگوں ہوا۔ سارے آدمی اک اک گٹھلی سے رس لے کر کھا گئے۔

(۱۵۶۰) ابوعبیدہ بن الجراح (۱۵۶۱) ابوعبیدہ اور عمرو بن العاص دونوں کے درمیان نماز کا امام بننے پر اختلاف ہوا (۱۵۶۲) مقتدی (۱۵۶۳) بنو قضاعہ کے گاؤں پر حملہ کیا (۱۵۶۴) عوف بن مالک اشجعی (۱۵۶۵) رجب (۱۵۶۶) ابوعبیدہ (۱۵۶۷) سمندر (۱۵۶۸) جہینہ (۱۵۶۹) فتح مکہ

اک سحر ساحل کو اک کلاں مردہ ماہی (۱۵۷۰) آئی سارے ہمدم مسرور ہو گئے۔ اک ہمدم کا کہا ہے کہ: ہم اسے کہا کہا کر ہٹے کٹے ہو گئے۔

اٹھارہ سحر وہ ماہی ہمدموں کے کام آئی۔ ہمدم وہاں سے لوٹ آئے اور رسول اللہ کو اس ماہی کی اطلاع دی۔ کہا کہ:

"وہ اللہ کے ہاں سے طعام ارسال ہوا اسلئے اگر اسکا کوئی حصہ رہا ہو سو ہم کو اس سے کھلاؤ!"

ہمدم لے آئے۔ اور رسول اللہ اسے کہا گئے۔

معرکہ کامگاریٔ مکہ

معرکہ کے عوامل

معاہدۂ صلح کے طے کردہ امور سے اک وہ امر ہے کہ ہر دو گروہوں کی رائے سے طے ہوا کہ دوسرے گروہوں کے لئے راہ کھلی ہے کہ ہر گروہ کے لئے روا ہو گا کہ اہل اسلام کا حامی ہو کہ اہل مکہ کا۔ اسطرح عمرو ولد سالم کا گروہ (۱۵۷۱) اہل اسلام سے آملا۔ اور سلمی سردار کا گروہ (۱۵۷۲) مکہ والوں کا ہم معاہد ہوا۔

عمرو ولد سالم اور سلمی کے گروہ مدام اک دوسرے عدو رہے اور اک دوسرے کے لوگوں کو مارا اموال کو لوٹا۔ مگر اسلام کی آمد اور اسکے ملے گلے سے ہر دو گروہ لوٹ مار اور مار دھاڑ سے رہ گئے۔

اہل مکہ کا کسر عہد

ادھر اہل اسلام اور مکہ والوں کا معاہدۂ صلح ہوا۔ اسلئے عمرو ولد سالم کے لوگ اہل اسلام سے ملے اور سلمی کے لوگ مکہ والوں سے۔ اور ہر سو آرام ہوا۔ اسلئے سلمی کے گروہ (۱۵۷۲) کو وہ

(۱۵۷۰) مچھلی۔ (۱۵۷۱) بنو خزاعہ (۱۵۷۲) بنی بکر

مرحلہ سہل معلوم ہوا کہ ولد سالم کے لوگوں سے صلہ دم لے سکے۔ اسلئے اک دئلی سردار (۱۵۷۳) مع دوسرے لوگوں کے آئے اور ولد سالم کے سوئے ہوئے لوگوں کو مار ڈالا۔ اس مہم کے دوراں اس حملہ آور گروہ کو اہل مکہ کے کئی مردوں کی امداد مکمل حاصل رہی۔ عمرو ولد سالم مع ہمراہوں کو لے کر رسول اللہ کے ہاں آئے اور سارا معاملہ کہہ ڈالا۔ اہل مکہ کے کسر عہد کی ساری روئداد کہی اور مدد کا سوال کر گئے۔ رسول اللہ ساری روئداد سے آگاہ ہو کر روئے اور مدد کا عدہ کر گئے اس طرح معرکہ مکہ مکرمہ کی اساس ڈلی۔

ادھر مکہ والوں کو معلوم ہوا وہ سہم گئے۔ اسلئے اہل مکہ کے سردار (۱۵۷۴) اس ارادہ سے کہ صلح کا عرصہ اور سوا ہو۔ رسول اللہؐ سے مکالمہ کے لئے حرم رسول آئے رسول اللہ سے ملے۔ مدعا کہا مگر رسول اللہ گم صم رہے والد اسماء، عمر، داماد رسول علی کرمہ اللہ سے ملے۔ اور علی کی گھر والی (۱۵۷۵) سے ملے۔ ہر اک سے کہا: ہمارے لئے رسول اللہؐ سے کہہ دو! مگر سارے کے سارے مکر گئے۔

مآل کار علی کی صلاح سے اللہ کے گھر (۱۵۷۶) آکر کہا کہ معاہدہ صلح کے عرصہ کو اور سوا کر رہا ہوں۔ اور اسکو کہہ کر وہاں سے مکہ کی راہ لی۔ مکہ آکر ساری روئداد لوگوں کو کہی۔ مکہ والے سائل ہوئے کہ محمد کے ہاں سے ہاں ہوگئی؟ کہا کہ: کہاں؟ وہ گم صم رہے۔ کہا کہ: اک مہمل کام کر آئے ہو۔ علی ٹھٹھا اڑا گئے۔ کہا کہ: اسکے سوا۔ اور کوئی حل ہی کہاں رہا؟ ادھر رسول اکرم کا ہمدموں سے کلام ہوا کہ:

> ”مکہ کی رہروی کے لئے کمر کس لو، اسلحہ اور دوسرا ساماں اکٹھا کر لو! اور ہمارا ارادہ اک سر (۱۵۷۷) ہے اسلئے اسکی رکھوالی کرو!“

اسی طرح ادھر ادھر دوسرے گاؤں والوں کو اطلاع ارسال کی کہ ہر اک کمر کس لے!۔

(۱۵۷۳) نوفل بن معاویہ دئلی۔ (۱۵۷۴) ابوسفیان (۱۵۷۵) فاطمہ (۱۵۷۶) مسجد نبوی (۱۵۷۷) راز۔

اک ہمدم کی ٹھوکر

اک ہمدم مکرم (۱۵۷۸) رسول اللہ کے اس ارادہ سے مکہ کے سرداروں کی اطلاع و آگہی کے لئے اک مراسلہ لکھ کر اک معمر مادام سارہ کو دے گئے۔ اور کہا: کسی طرح مکہ کی راہ لو! وہ مراسلہ وہاں کے سرداروں کو دے دو!

وہ مادام وہاں سے رواں ہو گئی۔ ادھر رسول اللہ کو وحی آئی اور سارا معاملہ معلوم ہوا۔ علی، ولد عوام اور ولد اسود (۱۵۷۹) کو حکم ہوا کہ:

> ''اس اسطرح کا اک مراسلہ اک مادام لے کر مکہ گئی ہے۔ وہ اک گھاٹ آ کر آرام کے لئے رکی ہوئی ملے گی۔ اسلئے اک دم اسکی راہ لو اور اس سے وہ مراسلہ لے آؤ!''

وہ گئے اور اس مادام سارہ سے کہا کہ: وہ مراسلہ دے دو! مگر وہ مکر گئی۔ ہمدم آگے ہوئے اسے ٹٹولا۔ مگر مراسلہ کہاں ملا؟ علی کرمہ اللہ اس سے ہمکلام ہوئے اور دھمکی دے کر کہا کہ: واللہ محال ہے کہ رسول اللہ کا کلام کھوٹا ہو اسلئے اک دم مراسلہ دے دے! اور اگر مکر کرے گی! سو ہمارے وار سے مرے گی۔

وہ طوعاً و کرھاً آمادہ ہوئی اور موئے سر کی گرہ کھول کر اس سے مراسلہ لے کر ہمدموں کو حوالہ کر گئی۔ ہمدم وہ مراسلہ رسول اللہ کے ہاں لے کر آئے۔ حکم ہوا کہ مراسلہ کا لکھاری (۱۵۸۰) ادھر آئے وہ ہمدم آئے۔ رسول اللہ اس سے ہمکلام ہوئے۔ کہا: اس مراسلہ کا علم ہے؟ کہا: ہاں! کہا: کس لئے لکھا؟ کہا: واللہ اللہ اور اسکے رسول کا دل سے صاد (۱۵۸۱) ہے اسی گھڑی سے کہ اسلام کے آگے سر رکھا، مدام گمراہی سے دور رہا ہوں۔ مگر معاملہ دراصل اسطرح ہے کہ ادھر کے ہر مسلم کا وہاں کوئی اک سگا (۱۵۸۲) لامحالہ ہوگا سو وہ اسکے گھر والوں کی رکھوالی کرلے گا مگر مرے گھر والے مکہ ٹھہر گئے۔ اور وہاں ہر طرح کے سگوں اور محارم اور حامی سے محروم ہوں۔ مرا ارادہ ہوا کہ مکہ کے سرداروں کو اطلاع دے کر اک طرح سے احساں کردوں۔

(۱۵۷۸) حاطب بن ابی بلتعہ (۱۵۷۹) زبیر اور مقداد (۱۵۸۰) حاطب (۱۵۸۱) یقین (۱۵۸۲) رشتہ دار

اسطرح وہ مرے گھر والوں کے لئے رکھوالے اور ہمدرد ہوں گے اور اللہ گواہ ہے کہ مرا اسی معاملہ کی رو سے وہی ارادہ ہوا کہ کہہ ڈالا۔ اور مرا دل سے صاد ہے کہ اللہ رسول اللہ کو لامحالہ کامگاری عطا کرے گا۔ رسول اللہ اس کلام کو مسموع کر کے کہہ اٹھے:

”آگاہ رہو! اسکا کلام کھرا ہے۔ عمر اٹھے اور کہا: اگر حکم ہو اسکا سر اڑا دوں؟ کہا: وہ معرکہ اولیٰ (۱۵۸۳) کا معرکہ آراء ہے۔ اور امکاں ہے کہ اللہ کا اس معرکہ کے معرکہ آراؤں سے کلام ہوا ہو: کہ ہر طرح کے کام کرو اسلئے کہ اللہ کے ہاں سے سارے معاصی مٹ گئے۔ عمر روئے اور کہا: الله و رسوله اعلم۔“

الحاصل رسول اللہ ماہ صوم کی دس کو دس دس سو کے دس (۱۵۸۴) کو لے ملا کر اک عسکر لے کر سوئے مکہ مکرمہ رہرو ہوئے۔ اک رائے ہے کہ دو کو اور اک رائے ہے کہ اٹھارہ کو رواں ہوئے اور اٹھارہ والی رائے ٹھوس ہے۔ رسول اللہ اور سارے ہمدم صائم ہو کر گئے۔ مگر کراع (۱۵۸۵) آ کر صوم کھول ڈالا (۱۵۸۶) اور کسی کی رائے ہے کہ کسی اور محل (۱۵۸۷) آ کر لوگوں کو دکھلا کر صوم کھولا۔ اسی طرح مروی ہے کہ صلصل آ کر ولد عوام (۱۵۸۸) کو دو آدمی دے کر آگے آگے ارسال کر ڈالا۔ اور رسول اللہ کے ہاں سے لوگوں کو اعلاں ہوا کہ:

”ہر آدمی کے لئے روا ہے صوم رکھے، کہ اسے کھول ڈالے“

کرو علی (۱۵۸۹) آئے وہاں عم رسول (۱۵۹۰) مع آل و اہل ملے وہ مکہ سے آئے ساماں حرم رسول ارساں کر کے وہ ادھر ہی سے معرکہ کے لئے رسول اللہ کے ہمراہ مکہ لوٹ گئے۔ اسی طرح رہروی کے دوراں رسول اللہ کے ولد عم (۱۵۹۱) اور اک اور سگے آدمی ملے گو کہ وہ مدام رسول اللہ کے کٹر عدو رہے اسی لئے رسول اللہؐ روٹھے رہے مگر ام سلمہ کے اصرار سے مآل کار ہر دو سے ملے وہ اسلام لائے اور ہمراہ ہو گئے اور سدا کھرے مسلم رہے۔ آگے اک وادی (۱۵۹۲) آ کر سارے ٹھہر گئے اور رسول اللہؐ کے حکم سے الگ الگ آگ سلگائی۔

(۱۵۸۳) بدر (۱۵۸۴) دس ہزار کا لشکر (۱۵۸۵) کراع الغیم (۱۵۸۶) روزہ افطار کیا (۱۵۸۷) عسفان اور کسی نے کہا کہ: کدید یا قدید میں (۱۵۸۸) زبیر (۱۵۸۹) بیر علی یعنی زوالحلیفہ (۱۵۹۰) عباس (۱۵۹۱) چچازاد ابوسفیان بن حارث اور پھوپھی زاد عبداللہ بن ابی امیہ

عم رسول ؐ کی اہل مکہ کے لئے ہمدردی

عم رسول (۱۵۹۳) عساکر اہل اسلام کی اس دھوم دھام سے رہروی سے ڈر گئے، اور دھڑ کا لگا کہ اگر اسی حوصلہ سے رسول اللہ ؐ مکہ وارد ہوں گے، سو اس سے اہل مکہ کلا معدوم ہوں گے۔ وہ ٹٹو کے سر سوار ہو کر کے گرد آوری (۱۵۹۴) کے لئے گئے۔ ادھر سردار مکہ مع دو ہمراہوں (۱۵۹۵) کے مکہ سے رسول اللہ کی ٹوہ کے ارادہ سے رواں ہوئے وہ اسی دوراں اس وادی آئے آگ دکھائی دی۔ ٹھٹھک گئے

معاً عم رسول مل گئے۔ کہا:

ہائے اے سردار مکہ! رسول اللہ کا عسکر ہے۔ واللہ! اگر وہ مسلط ہوا سو سر اڑا دے گا، اسلئے مکہ والوں کے لئے اک ہی راہ ہے کہ رسول اللہ کے حکم کے آگے ہر آدمی سر رکھ دے۔

سردار مکہ کہہ اٹھے: سو رہائی کسطرح ہوگی اور معاملہ کسطرح حل ہوگا؟ کہا: مرے ہمراہ سوار ہو کر آؤ! رسول اللہ ؐ کے آگے معاملہ رکھ دوں گا کہ اماں حاصل ہو۔

عم رسول اسے عسکر کے لوگ دکھلا دکھلا کر رسول اللہ ؐ کے ہاں لے گئے۔ عمر ملے کہا: اوہ! سردار مکہ اللہ اور اسکے رسول کا عدو ہے۔ **الحمدللہ** رام ہوا۔

مکرم عمر صمصام لہرا کر رسول اللہ کی آرامگاہ کو آئے مگر عم رسول اس سے آگے وہاں آ گئے۔ اور رسول اللہ سے کہا کہ: سردار مکہ کو مرے ہاں سے اماں حاصل ہے۔ مکرم عمر اک دم کہہ اٹھے کہ: اے اللہ کے رسول! حکم کر! کہ اسکا سر اڑا دوں۔ مگر رسول اللہ ؐ اس سے روئے اطہر موڑ کر عم رسول سے ہمکلام ہوئے اور کہا:

''اسکو اگلی سحر مرے ہاں لے آؤ!''

وہ اسے لے گئے۔ ادھر اس سردار کے ہر دو ہمراہی اسی گھڑی رسول اللہ سے ملے اور اسلام لے آئے۔ رسول اللہ ہر دو کے اسلام سے مسرور ہوئے اور مکہ کے احوال معلوم کئے وہ اسلام لا کر مکہ مکرمہ لوٹ گئے۔ کہ اہل مکہ رسول اکرم ؐ کی آمد سے آگاہ ہوں۔

(۱۵۹۲) وادی مرالظہر ان (۱۵۹۳) عباس (۱۵۹۴) گشت (۱۵۹۵) ابوسفیان، حکیم بن حزام، بدیل بن ورقاء۔

سردار مکہ کا اسلام

اگلی سحر عم رسول سردار مکہ کو رسول اکرمؐ کے ہاں لے آئے۔ رسول اللہ اس سے ملے اور اسکو کلمہ کے لئے کہا مگر وہ رکا رہا اور اسکا گومگو کا حال رہا گو کہ رسول اللہؐ کے حلم و کرم اور صلہ رحمی کی مدح کی اور اسے سراہا۔

عم رسول کہہ اٹھے: ارے کلمہ ادا کر! ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' اور اسلام لے آ! لوگوں سے کوئی اٹھ کر مار دے گا، اگر مکرے گا۔

سو سردار مکہ کلمہ کہہ کر اسلام لے آئے وللہ الحمد۔

عم رسول رسول اکرمؐ سے ہم کلام ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! سردار مکہ کے لئے کوئی اکرام عطا کر دے۔ کہا:

> ''ہاں! ہر وہ آدمی کہ اس سردار کے گھر آئے گا اسے ہمارے سے اماں حاصل ہے۔ کہا: مرے گھر کا احاطہ کم ہے کس طرح سے سارے لوگوں کو سمو سکے گا؟ کہا: ہر وہ آدمی کہ اللہ کے گھر آئے سو وہ مامون ہوگا کہا: مرے گھر ہی کی طرح اسکا احاطہ کم ہے کہا: ہر وہ آدمی کہ گھر کے کواڑ لگا دے وہ مامون ہوگا۔''

اس وادی سے رسول اللہ آگے رواں ہوئے اور عم رسول سے کہا کہ:

> ''سردار مکہ کو کسی کوہ کے سر کھڑا کر دو! کہ اسے عسکر الٰہی کھل کر دکھائی دے۔''

وہ وہاں کھڑے ہوگئے ادھر اک اک کر کے عسکر کے کئی گروہوں کا وہاں سے مرور ہوا۔ سردار مکہ ٹھٹھک کر رہ گئے۔

اور اک اک گروہ کے اسماء معلوم کئے سارے گروہوں کا مرور مکمل ہوا۔

مآل کار رسول اللہ کا مع کئی ہمدموں اور مددگاروں (۱۵۹۶) کے وہاں سے مرور ہوا۔ سردار مکہ کا سوال ہوا کہ وہ کس کا گروہ ہے؟ کہا: وہ اللہ کا رسول ہے مع ہمدموں کے۔ کہا: کس کا حوصلہ

(۱۵۹۶) مہاجرین و انصار

ہے کہ اس گروہ کے لوگوں سے لڑ سکے؟ اسکی سرکار عالی ہے۔ کہا: وہ ملک اور حاکم کہاں؟ وہ اللہ کا رسول ہے۔

سردار مکہ وہاں سے اک دم مکہ گئے اور صدا دی: اے مکہ والو! محمد آگئے اور محال ہے کہ کوئی اس سے ٹکر لے سکے اسلئے اسلام لے آؤ اور اگر مرے گھر کوئی آئے گا مامون ہوگا۔

اسکی گھر والی اس سے روٹھ گئی۔ اور اسکو گالی دی اور لوگوں سے کہا: اسے مار ڈالو! ٹرٹر کر رہا ہے۔ لوگ اکٹھے ہوگئے۔ مگر سردار مکہ کا وہی کلام رہا کہ محال ہے کہ کوئی آدمی محمد (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے ٹکر لے سکے۔ لوگوں کا سوال ہوا کہ: گھر کا احاطہ کم ہے کسطرح سارے لوگوں کو سما سکو گے؟ کہا: ہر وہ آدمی کہ اللہ کے مکرم گھر حرم آئے گا وہ اسی طرح مامون ہوگا اور اگر کوئی گھر کے کواڑ لگا دے گا اور گھر آکر محصور ہوگا وہ معصوم الدم اور مامون ہوگا۔ اور گھر والی سے کہا کہ: اسلام لے آ! اور اگر مکرے گی مرے گی۔ اک دم گھر کی راہ لے!۔

لوگ اس صداء کو مسموع کر کے دوڑے۔ کوئی گھر کو دوڑا، کوئی حرم مکی اللہ کے گھر کو دوڑا اور کوئی اس سردار کے گھر کو دوڑا۔

موسیٰ(۱۵۹۷) راوی ہے کہ عم رسول کرمہ اللہ آئے اور اللہ کے رسول سے کہا کہ: مرے ہاں سے سردار مکہ(۱۵۹۸) اور اس کے ہمراہ آئے دو مردوں کو اماں مل گئی ہے اور ہر سہ کا ارادہ ہے کہ اللہ کے رسول کے ہاں آکر رو در رو ہمکلام ہوں۔ کہا: لے آؤ! وہ لے آئے اور کئی گھڑی وہاں رہے۔ رسول اللہؐ سے مکالمہ ہوا۔ رسول اللہ کو ہر سہ سے مکہ مکرمہ کے احوال معلوم ہوئے کہا: اسلام لے آؤ! سردار مکہ کے دو ہمراہی کلمہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کہہ کر مسلم ہوگئے۔ مگر سردار مکہ ٹھٹھکے اور کہا: اس کلمہ سے لاعلم ہوں اس لئے مرا حال گومگو کا ہے۔

اک راوی سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ اس سے ہمکلام ہوئے اور کہا:

''اسلام لے آؤ! کامگار و کامراں ہوکر رہائی ملے گی۔''

کہا: آلھہ(۱۵۹۹) سے کس طرح کا معاملہ کروں گا؟ عم کرمہ اللہ کہہ اٹھے:

(۱۵۹۷) موسیٰ بن عقبہ (۱۵۹۸) ابوسفیان، حکیم اور بدیل (۱۵۹۹) لات وعزیٰ

آلہہ کے سرنٹی کردو! سردار مکہ روٹھ گئے اور کہا اے عمر! ردی کلمے کہہ رہے ہو۔۔ دور ہٹو! ولدعم (محمدؐ) سے مکالمہ کرر ہا ہوں۔ راہ کے دوراں سردار مکہ کے اسم سے موسوم آدمی کے ولد عم (۱۶۰۰) مع لڑکے اور رسول اکرم کے دادا کی لڑکی کے لڑکے کے، ملے۔ رسول اکرمؐ کے دادا کی لڑکی کا لڑکا اہل اسلام کی ماں ام سلمہ سلام اللہ علی روحہا کے واسطے سے رسول اکرمؐ کا سالا ہے۔

ولدعم رسول (۱۶۰۰) اور ہمراہی، مکہ سے ورے اک کوہ کے سرآ کر ملے۔ اولاً ام سلمہ سے رسول اکرمؐ کو اطلاع ملی مگر رسول اکرمؐ روٹھے اور دل مکدر رہا کہ ہر اک مرا کلاں عدو رہا ہے اور ہر اک سے کڑے سے کڑے دکھ اور صدمے ملے۔ آلام کا اک سلسلہ رہا۔ وہ لوگ اس کلام سے آگاہ ہوئے۔

ولدعم رسول ڈٹ گئے کہا: اے اللہ کے رسول! لامحالہ ملوں گا اور اگر محروم رہا سو اس کم عمر لڑکے کو ہمراہ لے کر اک گڑھا کھود کر وہاں ہی ٹک کر رہوں گا الا آں کہ ادھر ہی مرگ آئے۔

رسول اکرمؐ اسکے ارادہ سے مطلع ہوئے۔ دل موم ہوا۔ رحمدلی سے کہا: مل لو! وہ آئے اور اسلام سے مکرم ہوگئے۔ ولدعم رسول مسرور ہوئے اور کئی مصرعے کہے۔

اسی دوراں علی کرمہ اللہ آئے اور ولدعم رسول کو صلاح دی کہ: رسول اللہ کے ہاں آگے سے آؤ! اور وہ کلمے کہو کہ ملک مصر رسول (۱۶۰۱) علی روحہ السلام کے آگے اس کے والد کی اولاد آئی اور وہ کلمے (۱۶۰۲) ادا کیے۔

وہ آئے اور رسول اللہؐ کے آگے وہی کلمے ادا کیے۔ رسول اکرمؐ عمدہ کلموں سے مسرور ہوئے اور ردعمل کے طور وہی کلمے (۱۶۰۳) کہے کہ ملک مصر رسولؑ سے ادا ہوئے۔

(۱۶۰۰) ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب اور ان کے فرزند جعفر اور رسول اکرمؐ کے پھوپھی زاد عبداللہ بن امیہ مخزومی جو عاتکہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے

(۱۶۰۱) حضرت یوسفؑ

(۱۶۰۲) تاللہ لقد آثرک اللہ علینا وان کنا لخاطئین

(۱۶۰۳) لاتثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین

ماہ صوم کے دوراں لائحہ عمل

اس معرکہ کی رہروی ماہ صوم کے دوراں ہوئی۔ اس لئے اولاً رسول اللہؐ صائم رہے مگر اک وادی (١٦٠٤) آکر اور اک رائے کی رو سے صلصل آکر اعلاں ہوا کہ:

"ہر اک آدمی اگر صوم کھول دے سو اسکے لئے روا ہوگا اور اگر کوئی علیٰ حالہ صائم رہے سو اسکے لئے اسی طرح روا ہے۔"

اک رائے ہے کہ کراع (١٦٠٥) آکر صوم کھولا۔ دراصل رسول اکرم کو اطلاع ملی کہ لوگوں کے لئے صوم گراں ہو رہا ہے عصر کو کہا: "دودھ لے آؤ!" دودھ لے کر اس سے صوم کھول کر دوسرے ہمراہی کو عطا کر گئے۔

اطلاع ملی کہ کئی لوگ اسی طرح صائم رہے۔ کہا: ٹھوکر کھائی ہے۔ وہ حکم رسول کے مرام سے لاعلم رہے۔ دراصل صائم آدمی کے لئے صوم کے دوراں لڑائی اک گراں امر ہے۔ لڑائی کا دم اسی لمحہ حاصل ہوگا کہ معرکہ آراء صوم کھول دے۔

معرکہ کے علم

معرکہ کے دوراں کئی علم سلوائے گئے۔ کئی کلاں اور کئی معمولی۔ آٹھ گروہوں کو وہ علم اک اک کر کے عطا کئے۔

آگ سلگائی

رسول اکرمؐ رہروی کے دوراں اک اور وادی مرو (١٦٠٦) آئے وہاں حکم ہوا کہ:

"آگ سلگاؤ ہر آدمی الگ الگ آگ سلگائے! اس سے عدو کا حوصلہ ٹوٹے گا۔ اور حملے کا ارادہ کالعدم کر دے گا۔"

گرد آوری کے لئے مامور ٹولی کی سالاری عمر کرمہ اللہ کے حوالے کی گئی۔

ادھر اہل مکہ کو ہر گھڑی دھڑکا لگا رہا کہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیٰ روحہ وسلم) حملہ کے لئے

(١٦٠٤) کدید (١٦٠٥) کراع الغیم (١٦٠٦) مرالظہران یا بطن مرو

رواں ہو گئے ہوں۔ اس لئے سردار مکہ ٹوہ کے لئے آئے۔ ہر سو آگ ہی آگ دکھائی دی سہم گئے۔

اک عالم (۱۶۰۷) کا لکھا ہے کہ: اس گھڑی کہ رسول اکرمؐ مکہ کے لئے رہرو ہوئے لوگوں کی رائے طرح طرح کی ہوئی۔ کسی کی رائے ہوئی کہ مکہ والوں سے لڑائی کا ارادہ ہے۔ کسی کا گماں ہوا کہ کسی اور گروہ (۱۶۰۸) سے لڑائی کا ارادہ ہے۔ رسول اکرمؐ کی اللہ سے دعا ہوئی کہ:

اعداء اسلام ہماری اطلاع سے لاعلم ہوں۔ وہ دعاء کام کر گئی۔ اہل مکہ کے حواس معطل رہے اور وہ عساکر اسلامی کی آمد سے لاعلم ہی رہے۔ مگر احوال کے ادراک سے اہل مکہ کے دل ہراساں رہے۔

رسول اکرمؐ اک دم رہروی کر کے مکہ مکرمہ سے اک مرحلہ (۱۶۰۹) دور آ کر رکے اس رہروی کا کل عرصہ آٹھ سحر رہا۔

رسولِ اکرمؐ کا ہر گروہ کو حکم ہوا کہ: ہر گروہ اس کے سردار کے علم کے ارد گرد آ کر اکٹھا ہو اور مردوں اور اسلحہ کو کھلے عام دکھلاوے کے لئے رکھے۔

اس لئے ہر گروہ کے عسکری ٹولے کے لوگ کلائی سے کلائی اور گام سے گام ملا کر آئے۔ گروہوں کا سرداروں کے ہمراہ اور عسکری ٹولوں کا علموں کو لے کر مرور ہوا۔

صمصام الہیٰ اک گروہ لے کر گئے۔ ولد عوام اک گروہ لے کر گئے۔ اسی طرح سلسلہ وار سارے گروہوں کا مرور ہوا۔ ہمدم مکرم سعد، سردار مکہ کے آگے آئے کہا کہ: ”اس سحر کو گھمسان کا معرکہ ہوگا اور حرم مکی اور اس کے ارد گرد لڑائی روا ہوگی۔“

اک ہمدم، مکرم سعد کے اس کلام سے رسول اکرمؐ کو آگاہ کر گئے اور کہا: ”ڈر ہے کہ سعد اک دم حملہ کر دے“

رسول اکرمؐ کا علی کو حکم ہوا کہ:

”سعد سے علم لے کر اسکے لڑکے کو دے دو!“

(۱۶۰۷) علامہ واقدی (۱۶۰۸) ہوازن (۱۶۰۹) مرالظہران

رسول اللہ کا حکم ہوا کہ:

''مرا علم گھاٹی لا کر گاڑ دو!''

رسول اکرم گھاٹی کے سر آئے اور وہاں سے مکہ وارد ہوئے۔ اور صمصام الٰہی کو حکم ہوا کہ:

''وہ گھاٹی کے دوسرے سرے سے مکہ گھسے!''

ولد عمر راوی ہے کہ رسول اللہؐ کے مملوک اسامہ رسول اللہؐ کے ہمراہ سوار ہوئے۔

رسول اللہؐ حمام (۱۶۱۰) سے ہو کر لال رداء کے ٹکڑے سے سر کو کس کر آئے۔

ہمراہ دو علم لائے اک گورا، اور اک ''لاڈلی اماں'' (۱۶۱۱) کی رداء سے کاٹا ہوا کالا کلاں علم۔

ہمراہ عسکری گروہوں کے سرداروں کو حکم ہوا کہ:

''اولاً لڑائی سے رکے رہو! ہاں! اگر کوئی حملہ کر دے سو ردِ عمل کے طور لڑائی روا ہے''۔

اس گھڑی کہ صمصام الٰہی مکہ آئے اہل مکہ کے مددگار گروہ (۱۶۱۲) آدھمکے۔ اور لڑائی کر کے سعی کی کہ صمصام الٰہی مکہ کے حدود سے دور رہے۔ اس لئے سہام مارے۔ صمصام الٰہی ڈٹ گئے اور ہمراہ ٹولے کو للکارا اور اہل مکہ کی مدد کے لئے آئے ہوئے گروہوں کو رام کر ڈالا۔

اور گمراہوں کے دو کم سی عدد آدمی مارے گئے۔ مکہ کے کئی لوگ گھروں کو دوڑ کر وہاں گھس گئے۔ اک گروہ سوئے کوہ دوڑا۔

سردار مکہ آگے آئے اور اہل مکہ کو صدا دی: ''اے مکہ والو! کس لئے ہلاک ہو رہے ہو؟ ہر وہ آدمی کہ مرے گھر آئے گا اسے اماں حاصل ہوگی۔ ہر وہ آدمی کہ اسلحہ رکھ دے سالم رہے گا''

لوگ اس صدا سے آگاہ ہو کر اک دم گھروں کو دوڑ لگا گئے اور گھر آ کر کواڑ لگا کر لڑائی سے علاحدہ ہو گئے۔ ٹھٹھ کے ٹھٹھ اسلحہ ڈال کر گھروں کو دوڑے۔ سارا اسلحہ اہل اسلام اٹھا لائے۔

اہل اسلام کے دو آدمی (۱۶۱۳) اللہ کے لئے مارے گئے۔ وہ اس لئے کہ ہر دو سے راہ گم ہوئی اور مارے مارے سرگرداں رہ کر اعداء کو مل گئے اور مارے گئے۔ ماہ صوم کی دو سوا اٹھارہ کو رسول اللہ مکہ مکرمہ در آئے۔ ہمراہ ام سلمہ اور اک دوسری ماں (۱۶۱۴) سلام اللہ علی روحہما آئی۔

(۱۶۱۰) غسل کر کے (۱۶۱۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ (۱۶۱۲) بنو بکر، بنو حارث، بنو ھذیل (۱۶۱۳) کرز بن جابر فھریؓ اور خالد اشقر خزاعیؓ (۱۶۱۴) میمونہؓ

حکم مرگ

رسول اکرمؐ کا حکم صادر ہوا کہ:

"اک کم سولہ ملحد مردوں اور ملحداؤں کے سر اڑا دو!"

مگر اگلے دور کے دوران کئی مسلم ہو گئے۔ دو اور دو گمراہ ہی مار ڈالے گئے۔

اک گمراہ عدو اسلام (۱۶۱۵) حرم مکی دوڑا اور اس کے کسوہ مطہرہ کی اوٹ لے لی۔

رسول اللہؐ کو معلوم ہوا کہا کہ:

"ادھر ہی مار ڈالو!"

عکرمہ، ولد اسود (۱۶۱۶)، سارہ، ولد والد سرح اور رسول اکرمؐ کی ساس (۱۶۱۷) اور دوسرے اسلام لے آئے۔ اور معصوم الدم ہو گئے۔ اہل مکہ کے اک (۱۶۱۸) اسلام لے آئے۔

رسول اللہؐ حرم آئے اللہ کے گھر کے گرد گھومے۔ موٹھ مڑی ہوئی لکڑی لئے ہوئے "اللہ (ہر اک سے) کلاں ہے" کی صدا لگائی اسی طرح ہمدموں کی صداؤں سے مکہ کے کوہ دہل گئے۔

احرام سے ہٹ کر عام عادی سادہ حلے اوڑھے ہوئے، سواری سے آ کر دو رکوع صلوٰہ ادا کی۔ رسول اللہؐ کے لئے اللہ کے گھر کے در کھل گئے۔ رسول اللہ کا وہاں عام اعلان ہوا۔ اور اہل مکہ سے سر عام مکالمہ کر کے سارے اعداء کو رہائی عطاء کر دی۔

معرکہ مالک (۱۶۱۹)

ماہ صوم سے اگلے ماہ کہ سال کا دسواں ماہ (۱۶۲۰) ہے اک کلاں گروہ (۱۶۲۱) سے وادی اوطاس اور اسکے ارد گرد معرکہ ہوا۔

(۱۶۱۵) عبداللہ بن خطل (۱۶۱۶) ھبار بن اسود (۱۶۱۷) حضرت ہندؓ (۱۶۱۸) سہیل بن عمرو (۱۶۱۹) غزوہ حنین و اوطاس ۸ھ (۱۶۲۰) شوال (۱۶۲۱) ہوازن

وہاں کے دوکلاں گروہوں (۱۶۲۲) کو ڈر لگا کہ اللہ کا رسول حملہ آور ہوگا اسلئے ہم ہی اگر حملہ آور ہوں سو کامگار ہوں گے۔

اک سی سالہ آدمی مالک کو سالار کر کے عساکر کی کماں اسکے حوالہ کر دی۔ کئی گروہ اسکے اردگرد آ کر اکٹھے ہو گئے۔ اک گروہ اولاد سعد (۱۶۲۳) کا وہاں آ کر اکٹھا ہوا۔

اولاد سعد کا گروہ وہی ہے کہ رسول اکرم کم عمری کے دوران اسکے ہاں اک عرصہ رہے۔ اسی طرح اہل الرائے اور لڑائی کے ماہر لوگوں سے اک اعمیٰ معمر سردار

ولد الصمہ (۱۶۲۴) کہ اک سو اٹھارہ سال سے سوا عمر کا مالک ہوا۔ اک رائے ہے کہ اک سو ساٹھ سال اور اک رائے ہے کہ دو سو سال اسکی عمر ہوئی۔ لڑائی کے لئے وارد ہوا۔

لڑائی کے سالار اعلیٰ مالک کا عساکر کو حکم ہوا کہ: ہر طرح کا مال، اہل و اولاد کو ہمراہ لو!

لوگ آمادہ ہوئے مگر کہا کہ: ولد الصمہ سے رائے لے لو! اسلئے کہ وہ امور معرکہ کا ماہر اور لڑائی کے اطوار سے آگاہ ہے۔

وہ لوگ اوطاس آ کر رکے۔ ولد صمہ وہاں ٹھٹھکا کہا: گائے، گدھے، لڑکے اور آل و اہل کس لئے لائے گئے؟

کوئی کہہ اٹھا: مالک کے حکم سے معرکہ گاہ لائے گئے۔ کہا: کدھر ہے؟

اسے کہو! ادھر آئے۔

ولد صمہ مالک سے اسکا سائل ہوا کہا: مری رائے ہوئی کہ عساکر کے اموال اور گھر والے اگر ہمراہ ہوں گے سو ہر آدمی گھر والوں اور اموال کی رکھوالی کے ارادے سے ڈٹ کر لڑے گا۔ مگر ولد صمہ اس رائے کو رد کر گئے اور کہا کہ: سارے اموال اور گھر والے لوٹا دو۔

مگر مالک اسکی رائے رد کر گئے کہا کہ: اسکی عمر سوا ہو گئی ہے اسلئے اسکی رائے ردی ہے۔

سالار عساکر مالک کا حکم ہوا کہ: سارے عساکر اکٹھے ہوں۔ اول سواروں کے ٹولوں کو رکھا اور ہر سوار کے ورے اسکی گھر والی کو سواری دے کر اسکے سر سوار کرا کر رکھا۔ اور گھر والوں

(۱۶۲۲) ثقیف و ہوازن (۱۶۲۳) بنو سعد بن بکر (۱۶۲۴) بنو جشم کا سردار درید بن الصمہ

کے ورے دوسرے اموال کو کھڑا کر کے اک طرح سے ہر آدمی کی راہ روک دی، کہ امکاں ہے کہ ہار کی ڈر سے کوئی دوڑ لگا دے مگر اس داؤ سے ہر آدمی ڈٹ کر لڑے گا۔

اور عساکر سے ہمکلام ہوا کہ: اگر دکھائی دوں کہ حملہ کر رہا ہوں سو سارے مل کر اک دم ٹوٹ کر حملہ کر دو!

اعداء اسلام کے عسکر کے ہر دو گروہوں کا کل عدد اسی سو کا آدھا (۱۶۲۵) رہا مگر اور گروہوں کے لوگ اور دوسرے ٹولے ہمراہ آ کر مل گئے۔ اس طرح سی صدسی صد کے دس ٹولے (۱۶۲۶) مل کر اک ٹڈی دل عسکر اکٹھا ہوا۔ مالک کے علاوہ دوسرے کلاں گروہ (۱۶۲۷) کے سردار، اک رائے ہے کہ ولد اسود (۱۶۲۸) ہوئے اور اک رائے ہے کہ کوئی اور آدمی (۱۶۲۹) ہوا۔

اولادِ سعد مدام ماہر سہام کار رہے۔

عساکر محمدی کے احوال

رسول اکرمؐ کے ہمراہ اک صد سوکوئے رسول سے آئے ہوئے معرکہ آراؤں کے علاوہ دس دس سو کے دو اور ٹولے مکہ سے ہمراہ ہوئے۔

والیِ اول (۱۶۳۰) اور اک رائے کی رو سے کسی اور ہمدم کا کلام ہوا کہ: اس معرکہ کے دوراں محال ہے کہ: عددی کمی سے ہم رام ہوں (اک رائے ہے کہ کلمہ مسطورہ رسول اکرم ہی کا ہے، اک اور رائے ہے کہ سلمہ ولد اکوع کا ہے، اک اور رائے ہے کہ سلامہ کا ہے)۔

مگر اللہ کو وہ کلمہ مکروہ لگا اس لئے اول مرحلہ کے دوراں رام ہوئے۔ اس کلمہ سے اسطرح محسوس ہوا کہ کامگاری کا اصل عامل اور محرک عددی علو ہے۔ حالاں کہ مسلم کو عائد ہے کہ عدد سے ہٹ کر اللہ کو سہارا گماں کرے۔

(۱۶۲۵) چار ہزار (۱۶۲۶) تیس ہزار کا لشکر تھا (۱۶۲۷) ثقیف (۱۶۲۸) قارب بن اسود (۱۶۲۹) کنانہ بن عبد یالیل

(۱۶۳۰) ابوبکر صدیق

اس معرکہ کے دوراں اہل اسلام کے علاوہ اسی آدمی اہل الحاد کے رسول مکرم کے ہمراہ ہوئے اہل الحاد کے اک ہمراہی (۱۶۳۱) سے سو لوہے کی دروع (۱۶۳۲) اور اک رائے ہے کہ آٹھ سو کے آدھے دروع اور دوسرے اسلحے ادھار لئے اور کہا کہ:

’’لڑائی کر کے لوٹا دوں گا۔‘‘

وہ ہمراہی اسے رسول اکرم سے کئے ہوئے وعدہ کی رو سے معرکہ گاہ لے آئے۔

اسی طرح اک عم رسول کے لڑکے (۱۶۳۳) سے سی صد رماح لئے اور کہا:

’’ہم کو دکھائی دے رہا ہے، اور اس طرح لگ رہا ہے کہ وہ رماح گمراہوں کی کمروں کھائل کر رہے ہوں۔‘‘

وہ ہر دو ہمراہی آگے کو کھرے مسلم ہو گئے۔

رسول اکرم کی مکہ سے حرم رسول آمد کا آٹھوں سال ہوا کہ اس سال کے ماہ صوم سے اگلے ماہ کی سحر سادس (۱۶۳۴) اور اول می لاوی ماہ کی دو کم سی کو مکہ سے معرکہ گاہ کی راہ لی۔ اہل مکہ مع گھر والوں کے ہمراہ ہوئے۔

اہل اسلام کے علم

معرکہ گاہ آ کر لڑاکوؤں کو سلسلہ در سلسلہ رکھ کر لڑائی کے سالاروں کو علم عطا کئے کے ہمدم عالی عمر کرمہ اللہ کو اک کلاں علم ملا۔

اسی طرح مکرم-سعد کو اک کلاں علم عطا ہوا۔

مکرم علی کو اک معمولی علم ملا۔

اسی طرح اوس کا اک معمولی سا علم اک اوسی (۱۶۳۵) سردار کو ملا۔

اک اور گروہ (۱۶۳۶) کا معمولی علم اک اور ہمدم (۱۶۳۷) کو عطا ہوا۔

اسکے علاوہ گروہوں کے رو سے اور کئی علم ہر گروہ کو الگ الگ عطا ہوئے۔

(۱۶۳۱) صفوان بن امیہ (۱۶۳۲) زرہیں (۱۶۳۳) نوفل بن حارث بن عبدالمطلب (۱۶۳۴) ۶ شوال ۸ھ، ۲۸ جنوری ۶۳۰ء

(۱۶۳۵) اسید بن حضیرؓ (۱۶۳۶) خزرج (۱۶۳۷) حباب بن منذرؓ

رسول اکرم لڑائی کے لئے اس طرح آمادہ ہوئے کہ دو درع، اک اور اک سادہ کلاہ(١٦٣٨) اوڑھی۔ اور دلدل کے سر سوار ہو کر معرکہ کے لئے آئے اور سارے عساکر کے سالار علی صمصام الٰہی طے ہوئے۔

ٹوہ کے لئے آئے اعداء کے آدمی

مالک کے حکم سے سہ آدمی اہل اسلام کی ٹوہ کے لئے ارسال ہوئے۔ وہ آئے۔ اہل اسلام کی دھاک سے حواس گم کر گئے لوٹ کر گئے۔ مالک کو لڑائی سے روکا اور کہا کہ: لوٹ کر گھر کی راہ لو!

مگر مالک ڈٹ گئے اور کہا کہ: حوصلے سے محروم ہو اسلئے ڈر رہے ہو۔ لوگوں سے دور ادھر مرے ہاں ہی رکے رہو! اسلئے کہ ڈر ہے کہ لوگوں کو ڈرا کر لوگوں کا مورال گرا دوگے اور حوصلہ سے محروم کر دوگے۔

ٹوہ کے لئے گئے مسلم

رسول اکرم اک اسلمی مکرم کو اعداء کے ہاں ٹوہ کے لئے ارسال کر گئے اور کہا کہ:

”ٹوہ لگاؤ! کہ وہ کس لئے اکٹھے ہوئے؟“

وہ ہمدم وہاں گئے اک دو سحر وہاں رہے۔ لوٹ کر رسول مکرم کو اطلاع دی کہ وہ کامگار ہوا اور سالار اعداء مالک کے ہاں رسائی حاصل کر لی۔ وہاں دوسرے سردار مالک کے ہاں اکٹھے ہوئے۔ اور کہا کہ: محمد کو ہماری طرح کے لڑاکو اور دلاور گروہ سے کہاں واسطہ رہا ہے؟! اسکی لڑائی مدام لڑائی سے لاعلم لوگوں سے رہی ہے اسلئے وہ کامگار اور حاوی رہا ہے۔ ہم سا لڑائی کا کوئی ماہر کہاں ہے؟

اسلئے اگلی سحر کو سواروں کا سلسلہ آگے رکھو! اور دوسرا سلسلہ گھر والوں اور اولاد کا رکھو! اور اس سے اگلا سلسلہ اموال کا کر کے رکھو! اور اول حملہ ادھر ہمارے ہاں سے ہو اسلئے کہ کامگاری اسی کی ہے کہ اول وہلہ حملہ کر دے۔

(١٦٣٨) ایک لوہے کا خود اور اسکے نیچے جالی دار ٹوپی پہنی

لڑائی کا ڈول

ولد صمہ کی رائے سے اہل الحاد آئے اور راہ کے دوران ادھر ادھر آڑوں کی اوٹ لے کر ٹھہر گئے۔

رسول اکرمؐ اس امر سے لاعلم معرکہ گاہ کی راہ ہو لئے۔ اس گھڑی کہ معرکہ گاہ کی وادی آئی اعداء اک دم آگے آ کر معاً حملہ آور ہو گئے۔ مگر اہل اسلام کے ردعمل سے حملہ آور حواس گم کر گئے اور اسطرح اعداء کو ہار ہوئی۔

اہل اسلام معرکہ احد کی طرح اموال کی لوٹ مار کے لئے لگ گئے۔ عدو اس ردعمل کو سہہ کر الٹا حملہ آور ہوا۔ مسلسل سہام مارے۔ اس دوسرے حملہ سے مسلم حواس گم کر گئے گام اکھڑ گئے۔ ہمراہی اک دوسرے سے کٹ گئے سواروں کی ٹولی دوڑ لگا گئی۔

اس سے دوسرے لوگ اور ڈر گئے۔ اہل مکہ اور دوسرے معرکہ آراء دوڑ لگا گئے۔ اہل الحاد کے ہاں سے سہام کاری کے گوہر دکھائے گئے۔

رسول اکرم کا حال

اس دوران رسول اکرم کا حال ہی اور رہا۔ معرکہ کے کڑے لمحوں کے دوران کہ سورماؤں کے دل دہل اٹھے اور گام لڑکھڑا گئے۔ رسول مکرم معرکہ احد کی طرح ڈٹ کر کھڑے رہے۔

رسول اکرم کی دلاوری ہی مآل کار کامگاری کے لئے کار آمد ہوئی۔ رسول اکرم معرکہ گاہ سے اک سو ہو گئے۔ رسول اکرم کے ہمراہ اک ٹولی ہی رہ گئی۔ والد اسماء (۱۶۳۹)، عمر، دہرے داماد رسول، علی، عم مکرم (۱۶۴۰)، اور عم مکرم کے لڑکے (۱۶۴۱)، اور اک اور ولد عم (۱۶۴۲) کے علاوہ رسول اکرم کے ہمراہ عم کے دو لڑکے (۱۶۴۳) اور کئی اک دوسرے ہمراہی ہمراہ رہے۔ مگر سو سے کم ہی ہمدم ہمراہ رہے۔

(۱۶۳۹) حضرت ابوبکر صدیقؓ (۱۶۴۰) عباسؓ (۱۶۴۱) فضل (۱۶۴۲) ابوسفیان بن الحارث (۱۶۴۳) عتبہ، معتب فرزندان ابی لہب

رسول اکرم سوئے اعداء کے رواں ہوئے اور مصرعہ کہا:

''اصلی کھرا رسول ہوں۔۔۔ مرا دعویٰ کھوٹا کہاں؟

اور دادا(١٦٤٤) (اسم لے کر کہا) کا لڑکا ہوں۔''

دادا کے حوالے سے اسلئے کہا کہ رسول اکرم کے دادا کی ہر سو اور ہر ملک دھوم رہی۔

رسول اللہ آگے آئے اور اک مٹھی مٹی اٹھا کر سوئے اعداء دے ماری اور کہا:

''اعداء کے مکھڑے کالے ہوئے''(١٦٤٥)۔

مآل کار کامگاری

رسول اکرمؐ ڈٹ گئے۔ عم مکرم کو کہا:

صدا لگاؤ! اے گروہ مددگاراں! اے اہل سمرہ!

اس صدا سے سارے ہمدم ولولے سے معمور ہو کر دوڑ لگا کر سوئے رسول آ کر اکٹھے ہو گئے۔ رسول اکرم کا حکم ہوا:

''لوٹ کر دلاوری سے حملہ کر دو!''

اہل اسلام لوٹ کر حملہ آور ہوئے۔ گھمسان کا معرکہ ہوا رسول اکرم کہہ اٹھے:

''ہاں! اس گھڑی لڑائی گرم ہو گئی۔''

مآل کار اعداء کے گام اکھڑ گئے۔ معرکہ گاہ سے الٹے گام دوڑ لگا دی۔ اہل اسلام کا حوصلہ سوا ہوا۔ دوڑ کر اک اک ملحد اور گمراہ کا سر کاٹ کر رکھا۔ کئی کو کلائی سے کس کر ہمراہ لے آئے۔ کئی اک کم عمر لڑکے مارے گئے۔

رسول اکرم کے ہاں سے حکم صادر ہوا اور اس کام سے ہمدموں کو روکا۔

رسول اکرم کا اک اور اعلان ہوا کہ:

''ہر وہ آدمی کہ کسی گمراہ کو مار ڈالے گا اس کا سارا ساماں اسی کا ہوگا''

(١٦٤٤) عبدالمطلب (١٦٤٥) شاهت الوجوه

اس لڑائی کے دوران اعداء کا صلاح کار ولد صمراک سلمی ہدم (۱۶۴۶) کے وار سے مردار ہوا۔ صمصام الٰہی کو کئی گہرے گھاؤ لگے۔ رسول اللہ کے لگائے ہوئے رال سے وہ گھاؤ دور ہوئے۔

اعداء کی اس ہار سے مکہ مکرمہ سے ہمراہ آئے ہوئے کئی گمراہ اسلام لے آئے۔ اس کے علاوہ اور کئی لوگ اسلام کو گلے لگا کر مسلم ہو گئے۔ الحمد للہ

مال معرکہ

اس معرکہ سے اہل اسلام کو اک کلاں عدد مال معرکہ حاصل ہوا۔ کئی مردوں کے علاوہ سی صد، سی صد کے دو ٹولے گمراہوں کے گھر والوں کے مملوک ہو کر حاصل ہوئے۔

سواری والے اموال دو صد بوسے کی صد اور دس سو (۱۶۴۷) سوا ملے۔

دودھ والے اموال دو صد سو، دو صد سو کے ریوڑ (۱۶۴۸) ملے۔ اسی طرح دودھ والے مال کے مساوی دراہم مع دس دس سو دراہم کے مساوی طلائی مال (۱۶۴۹) ملا۔

مال معرکہ کے حصے

رسول اکرم لڑائی سے لوٹے اور اموال کے حصوں کے لئے لگ گئے۔

سسر مکرم سردار مکہ (۱۶۵۰) کرمہ اللہ کو کوہاں والی سواری سے سو عدد، دو دو سو دراہم، اور دو سوا اٹھارہ دراہم کے مساوی طلائی مال (۱۶۵۱) دے گئے۔

اسی کے مساوی اسکے ہر دو لڑکوں (۱۶۵۲) کو الگ الگ عطا ہوا۔

اسکے علاوہ ولد کلدہ (۱۶۵۳)، ولد عدی (۱۶۵۴)، ولد عمرو (۱۶۵۵)، مالک (۱۶۵۶)، ولد مرداس (۱۶۵۷) اور دوسرے کئی لوگوں کو سواری کے اموال سے سو سو عدد عطا کئے۔

(۱۶۴۶) ربیعہ بن رفیعؓ (۱۶۴۷) چوبیس ہزار اونٹ (۱۶۴۸) چالیس ہزار بکریاں (۱۶۴۹) دس ہزار تولہ یا چار ہزار اوقیہ چاندی جو کہ بیالیس ہزار دراہم کے برابر ہے (۱۶۵۰) حضرت ابوسفیانؓ (۱۶۵۱) سو اونٹ، چالیس اوقیہ چاندی (۱۶۵۲) حضرت یزیدؓ اور حضرت معاویہؓ (۱۶۵۳) نضر بن حارث بن کلدہ (۱۶۵۴) قیس بن عدی (۱۶۵۵) سہیل بن عمرو (۱۶۵۶) مالک بن عوف (۱۶۵۷) عباس بن مرداس

علاء (۱۶۵۸)، ولد عمرو عامری (۱۶۵۹) اور کئی دوسروں کو دس دس کم ساٹھ عدد عطا کئے اس طرح کے سارے اموال رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے حصے سے عطا کئے گئے۔

اگلے مرحلے کے دوران وحی کے لکھاری ہمدمِ مکرم (۱۶۶۰) کو حکم ہوا کہ:

''دوسرے معرکہ آراؤں اور رہا سہا مالِ معرکہ کا عدد دو!''

وہ لے آئے۔ وہ مال حصے حصے کر کے ہر معرکہ آراء کو اسکے حصہ کا مال دے ڈالا گھڑسواروں کو سہ سہ حصے ملے۔

اسارائے معرکہ

اعداء کے اک گروہ (۱۶۶۱) کا ٹولہ دو کم سولہ مردوں کا رسول اکرمؐ کے ہاں وارد ہوا۔ ولد صرداس (۱۶۶۲) ٹولے کی سرکردگی کے لئے طے ہوئے۔ اسی ٹولے کے ہمراہ اولادِ سعد سے رسول اکرمؐ کے دودھ کے واسطے سے عمِ مکرم (۱۶۶۳) آئے۔ وہ سارے لوگ اسلام لے آئے۔

اور رسول اکرمؐ سے سائل ہوئے کہ: ہمارے اساری لوٹا کر ہم سے کرم و احساں کا معاملہ کرو۔ رسول اللہؐ آمادہ ہوگئے۔ رسول اللہ کی آمادگی محسوس کر کے سارے ہمدمؓ آمادہ ہوگئے۔ اس گروہ کی ساری اولاد اور گھر والوں کو وہ ہمدم اس گروہ کو لوٹا گئے۔

عساکرِ اعداء کے سالار مالک آئے رسول اکرمؐ کے ہاں اسکا لوٹا ہوا مال اور اس کے لوگ اسے لوٹائے گئے۔ اور اکراماً اسے سو عدد سواری اور عطاء کی۔ مالک اس سلوک سے رام ہو کر اسلام لے آئے۔ اور اسلام کے لئے ڈٹ کر رہے۔

رسول اکرمؐ کے ہاں سے مالک اسی کے گروہ کے اہلِ اسلام کے لئے حاکم طے ہوئے۔

گروہ مددگاراں اور اموالِ معرکہ

اہلِ مکہ اور دوسروں کو عطا کئے گئے اموال سے گروہ مددگاراں کے اکادکا لوگ اک دوسرے سے کہہ اٹھے کہ:

(۱۶۵۸) علاء بن حارثہ (۱۶۵۹) ہشام بن عمرو عامری (۱۶۶۰) زید بن ثابت (۱۶۶۱) ہوازن (۱۶۶۲) زہیر (۱۶۶۳) ابو برقان

رسول اکرمؐ سگے لوگوں کو مائل ہو گئے اور مکہ والوں سے ہمدردی کی۔ رسول مکرمؐ کو اس کلام کا علم ہوا کہ گروہ مددگاراں کو اہل مکہ سے سلوک کا معاملہ کھٹکا ہے۔

کہا:

اے گروہ مددگاراں! اس امر کو ٹھکرا رہے ہو؟ کہ دوسروں کو مال ملے اور گروہ مددگاراں اللہ کا رسول ہمراہ لے کر لوٹے۔ اس کلام سے گروہ مددگاراں کے سارے لوگ کہہ اٹھے کہ: ہم رسول اللہؐ کے اس معاملہ سے دلی سرور سے آمادہ ہو گئے۔ رسول اکرمؐ دعا گو ہوئے کہ:

''اے اللہ! گروہ مددگاراں اور اولاد مددگاراں اور اولاد کی اولاد کے سر رحم کر!''

رسول اکرمؐ حرم لوٹ گئے

اگلے ماہ (١٦٦٤) کے اوائل کے دوراں رسول اکرمؐ حرم مکہ آئے۔ احرام اوڑھ کر اس ماہ کی اٹھارہ کو عمرہ ادا کر گئے۔ اسی طرح سارے مراسم عمرہ ادا کر کے وہاں سے حرم رسول کے لئے رواں ہو گئے۔

اوطاس کی مہم

وہ لوگ کہ معرکہ اوطاس سے دوڑ لگا گئے سہ حصے ہوئے۔ اک ٹولی اوطاس گئی۔ والد موسیٰ کے عم مکرم والد عامر (١٦٦٥) رسول اللہؐ کے ہاں سے سالار ہو کر سوئے اوطاس گئے۔ اول اس ٹولی کو سوئے اسلام مدعو کر گئے مگر وہ گمراہی کے لئے ڈٹی رہی۔ مآل کار حملہ کر کے اک کم دس آدمی مارے۔

اک آدمی مارے ما مون رہا۔ علاء اور اسکے ولد ام کے وار سے والد عامر اللہ کے لئے کام آ گئے۔

مکرم عمر کی رائے اور صلاح سے والد موسیٰ سالار ہو گئے۔ والد موسیٰ حملہ آور ہوئے۔ اور لڑائی کے دوراں اعداء اللہ ہار گئے۔ کئی اساری کس لئے گئے اور مال معرکہ حاصل ہوا۔

(١٦٦٤) ۵ ذوالقعدہ کو جعرانہ آ کر تیرہ دن رہ کر احرام باندھا (١٦٦٥) ابوموسیٰ اشعریؓ کے چچا ابو عامر اشعریؓ

مالک سے اک اور معرکہ (۱۶۶۶)

اسی سال اسی ماہ کے دوراں مالک سے اک اور معرکہ ہوا۔ رسول اکرمؐ کو اطلاع ملی کہ مالک اور اس کا گروہ گو کہ معرکہ اوطاس کے دوراں گھاٹا لے کر لوٹا ہے مگر اسکا ارادہ اسی طرح لڑائی کا ہے اور وہ اک ولولہ لے کر اکٹھا ہوا۔ اور اک حصار (۱۶۶۷) آکر وہاں محصور ہو کر لڑائی کے لئے مکمل آمادہ ہے

اور اک سال کے لئے طعام اکٹھا کئے ہوئے ہے۔

رسول اکرمؐ ہمدموں کے ہمراہ اس گڑھی آکر حملہ آور ہوئے۔ اعداء کے ہاں سے مسلسل سہام مارے گئے۔ کئی مسلم گھائل، اور دس اور دو مسلم کام آگئے۔ اسی لڑائی کے دوراں رسول اکرمؐ کے دو مکرم سسر (۱۶۶۸) گھائل ہوئے۔

رسول اکرمؐ وہاں سے اٹھ کر اس محل آئے کہ وہاں (۱۶۶۹) اللہ کے گھر کی اساس رکھی گئی۔

رسول اکرمؐ ہمرہ ام سلمہ اور اک اور گھر والی (۱۶۷۰) آئی۔

اس گڑھی کا محاصرہ اٹھارہ سحر رہا۔

وہاں اک عرادہ (۱۶۷۱) کھڑا کر گئے۔

رسول اکرمؐ کا اعلاں ہوا کہ:

”ہر وہ آدمی کہ گڑھی سے ہمارے ہاں آئے گا اسے رہائی ملے گی۔“

دس سے سوا آدمی آئے اور رہا کئے گئے۔

اولاً رسول اکرمؐ کا حکم ہوا کہ:

”گل کدوں کو کاٹ کر آگ لگا دو!“

اہل اسلام اس امر کے لئے لگ گئے اور اک حصہ کاٹ ڈالا۔ اک حصہ کاٹ کر رسول اکرمؐ سے سائل ہوئے کہ اللہ کا رسول اس حکم کو کالعدم کر دے۔

(۱۶۶۶) غزوہ طائف (۱۶۶۷) طائف کے ایک قلعہ میں لڑائی کے ارادہ سے بنو ثقیف جمع ہوئے (۱۶۶۸) ابو بکرؓ اور ابو سفیانؓ (۱۶۶۹) مسجد طائف (۱۶۷۰) زینبؓ (۱۶۷۱) منجنیق

تاآں کار مکرم عمر کو حکم ہوا کہ وہ اعلاں کردے کہ:

’’اہل اسلام کا عسکر لوٹ کر مکہ کی راہ لے!‘‘

اول کئی لوگ گومگو کے حال کے حامل رہے مگر تاآلا سارے اس حکم کے آگے سر رکھ گئے۔

صداء کی مہم

صداء (١٦٧٢) اک درہ کوہ کا اسم ہے۔ وہ درہ اک گروہ کے اسم سے موسوم ہے۔ ادھر اس گروہ کے اک عرصہ سے گھر رہے۔

رسول اکرم کا ولد سعد (١٦٧٣) کو حکم ہوا کہ:

’’معرکہ آراؤں کو ہمراہ لے کر وہاں کی راہ لو!‘‘

ولد سعد کے ہمراہ دو دو سو کے دو گروہ ہوئے۔ ادھر وہاں کے اک صدائی سردار (١٦٧٤) کو اس کا علم ہوا۔ وہ اک دم رسول اکرمؐ کے ہاں آئے اور اس ارسال کردہ عسکر کے ارادے کا رسول اکرمؐ سے سوال کر ڈالا۔

اللہ کے رسول اس کے ارادہ سے اسکو مطلع کر گئے کہ وہ معرکہ آرائی کے لئے ارسال ہوا ہے۔

کہا: اے اللہ کے رسول! حکم ہو کہ وہ اسلامی عسکر لوٹ آئے۔ اس لئے کہ مرا سارا گروہ اسلام لے آئے گا۔ اور اس امر کا مسئول ہوں گا کہ مرا گروہ اللہ کے رسول کے ہر حکم کے آگے سر رکھ دے گا۔

رسول اکرمؐ آمادہ ہو گئے۔ اور اک ہرکارے کو حکم ہوا کہ وہ رسول اللہ کے حکم سے اس عسکر اسلامی کو مطلع کر کے لوٹا لائے۔

اک کم سولہ سحر ہوئے کہ صدائی سردار کے حکم سے اس کا سارا گروہ رسول اکرمؐ کے ہاں وارد ہوا اور سارا کا سارا مسلم ہوا۔ وللہ الحمد

(١٦٧٢) یمن کے ایک پہاڑی درے کا نام ہے (معجم البلدان) (١٦٧٣) قیس بن سعد بن عبادہ خزرجی (١٦٧٤) زیاد بن حارث صدائی

ماہ محرم کی اک مہم

آٹھواں سال مکمل ہوا۔ اگلے سال کے ماہ محرم کو اک ہمدم مکرم(۱۶۷۵) کو دس کم ساٹھ سواروں کا سالار کر کے اک گروہ(۱۶۷۶) سے لڑائی کے لئے رسول اکرمؐ رواں کر گئے۔ وہ ہر سحر عام راہ سے ہٹ کر آرام کئے رہے کہ لوگ ہم سے لاعلم ہوں۔

اور عصر سے اگلے لمحوں کے دوراں ہی رہروی کی۔ اسی طرح طلوع سحر سے لے کر عصر کے دوراں رہروی کا سلسلہ رو کے رکھا۔

اک دم اعداء کے سر آ کر حملہ آور ہوئے۔ وہ اک دم دوڑ لگا گئے مگر اک سو دس آدمی اور اسی طرح اک سو دس عدد گھر والوں اور سی عدد لڑکوں کو کس کر حرم رسول لے گئے۔ رسول اللہ کے حکم سے وہ سارے اساری رملہ(۱۶۷۷) کے گھر لا کر وہاں رکھے گئے۔ اس گروہ کے کئی سردار وہاں آئے اساری سے ملے۔ وہ گھر والے اور لڑکے سرداروں سے مل کر روئے۔

وہ سردار اک دم درِ رسول آئے اور رسول اکرمؐ سے آل و اہل کی رہائی کے سائل ہوئے۔

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سارے اساری کو رہا کر کے لوٹا گئے۔ اک رائے ہے کہ اس گروہ کے دس کم اسی، اور اک رائے ہے کہ اسی سردار آئے۔ اور سارے کے سارے اسلام لے آئے۔

ولد عامر کی مہم

اگلے ماہ ولد عامر(۱۶۷۸) دو سوا، اٹھارہ معرکہ آراؤں کے سالار ہو کر رسول اکرمؐ کے حکم سے اک گروہ(۱۶۷۹) سے لڑائی کے لئے رواں ہوئے۔ رسول اکرمؐ کا حکم ہوا کہ:

''اک دم حملہ کر دو!''

(۱۶۷۵)) عیینہ بن حصن فزاریؓ(۱۶۷۶) بنو تمیم (۱۶۷۷) رملہ بنت حارث(۱۶۷۸) قطبہ بن عامر بن حدیدہ(۱۶۷۹) خثعم

وہ دس سواری لے کر رواں ہو گئے۔ راہ کے دوراں اک آدمی ملا۔ اسے کس کر کہا:

اعداء کا حال کہو!

وہ ڈرا۔ ڈر کے مارے ہکلا کر اوں، آں کی۔ ادھر اعدء کو حملہ آوروں کی آمد کی اطلاع کے لئے صدا لگائی۔

اہل اسلام اس کے مکر سے آگاہ ہو گئے اور اس کی گدی اڑا دی۔ اس کام کو کر کے وہ لوگ رکے رہے۔ ادھر اس گاؤں کے لوگ سو گئے ادھر مسلم لڑاکوا اک دم حملہ آور ہو گئے۔ کڑی لڑائی ہوئی۔ ہر دو گروہ کے کئی آدمی گھائل ہوئے۔

ولد عامر کے وار سے کئی مارے گئے۔ اعداء کے گھر والوں اور اموال کو حاصل کر کے مسلم ہمراہ لے کر کوئے رسول لوٹ گئے۔ مال معرکہ سے اللہ و رسول کا حصہ الگ کر کے دوسرے حصے معرکہ آراؤں کو عطا ہوئے۔

ولد سلمہ کی مہم

اسی سال کی ماہ سوم کے دوراں رسول اکرمؐ اک ٹولہ ولد سلمہ (۱۶۸۰) کے والد کے گروہ (۱۶۸۱) سے اک دلاور ہمدم (۱۶۸۲) کو سالار کر کے رواں کر گئے۔ ولد سلمہ اسی ٹولہ کے ہمراہ گئے۔ وہ ٹولہ اس گروہ سے ”لاوہ“ (۱۶۸۳) آ کر ملا اسے کہا: اسلام لے آؤ! وہ مکر گئے۔ مآل کار حملہ کر کے اموال لوٹ لئے اعداء رام ہو گئے۔

اسی دوراں ولد سلمہ کو اسکا والد گھڑ سوار سلمہ ملا اسے کہا: اسلام لے آؤ! اور اماں حاصل کرلو۔ مگر وہ مکر گئے اسے اور اسلام کو گالی دی۔ ولد سلمہ آگے ہوئے اور گھوڑے کے گام کاٹ ڈالے گھوڑا اور سلمہ گر گئے۔ اک اور ہمدم رسول آگے ہوا اور سلمہ کا سر کاٹ ڈالا۔

(۱۶۸۰) اصید بن سلمہ بن قرط (۱۶۸۱) بنو کلاب (۱۶۸۲) ضحاک بن سفیانؓ (۱۶۸۳) زج لاوہ (نجد کا ایک مقام)

کالوں سے اک مہم

اگلے ماہ رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو اطلاع ملی کہ ساحلی لوگوں (۱۶۸۴) سے کالے لوگوں کی اک ٹولی مل گئی ہے۔ اک ہمدم (۱۶۸۵) حکم رسول سے سی صد لڑاکو لے کر کالوں سے لڑائی کے لئے گئے۔ اک رود آئے۔ کالے ڈر کر دوڑ لگا گئے۔ اہل اسلام لوٹ گئے۔ اسی دوراں مسلم دو حصے ہوئے اک کے سالار سہمی ہمدم (۱۶۸۶) ہو گئے۔ سہمی ہمدم کا کارواں دوسرے کارواں سے اول لوٹا۔

علی کی مہم

اسی ماہ کے دوراں رسول اکرمؐ کا علی کو حکم ہوا کہ:

''وہ لڑاکو ہمراہ لے کر گروہ طے کے الٰہ کو ڈھا دو!''

وہ اک سو اور دس کم ساٹھ سواروں کو لے کر آل طے کے محلّے گئے۔ اور سحر ہی سحر کو اک دم حملہ کر کے اس گھڑے ہوئے الٰہ کو ڈھا کر مٹی سے ملا گئے۔ وہاں سے اموال، اور سردار کی لڑکی (۱۶۸۷)، اور دوسرے اساری ملے۔ وہاں کے سردار کے لڑکے ''عدی الطائی'' (۱۶۸۸) سوئے حمص (۱۶۸۹) دوڑ لگا گئے۔ ''رکک'' آ کر اموال حصے حصے کئے گئے۔ اور ہر معرکہ آراء کو اسکا حصہ ملا۔ رسول اکرمؐ کا طائی سردار کی لڑکی سے کرم اور احساں کا معاملہ ہوا۔ وہ رہا کر دی گئی۔

وہ اس سلوک سے اسلام لے آئی۔ اور ملک حمص گئی عدی سے ملی۔ عدی کا سوال ہوا کہ:

''اس آدمی (محمدؐ) کے لئے کس طرح کی رائے رکھ رہی ہو؟''

کہا: اے عدی! مری رائے ہے کہ اک دم کوئے رسول کی راہ لو! اگر وہ رسول ہے سو وہاں ہر وہ آدمی کہ اسکی اول آمد ہو وہ اعلیٰ سطح کا حامل ہوگا اور اگر وہ حاکم اور ملک ہے سو اسکے ہاں اک اہم عہدہ حاصل ہوگا۔ عدی کہہ اٹھے: واللہ! عمدہ رائے ہے۔ سو عدی حرم رسول رواں ہو گئے اور در رسول آ کر کلمہ کہہ کر مسلم ہو گئے۔

(۱۶۸۴) اہل جدہ (۱۶۸۵) علقمہ بن مجزز مدلجیؓ (۱۶۸۶) عبد اللہ بن حذافہ سہمی (۱۶۸۷) سفانہؓ بنت حاتم (۱۶۸۸) حاتم طائی کے لڑکے عدیؓ (۱۶۸۹) ملک شام

روم والوں سے اک اہم معرکہ

معرکہ عسرہ (۱۶۹۰)

اسی سال کے ماہ ساوں سے اگلے ماہ (۱۶۹۱) کو روم والوں سے معرکہ ہوا۔ اس دوراں موسم گرم رہا اور ہر سو کال (۱۶۹۲) کا سماں رہا۔

رسول اکرم کا اس معرکہ کے لئے ارادہ علی الاعلان ہوا حالاں کہ دوسرے معرکوں کے دوراں سدا ارادہ گول مول رکھا۔ راہ کے دوراں گرمی سے اہل اسلام کے گلے سوکھ گئے۔ سواری کو حلال کر کے اسکے معدہ سے ماء معدہ لے کر اسکو کام لائے۔ اسی لئے وہ معرکہ ''عسرہ'' سے موسوم ہوا۔ اس لئے کہ سارے معرکہ کے دوراں اہل اسلام کا حال دگرگوں رہا اور کڑے سے کڑے احوال آئے۔

معرکہ کا محرک وہ اطلاع ہوئی کہ رسول اکرمؐ کو ملی کہ حاکم روم (۱۶۹۳) اک ٹڈی دل عسکر لے کر اہل اسلام سے لڑائی کے لئے ملک حمص وارد ہوا ہے۔ اور سارے عسکر کے لئے اک سال کا طعام اکٹھا کئے ہوئے ہے۔ اس کے علاوہ اور کئی گروہ ''عاملہ'' اور دوسرے (۱۶۹۴)، اس کے حامی ہو کر ہمراہ ہوئے۔

ملک الروم حمص آ کر ٹھہرا۔

ہمدموں کا ولولہ

رسول اکرمؐ کا حکم ہوا کہ:

''ہر آدمی لڑائی کے لئے مکمل آمادہ ہو کر آئے۔''

اور اک ہرکارہ اہل مکہ اور دوسرے امصار و اوطاں کے لوگوں کے لئے رواں ہوا کہ وہ

(۱۶۹۰) غزوہ تبوک (۱۶۹۱) رجب (۱۶۹۲) قحط (۱۶۹۳) ہرقل (۱۶۹۴) لخم، جذام، غسان

وہاں کے لوگوں کو معرکہ کی رہروی کے لئے آمادہ کرے۔ اسی طرح رسول اکرمؐ کا حکم عام ہوا کہ:

''ہر آدمی معرکہ کے لئے مال لٹائے! اور معرکہ آراؤں کو سواری دے!''

لوگ اس حکم سے آگاہ ہوکر دوڑ دوڑ کر مال لائے ولد والد اسماء(۱۶۹۵) دو صد سو اور دو صد سو درہم(۱۶۹۶) لائے۔ رسول اکرمؐ کا سوال ہوا کہ:

''گھر کے لئے مال رکھا ہے، کہ سارا اٹھا لائے ہو؟''

کہا: گھر کے لئے اللہ اور اس کا رسول ہی ہے۔ ہمدم مکرم عمر کرمہ اللہ آدھے سرمائے کو لے کر آئے۔ رسول اکرم کا وہی سوال ہوا کہا:

آدھے سرمائے کو گھر رکھ کر آدھا اللہ کے لئے دے رہا ہوں۔

عاصم ولد عدی دو سو سوا، اسی سو(۱۶۹۷) صاع کے آدھے مے وے دے گئے۔ رسول اللہ کے دہرے داماد، حاکم سوم(۱۶۹۸) عسکر کے حصہ سوم کو لڑائی کا مکمل ساماں حوالہ کر گئے۔

اک کم آٹھ ہمدم، اور اک رائے ہے کہ اس سے سوا ہمدم رو رو کر رسول اکرمؐ کے ہاں آئے اور سواری کا سوال کر ڈالا۔

رسول اکرمؐ کہہ اٹھے کہ:

''مرے ہاں سواری کہاں؟''

وہ ہمدم رو رو کر لوٹ گئے۔ اس طرح کے لوگوں کے لئے کلام الٰہی وارد ہوا اور وحی آئی:

''اور اسی طرح (لڑائی کے حکم سے الگ رہے) وہ لوگ کہ در رسول سواری کے سوال کے لئے آئے مگر کہا: کہ مرے ہاں سواری کہاں؟ (اس لئے کہاں سے سوار کر دوں؟) وہ لوگ اس حال سے لوٹے کہ صدمہ سے مسلسل سے روئے اس لئے کہ معرکہ آرائی کے ساماں سے محروم رہے''(۱۶۹۹)۔

اس طرح وہ مسلم معرکہ سے محروم رہ گئے۔

(۱۶۹۵) ابوبکر صدیق (۱۶۹۶) چالیس ہزار (۱۶۹۷) چار ہزار دو سو صاع یعنی ستر وسق کھجور (۱۶۹۸) حضرت عثمان ذوالنورین (۱۶۹۹) ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما احملکم علیه تولوا و اعینهم تفیض من الدمع حزنا الا یجدوا ما ینفقون (التوبه)

دورولوگوں (۱۷۰۰) کا سلوک

اسی سے سوا کئی دورولوگ آئے اور رسول اللہ کو کہا:

ہمارے لئے معرکہ گراں ہے اس لئے اللہ کا رسول ہم کو اس حکم عام سے الگ کردے اور ہمارے لئے وہ، وہ، رکاوٹ حائل ہے کہ ہم معرکہ کے لئے رہرو ہوں۔

حالاں کہ دراصل اس گروہ کے دل معرکہ کے لئے اور اسلام کے لئے مدام کھوٹے رہے۔ اس لئے اس معرکہ کے دوراں دلوں کے کھوٹ کھل گئے۔

اک دوسرے سے کہا کہ: گرمی ہے اس لئے ادھر ہی رکے رہو۔ اس گروہ کا سردار ولدسلول اس امر کے لئے آگے آگے رہا اور کئی لوگوں کو روکا۔ اسی طرح گاؤں کے کئی لوگ آئے اور طرح طرح کی رکاوٹوں کو معرکہ کے لئے حائل کہا۔ مگر رسول اکرمؐ ساری رکاوٹوں کو رد کر گئے۔ رسول اکرمؐ کے ہاں سے والدالاسماء امام صلوٰۃ، محمد ولد مسلمہ حرم رسول کے والی، اور علی کرمھم اللہ گھر والوں کی رکھوالی کے لئے مأمور ہوئے۔

اس گھڑی کہ "وداع کی گھاٹی" (۱۷۰۱) سے معرکہ گاہ رواں ہوئے کئی علَم سلوائے گئے۔ اک علَم والدالاسماء اور اک ولدالعوام اور اوس کا علم اوسی سردار (۱۷۰۲) کو عطا کئے۔

اہل اسلام کے سی صد سو معرکہ آراء (۱۷۰۳) ہمراہ رسول گئے۔ اک صد سو (۱۷۰۴) گھوڑے ہمراہ لئے۔

رسول اکرمؐ اس کلاں عدد عسکر کے ہمراہ معرکہ گاہ (۱۷۰۵) آئے اور وہاں دوسوا اٹھارہ سحر رہے۔ اس دوراں ادھوری صلوٰۃ ادا کی۔ عدو، اہل اسلام کی دھاک سے حمص ہی رکا رہا۔ اور الحمدللہ ماہ صوم کے دوراں معرکہ گاہ سے سالم اور مأموں لوٹ آئے۔

(۱۷۰۰) منافقین (۱۷۰۱) ثنیۃ الوداع (۱۷۰۲) اسید بن حضیرؓ (۱۷۰۳) تیس ہزار (۱۷۰۴) دس ہزار (۱۷۰۵) تبوک

معرکہ سے کاہلی کئے ہوئے مسلم

اس معرکہ سے سہ کھرے مسلم کاہلی کر کے رہ گئے۔

اک ولد مالک(۱۷۰۶)، دوم ہلال، سوم مرارہ۔

ولد مالک کا کلام ہے کہ رسول اللہؐ سے سلام کر کے ملا۔ رسول اکرمؐ مسکرائے مگر روٹھے روٹھے سے لگے۔ روٹھی روٹھی مسکراہٹ سے کہا:

"ادھر آؤ!"

ہولے سے آگے ہوا کہا:

"کس لئے ہمارے ہمراہ رہروی سے رہ گئے؟"

کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ گواہ ہے کہ ہر طرح کی رکاوٹ سے دور رہا اور ہر روگ سے سالم رہا۔ اسی طرح مالی آسودگی حاصل رہی۔ مگر معرکہ سے محرومی سراسر مری کاہلی سے ہوئی ہے۔

اللہ کو علم ہے مرے حال کا، اس لئے اصل حال کہہ رہا ہوں۔

رسول اللہؐ اس کے کلام کو مسموع کر کے کہہ اٹھے:

"اس آدمی کا کلام کھرا ہے۔ اور کہا: ادھر سے راہ لو! کہ اللہ کوئی حکم کر دے۔"

اسی طرح دوسرے دو ہمدم مرارہ اوسی اور ہلال اوسی آئے اور ولد مالک ہی کی طرح کا کلام کہا۔

رسول اکرمؐ کے ہاں سے لوگ ہر سہ ہمدموں سے مکالمہ سے روک لئے گئے۔

لوگ دور دور رہے۔

مرارہ اور ہلال گھروں کو آ کر محصور ہو گئے اور مسلسل ہر گھڑی روئے ہی روئے مگر ولد مالک ادھر ادھر گھومے۔ ادائے گی صلوہ کے لئے اللہ کے گھر مسلسل آئے مگر لوگوں کے سلوک سے دل کا صدمہ اور سوا ہوا۔

(۱۷۰۶) کعب بن مالک

دس اور سی سحر ہوئے کہ رسول اکرم کا ہر اک کو حکم ہوا کہ:

"وہ گھر والی سے علاحدہ رہے!"

ہلال کی گھر والی رسول اکرمؐ سے ملی اور کہا:

وہ معمر آدمی ہے ہر طرح کے مملوک سے محروم ہے۔ اس لئے رسول کو گوارا ہوگا اگر اسکے کام آؤں؟

کہا: "ہاں! مگر دور دور رہ کر۔"

کہا: وہ ہر امر سے کٹا ہوا ہے ہر دم رو رہا ہے۔

اس سے آگاہ ہو کر ولد مالک کی گھر والی کا اصرار ہوا کہ ولد مالک اسی طرح رسول اکرمؐ سے کہلوا کر حکم ہلکا کروا دے۔

مگر وہ مکر گئے کہ امکاں ہے کہ رسول رد کردے، امکاں ہے کہ حکم ہلکا کر دے، مگر امکاں ہے کہ دہرا عاصی ہوں گا اگر حکم عدولی ہوگی۔

الحاصل دس سحر اور مرور کر گئے۔

دس کم ساٹھ سحر ہمارے اس حال کے ہوئے۔ اگلی سحر کو سحر ہی سحر "کوہ سلع" سے اک صدا آئی:

"اے ولد مالک! سرور والی اطلاع ہے"

اس صدا سے اک دم ادراک واحساس ہوا کہ اللہ کا روٹھا ہوا رسول ہم سے مسرور ہوا۔ اور ہم سے اللہ کے ہاں سے کرم کا معاملہ ہوا اور ہمارے لئے آسماں سے وحی آ گئی ہے۔ اک دم اللہ کے آگے سر لٹکا کر اسکی حمد کہی۔ اسی دوراں وہی آدمی کہ صدائے سرور دے کر ہمارے لئے دکھ اور صدمے سے رہائی کا وسیلہ ہوا، مرے ہاں اسکی آمد ہوئی۔ معلوم ہوا کہ وہ ولد عمرو اوسی ہے(۱۷۰۷) اسکو سر دھڑ کے ہر دو حلے سرور کے مارے عطاء کئے۔

راہ کے دوراں گروہ در گروہ لوگ ملے۔ اللہ کے گھر(۱۷۰۸) آ کر معلوم ہوا کہ اللہ کا رسول وہاں ہے۔ اور ارد گرد لوگوں کا اک گروہ اکٹھا ہے۔ ہمدم مکرم طلحہ اک دم اٹھ کر دوڑے دوڑے آئے اور آ کر سلام کر کے مٹھی کھول کر ملائی۔

(۱۷۰۷) حمزہ بن عمرو (۱۷۰۸) مسجد نبوی

آگے آ کر رسول اکرمؐ کو سلام کر کے ملا۔ روئے اطہر سرور سے (کھلے ہوئے گل کی طرح) کھلا کھلا محسوس ہوا۔

اور سرور کے لمحوں کے دوراں رسول اکرمؐ کا مکھڑا سدا ہلالی ٹکڑے کی طرح ملا کہ اسی کی طرح اسکی دمک دکھائی دی۔

ولد مالک کہہ اٹھے: اے اللہ کے رسول! مرا اللہ سے عہد ہوا ہے اس لئے دلی سرور سے اللہ کے لئے سارا مال لٹاؤں گا۔

کہا:

''مال کا اک حصہ روکے رکھو!''

اسی طرح ہلال کو اسعد اور ولد اسد اور مرارہ کو ولد سلامہ سے اطلاع ملی۔

اہل اسلام کی ماں مکرمہ ام سلمہ (سلام اللہ علی روحھا) کے گھر ہر سہ ہمدموں کے لئے کلام الٰہی کی وحی آئی۔

دومہ کی مہم

اسی ماہ سادس سے اگلے ماہ دوسودس، دوسودس کے دوٹولے صمصام الٰہی کے ہمراہ رسول اکرمؐ کے حکم سے ''دومہ کے حکمراں''(۱۷۰۹) کو ارسال ہوئے۔ اک کم سولہ سحر کی کوئے رسول سے وہاں کو رہروی ہے۔

وہاں کا حکمراں، ملک الروم(۱۷۱۰) کے حکم سے وہاں کا حاکم ہوا۔

اک سحر دومہ کا حاکم اور اسکا ولدام، حساں محل سے عام سڑک آئے۔ ادھر ادھر گھومے۔ اسی دوراں صمصام الٰہی مع سواروں کے آدھمکے۔ اور حملہ آور ہو گئے۔ حساں لڑائی کے لئے ڈٹا۔ اور مار کھا کر مردار ہوا۔ مگر حاکم دومہ حوصلہ ہارا اور اہل اسلام کے حوالہ ہوا۔ اسکا اک اور ہمراہی گڑھی دوڑ لگا کر وہاں آ کر محصور ہوا۔

(۱۷۰۹) دومۃ الجندل کا حاکم اکیدر بن عبدالملک (۱۷۱۰) اکیدر شاہ روم ہرقل کی طرف سے قبیلہ کندہ کا بادشاہ بنا

صمصام الٰہی کا حاکم دومہ سے طے ہوا کہ اسے اماں ملے گی اگر وہ دومہ گڑھی کے در رسول اکرمؐ کے لئے کھول دے گا۔

وہ آمادہ ہوا اور عمل درآمد کرڈالا۔ صمصام الٰہی سے اسکی صلح ہوئی کہ وہ اہل اسلام کو دوسوااٹھارہ سو سواری، آٹھ سو گھوڑے، دوسو اور دوسو دروع، اور دوسو رماح دے گا۔ حاکم دومہ اور مصاد سے ملے اور ہر دو کو رہا کر کے اک معاہدہ لکھوا کر مہر لگا کر حاکم دومہاور دوسو رماح دے گا۔ اور مصاد کو عطاء کرڈالا۔ صمصام الٰہی وہ سارا مال معرکہ، حاکم دومہ اور اسکے ولد ام مصاد کو لے کر کوئے رسول آئے اور رسول اللہ کے حوالہ کر گئے مال معرکہ کے حصے کئے گئے۔

صمصام الٰہی کی اک اور مہم

داعی لوگوں کو سوئے اسلام کس طرح مدعو کرے؟

دسواں سال رسول اکرمؐ کا معرکوں اور مہموں کی رو سے الوداعی سال ہے اس لئے کہ اس سے اگلے سال رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا وصال ہوا۔

اس سال ماہ سوئم کو دوسو دوسو کے دو ٹولے صمصام الٰہی کو دے کر حکم ہوا کہ:

> ”سولی والوں (۱۷۱۱) سے لڑائی کی راہ لو! اولاً سہ سحر سوئے اسلام مدعو کرو اگر کلمہ اسلام کہہ کر مسلم ہوں سو لڑائی سے دور رہو! اور وہاں رہ کر لوگوں کو کلام الٰہی اور اسوۂ رسول اور اسلامی احکام سکھاؤ!“

صمصام الٰہی وہ احکام لے کر سولی والوں کے ملک آئے۔ اور سواروں کو ہر سو ادھر ادھر ارسال کر کے کہا کہ: لوگوں کو سوئے اسلام مدعو کرو اور کہو:

اے لوگو! اسلام لے آؤ (اللہ کی آگ سے) رہائی حاصل کر لو گے۔

وہ لوگ اسلام لے آئے۔ صمصام الٰہی وہاں ٹھہر گئے۔ لوگوں کو احکام الٰہی سکھائے۔

(۱۷۱۱) اہل صلیب یعنی عیسائی جو کہ قبیلہ بنو حارث بن کعب سے تعلق رکھتے تھے اور نجران میں رہائش پذیر تھے

درسوں کا اک عمدہ سلسلہ رواں دواں ہوا۔ اسی دوراں صصام الہی اک مراسلہ لکھ کر رسول اکرمؐ کو ارسال کر گئے لکھا کہ:

”اللہ کے اسم سے کہ رحم و کرم والا مہرہ ور ہے۔

صصام الہی کے ہاں سے محمد رسول اللہ کو۔

سلام لکھ کر کہا:

اے اللہ کے رسولؐ! حکم آں مکرم سے سولی والوں کے گروہ کو ارسال ہوا اور حکم ہوا کہ:

اولاً سحر اس گروہ کو سوئے اسلام مدعو کروں۔

اگر وہ مسلم ہو سو اسے اسلامی احکام سکھاؤں اور اگر وہ روگرداں ہو سو اس گھڑی اس گروہ سے لڑائی لڑوں۔

سو ادھر آ کر اسی طرح عمل در آمد کر ڈالا۔ وہ لوگ اسلام لے آئے اور لڑائی سے دور رہے۔

حالاً ادھر ہی ٹھہرا ہوا ہوں۔ لوگوں کو اوامر الہی سکھا رہا ہوں محرمہ امور سے روک رہا ہوں۔

اسلامی احکام کا درس دے رہا ہوں۔ ہاں! اگر اللہ کا رسول کوئی اور حکم لکھ کر ارسال کر دے۔“

والسلام

رسول اکرمؐ کو وہ محررہ مراسلہ ملا۔ احوال سے آگاہی ہوئی۔ اگلے حکم کے لئے صصام الہی کو مراسلہ لکھا کہ:

”محمد رسول اللہ کے ہاں سے صصام الہی کو۔

السلام

اللہ ہی کے لئے حمد کہہ رہا ہوں کہ وہی اک ہی الہ ہے۔ اور دوسرا ہر طرح کا الہ معدوم ہے۔

مرے ہاں مراسلہ ہرکارہ لے کر وارد ہوا۔

لکھا ہوا ملا کہ اس گروہ کے لوگ لڑائی سے ورے ہی اسلام لے آئے اور ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کی گواہی دی۔ اللہ کا کرم ہوا کہ اسے راہ ہدیٰ دکھا دی۔

سو اس گروہ کو سرور الہی کی سروری اطلاع دے دو! اور حکم عدولی کے لئے اس کے

طے کردہ ”صلہ آگ“ سے ڈرا دو اور اس کام کو کر کے لوٹ آؤ! اور اس گروہ کی اک

ٹولی ہمراہ آئے!" والسلام

صمصام الٰہی دو کم آٹھ آدمی لے کر کوئے رسول آگئے۔

داماد رسول علی کی مہم

اسی سال ماہ صوم کے دوران رسول اکرمؐ کے حکم سے ہمدم مکرم علی کرمہ اللہ الولی سہ صد سوار لے کر "گروہ ہمداں" کے ملک (۱۷۱۲) اک دوسرے گروہ سے لڑائی کے لئے گئے۔

رسول اکرمؐ لواء (۱۷۱۳) اٹھالائے اور علی کے لئے لواء کسی۔ اسی طرح علی کے سر عمامہ کسا۔ اس گھڑی کہ مکرم علی مع سواروں کے اس ملک در آئے سارے سوار الگ الگ کر کے ادھر ادھر ہر سو علاحدہ علاحدہ ارسال کر گئے۔

وہ سوار لوگوں کے اموال، اور گھر والوں، اور اولاد کو لے کر لوٹے۔ علی وہاں کے گمراہوں اور ملاحدہ سے ملے اور سوئے اسلام مدعو کر گئے۔ مگر وہ ڈٹے رہے اور صدائے علی رد کر دی۔ اہل اسلام کو سہام اور روڑے مارے۔ اک گمراہ آگے ہوا اہل اسلام کو للکارا ہمدم مکرم اسود (۱۷۱۴) گئے اور اسے مار کر اس کا اسلحہ اٹھالائے۔

اسی دوران لڑائی گرم ہوئی۔ علی، ہمدم مکرم مسعود (۱۷۱۵) کو علمِ اسلام حوالہ کر گئے۔

اعداء کے دو سو اٹھارہ آدمی مارے گئے اور وہ ہار کہا کر ادھر ادھر دوڑ لگا گئے۔

علی کئی گھڑی رکے رہے مگر مآل کار مکرر اس گروہ کے لوگوں کو سوئے اسلام مدعو کر ڈالا۔ وہ لوگ اک دم آئے اور اسلام لے آئے۔

اسی طرح وہاں کے سردار آئے اور مسلم ہو گئے۔ علی اٹھے اور اموال معرکہ اکٹھے کئے۔ اک حصہ (۱۷۱۶) اللہ ورسول کا الگ کر کے دو اور دو حصے اہل معرکہ کو حصے حصے کر کے عطا کئے۔ اور عسکر اسلام کو لے کر لوٹ گئے۔ اور موسم احرام (۱۷۱۷) کے دوران مکہ مکرمہ آئے ہوئے رسول اللہ سے مکہ آکر ملے۔

(۱۷۱۲) قبیلہ ہمدان کے ملک یمن میں قبیلہ مذحج سے لڑنے گئے (۱۷۱۳) پرچم (۱۷۱۴) اسود بن خزاعیؓ (۱۷۱۵) مسعود بن سنانؓ (۱۷۱۶) خمس (۱۷۱۷) حج

اسامہ کی مہم

رسول اکرمؐ مواسم احرام کی رسوم کی ادائے گی کر کے کوئے رسول لوٹ آئے۔ دسواں سال مکمل ہوا۔ اگلے سال کا ماہ محرم اور دوسرے ماہ کو گھر ہی رہے۔

ماہ سوم کو، (کہ رسول اکرمؐ کے وصال کا ماہ ہے) ملک حمص سے لڑائی کے لئے سواروں کی اک ٹولی اکٹھی کی۔ مملوک رسول اسامہ حکم رسول سے اس کے سردار ہوئے۔

حکم ملا کہ:

”سواروں کو لے کر رملہ اور دوارم کی سرحدوں کی راہ لو!“

کلاں کلاں ہمدم اسامہ کے ہمراہ کئے۔ سارے معرکہ آراء رہروی کے لئے مکمل آمادہ ہو گئے۔

کئی لوگوں کو اسامہ کی سالاری کھٹکی۔ کہ وہ (اک رائے کی رو سے اٹھارہ سال، اک رائے کی رو سے اک سوا اٹھارہ سال، اک رائے کی رو سے دو سوا اٹھارہ سال اور اک رائے کی رو سے اک کم اٹھارہ سال کا) اک کم عمر لڑکا ہے۔ اس لئے سرداری کا اہل کہاں سے ہوگا؟ مگر رسول اکرمؐ اس رائے کو رد کر گئے۔ اور کہا کہ:

> ”وہ والد ہی کی طرح اہل ہے گو کہ اس کے والد کی سرداری کے لئے اسی طرح کے سوال اٹھائے گئے۔“

اگلی سحر رسول اکرم کو دردِ سر کا روگ لگا۔ اس سے رسول اللہ کا حال اور دگر گوں ہوا۔

اسامہ سوئے معرکہ گاہ رواں ہوئے۔

رسول اکرمؐ کا وصال

اسامہ مع اسلامی عسکر کے لڑائی کے لئے رہرو ہوئے۔ اک وادی(۱۷۱۸) آ کر رکے وہاں اس کی ماں(۱۷۱۹)، اور اک رائے ہے کہ گھر والی(۱۷۲۰) کے ہاں سے اطلاع آئی کہ: ٹھہرو!

(۱۷۱۸) جرف (۱۷۱۹) ام ایمن (۱۷۲۰) فاطمہ بنت قیس

رسول اللہ کا روگ لمحہ لمحہ اور سوا ہو رہا ہے اور لگ رہا ہے کہ وصال کی گھڑی کی آمد آمد ہے۔

اس اطلاع سے آگاہ ہو کر اسامہ مع مکرم عمر اور دوسرے ہمدموں کے کوئے رسول لوٹ گئے۔

مگر راہ کے دوراں (۱۷۲۱) ہی وہ اطلاع ملی کہ دل مسوس کر رہ گئے کہ سردار دو عالم، امام الرسل، ھادی عالم، رسول الملاحم، سرور سروراں، راہ داں، مرسل داور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی وصال کی گھڑی آ گئی اور اللہ کے رسول اس عالم کو اداس کر کے اور صدمہ دے کر روح اطہر مالک اصلی کے حوالہ کر گئے۔ (ہم اللہ ہی کے، اور اسی کو لوٹ کر وارد ہوں گے)۔

سارے ہمدم اک اک کر کے حرم رسول آ کر اکٹھے ہو گئے۔

والد اسماء اہل اسلام کے حاکم ہو گئے۔ گو کہ کئی ہمدموں کی رائے ہوئی کہ اسامہ اور اس کا اسلامی عسکر رکا رہے اس لئے کہ

عالم اسلام کا حال دگرگوں ہے۔

مگر والد اسماء ڈٹے رہے اور کہا کہ:

''اسامہ کی رہروی رسول اکرمؐ کے حکم سے ہے اسے کس طرح روک سکوں گا اور کس طرح ٹال سکوں گا؟ وہ ہر حال معرکہ کے لئے رواں ہو گا۔''

اسامہ کی رہروی

ماہ سوئم سے اگلے ماہ (۱۷۲۲) کی اول سحر کو اسامہ مع سی صد سواروں کے رواں ہو گئے۔ اس عسکر کے دس سو آدمی گھوڑوں کے سر سوار ہوئے۔ والد اسماء حاکم اہل اسلام اسامہ کے ہمراہ آئے اور اسے الوداع کہا۔

اسامہ ملک اعداء آ کر حملہ آور ہوئے۔ اعداء کے کئی لوگ مارے گئے اور کئی کس لئے گئے۔ گل کدوں کو اکھاڑا۔ گھوڑں کے سموں سے اعداء کو مسل کر آئے۔

اہل اسلام ہر طرح کے گھاٹے سے سالم رہے۔ عصر کو لڑائی مکمل ہوئی۔ اسامہ کا اسلامی عسکر کو حکم ہوا کہ:

(۱۷۲۱) ذی حسب (۱۷۲۲) ربیع الثانی ۱۱ھ

حرم رسول لوٹو!

آگے آگے اک ہرکارہ کامگاری کی اطلاع کے لئے ارسال کر گئے۔

حاکم اسلام کو اطلاع ہوئی کہ عسکر اسلام کامگار و کامراں لوٹ رہا ہے۔ وہ کئی ہمدموں کے ہمراہ کوئے رسول سے آئے۔ معرکہ آراؤں سے راہ کے دوراں گلے ملے۔ اور حرم رسول دھوم دھام سے ملے آئے۔

اسامہ کرمہ اللہ کی مہم اس دور کے دوراں کئی طرح سے کارگر اور کارآمد رہی۔ لوگوں کو ادراک ہوا کہ رسول اللہؐ کے ہر ہمدم کا دل علی حالہ حوصلہ سے مملو اور ولولہ سے معمور ہے۔

اور وہ لہر کہ اک دم اٹھی اور کئی لوگ اسلام کو سلام کر گئے اور کئی گروہ لڑکھڑا گئے۔ اور کئی کا ارادہ ہوا کہ اسلام کو الوداع کہہ کر الحاد کی راہ کے رہرو ہوں۔ الحمد للہ اس معرکہ سے وہ لہر رک گئی۔

واللہ اعلم، وعلمہ اکمل واحکم الحمد للہ!

اللہ کے کرم سے رسالہ "سروں کے سودے" مکمل ہوا۔

اللہ سے دعاء ہے کہ وہ اس رسالہ کو سارے عالم کے لئے ھادی کر دے۔

اور مرے والد مکرم، مری والدہ مکرمہ، مرے ہر اک معلم، مرے گھر والوں، ہر اک مسلم اور مسلمہ اور اس رسالے کے عاصی لکھاری کے معاصی محو کر دے۔ اور دائمی عمر کا سرور عطاء کرے۔

الٰہی! اسلام کو حاوی کر دے۔ الحاد اور ملحدوں کو ہلاک کر دے۔ اور عالم اسلام کے آلام دور کر دے۔

﴿والحمد لله اولاً ودائماً وسرمداً وصلی الله وسلم علی رسوله محمد وعلی آله واهله وحلائله وكوادره واحمائه وامراءه واحراسه وعلماءه واولی معاركه كلهم الی المعاد﴾

حررہٗ: مملوکہ العاصی

والد سلماں

محا اللہ لہ المعاصی